GOVERNMENT OF TAMILNADU

ہائر سکنڈری سالِ دوّم

HIGHER SECONDARY
SECOND YEAR

تاریخ

HISTORY

(URDU MEDIUM)

Department of School Education

Untouchability is Inhuman and a Crime

100
95
75
25
5
0

12th History 1 um
Saturday, May 01, 2021 8:29:03 PM

Government of Tamil Nadu

First Edition - 2021
Revised Edition - 2023
Reprint - 2022, 2024

(Published under New Syllabus)

Content Creation

State Council of Educational Research and Training
© SCERT 2021
Printing & Publishing

Tamil NaduTextbook and Educational Services Corporation

www.textbooksonline.tn.nic.in

12th History 1 um
Saturday, May 01, 2021 8:29:03 PM

HOW TO USE THE BOOK

Learning Objectives	The scope of the lesson is presented
Introduction	The subject to be discussed in the lesson is introduced
	Leads the students to animated audio, video aids for getting experiential learning
	Provides additional information related to the subject in boxes to stir up the curiosity of students
Infographs	Visual representations intended to make the complex simple and make the students grasp difficult concepts easily
Activities	Activities for 'learning by doing' individually or in groups
Summary	Describe the main points briefly in bullets for recapitulation
Exercise	For self-study and self evaluation
Glossary	Key words and technical terms explained at the end of the lesson for clarity
References	List of books and net sources for further reading
ICT Corner	Using technology for learning activities, which enables the students to access digital sources relevant to their lessons.

12th History 1 um
Saturday, May 01, 2021 8:29:03 PM

TABLE OF CONTENTS فہرست مضامین

اکائی	سبق	صفحہ نمبر	مہینہ
1	ہندستان میں قوم پرستی کا عروج	1	جون
2	انتہا پسندی اور سودیشی تحریک کا عروج	16	جون
3	ہندوستان کی جنگِ آزادی پر پہلی جنگ عظیم کے اثرات	31	جون
4	گاندھی کی آمد اور بڑے پیمانے پر متّحد ہونا (عوامی تحریک)	42	جولائی
5	سامراج مخالف جدوجہد میں بنیاد پرستی کا دور	61	جولائی
6	قوم پرستی کی سیاست میں فرقہ واریت	73	جولائی
7	ہندوستانی قومی تحریک کا آخری مرحلہ	84	اگست
8	نوآبادیاتی دور کے بعد ہندوستان کی ازسرنو تعمیر	100	اگست
9	ایک نئی سماجی اور اقتصادی ترتیب کا تصور	115	اگست ستمبر
10	جدید دنیا : عقلیت پسندی کا دور	130	اکتوبر
11	انقلابات کا دور	151	اکتوبر
12	یورپ ہنگاموں کی زد میں	176	اکتوبر نومبر
13	سامراجیت اور اس کا شدید حملہ	195	نومبر
14	دوسری جنگ عظیم کا آغاز اور نوآبادیاتی طاقتوں پر اس کے اثرات	219	نومبر
15	دوسری جنگ عظیم کے بعد کی دنیا	244	ڈسمبر
	ٹائم لائن	265	

LF29M

E-book

BC7ZE

Assessment

12th History 1 um
Saturday, May 01, 2021 8:29:04 PM

اکائی 1

ہندستان میں قوم پرستی کا عروج

(Rise of Nationalism in India)

سیکھنے کے مقاصد

خود کی جانکاری کے لئے :

- زرعی طریقوں میں تبدیلی اور انگریزوں کی تیار شدہ اشیاء کی ہندستان میں درآمد اور ہندوستانی دست کاری کا زوال
- وقفہ وقفہ سے قحط کے باعث بے زمین کی ملکیت سے محروم مزدوروں، بے روزگاروں اور کاریگروں کو ہجرت کرنے پر مجبور ہونا پڑا۔
- مغربی تعلیم کا تعارف اور قومی بیداری کا عروج
- ہندستان میں قوم پرستی کے عروج کے لئے دیگر اہم عوامل
- جدید ہندستان کے تعلیم یافتہ طبقہ کے ذریعہ انڈین نیشنل کانگریس کی بنیاد رکھنا
- ابتدائی قوم پرست بالخصوص نوروجی اور نانی نظریہ (دولت استحصال) اور ان کا ملکی معاملات میں حصہ

NIY2S

تعارف

ہندستان کے بہتر استحصال اور اس پر قابو پانے کے لئے انگریزوں کے ذریعہ حاصل کردہ ہندستان کی سیاسی اور معاشی مرکزیت ناگزیر طور پر قومی شعور کی نشوونما اور قومی تحریک کے ظہور کا باعث بنی۔ ہندوستان میں نیشنلزم کی تاریخ کا آغاز انیسویں صدی میں سماجی اصلاحات کی مہم اور جدوجہد سے ہوتا ہے۔ اسکے بعد مغربی تعلیم یافتہ ہندوستانیوں کی سیاسی آزادی کے لئے دعائیں کی گئیں اور عرضیاں داخل کی گئیں۔ 1915 سن عیسوی میں موہن داس کرم چند گاندھی جنوبی آفریقہ سے واپس ہوئے۔ اور عنقریب سن 1919 میں ان کی ہندستانی قوم پرستی کی قیادت ایک بڑے پیمانے پر شروع ہوئی۔

قومیت : بڑے پیمانے پر قوم پرستی کا مطلب کسی قوم سے وفاداری اور عقیدت ہے۔ ایک قوم کو تمام ممالک سے بہتر بنانا اور اسکی ثقافت اور مفادات کو فروغ دینے پر زور دینے کے رجحان کا شعور ہے۔ جو دوسری قوموں کے مخالف ہیں۔

گاندھی جی سے پہلے دادا بھائی نوروجی، گوپال کرشنا گوکھلے، پٹّن چندر پال، لالہ لجپت رائے، بال گنگا دھر تلک اور دیگر اہم رہنماؤں نے ہندوستانیوں کو ان کی شناخت اور نوآبادیاتی استحصال سے آگاہ کرنے کے لئے ابتدائی اقدامات اٹھائے تھے۔ اس باب میں، ہندوستان قوم پرستی کی ابتداء، روئیدگی، اور نمو کا پتہ لگاتے ہوئے ان اہم رہنماؤں کی شرکت پر توجہ دیتے ہیں۔ جو ابتدائی قوم پرست کے نام سے پہچانے جاتے ہیں۔

1.1 سماجی اور اقتصادی پس منظر

(A)۔ نئے زمینی دور کے مضمرات:

انگریزوں نے ہندستانی زمینی نظام کے روایتی اساس کو ختم کر دیا۔ اس سے قبل برطانوی ایام میں، زمینی محصول کو کاشت کاری کے ساتھ اصل فصل کو بانٹ کر حاصل کیا جاتا تھا۔ لیکن انگریزوں نے مختلف ہنگامی صورتِ حال جیسے فصلوں کی ناکامی، گرتی قیمتوں، خشک سالی، قحط، سیلاب جیسے واقعات کو بغیر دیکھے قطع نظر کرتے ہوئے زمینی ٹیکس کو بغیر

12th History 1 um
Saturday, May 01, 2021 8:29:04 PM

نقد رقم میں طئے کیا۔مزید برآں ،محکمہ کی آبادی میں فروخت کے عمل نے ہمّت افزائی کی کہ قرض دار سے زمینداروں کو آگے بڑھانا اور انکی ملکیت کو لوٹنے کے لئے ہر طرح کی دھوکہ دہی کا سہارہ لیا جاتا تھا۔

ایسٹ انڈیا کمپنی کے ذریعہ متعارف کروائی جانے والی نئی اراضی آبادکاری کے دو دیگر بڑے مضمرات بھی تھے۔انھوں نے ہندوستان میں زراعت کے زمینی سامان اور کاروباری بنانے کا ارادہ کیا۔جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے۔ برطانوی دور سے قبل زمین پر کوئی نجی ملکیت نہیں تھی۔اب زمین ایک ایسی چیز بن گئی ہے کہ جس سے محصول/کرایہ کی ادائیگی پر باقی دار کے بدلے یا تو خریداری اور فروخت کے ذریعہ انتظامیہ کے ذریعہ زمین دار یا مالک زمین سے زمین لینے پر منتقل کیا جا سکتا ہے۔اس طرح کے معاملات میں زیر قبضہ اراضی بولی لگانے والے کے پاس نیلام لگائی جاتی ہے۔اس سے غیر حاضر زمینداروں کا ایک نیا طبقہ نمودار ہوا، جو شہروں میں رہتا تھا۔زمینوں پر واقعی رہائش پذیری کے بغیر زمینوں سے(ٹیکس) محصول کرتے تھے۔روایتی زرعی ترتیب میں دیہاتی بڑے پیمانے پر آپس میں زمین اپنی ضرورت کے لئے استعمال کرتے تھے۔جسکی انھیں اپنے کھیت کے لئے ضرورت ہوتی تھی۔زمینی محصول کے نظام کو متعارف کروانے کے بعد انھوں نے وہی چیز تیار جس کی بازاروں میں مانگ تھی۔

زراعتی وتجارتی کاروبار سے کسانوں کی زندگی اور ان کے حالات بہتر نہیں ہوئے۔اسکے بجائے اس سے کسانوں میں عدم اطمینان پیدا ہوا۔اور انہیں مزاحمت اور روک تھام کا نشانہ بنایا گیا۔جس کی بناء پر یہ کسان سامراجیوں اور ان کے ساتھیوں کے خلاف ہوگئے۔

(B)۔ (Laissez- Faire) تجارتی پالیسی اور غیر صنعت کاری : ہندستانی کاریگروں پر اس کا اثر:

برطانیہ میں صنعتی انقلاب کے بعد کمپنی کی پالیسی کا نتیجہ ہندوستان کی صنعتی شکل میں ظاہر ہوا۔ یہ پہلی عالمی جنگ کے آغاز تک جاری رہا۔ برطانوی حکومت آزادانہ تجارت کی پالیسی پر عمل پیرا ہوئی۔ہندوستان سے روئی، پٹسن، ریشم جیسے خام مال کو برطانیہ کی طرف لے جایا گیا۔ان خام مال سے تیار شدہ مصنوعات کو پھر سے ہندوستان کی منڈیوں میں پہنچایا گیا۔صنعتی ترقی کی مدد سے برطانیہ میں تیار کی جانے والی مصنوعات کا ہند و ستان کی منڈیوں میں ڈھیر لگا دیا۔درآمد شدہ کپڑے ہندوستانی کرگھا (ہینڈلوم) کپڑوں سے بھی کم قیمت پر دستیاب ہوتے تھے۔ ہندوستان انگریزوں کی آمد سے قبل اپنے کرگھا (ہینڈلوم) اور دستکاری میں بہت مشہور تھا۔اس کی عالمی منڈی میں بھی اچھی خاصی قدر و قیمت تھی۔بہر حال نو آبادیاتی پالیسی کے نتیجہ میں ہندوستانی مصنوعات اور دستکاریاں رفتہ رفتہ اپنے ملک اور بین الا قوامی منڈیوں میں بھی کھو بیٹھی۔ ہندوستان میں برطانوی سامان کے در آمد کی وجہ سے کپڑے بُننے والے (جولاہے)، روئی کے پوشاک بنانے والوں، بڑھئی، لوہار، جوتیاں بنانے والے،موچیوں کو ملازمتوں سے محروم کر دیا گیا۔ ہندوستان خام اشیاء کی خریداری کا علاقہ بن گیا۔ برطانوی کارخانوں میں استعمال کرنے کے لئے، ہندوستانی کاشتکار کو، صنعتی فصلوں جیسے نیلگوں (انڈیگو) اور دیگر فصلوں کی پیداوار کرنے پر مجبور کیا گیا۔اس تبدیلی کی وجہ سے کئی سو سالوں سے مستحکم زراعت جو بنیادی بنیاد تھی غذائی اشیاء کی پیداوار کم ہونے لگی جس کی وجہ سے غذائی قلت ہوگئی۔

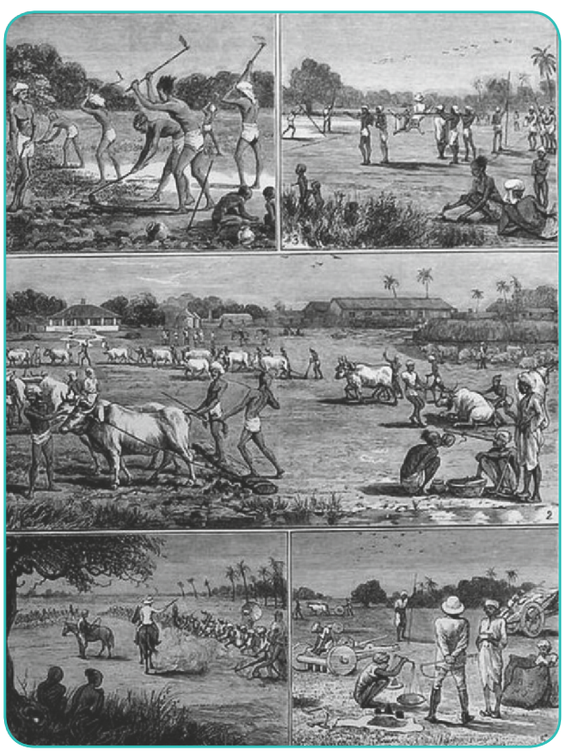

انڈیگو کاشت کاری

12th History 1 um
Saturday, May 01, 2021 8:29:05 PM

بنگال میں 60-1859 کی انڈیگو (نیلگو) کی بغاوت انگریز کی جابرانہ پالیسی کے خلائی ہندوستانی کسان کی طرف سے ایک ردِعمل تھا۔ ہندوستانی کرایہ دار اپنے باغبانوں کے ذریعہ (انڈگو) کو بڑھانے پر مجبور کئے گئے۔ جو زیادہ تر یوروپی تھے۔ کپڑے رنگنے کے لئے انڈگو (نیلگو) کی اونچی مقدار میں ضرورت تھی۔ یورپ میں کسانوں کو معمولی سی رقم پیش کر کے قبول کرنے اور غیر منصفانہ معاہدوں کو بھی قبول کرنے پر مجبور کیا گیا۔ ایک بار کسان نے معاہدہ قبول کر لیا۔ اسکے پاس اسکی زمین پر انڈگو (نیلگو) اگانے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔ باغ لگانے کی طرف سے دی جانے والی قیمت منڈیوں کی قیمت سے کم تھی۔ کئی بار کسان اپنی زمینوں کے محصولات کے واجبات کی ادائیگی بھی نہیں کر سکے۔ امید تھی کہ حکام انکے خدشات دور کر دیں گے۔ تحفے میں حکام کو متعدد عرضیاں لکھ کر پرامن احتجاج کیا گیا۔ چونکہ ان کی اصلاح کی درخواست مسترد ہوگئی۔ انھوں نے مزید کسی پیش رفت کو قبول کرنے اور نئے معاہدوں میں داخل ہونے سے انکار کر کے بغاوت کر دی۔ 60-1859 کے انڈیگو بغاوت کے ذریعہ کسان، کاشت کاروں کو شمالی بنگال سے دست برداری پر مجبور کرنے میں کامیاب ہوگئے۔

(C) قحط اور ہندوستانیوں کا سمندر پار نوآبادیات کی طرف ہجرت :

قحط

چونکہ ہندستان تیزی سے غیر صنعت کار بن گیا اور دستکاری میں مصروف کپڑا بُننے والے (جولاہے) اور کاریگروں کو روزگاری سے ہٹا دیا گیا۔ وہاں آبپاشی اور زمین پر جابرانہ محصول لگانے کی وجہ سے قحط پڑ گیا۔ انگریزوں کی آمد سے قبل ہندوستانی حکمرانوں نے قحط کے دوران عوام کی مشکلات دور کر دئے تھے۔ محصول میں امدادی فنڈ ریلیف فراہم کر کے اناج کی قیمت کو باقاعدہ کر دیا تھا اور قحط کے متاثرہ علاقوں سے اشیاء خوردونوش (دانہ پانی) کے برآمد پر پابندی عائد کر دی تھی۔ لیکن انگریزوں نے انکی عدم مداخلت پالیسی کو قحط تک بڑھا دیا۔ راج کے دوران لاکھوں افراد بھوک سے مر گئے۔ ایک اندازے کے مطابق سن 1770 اور 1900 کے درمیان قحط میں 25 ملین ہندستانی ہلاک ہو گئے۔ مدراس کے (Times) کے اخبارنویس ولیم ڈگبئی نے بتایا کہ 1793 تا 1900 کے دوران دنیا بھر کی تمام جنگوں میں تخمینے کے مطابق 5 ملین افراد ہلاک ہوئے تھے۔ جہاں صرف 10 سالوں میں 1891 سے 1900 تک 19 ملین ہندوستانی مر چکے تھے۔

افسوس یہ کہ جب لوگ بھوک و پیاس سے مر رہے تھے اس وقت لاکھوں ٹن گندم برطانیہ کو برآمد کر یا گیا۔ اسی طریقے سے 1866 میں اڑیسہ کے قحط کے دوران، ڈیڑھ لاکھ افراد بھوک سے مارے گئے۔

انگریزوں نے برطانیہ کی مالیت کے حساب سے 200 ملین پاؤنڈ چاول برآمد کیا۔ اڑیسہ کے قحط نے قوم پرست دادا بھائی نوروجی کو ہندوستانی غربت کے متعلق اپنی زندگی بھر کی تحقیقات کا آغاز کرنے پر آمادہ کیا۔ تاکہ مسلسل دو سال (مانسون) موسمی بارش کی ناکامی نے 1876 سے 1878 کے دوران مدراس صوبہ میں بھی قحط پڑا۔ نمائندہ لیٹن نے اس مداخلت کی پالیسی پر عمل کیا۔ جو اڑیسہ کے قحط کے بعد آیا تھا۔ غالباً صوبہ مدراس میں ساڑھے تین لاکھ افراد قحط کا شکار ہوگئے۔

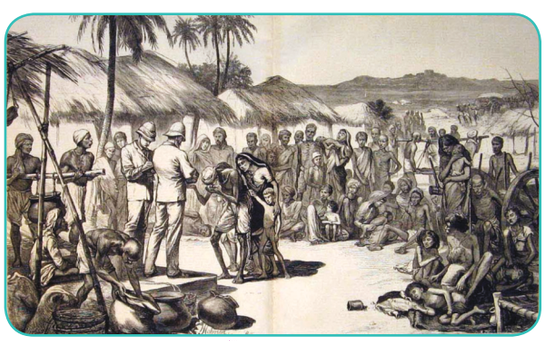

مدراس کا قحط

معاہدہ اُجرت مزدوری :

کالونی سلطنتوں (جیسے سلون سری لنکا)، ماریشیس، فجی، ملایا، کریبین جزیروں اور جنوبی آفریقہ میں پودے اُگنے والی فصلوں جیسے کافی، چائے اور شکر (چینی) کے تعارف کے لئے بہت زیادہ مشقّت کی ضرورت تھی۔ جسکی بناء پر بڑی تعداد میں کام کرنے کے لئے کارکنوں کی ضرورت پڑی۔ 1815 میں مدراس کے گورنر کو سیلون کے گورنر کی طرف سے یہ مراسلت ملی، جس میں یہ لکھا تھا کہ کافی کے باغات میں کام کرنے کے لئے مزدور بھیجیں۔ مدراس کے گورنر نے مزید کارروائی کے لئے تنجاؤر ضلع کے کلکٹر کو وہ خط بھیجوا دیا۔ تنجاؤر کے کلکٹر نے کہا کہ جب تک مزید معاوضہ کی خواہش دلا کر کام پر آمادہ نہیں کیا جائے گا کوئی اپنے مقام کو چھوڑ کر نئی جگہ کام پر نہیں جائے گا۔ مگر سن 1833 اور 1843 کے قحط نے ایسی صورت حال پیدا کر دی وہ وہاں کے لوگ سرکاری مداخلت کے بغیر ہی ہجرت کر گئے۔ ہندوستان معاہدہ مزدوری نظام کے تحت سری لنکا کے کافی اور چائے کے باغات میں مزدوری طور پر کام کر

12th History 1 um
Saturday, May 01, 2021 8:29:06 PM

نے گئے تھے۔سن1843 میں برطانوی ہندوستان میں غلامی کے خاتمہ کے بعد،سلطنت کی نوآبادیات میں ہجرت کے عمل نے زور پکڑ لیا۔1837 میں تمل ناڈو سے ہجرت کر کے آنے والے سیلون (سری لنکا) میں کافی کے باغات میں کام کرنے والے مزدوروں کی تعداد اور مانگ کی زیادتی پر 10,000 کارکنوں کا اضافہ ہوا۔صنعت کی تیز رفتاری کی وجہ سے مزدوری کی طلب میں اضافہ ہوا۔ 1846 میں تمل ناڈو کے مزدوروں کی تعداد 8000 اور 1855 میں 1,28,000 بتا ئی گئی تھی۔1877 ہجری کے قحط سے سری لنکا میں تقریباً 3,80,000 تمل مزدور ملازم تھے۔



معاہدہ مزدوری کا نظام

نہ صرف ہندوستان ،سری لنکا بلکہ دیگر برطانوی نو آبادیات جیسے ماریشیس آبنائے ، کیز بین جزیرے،ٹرینیڈاڈ ،فجی اور جنوبی آفریقہ میں مزدور کی حیثیت سے نقل مکانی کرنے کو ترجیح دیتے تھے۔1843 میں با ضابطہ طور پر یہ اطلاع ملی تھی کہ 30218 مرد اور 4307 خواتین مزدور کی حیثیت سے ماریشس میں داخل ہو چکی ہیں۔اسی صدی کے آخر تک 5,00,000 کارکن ہندوستان سے ماریشیس منتقل ہو گئے۔

معاہدہ مزدوری نظام : محنت کشوں کو اس معاہدہ کی اجرت کے نظام کے تحت پانچ سالہ کے لئے طے کیا گیا اور وہ آخر میں ادائیگی کے ساتھ اپنے وطن واپس جا سکیں۔بہت سے غریب کسان اور کپڑا بُننے والے (جولاہے) کچھ پیسے کمانے کی امید میں چلے گئے۔لیکن یہ معاملہ غلام مزدوری سے بھی بدتر نکلا۔نو آبادیاتی ریاست نے (ایجنٹوں) کے ذریعہ بے زمین، بے گھر مزدوروں،غریب کارکنوں کے اغواء کرنے کی اجازت دیدی۔مزدوروں نے لمبے سمندری سفر پر شدید نقصان اٹھایا۔طویل سفر کے دوران مزدوری کے تعلق سے بہت نقصان اٹھانا پڑا۔بہت سارے مزدوروں نے راستے میں ہی دم توڑ دیا۔ 1856 سے 1857 تک کلکتہ میں ٹرینی ٹاڈ جانے والے کانکریٹ مزدوروں کے ہلاکتوں کی تعداد مندرجۂ ذیل ہیں۔ مردوں کی 12.3% اور خواتین کی 18.5% اور لڑکوں کی تعداد 28% اور لڑکیوں کی 36% اور 55% شیر خوار بچّے فوت ہو گئے۔

1.2 مغربی تعلیم اور اس کا اثر

(a) قبل از برطانوی ہندوستان میں تعلیم :

قبل از نوآبادیاتی ہندوستان میں تعلیم صرف ذات پات اور مذہب کی بنیاد پر بکھری ہوئی تھی ہندوؤں میں صرف برہمنوں کو اعلیٰ مذہبی اور فلسفیانہ تعلیم حاصل کرنے کا حق حاصل تھا۔انہوں نے تعلیم پر اپنی اجارہ داری برقرار رکھی تھی اور معاشرے میں بادشاہوں اور اساتذہ کی حیثیت سے خصوصی اعزاز حاصل کیا۔ہائی اسکول میں تعلیم دی جاتی تھی،جس کو ودیالیہ اور ستوپتی کہتے ہیں۔انھیں سنسکرت زبان میں تعلیم دی جانے لگی جسے ایک مقدس زبان سمجھا گیا تھا۔صنعت گری کا علم ، خاص طور پر تعمیراتی دھات کا علم،نسل در نسل چلتا رہا۔اس نظام کی ایک اور خرابی یہ تھی کہ خواتین،مظلوم اور دوسرے غریب لوگوں کو تعلیم حاصل کرنے سے روک رکھا تھا۔تعلیم میں زبانی یاد کرنے کی پُر زور نئی کوششوں کی راہ میں ایک اور رکاوٹ بن گیا۔

(b) نوآبادیاتی ریاست کی شراکت : میکالے نظام تعلیم

نوآبادیاتی حکومت نے ہندوستان میں جدید تعلیم کے پھیلاؤ میں ہندوستانیوں کو تعلیم اور با اختیار ہونے میں متعدد وجوہات کی بناء پر مدد فراہم کئے۔ ہندوستان جیسے بڑے نوآبادیاتی ملک پر حکمرانی کے لئے انگریزوں کو ان کے کام کرنے کے لیا۔ ایک بڑی تعداد میں تعلیم یافتہ لوگوں کی ضرورت پڑی۔اسی مقصد کے لئے 1835 میں ہندستان کی کونسل نے انگریزی تعلیمی قانون نافذ کیا۔ٹی۔بی۔میکالے نے انگریزی تعلیمی نظام کا تعارف کرایا۔جس کے نتیجہ میں نو آبادیاتی انتظامیہ،نے ہندوستان میں انگریزی اور جدید تعلیم فراہم کرنے اسکول ،کالج اور یونیورسٹیاں شروع کیں۔1857 میں ممبئی،چنئی اور کلکتہ میں یو نیورسٹیاں قائم کی گئیں۔ہندوستان میں تعلیم یافتہ طبقہ سے توقع کی جاتی تھی کہ وہ انگریزوں کے ساتھ وفادار ہیں گے اور انگریزی ریاست کے ستون کے طور پر کام کریں گے۔انگریزوں نے ہندوستان میں متوسط تعلیم یافتہ طبقہ کو اپنے مفادات کے حصول کے لئے تیار کیا تھا بعد میں اس متوسط طبقہ کو بابو کلاس (طبقہ) کہا جانے لگا۔بہر حال، یہ وہ طبقہ تھا جو ہندوستان میں انقلابی ترقی پسند تعلیم یافتہ بن گیا۔اور لوگوں کو ملک کی آزادی کے لئے متحرک کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا۔

12th History 1 um
Saturday, May 01, 2021 8:29:07 PM

ٹی ۔ بی۔ میکالے 1834 سے 1838 تک گورنر جنرل کونسل ہندستان کا پہلا قانون ممبر رہا۔عوامی تعلیم کے لئے 1823 میں عمومی کمیٹی نے میکالے کے ہندوستان آنے سے پہلے تشکیل پائی تھی۔ یہ کمیٹی ایسٹ انڈیا کمپنی کو تعلیم کے متعلق رہنمائی اور ہماری زبان میں تعلیم سکھانے کی ضرورت کی ذمہ دار ہے۔ یہ تنظیم دو گروہوں میں تقسیم ہوگئی۔اس کمیٹی نے علاقائی زبانوں میں اور انگریزی روایتی تعلیم انگریزی زبان میں پڑھانے کا نظریہ پیش کیا۔



ٹی۔بی۔میکالے

میکالے انگریزی ہر پیچ کمیٹی کی رائے کا حامی تھا۔1835 میں اس نے اپنی مشہور ''ہندوستانی تعلیم کے متعلق نوٹ'' شائع کئے تھے۔اس نوٹ میں اس نے انگریزی انداز میں مغربی تعلیم کے حق میں دلیل دی۔انگریزی کمیٹی کی حمایت کی وجہ یہ تھی کہ ہندوستان کے اندر وہ ایسے افراد کی جماعت بنانا چاہتے تھے۔جو خون اور رنگ و نسل کے اعتبار سے ہندوستانی ہوں اور اپنے پسندیدہ خیالات، اخلاق و کردار اور دانش مندی کے اعتبار سے انگریز ہوں۔

انگریزوں نے اپنے خاتمہ کے لئے ایک تعلیم یافتہ ہندوستانی متوسط طبقے کو تشکیل دیا لیکن بابو کلاس کی حیثیت سے اس پر طنز کیا۔تاہم اس طبقہ نے ہندوستان کا ترقی پسند دانشور بن گیا اور ملک کی آزادی کے لئے لوگوں کو متحرک کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا۔



مدراس یونیورسٹی

(C) تعلیم یافتہ متوسط طبقہ کا کردار :

ایک طرف معاشی اور انتظامی تبدیلیاں اور دوسری طرف مغربی تعلیم کی ترقی نے نئے معاشرتی طبقات کی ترقی کی اجازت دی۔ان سماجی طبقوں میں جدید ہندوستانی ذہانت ابھری۔ برطانوی راج کے ذریعہ تیار کردہ اس جدید معاشرتی طبقہ میں ہندوستانی کاروباری برادریوں، جاگیرداروں اور سماجی حکومت کے ذیلی انتظامی تقسیم میں ملا زمین، کرائے دار ڈاکٹرز اور وکلاء تھے۔اگرچہ ابتداء میں ان کا برطانوی انتظامیہ کے ساتھ مضبوط رابطہ تھا۔لیکن بعد میں انہیں یہ احساس ہوا کہ ان کی تمام خواہشات آزاد ہندوستان میں ہی پوری ہوسکتی ہیں۔مذکورہ طبقہ سے تعلق رکھنے والے افراد نے دوسرے لوگوں میں حب الوطنی کو فروغ دینے میں نمایاں کردار ادا کیا۔بین الاقوامی سطح پر جیسا کہ ہندوستانی نیشنل کانگریس کی تشکیل سے قبل ان طبقات کے شعور نے متعدد انجمنوں میں اظہارِ خیال کیا۔

راجہ رام موہن رائے، ایشور چندر، ودیا ساگر، سوامی وویکا نندا، اربندو گوش، گوپال کرشنا گوکھلے، دادا بھائی نوروجی، فیروز شاہ مہتا، سیندر ناتھ بینرجی، اور دیگر عالم اور فاضل ہندوستانیوں نے سیاسی، سماجی، اور مذہبی تحریکوں کی قیادت کی۔تعلیم یافہ ہندوستانی قومیت، جمہوریت، اور سوشلزم جیسے نظریات کا سامنا کررہے تھے، کہ جن کی تائید مغربی اسکالر جیسے جان لاک، جیمز اسٹرائٹ مل، مزینی، گاری بلدی، روسو، مارکس اور دیگر نے کی۔ دانش وروں اور دوسرے مغربی ممالک کے ذریعہ بیان کردہ آزادانہ صحافت کا حق، عوام کو آزادانہ طور پر تقریر کا حق، اور آزادانہ طور پر انجمن کا حق، یہ سب فطری حقوق تھے۔ تعلیم یافتہ ہندوستانی یوروپی اتحادیوں کے ساتھ ان باتوں میں دل و جان سے جُڑے ہوئے تھے۔تعلیم یافتہ ہندوستانی وجود میں آئے۔وہاں لوگوں نے ایک دوسرے سے ملاقات کی اور ان پہلوؤں پر تبادلۂ خیال کیا۔ان کے مفادات متاثر کرنے والے امور کو پورا کیا۔اور نقل وحمل کی سہولت کی طرف توجہ دی۔جس کی وجہ سے بے حد وسیع پیمانے پر قومی سطح پر پورے ہندوستان میں ڈاک اور ٹیلی گراف اور وائرلیس کے قیام اور اس طرح کی خدمات کے نظام کو ممکن بنایا۔

12th History 1 um
Saturday, May 01, 2021 8:29:08 PM

(d) عیسائی مُبلغین کا حصہ :

عیسائی مُبلّغین نے ہندوستان میں جدید تعلیم فراہم کرنے کے ابتدائی اقدامات میں سے ایک قدم اٹھایا۔ وہ مبلغین لوگوں کو اپنے عیسائی مذہب میں داخل کرنے کے جذبہ سے متاثر ہوکر شرک اور ذات پات کی عدم مساوات کے قوانین پر حملہ کیا جو ہندوؤں میں مروجہ تھے۔ وہ عیسائی مبلغین اپنے مذہب کی اشاعت کے لئے سیکولر تعلیم کو ذریعہ بناتے تھے۔ وہ ایسے طبقات میں پہنچ کر کام کرتے تھے جو تعلیم سے محروم ہوتے تھے ان کی کوششوں کے نتیجہ میں صرف ایک بہت ہی چھوٹا سا طبقہ عیسائیت میں بدل گیا۔ لیکن عیسائیت کے ذریعہ درپیش ہونے والے چیلنج مختلف سماجی اور مذہبی اصلاحات کی تحریکوں کا باعث بنے۔



مشن اسکول عیسائیوں کا مدرسہ

1.3 سماجی اور مذہبی اصلاحات

انگریزوں کے تعلیم یافتہ دانشور لوگوں کو کسی بھی سیاسی سرگرمی میں شامل کرنے سے پہلے معاشرے میں اصلاح کی ضرورت ہوئی۔ انیسویں صدی میں ہونے والی اصلاحی تحریکوں کی مندرجۂ ذیل درجہ بندی کی گئی۔ اصلاح پسند تحریک جیسے برہموسماج کی بنیاد راجہ رام موہن رائے نے رکھی تھی۔ ۱۔ جس کی بنیاد، ڈاکٹر اٹمارام پانڈورنگ نے رکھی تھی اور علی گڑھ کی تحریک سید احمد خان کی نمائندگی کرتی ہے۔ ۲۔ اصلاح پسند تحریک جیسے آریہ سماج، رام کرشن مشن اور دیوبند تحریک ۳۔ پونے میں جوتھیا پولے، کیرلہ کے نارائن گرو اور انّن کالی اور تمل ناڈو میں رامالنگا اڈیگل، وئیکنڈ اسوامیگل، اور اس کے بعد ایوتھی داس اور اس کی سربراہی میں تحریکیں چل رہی تھیں۔ اور ان تمام اصلاح پسندوں اور انکے تعاون کو معیاری نصابی کتاب گیارویں جماعت میں جامع طور پر بیان کیا گیا ہے۔

انیسویں صدی کے اصلاح پسند کاروں نے پڑھے لکھے مغربی لوگوں کی وجہ کی بناء پر درپیش چیلنجوں کا منہ توڑ جواب دیا۔ ان اصلاحات سے پیدا ہونے والی دوبارہ غور وفکر کے نتیجہ میں ہندوستانی قومی شعور ابھرا۔ 1828 میں راجہ رام موہن رائے نے برہموسماج کی بنیا درکھی۔ اس کے بعد دیگر سماجی وثقافتی تنظیموں جیسے پرارتھنا سماج 1867 اور آریہ سماج 1875 نے اسکی پیروی کی۔ رائے (Roy) کے اس اقدام کی پیروی کیشو چندرسن اور ایشور چندر اودیا ساگر جیسے اصلاح کاروں نے کی۔ ستّی کا خاتمہ اور بچّوں کی شادی اور بیوہ کی دوبارہ شادی کے مسائل ان مصلحین کے لیے بنیادی پریشانی کے مسائل بن گئے۔ علی گڑھ تحریک نے آہستہ آہستہ مسلمانوں میں اسی طرح کا کردار ادا کیا۔ برطانوی ہندستان کے مختلف علاقوں میں لوگوں کی شکایتوں کو روکنے کے سیاسی نوعیت کی تنظیمیں اور انجمنیں سامنے آئیں۔

1.4 قوم پرستی کے عروج کے لئے دیگر فیصلہ کُن عوامل دوسری وجوہات

(a) 1857 کی یادگار باتیں :

ہندوستانی قومی تحریکات کی ابتداء 1857ء کی بغاوت سے ہوتی ہے۔ بغاوت کے بعد برطانوی فوج کے مظالم ''بلا اشتعال'' تھے۔ مارشل قانون وطریقہ کار پر بھی عمل نہیں کیا گیا۔ فوجی عدالت کے افسران نے قسم کھائی کہ وہ اپنے قیدیوں کو پھانسی دیں گے چاہے وہ قصوروار ہوں یا بے گناہ ہوں۔ اگر کسی نے اس طرح کی بلا اشتعال انتظامی کارروائی کے خلاف آواز اٹھائی تو افسر کے ساتھی کارکنوں نے غصے سے ان پر دباؤ ڈالا۔ ان مضحکہ خیز تفتیشوں کے بعد، موت کی سزا کے قیدیوں کو حکام نے تشدّد کا نشانہ بنایا۔ جب کہ افسران منظوری سے دیکھتے جاتے تھے۔ یہاں یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ ایلفن اسٹون، سابقہ صوبۂ ممبئی کے گورنر، نے اس وقت کے نمائندہ ہندستان کے سرجان لارنس 1864 کو افواج کے ذریعہ دہلی کے محاصرے کے بارے میں جون اور ستمبر کے درمیان 1857 کو ایک خط لکھا۔ جس میں کہا گیا ہے کہ مکمل بدلہ لیا گیا ہے۔ اس معاملہ میں دوست دشمن کا فرق نہیں کیا گیا ہے۔ لوٹ مار کے حوالے سے ہم واقعی نادرشاہ کو پیچھے چھوڑ چکے ہیں۔

12th History 1 um
Saturday, May 01, 2021 8:29:09 PM

(b) نسلی امتیاز :

انگریزوں نے نسلی امتیاز کی پالیسی پر عمل کیا۔اعلی سرکاری عہدوں سے ہندوستانیوں کو منظّم طریقے سے خارج کرنے کو مخالف ہندوستانی پالیسی کا اقدام سمجھا گیا اور اس کے نتیجے میں ہندستانی اعلی طبقے کی رائے ہندوستانیوں کو برطانوی حکمرانی کے خلاف بغاوت پر اُکسایا۔جب سول سروس کے امتحانات متعارف کروائے گئے تھے تو عمر کی حد 21 رکھی گئی تھی۔لیکن ہندوستانی شہریوں کو سول سروس میں داخل ہونے سے روکنے کے مقصد سے، عمر کی حد کو کم کر کے 19 کر دیا گیا۔اسی طرح، ہندوستانی تعلیم یافتہ متوسط طبقے کی درخواستوں کے باوجود بھارت میں بیک وقت سول سروس کے امتحانات کا انعقاد کرنا، شاہی حکومت نے اس درخواست کو ماننے سے انکار کر دیا۔

(C) ہندوستانیوں کے خلاف جابرانہ استحصال کرنے والے اقدامات:

جابرانہ ضوابط، جیسے تعذیات ہند 1870 کی دفعہ 124 حکومت کے خلاف عدم دلچسپی پیدا کرنے کی کوششوں کو سزا دینے اور ورنا کولر پریس دفعہ 1878 پریس کو سنسر کرتے ہوئے احتجاج کو مشتعل کر دیا۔انگلینڈ سے درآمد شدہ روئی سے کپڑوں ایکسائز ڈیوٹی لگانے اور ہندستان میں تیار کئے جانے والے روئی کے کپڑوں پر ریشوں پر ایکسائز ڈیوٹی لگانے سے ملک بھر میں عدم اطمینان پیدا ہوا۔رپّن کی صدارت کے دوران ہندوستانی ججوں کو البرٹ بل کے ذریعہ یوروپیوں کو آزمانے کی طاقت دی گئی۔ یوروپیوں نے اس بل میں یورپی مفادات کے مطابق ترمیم کی تھی۔

(d) اخبار کا کردار :

ہندوستان میں پرنٹنگ پریس کا تعارف ایک خاص اہمیت کا حامل تھا۔اس سے لوگوں کو خود ساختہ جمہوریت، شہری حقوق اور صنعت کاری کے جدید نظریات پھیلانے میں مدد ملی۔اخبار سیاست کا نقاد بن گیا۔ اس نے لوگوں کو متاثر کرنے والے متعدد امور پر توجہ دی۔

راجہ رام موہن رائے کے بنگالی زبان میں سمبد کومُودی 1821 اور فارسی میں میراۃ الاکبر 1822 میں عوام کو اہم مسائل سے آگاہ کرنے میں ترقی پسند کردار ادا کیا۔ بعد میں متعدد قوم پرست اور مقامی زبانوں کے اخبارات سے عوامی رائے عامہ کی تشکیل شروع ہوئی اور انھوں نے قوم پرست شعور کو پروان چڑھانے کے لئے خدمت کی۔ ان میں امرِت بازار پتریکا، ممبئی کا کرانیکل، دی ٹریبون، ہندوستانی آئینہ، دی ہندو، اور سودیسامترن نمایاں تھے۔

(e) ہندوستان کے شاندار ماضی کو اُبھارنا :

ولیم جونس، چارلس ولکنز اور میکس مولر جیسے مشترقین نے سنسکرت، فارسی اور عربی کے مذہبی تاریخی اور ادبی متن کی انگریزی میں ترجمانی کی اور ان کو سب کے لئے دستیاب کرایا۔ ہندوستانی روایات اور علم وفن کی فراوانی سے متاثر ہوکر، بہت سے ابتدائی قوم پرستوں نے ہندوستان کی قدیم شان کو بحال رکھنے کی پُر جوش درخواست کی۔ اروبندو گھوش کی تحریر ''قوم پرستی کا مشن'' ہندوستانی تاثر، ہندوستانی قوّت، ہندوستانی عظمت، کو بازیافت کرنا اور ان مسائل کو حل کرنا تھا، جو ایک ہندوستانی جذبے اور ہندوستانی نقطہ نظر سے دنیا کو حیرت میں ڈالتا ہے۔

1.5 ہندوستانی انجمنوں کی شروعات

(a) مدراس کی مقامی انجمن:



Gajula Lakshminarasu

انگریزوں کے خلاف شکایت کو منظّم کرنے اور روکنے کی پہلی کوشش میں 26 فروری 1852 کو مدراس کی مقامی انجمن کی تشکیل ہوئی۔ مدراس پریسیڈنسی کی زمین اور تجارت کی جماعت اور اس کی انجمن میں، انھوں نے محصولات، تعلیم اور عدلیہ کے دائرے میں کمپنی کی انتظامیہ کے خلاف اپنی شکایات کا اظہار کیا۔ ''گجولا لکشمی نراسو'' جس نے ایم۔این۔اے کی بنیاد کو متاثر کیا، وہ مدراس شہر کے ایک مشہور کاروباری شخصیت تھے۔اس انجمن نے اپنی شکایات برطانوی پارلیمنٹ کے سامنے پیش کیں اور جب وہ 1853 میں استحقاق کی منظوری سے قبل ہندوستان میں ایسٹ انڈیا کمپنی کے حکمرانی پر تبادلہ خیال کر رہی تھی۔ڈسمبر 1852 میں جمع کروائی گئی ایک درخواست میں ایم۔این۔اے۔ نے نشان دہی کی کہ رئیت واری اور زمین داری نظام نے زرعی

12th History 1 um
Saturday, May 01, 2021 8:29:10 PM

جماعتوں کو گہری تکلیف میں مبتلا کر دیا تھا۔ اس نے قدیم گاؤں کے نظام کی بحالی پر زور دیا تا کہ وہ زمینداروں، کارخانوں اور عہدیداروں کے جابرانہ مداخلت سے کسانوں کو آزاد کریں۔ درخواست میں عدالتی نظام کے بارے میں بھی شکایات کی گئیں۔ جو سُست و پیچیدہ اور نامکمل تھا۔اس نے نشاندہی کی کہ مقامی زبانوں میں عدالتی معلومات اور قابلیت کا اندازہ کئے بغیر ججوں کی تقرری نے عدالیہ کی کارکردگی کو متاثر کیا۔(Grants-in aid) امدادی نظام، منظوری کے تحت مشنری اسکولوں میں ریاستی خزانہ (Funds) کے ردّو بدل پر بھی اعتراض کیا گیا تھا۔

مارچ 1853 میں مجلس قانون ساز (Parliament) میں ایم۔ این۔اے، کی درخوست پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ ہندوستانی اصلاحی سماجی معاشرہ کے صدر (seymour) ہچ ڈی سیمور اکتوبر 1853 میں مدراس آئے ہوئے تھے۔انھوں نے گنٹور، کڈلور، تروچراپلی، سیلم، ترونل ویلی جیسے مقامات کا دورہ کیا۔ تاہم، 1853 کے دفعہ استحقاق (charter act) کے نتیجے میں برطانیہ ایسٹ انڈیا کمپنی کو ہندوستان میں اپنا راج برقرار رکھنے کی اجازت ملی۔ ایم۔این۔اے نے ہندوستان میں برطانوی علاقوں کو ولی عہد کے براہِ راست اقتدار میں منتقل کرنے کے لئے ایک تحریک چلائی۔ M.N.A نے اپنی درخواست برطانوی پارلیمنٹ کو بھیجی۔ جس پر 14,000 افراد نے دستخط کئے۔ جس نے ہندوستان میں کمپنی کی حکمرانی کو ختم کرنے کی استدعا کی۔

M.N.A اصلاحات کی زندگی مختصر تھی۔ لکشمی نرسو 1866 میں فوت ہو گئے۔اور 1881 تک انجمن بھی ختم ہوگئی۔ اگر چہ ایم۔این۔اے اصلاحات کے معاملے میں زیادہ کامیابی حاصل نہیں کر سکا۔لیکن یہ ہندوستانی رائے کو واضح کرنے کے لئے منظّم کوششیں کرتا رہا۔ اپنی زندگی میں ایم۔این۔اے مدراس صدارت کی حدود میں رہتا تھا۔ایم۔این۔اے نے اپنی درخواست اور اس کے ذریعہ شروع کئے جانے والے احتجاج کے ذریعہ جو شکایتیں اٹھائیں وہ اشرافیہ کے نقطہ نظر سے تھیں۔ وہ خاص طور پر مدراس صوبے کی ایک قومی سیاسی تنظیم تھی۔ جو معاشرے کے ہر طبقے کی نمائندگی کرتی ہے۔ایک ایسی تنظیم جو شکایت کو بڑھاوا دے گی اور اپنے ازالے کے لئے استعماری یعنی نو آبادیاتی طاقت کے خلاف احتجاج کرے گی، اور وہ ہندوستانی کانگریس نے ان تمام کو باطل کر دیا۔

(b) مدراس مہاجنا سبھا : (M.M.S)

مدراس کی مقامی انجمن ناکارہ ہو جانے کے بعد مدراس صوبہ صدارت میں ایسی کوئی عوامی تنظیم موجود نہیں تھی۔ جیسے ہی بہت سے پڑھے لکھے ہندوستانی لوگوں نے اس صورتِ حال کو مایوسی کی نگاہ سے دیکھا۔ وہاں ایک سیاسی تنظیم کی ضرورت کو محسوس کیا گیا۔ اور مئی کے مہینہ میں مدراس مہاجنا سبھا کا انعقاد کیا گیا۔16 مئی 1884 کو منعقدہ افتتاحی میٹنگ میں نمایاں طور پر شریک ہونے والے جی۔ سبرامنیم، ویر اراگواچاری، آنند اچارلو، رنگیا، بالاجی راؤ، اور سالیم راما سوامی، مدراس مہاجنا سبھا کی دوسری صوبائی کانفرنس کی تکمیل کے بعد انڈین نیشنل کانگریس کے پہلے اجلاس میں شرکت کے بعد قائدین نے ہندوستانی نیشنل کانگریس کے آغاز کے ساتھ ہی (I.N.C) بمئی میں M.M.S کو I.N.C کے ساتھ جوڑ دیا۔



A.O. Hume

(c) انڈین نیشنل کانگریس : (I.N.C)

ایک ایسی سیاسی تنظیم تشکیل دینے کا نظریہ جو نوآبادیاتی حکمرانی کے خلاف امور اور شکایات کو اُٹھائے گا۔ کسی خلا میں پیدا نہیں ہوا تھا۔ 1875 سے 1885 کے دوران ہندوستان میں برطانوی پالیسی کے خلاف بہت سارے مظاہرے ہوئے۔ ہندوستانی کپڑوں کی صنعت 1875 میں روئی کی درآمدات پر ڈیوٹی نافذ کرنے کے لئے مہم چلا رہی تھی 1877 میں سرکاری خدمات کو ہندوستانی بنانے کے معاملے کو شرانگیز انداز میں لیا گیا۔ 1878 کے ورنا کولر پریس ایکٹ کے خلاف مظاہرے ہوئے۔1883 میں، البرٹ بل کے حق میں ایک احتجاج ہوا۔ لیکن یہ مظاہرے اور احتجاج متفرق ہوئے اور باہم مربوط نہیں تھے۔ یہاں ایک مضبوط احساس ہوا کہ جب تک کوئی قومی سیاسی تنظیم تشکیل نہیں دی جاتی تب تک ان مظاہروں کا پالیسی بنانے والوں پر کوئی اثر نہیں پڑے گا اس احساس سے ہندوستانی نیشنل کانگریس کا تعارف ہوا۔ بطورِ قوم ہندوستان کا تصور تنظیم کے نام سے ظاہر ہوتا تھا۔اس نے قوم پرستی کا تصور بھی متعارف کرایا۔

12th History 1 um
Saturday, May 01, 2021 8:29:10 PM

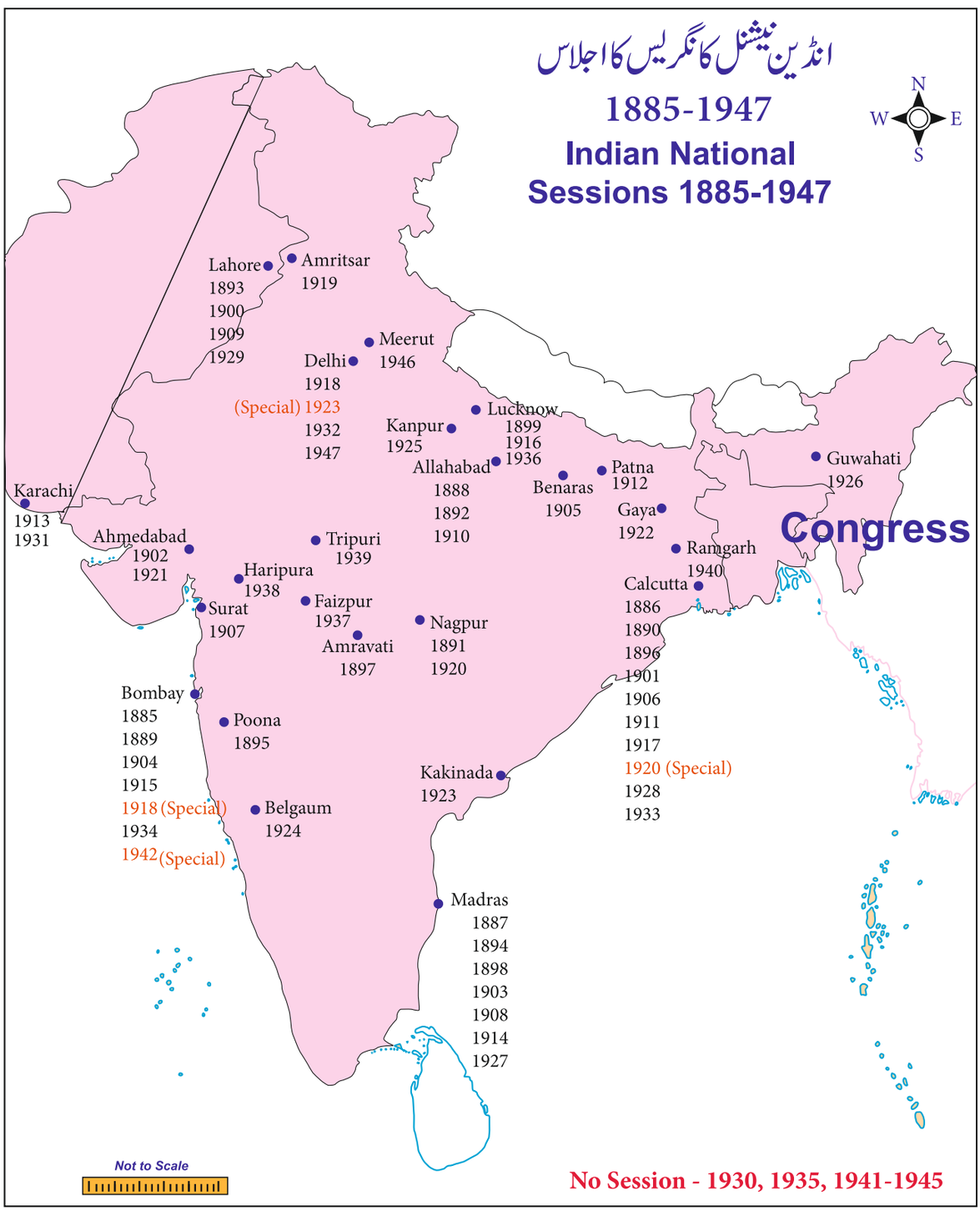

12th History 1 um
Saturday, May 01, 2021 8:29:11 PM



W.C. Bonnerjee

دسمبر 1884 میں، I.C.S کے ایک ریٹائرڈ افسر، ایلن ایکٹا وئین ہیوم نے مدراس میں تھیوسوفیکل سوسائٹی کے ایک اجلاس کی صدارت کی۔ ایک سیاسی تنظیم کے قیام پر جو سارے ہندوستان کی بنیاد پر کام کرے گی اس پر تبادلہ خیال کیا گیا اور اس اجلاس میں ہندوستانی نیشنل کانگریس کی تشکیل کا خیال سامنے آیا۔ اس میٹنگ میں انڈین نیشنل کانگریس کی تشکیل 28 دسمبر 1885 کی تاریخ میں بمبئی میں کی گئی تھی۔ A.O.Hume کے علاوہ، ایک اور اہم بانی رکن ڈبلیو سی بونرجی تھے، جو پہلے صدر منتخب ہوئے تھے۔ اگرچہ اس کے بعد INC کی سرگرمیاں درخواستوں اور یاد داشتوں کے گرد گھوم رہی تھیں۔ لیکن شروع ہی سے I.N.C کے بانیوں نے معاشرے کے اہم طبقے کو اپنے دائرے میں لانے کے لئے کام کیا۔ I.N.C کا ایک اہم مشن ہندوستانیوں کو ایک قوم میں شامل کرنا تھا۔ انھیں یقین تھا کہ نوآبادیاتی حکمرانی کے خلاف جدوجہد اسی صورت میں کامیاب ہوگی۔ جب سارے ہندوستانی خود کو کسی قوم کا ممبر سمجھتے ہیں۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے INC نے ان تمام تحریکوں کے لئے ان لمحوں مشترکہ سیاسی پلیٹ فارم کے طور پر کام کیا جو ملک کے مختلف علاقوں میں منظم تھی۔ I.N.C نے وہ جگہ فراہم کی جہاں ملک کے مختلف حصوں سے سیاسی کارکن اپنے پرچم تلے اپنی سیاسی سرگرمیاں اکٹھا کر کے چل سکتے ہیں۔ اگرچہ یہ تنظیم 100 سے کم ممبروں کے ساتھ چھوٹی تھی۔ لیکن اس میں ہندوستان کے تمام خطوں کی نمائندگی کے ساتھ ایک ہندوستانی کردار تھا۔ یہ ہندوستان کی بنیاد پر لوگوں کو متحرک کرنے کا آغاز تھا۔

INC کے اہم مقاصد اور مطالبات :

آئینی :

حکومت میں شرکت کا آئینی موقع انڈین نیشنل کانگریس کا ایک بڑا مطالبہ تھا۔ اس نے حکومت میں ہندوستان کی نمائندگی کا مطالبہ کیا۔

معاشی :

کسانوں کے ظلم وستم میں حصّہ لینے والے بڑے عوامل میں سے ایک اعلی زمین کی آمدنی تھی۔ اس نے زمینداروں کے استحصال کے خلاف زمینی محصول میں کمی اور کسانوں کے تحفظ کا مطالبہ کیا۔ کانگریس نے سودیسی اشیاء کو پرواز چڑھانے کے لئے درآمدی سامان پر بھاری ٹیکس لگانے کی بھی وکالت کی۔

انتظامیہ :

انتظامیہ ہندوستان کی ذمہ داری رکھنے والے اعلی عہدیداروں کا انتخاب برطانیہ میں ہونے والے سیول سرویس امتحان کے ذریعہ کیا گیا۔ اسکا مطلب یہ تھا کہ پڑھے لکھے ہندوستانی جو لندن جانے کے متحمل نہیں ہو سکتے تھے۔ ان کے پاس اعلی انتظامی ملازمتیں حاصل کرنے کا کوئی موقع نہیں تھا۔ لہٰذا، انگلینڈ اور ہندوستان میں بیک وقت ہندوستانی سول سروس امتحانات کے ذریعہ خدمات کو ہندوستانی بنانا کانگریس کا ایک بڑا مطالبہ تھا۔

عدلیہ:

انگریزی ججوں کے ذریعہ ہندوستانی سیاسی کارکنوں کے ساتھ جزوی سلوک کی وجہ سے اس نے (ایگزیکٹیو) عاملہ اور عدلیہ کی مکمل علاحدگی کا مطالبہ کیا۔

(d) ابتدائی قوم پرستوں کی شراکت 1885 تا 1915

INC میں ابتدائی قوم پرست معاشرے کے ممتاز طبقوں سے آئے تھے۔ وکلاء، کالج اور یونیورسٹی کے اساتذہ ڈاکٹرز، صحافی اور اس طرح کے دیگر افراد نے کانگریس کی نمائندگی کی۔ تاہم، وہ ملک کے مختلف خطّوں سے آئے تھے۔ اور اس سے واقعتاً ایک قومی سیاسی تنظیم INC ہوگئی۔ INC کے ان رہنماؤں نے درخواستوں دعاؤں اور یاد داشتوں کو پیش کرنے کے آئینی طریقوں کو اپنایا۔ اس طرح ''اعتدال پسندوں'' کا مانیکر (Moniker) حاصل کیا۔ یہ وہ وقت بھی تھا جب ہندوستان میں نوآبادیات کے بارے مین کسی قسم کی افہام وتفہیم تیار ہو رہی تھی۔ انیسویں صدی کے آخر میں کوئی بھی INC تشکیل پایا تو کوئی تیار شدہ نوآبادیاتی تفہیم دستیاب نہیں تھی۔ یہ ابتدائی قوم پرست تھے۔ جنہوں نے بحیثیت ہم قوم، کے خیال کی تشکیل میں مدد کی۔ وہ دیسی نوآبادیاتی مخالف نظریہ اور خود ہی ایک حکمت عملی تیار کر رہے تھے۔

12th History 1 um
Saturday, May 01, 2021 8:29:11 PM

جس سے M.K گاندھی جیسے مستقبل کے بڑے لیڈروں کے تیار ہونے میں مدد ملی۔

1890 کی دہائی کے آخر سے، بپّن چندرا پال، بال گنگا دھر تلک، لالہ لجپت رائے۔ جیسے INC رہنما کے مابین محض درخواستوں، دعاؤں اور یادداشتوں کو تحریری طور پر لکھنے کے بجائے بنیادی نقطہ نظر کی وکالت کر رہے تھے۔ بنیاد پرست طریقوں کے ان حامیوں کو اعتدال پسند افراد کے برخلاف ''انتہا پسند'' کہا جانے لگا۔ ان کا مقصد 1897 میں اس وقت واضح ہو گیا جب تلک نے بھونپو سے صدا بلند کرتے ہوئے (clarion call) کے ذریعہ مطالبہ اٹھایا کہ ''سوراج میرا پیدائشی حق ہے اور میں اسکو حاصل کروں گا''۔ تلک اور اس کے عسکری (سپاہی) پیروکار اب معاشی یا انتظامی اصلاحات کی بجائے سوراج کے بارے میں درخواست کر رہے تھے جب کہ اعتدال پسند درخواستوں اور دعاؤں کے ذریعہ حکومت سے مطالبات کر رہے تھے۔

اگر چہ انھوں نے ایک دوسرے پر تنقید کا نشانہ بنایا تو انھیں مخالف نقطہ ہائے نظر کے حامل سمجھنا غلط ہوگا۔ اعتدال پسند اور عسکریت پسند دونوں ہی نے اپنے اپنے طریقوں سے ہندوستانی قوم پرست تحریک کی تشکیل میں حصہ لیا۔ نوآبادیاتی حکومت کی طرف سے سن 1905 میں بنگال کے تقسیم کے پروگرام کی، جس کا آپ اگلے سبق میں مطالعہ کریں گے، ہندوستانیوں نے اس کی شدید مخالفت کی۔ 1905 کی سودیسی تحریک نے براہ راست برطانوی حکمرانی کی مخالفت کی۔ اور سودیشی انٹر پرائز، قومی تعلیم اپنی مدد آپ، اور ہندوستانی زبانوں کے استعمال کے نظریات کی حوصلہ افزائی کی۔ بنیاد پرستوں کی تجویز کردہ برطانوی ساز وسامان کے بائیکاٹ کا طریقہ بھی اعتدال پسندوں نے اختیار کیا۔

اعتدال پسند اور بنیاد پرست دونوں ایک ہی خیال کے حامل تھے۔ جب اس حقیقت قبول کرنے کی بات آئی کہ انھیں اساتذہ کا کردار ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ انھوں نے پریس سمیت مختلف ذرائع سے قوم پرستی کے شعور کو ابھارنے کی کوشش کی۔ جب 1885 میں INC کی بنیاد رکھی گئی تھی، اس وقت اراکین میں سے ایک تہائی صحافی تھے۔ تو تحریکِ آزادی



سریندر ناتھ بنرجی

کے بیشتر بہادر صحافت میں شامل تھے۔ دادا بھائی نارو جی نے رسالوں (journals) کی بنیاد رکھی اور اس کی ادارت کی، جو وائس آف انڈیا اور راست گفتار کہلاتے تھے۔ سریندر ناتھ بینرجی نے بنگالی اخبار کی ادارت کی۔ بال گنگا دھر تلک نے کیسری اور مھارٹا کی تدوین کی۔ یہی وہ ذریعہ تھا جس سے وہ عام لوگوں کو نوآبادیاتی ظلم و جبر سے آگاہ کرتے تھے اور قوم پرست نظریات کو عام کرتے تھے۔ ان اخبارات کے ذریعہ عوام کے سامنے آئی این سی کی جانب سے اٹھائے جانے والے اقدامات سے متعلق خبروں کو عام کیا گیا۔ پہلی بار، ہندوستانی تاریخ میں، پریس کو نوآبادی (استعماری) حکومت کی جابرانہ پالیسیوں اور اقدامات کے خلاف رائے عامہ کو ہموار کرنے کے لئے استعمال کیا گیا۔

بال گنگا دھر تلک اس بات پر پختہ اور مضبوط یقین رکھتے تھے۔ کہ نچلہ متوسط طبقے، کسان، کاریگر اور کارکن قومی تحریک میں بہت اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ انھوں نے اپنے اخبار کو استعماری نوآبادیاتی حکمرانی کے خلاف عوام کے اس حصّے میں پائے جانے والے عدم اطمینان کو بیان کرنے کے لئے استعمال کیا۔ انھوں نے ہندوستان میں شاہی برطانوی حکمرانی کے خلاف قومی مزاحمت کا مطالبہ کیا۔ 27 جولائی 1897 کو تلک کو گرفتار کر لیا گیا تھا۔ اور ان پر سکشن 124 کے تحت مقدمہ دائر کیا گیا۔ شہری آزادی، خاص طور پر اظہار رائے کی آزادی اور صحافت کی شکل میں اظہار رائے کی آزادی ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد کا ایک اہم حصّہ بن گئی۔



بال گنگا دھر تلک

1.6 نوروجی اور اُن کا دولت نالی

دادا بھائی نوروجی ہندوستانی قوم پرستی کے عظیم الشان شخص کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ وہ ایک ابتدائی قوم پرست تھے جو 1870 کے دوران بمبئی میونسپل کارپوریشن اور ٹاؤن کونسل میں منتخب ہوئے تھے۔ 1892 میں برطانوی پارلیمنٹ کے ممبر منتخب ہوئے۔ انھوں نے ہندوستانی معاشرے کی بنیاد 1865 میں اور ایسٹ انڈیا انجمن کی بنیاد لندن میں 1866 میں رکھی۔ وہ تین بار INC کے صدر منتخب ہوئے۔

12th History 1 um
Saturday, May 01, 2021 8:29:12 PM

ہندوستانی قوم پرست تحریک میں ان کی سب سے بڑی شراکت ان کی کتاب ''غربت اور ہندوستان میں انگریزوں کی غیر برطانوی حکمرانی'' 1901 تھی۔ اس کتاب میں،انھوں نے''دولت کی بہاؤ'' کے تصور کو آگے بڑھایا ہے۔انھوں نے کہا کہ کسی بھی ملک میں جمع ٹیکس اس ملک کے لوگوں کی فلاح و بہبودی کے لئے خرچ کیا جاتا تھا۔لیکن برطانوی ہندوستان میں جمع شدہ ٹیکس انگلینڈ کی فلاح و بہبود کے لئے خرچ کیا گیا تھا۔نورو جی نے دلیل دی کے ہندوستان نے1835 سے1872 تک ہر سال اوسطاً13 ملین پاؤنڈ مالیت کا سامان برطانیہ کو برآمد کیا ہے ،جسکی کوئی واپسی نہیں ہے۔یہ سامان برطانیہ میں مقیم کارخانوں کے حصص یافتگان کو منافع کی ادائیگی کے بدلے تھے،ریلوے میں سرمایہ کاروں کوسود کی ضمانت دی گئی تھی۔ریٹائرڈ عہدیداروں اور جنرل پنشن کی ضمانت،انگلینڈ سے لئے جانے والے سود، برطانیہ کا ہندوستان کے علاقوں کو فتح کرنا اور جنگی اخراجات کو پورے کرنے کا بدلہ تھا۔نیز ہندوستان کے باہر بھی ،ان تمام گھروں کی تشکیلی رقم کے نام سے شمار کیا گیا،ان سب کے بارے میں نورو جی نے دعویٰ کی کہ اس سے ایک سال میں 30 ملین پاؤنڈ کا نقصان ہوا۔

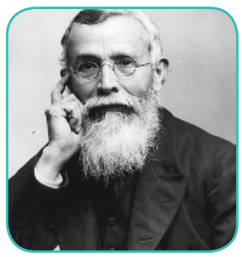

دادابھائی ناروجی

خلاصہ

- 18 ویں صدی کے آخر سے ایسٹ انڈیا کمپنی کے ذریعہ نافذ اراضی اورمحصول کی اصلاحات کا اثر ہندوستان پر پڑا۔
- برطانیہ میں بھاری مشینی صنعتوں کی افزائش کے سبب ایسٹ انڈیا کمپنی کو بھارت سے خام مال برطانیہ برآمد کرنے اور تیار شدہ مصنوعات واپس لینے کی اجازت دی گئی۔ یہ عمل ہندوستانی دستکاریوں کے زوال کا سبب بنااور کاریگرے روزگار ہوگئے۔
- بے زمین مزدوروں اور بے روزگار کاریگروں کے فاقہ کشی سے ہونے والی اموات سے بچنے کے لئے سلطنت کی کالونیوں کی طرف ہجرت کررہے ہیں۔
- مغربی تعلیم کا غیرارادی نتیجہ انگریزوں کے ذریعہ متعارف کرایا گیا تھا جوتعلیم یافتہ ہندوستانیوں کے ایک نئے طبقے کا ظہور کی شکل میں سامنے آیا۔جس نے ہندوستانی معاشرے میں اصلاحات کے لئے جدوجہد کی۔
- 1857 کی تلخ یادوں،نسلی امتیاز کی پالیسی سے،عدم اتفاق کے خلاف جابرانہ اقدامات جیسے عوامل نے قوم پرستی کی نشونما میں اہم کردارادا کیا۔
- جدید دانشوروں نے مدرس کی مقامی انجمن (1852)،مدراس مہاجن سبھا(1884)اور انڈین نیشنل کانگریس(1885) جیسی سیاسی تنظیم تشکیل دی تا کہ وہ اپنے مشوروں اور شکایات کے سلسلہ میں صدابلند کریں۔
- ان لیڈروں کا ایک اہم رول یہ تھا کہ انہوں نے برطانوی استحصال نوآبادیاتی حکمرانی کے تعلق سے عوام کوآگاہ کیا تھااوراس کے اثرات روزمرہ زندگی میں نظر آتے تھے۔دولت کے بہاؤ کا نظریہ دادا بھائی ناروجی نے پیش کرکے ہندوستانی ذرائع اور وسائل کی انگریزوں کولوٹ مارکوظاہر کیا۔

مشق

LO2GA

I۔ صحیح جواب منتخب کیجئے :

1۔ گاندھی جی جنوبی آفریقہ سے ہندوستان کب واپس ہوئے؟

(a) 1915 (b) 1916 (c) 1917 (d) 1918

2۔ ہندوستان میں انگریزی تعلیم کس سال شروع کی گئی؟

(a) 1825 (b) 1835 (c) 1845 (d) 1855

3۔ گروپ سے علحدہ کوتلاش کیجئے۔

(a) ولیم جونس (b) چالس ونکنز

(c) میکس ملّر (d) آروبندوگھوش

4۔ ''سوراج میرا پیدائشی حق ہےاور مجھے یہ حاصل ہوگا'' یہ کس نے کہا تھا؟

(a) بال گنگادھر تلک (b) دادابھائی نوروجی

(c) سبھاش چندر بوش (d) بھارتی

12th History 1 um
Saturday, May 01, 2021 8:29:13 PM

5۔ جوڑ لگائیں اور ذیل میں دئے گئے کوڈ سے صحیح جواب کا انتخاب کریں۔

A) بال گنگا دھر تلک	1) وائس آف انڈیا
B) دادا بھائی نارو جی	2) مدراس ٹائم
C) مکالمے	3) کیسری
D) ولیم ڈگبئی	4) منٹ آن انڈین ایجوکیشن

مجموعہ : Code

(a) 2,4,1,3 (b) 3,1,4,2

(c) 1,3,2,4 (d) 4,2,3,1

6۔ مندرجہ ذیل میں سے کونسا صحیح طریقے سے چنا گیا ہے۔

(a) انگریزی تعلیمی ایکٹ 843

(b) غلامی کا خاتمہ 1859

(c) مدراس کی مقامی انجمن 1852

(d) انڈگو بغاوت 1835

7۔مندرجہ ذیل انجمنوں کا صحیح تاریخی تسلسل کون سا ہے؟

(a) ایسٹ انڈیا انجمن

(b) مدراس مہاجنا سبھا

(c) مدراس کی مقامی انجمن

(d) ہندوستانی سماج

دیئے گئے ذیل کے کوڈ میں سے صحیح جواب کا انتخاب کریں۔

8۔ہندوستانی نیشنل کانگریس کی بنیاد نے رکھی۔

(a) سبھاش چندر بوس

(b) گاندھی

(c) A.O.Hume (اے۔او۔ہیوم)

(d) بال گنگا دھر تلک

9۔انڈین نیشنل کانگریس کے پہلے صدر تھے۔

(a) سریندر ناتھ بینر جی

(b) بدرالدین طیّب جی

(c) اے او ہیوم

(d) ڈبلیو سی بونر جی

10۔ کسے ہندوستان کا بوڑھا آدمی کہا گیا؟

(a) بال گنگا دھر تلک

(b) M.K گاندھی

(c) دادا بھائی نارو جی

(d) سبھاش چندر بوس

11۔ ہندوستان میں ''غربت اور غیر برطانوی حکمرانی'' کتاب کس نے لکھی؟

(a) بال گنگا دھر تلک

(b) گوپال کرشنا گوکھلے

(c) دادا بھائی نوروجی

(d) M.G.راناڈے

12۔:(A) Assertion دعویٰ : (A) برطانوی حکومت نے آزاد تجارت کی پالیسی پر عمل کیا۔(یا) Laissez fair

سبب(R) : ہندوستان کو انگلینڈ کی آزاد تجارت کی پالیسی سے تقابلی فائدہ ہوا۔

(a) A درست ہے لیکن (R) سبب بیان نہیں کرتا A کا

(b) A درست ہے اور (R) وضاحت کرتا A کی وضاحت کرتا ہے

(c) A درست ہے اور (R) صحیح نہیں ہے

(d) دونوں A اور (R) غلط ہیں۔

13۔اڑیسہ قحط پر درج ذیل میں سے کون سا بیان درست ہے۔

(الف) بیان۔۱ : 1868 میں اڑیسہ کے ڈیڑھ لاکھ افراد بھوک سے مر گئے۔

(ب) بیان۔۲:اس دوران برطانیہ نے 200 ملین پاؤنڈ چاول برطانیہ کو برآمد کیا۔

(ج) بیان ۳ :اڑیسہ کے قحط نے دادا بھائی نوروجی کو ہندوستان میں غربت کے بارے میں زندگی بھر تحقیقات شروع کرنے پر مجبور کیا۔

(a) بیان ۱ اور ۲ (b) بیان ۱اور۳

(c)۔اوپر کے بیان میں سے کوئی نہیں (d) اوپر کے سارے بیان

100 95 75 25 5 0

12th History 1 um
Saturday, May 01, 2021 8:29:13 PM

II۔ مختصر جوابات لکھئے :

1) قوم پرستی کیا ہے؟
2) نئی زمینوں کے معاہدوں کے مضمر نتائج کی وضاحت کیجئے۔
3) انڈگو بغاوت پر ایک نوٹ لکھیں۔
4) اِلبرٹ بل کی اہمیت پر تبادلۂ خیال کیجئے۔
5) جدید تعلیم کے سلسلہ میں مشنریوں کی خدمات کو نمایاں کیجئے۔
6) مدراس قومی انجمن کی طرف سے برطانوی پارلیمنٹ میں عرضی کے ذریعہ کونسی شکایت کی نمائندگی کی گئی تھی؟
7) انڈین نیشنل کانگریس سے قبل ہندوستان میں پائے جانے والی اہم سیاسی انجمنوں کی ایک فہرست بنائیں۔
8) ابتدائی ہندوستانی قوم پرستوں کی شناخت کیجئے۔

III۔ مختصر سوالات کے جوابات حل کیجئے:

1) میکالے کے ''ہندوستانی تعلیم پر منٹ'' کا تجزیہ کیجئے۔
2) 1853 میں ہندوستانی اصلاحی سماج کے صدر نے مدراس کا دورہ کیا تھا اس کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟
3) برطانوی ہندوستان میں قوم پرستی شعور پیدا کرنے میں اخباروں کے ذریعہ ادا کردہ رول یا کردار کی نشاندہی کیجئے۔
4) برطانوی ہندوستان میں جس طرح سے معاہداتی مزدوری کا اہتمام کیا گیا اس کی وضاحت کیجئے۔
5) 1884 میں منعقدہ مدراس مہاجنا سبھا کے افتتاحی اجلاس میں ممتاز شرکاء کے نام بتائیں۔
6) سیلون میں مزدوروں کی ابتداء میں ہجرت پر مختصر نوٹس لکھیں۔
7) وہ کونسی چیزیں ہیں جو گھروں کی تشکیل پر لگائی جاتی ہیں؟

IV۔ تفصیلی سوالات حل کیجئے:

1) ہندوستان متوسط طبقے پر مغربی تعلیم کے اثرات پر تبادلہ خیال کریں، جس نے ہندوستانی معاشرے کی اصلاح اور نو تخلیق میں مؤخر الذکر کے کردار کو اجاگر کیا؟
2) ہندوستان میں برطانوی قومیت کے عروج کی معاشی و اقتصادی اور کا جائزہ لیجئے۔
3) ہندوستان میں قومی بیداری کے لئے انگریزوں کے جابرانہ اور نسل پرست پالیسی اقدامات کس حد تک ذمہ دار رہے؟
4) نو آبادیاتی حکمرانی سے ہندوستان کی آزادی کے لئے ہندوستانی نیشنل کانگریس کے مقاصد اور ابتدائی قوم پرستوں کے شراکت کی وضاحت کیجئے۔

V۔ سرگرمیاں

1۔ اگر ہندوستان میں انگریزوں کے ذریعہ مغربی نظام تعلیم متعارف نہ ہوتا تو کیا ہوتا اس پر بحث کیجئے۔
2۔ تملناڈو کے ابتدائی قوم پرستوں کی سیرت حیات پر مشتمل جسامت کو تصاویر اور تصاویر کے ساتھ مرتب کرنا۔

VI۔ نقشہ کا کام: ہندوستان کے نقشہ پر مندرجہ ذیل نشان دہی کریں کانگریس اجلاس کے مقامات :

بمبئی ، کلکتہ ، مدراس، احمد آباد ، لکھنو ، کانپور ، سورت، لاہور ، پونے ، الہ آباد

حوالہ جات

- Bipan Chandra, et al., *India's Struggle for Independence*, Penguin, New Delhi, 2016.
- Desai, A.R., *Social Background of Indian Nationalism*, Popular Prakashan, Bombay, 6th Edition 2011.
- R. Suntharalingam, *Politics and Nationalist Awakening in South India*, 1852–1891, University of Arizona Press, Tucson, 1974.
- Sashi Tharoor, *An Era of Darkness: The British Empire in India*, Aleph, New Delhi, 2016.

انٹرنیٹ کے ذرائع

www.brittanica.com

12th History 1 um
Saturday, May 01, 2021 8:29:14 PM

فرہنگ الفاظ

Laissez faire	Non-interference of the government in the economic affairs of individuals and society /Free Trade	افراداورمعاشرے/ آزادتجارت کے معاشی امور میں حکومت کی عدم مداخلت
ameliorate	to make better	بہتر کرنے کے لئے
indentured labour	a debt bondage worker on a contract	ایک مستقل پابندی کارکن اورایک معاہدہ
Orientalist	someone from the west studying the language, culture and history of countries in eastren Asia	وہ فرنگی جومشرقی زبانوں اورعلوم کاماہرہو،مشرقی ایشیاء کے ممالک کی زبان،ثقافتی اورتاریخ مطالعہ کرنے والا مغرب کاکوئی فرد
Anglicists	an authority on or student of English languages and literature	اوراختیارانگریزی زبانیں اورادب کے طالب علموں پر ہے۔
proselytizing	attempting to convert someone from one religion, belief, or opinion to another	کسی کوکسی مذہب،عقیدے،رائے سے دوسرے میں تبدیل کرنیکی کوشش کرنا۔
polytheism	the belief in or worship of more than one god	ایک سے زیادہ خدا کا اعتقاد یا عبادت
vernacular	language commonly spoken by the people of a particular a region or a particular group	زبان عام طور پر کسی خاص خطّے کے لوگوں کے ذریعہ بہلی جاتی ہے۔یا کسی گروہ کے لوگوں کے ذریعہ بولی جاتی ہے۔

12th History 1 um
Saturday, May 01, 2021 8:29:14 PM

اکائی 2

انتہا پسندی اور سودیشی تحریک کا عروج

(Rise of Extremism and Swadeshi Movement)

سیکھنے کے مقاصد

- بنگال میں سودیشی تحریک کی نوعیت اور اہمیت کو جاننا۔
- برطانوی حکومت کے ظالمانہ اقدامات کے بارے میں معلوم کرنا۔
- 1907 میں انڈین نیشنل کانگریس میں سورت تقسیم ہونے والے واقعات کا سراغ لگانا۔
- بنگال کی انقلابی انتہا پسندی کے بارے میں واقفیت۔
- تملناڈو میں سودیشی جدوجہد سے اپنے آپ کو واقف کروانا۔
- V.O چدمبرم، V. V سبرمنیم، سبرمنیہ سوا اور سبرمنیہ بھارتی کے ذریعہ ادا کردہ کردار کی جانچ کرنا۔

تعارف

19 ویں صدی کے آخری دس سالوں میں انڈین نیشنل کانگریس میں اعتدال پسند سیاست کے خلاف کھلی نفرت تھی۔ ناراضگی کا یہ احساس آخرکار ایک نئے رجحان میں بدل گیا، اسے انتہا پسندی کے طور پر جانا جاتا ہے۔ انتہا پسند جسے ہم بنیاد پرست یا عسکریت پسند گروہ بھی کہہ سکتے ہیں، وہ اعتدال پسندوں کے درباریوں کے قریب آنے اور عاجزی کے ساتھ انگریزوں سے اپیل کرنے کی اس پالیسی پر تنقید کرتے تھے۔ مہاراشٹرا میں بال گنگادھر تلک کی سرپرستی میں عسکریت پسندی کی اس شکل کو فروغ ملا، بنگال میں بپین چندر پال اور پنجاب میں لالا لجپت رائے ان کے خیالات کے حامل تھے۔ اس رجحان کے عروج کی بنیادی وجوہات کانگریس کی مایوسی اور دھاندلی تھی اور بنگال کو تقسیم کرنے کے معاملہ میں لارڈ کرزن کے خلاف اعتدال پسندوں کی سیاست سے ناراض تھے۔

1905 میں بنگال کی تقسیم نے انگریزوں کی تفریق اور حکمرانی کی پالیسی کی عمدہ مثال کے طور پر نوآبادیاتی سودیشی مخالف قوم پرستی کے فروغ کے لئے عمل انگیز کی حیثیت سے کام کیا۔ تقسیم کا منصوبہ سب سے پہلے اعتدال پسندوں نے تجویز کیا تھا، لیکن جیسے جیسے اس لمحے ترقی ہوئی وہاں مختلف طریقہ ہائے کار سودیشی انتخابی مہم کے لئے تیار کی گئیں۔ سودیشی تعمیری پروگرام میں غیر ملکی سامان کا بائیکاٹ اور حکومت کے زیر انتظام تعلیمی اداروں کو شامل کیا گیا۔ گاندھی جی کے عہد سے قبل کے دور میں سودیشی تحریک (1905-1911) ہندوستانی تحریک کا سب سے اہم مرحلہ ہے، جیسا کہ تحریک کے دوران، بیان کردہ مقاصد کے طریقوں اور اس کی معاشرتی اساس کے لحاظ سے ہندوستانی قومی تحریک کے کردار میں نمایاں تبدیلی آئی۔



سودیشی تحریک

12th History 2 um
Saturday, May 01, 2021 3:08:28 PM

برطانوی حکومت کے تحت مختلف معاشرتی گروہوں کے مسائل اور ان کی زندگیوں میں بنیادی مشترک باتوں کو بے نقاب کرتے ہوئے اس لمحہ کو بڑے پیمانے پر وسعت دی گئی۔ یہ نوآبادیاتی استحصال ہے۔ پہلی بار انڈین نیشنل مومنٹ کی تاریخ میں ،خواتین،مزدور، کسان اور پسماندہ گروہوں کو جدید قومی نظریات اور سیاست سے آشکارا کیا گیا۔ یہ وہ دور تھا جب اشرافیہ نے عام لوگوں سے خطاب کرنے کی شعوری کوشش کی، انہیں سیاست میں شامل ہونے کا مطالبہ کیا۔ سودیشی تحریک کے دوران دوسری نمایاں ترقی ہندوستان کے مختلف حصوں میں ورنا کولر پریس (ہندوستانی زبانوں میں شائع ہونے والے اخبارات) کی نشوونما تھی۔ ورنا کولر پریس کا قومیت پسندی کا لہجہ اس دوران مزید واضح ہوا۔ تمل ناڈو میں سودیس مترن، مہاراشٹرا میں کیسری، بنگال میں یوگندر وغیرہ رسالوں کی اشاعت اس کی چند مثالیں ہیں۔

اس لمحہ میں لوگوں کی حمایت حاصل ہوئی، حکومت نے ظالمانہ قانون جیسے عوامی اجلاس قانون 1907 کو منظور کیا۔ دھماکہ خیز مادہ قانون (1908)، کسی بھی نوعیت کی قوم پرستی کی سرگرمیوں کو کچلنے کے لئے اخبار (بھڑکاؤ اور مجرمانہ فعل ایکٹ 1908) اور ہندوستانی پریس ایکٹ 1910 بنائے گئے۔ (اس طرح کا ایک اقدام عوامی جلسوں کی رکارڈنگ اور نگرانی تھا جو عدالتی جانچ پڑتال کا معاملہ سمجھا جاتا تھا۔ پولیس نے شارٹ ہینڈ کو پہلی مرتبہ تقاریر رکارڈنگ کرنے کے لئے استعمال کیا) اس سبق میں، بنگال کے ساتھ ساتھ قومی منظر ناموں پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے، تملناڈو میں چلائے جانے والے سودیشی مہمات کا ذکر کیا گیا ہے۔ خاص طور پر V.O چدمبرم، V.V. سبرمنیم، سبرمنیہ سوا اور سبرمنیہ بھارتی کے کارناموں کو مرکوز کیا گیا ہے۔

2.1 بنگال کی تقسیم Partition of Bengal



لارڈ کرزن

6 جنوری 1899ء کو لارڈ کرزن کو ہندوستان کا نیا گورنر جنرل اور وائسرائے مقرر کیا گیا۔ یہ وہ وقت تھا جب آنے والے قحط اور طاعون کے اثرات کی وجہ سے انگریزوں کی عوام میں مقبولیت گر رہی تھی۔ کرزن نے تعلیم یافتہ ہندوستانی طبقے کی رائے کو تبدیل کرنے کے سلسلہ میں بہت کم کام کیا۔ اس نے قوم پرست ہم آہنگی کے ساتھ شامل ہونے کے بجائے ظالمانہ اقدامات کا ایک سلسلہ نافذ کیا۔ مثال کے طور پر، اس نے کلکتہ کارپوریشن (1899) میں منتخب ہندوستانی نمائندوں کی تعداد کم کردی۔ 1904ء میں کلکتہ یونیورسٹی کو حکومت کے براہ راست کنٹرول میں لایا۔ ہندوستانی اخبارات کے قوم پرست لہجے کو روکنے کے لئے سرکاری راز قانون ایکٹ 1904 میں ترمیم کی گئی۔ آخر کار اس نے 1905 میں بنگال کی تقسیم کا حکم دیا۔ اس تقسیم کے نتیجہ میں ہندوستانی قومی تحریک کے ایک نئے مرحلے کا آغاز ہوا اور پورے ہندوستان میں بڑے پیمانے پر احتجاج ہوا۔

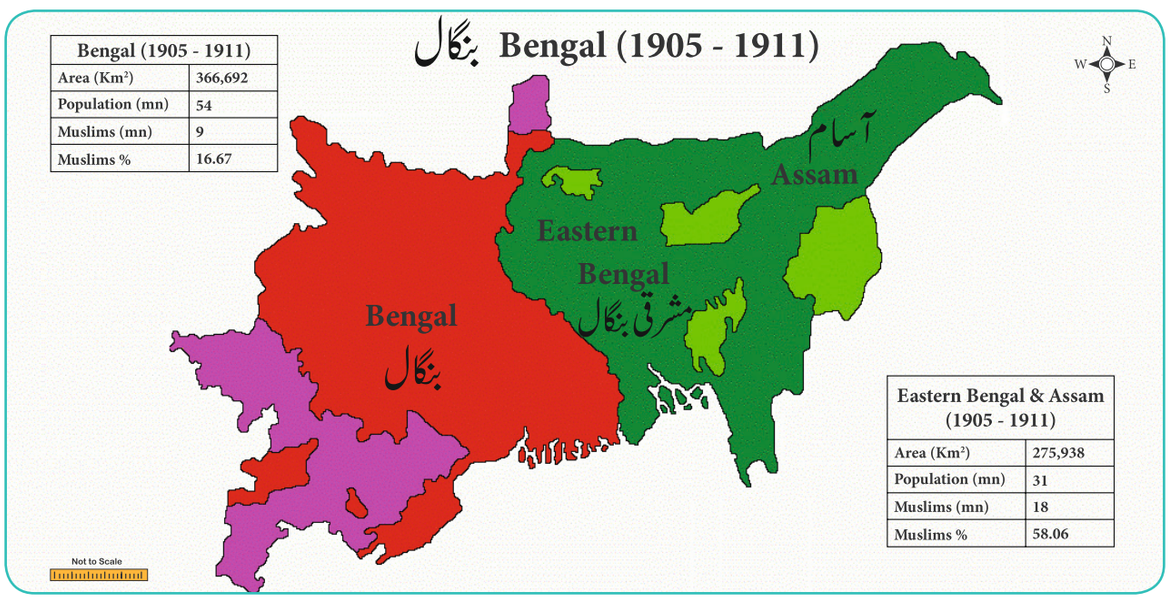

12th History 2 um
Saturday, May 01, 2021 3:08:30 PM

انتظامی تقسیم کے لحاظ سے صوبہ بنگال کی شکل اتنی بڑی تھی کہ واقعی اس کا انتظام نہیں کیا جاسکتا تھا۔ تقسیم کی ضرورت پر 1860 کی دہائی سے تبادلہ خیال کیا جارہا تھا۔ تقسیم کی اسکیم پر نظر ثانی مارچ 1890 میں ہوئی۔ آسام میں جب کرزن دورے پر گیا تو اس سے یوروپی منصوبہ سازوں نے درخواست کی کہ وہ کلکتہ کے قریب ایک سمندری آؤٹ لیٹ بنائیں تاکہ آسام بنگال ریلوے پر انحصار کم کریں۔ اس کے بعد ڈسمبر 1903 میں کرزن نے ہندوستان کے علاقائی تقسیم پر اس کی روداد میں ایک اسکیم تیار کی جسے بعد میں تبدیل کیا گیا اور اسے شائع شدہ دستاویزات کے طور پر شائع کیا گیا۔ اس رپورٹ میں تقسیم کی حمایت میں دو وجوہات دی گئیں۔ بنگال میں راحت آسام کی بہتری۔ تاہم اس رپورٹ میں اس بارے میں چھپایا گیا ہے کہ برطانوی عہدہ اداروں نے یورپی تاجروں کی سہولت کے لئے یہ منصوبہ کس طرح تیار کیا گیا تھا۔

ڈسمبر 1903 اور 1905 میں بنگال سے کچھ علاقوں میں تبدیلی کے اس ابتدائی خیال کو منتقل کر کے تقسیم کے مکمل منصوبے میں تبدیل کر دیا گیا تھا۔ بنگال کو دو صوبوں میں تقسیم کیا جانا تھا۔ نئے مشرقی بنگال اور آسام میں چٹاگانگ، ڈھاکہ، ٹپیرا کی راج شاہی پہاڑیوں کے حصے، اسام صوبہ مالدہ کے حصے شامل تھے۔

ہندو مسلم تقسیم کا مقصد

کرزن کا ارادہ بنگال میں برطانوی حکومت کے خلاف سیاسی سرگرمیوں کو دبانے اور ہندو مسلم میں تفرقہ پیدا کرنا تھا۔ حکومت نے سرکاری ملازمین کے ذریعہ پیش کردہ متبادل تجاویز کو جان بوجھ کر نظر انداز کیا، خاص طور پر لسانی بنیادوں پر بنگال کو تقسیم کرنے کے منصوبہ سے ہٹنے کو تیار نہیں تھا۔ کرزن نے اس متبادل تجویز کو مسترد کر دیا، کیونکہ اس سے بنگالی سیاست دانوں کے عہدے مستحکم ہوں گے۔ کرزن اس بات پر اٹل تھا۔ کیونکہ وہ تقسیم کردہ بنگال میں واضح طور پر الگ الگ ہندو اور مسلم آبادی پیدا کرنا چاہتا تھا۔ کرزن، جیسا کہ اس سے پہلے بہت سے لوگ بخوبی جانتے تھے کہ بھگیرتی مشرقی بنگال ندی کے کنارے ایک واضح جغرافیائی تفریق ہے جس پر مسلمانوں کا غلبہ ہے اور مغربی بنگال کا ہندوؤں اور وسطی بنگال میں دونوں برادریاں متوازن طور پر بستی ہیں۔ بنگال میں مسلم آبادی کو خوش کرنے کے لئے برطانوی انتظامیہ کی طرف سے شعوری طور پر کوشش کی جارہی تھی۔ فروری 1904 میں، ڈھاکہ میں اپنی تقریر میں کرزن نے مسلمانوں کو یقین دلایا کہ مشرقی بنگال کے نئے صوبے میں، مسلمان اتحاد کی خوشی منائیں گے، جو انہوں نے قدیم مسلم حکمرانوں کے دور میں کبھی لطف نہیں اٹھایا تھا۔

تقسیم، بنگالی عوام کو مذہبی طور پر تقسیم کرنے کے بجائے ان کو متحد کر دیا۔ شاید برطانوی انتظامیہ نے لوگوں میں بنگالی شناخت کے بڑھتے ہوئے احساس کم محسوس کیا، جس نے ذات پات، طبقے، مذہب اور علاقائی رکاوٹوں کو ختم کیا۔ انیسویں صدی کے آخر تک، معاشرے کے بڑے طبقوں میں بنگالی اتحاد کا ایک مضبوط احساس پیدا ہو گیا تھا۔ بنگالی زبان نے مرکزی شخصیت رابندر ناتھ ٹیگور کی کوششوں سے خواندگی کی حیثیت حاصل کر لی تھی۔ علاقائی زبان کے اخبارات کی ترقی نے یکجہتی لی۔ داستان کو فروغ دینے میں اپنا کردار ادا کیا۔ اس طرح، بار بار آنے والے قحط، بے روزگاری اور معاشی ترقی کی کمی نے نوآبادیاتی مخالف احساس پیدا کیا۔

2.2 تقسیم کی مخالف تحریک

ڈسمبر 1903 میں اس کے اعلان کے بعد سے ہی عسکریت پسند اور اعتدال پسند دونوں بنگال کی تقسیم پر تنقید کر رہے تھے۔ لیکن سریندر ناتھ بنرجی، کے۔ کے۔ میترا اور پرتھویش چندر رے جیسے قائدین نے تقسیم کے مخالف ردعمل کے بارے میں صرف دعاؤں اور درخواستوں تک ہی محدود رہے۔ اس مقصد کو تقسیم کے خلاف انگلینڈ میں عوام کی رائے کو متاثر کرنے تک محدود تھا۔ تاہم اس وسیع پیمانے پر ناراضگی کے باوجود، 19 جولائی 1905 کو سرکاری طور پر بنگال کی تقسیم کا اعلان کیا گیا۔



پین چندر پال



اشونی کمار دتا

12th History 2 um
Saturday, May 01, 2021 3:08:30 PM

بنگال کی تقسیم کو روکنے میں ناکامی اور بپن چندرا پال، اسوینی کمار دتہ اروبندو گوش جیسے بنیاد پرست رہنماؤں کے دباؤ کے سبب اعتدال پسند رہنما اپنی حکمت عملی پر نظر ثانی کرنے اور احتجاج کی نئی تکنیک تلاش کرنے پر مجبور ہوگئے۔ برطانوی سامان کا بائیکاٹ ایک ایسا ہی طریقہ تھا، جسے کافی بحث ومباحثے کے بعد انڈین نیشنل کانگریس کے اعتدال پسند قیادت نے قبول کرلیا۔ لہذا، پہلی بار، اعتدال پسند اپنے روایتی سیاسی طریقوں سے آگے بڑھے تھے۔ 17 جولائی 1905 کو کلکتہ میں ہونے والے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ عوام تک احتجاج کو پھیلایا جائے۔ اس ملاقات میں سریندر ناتھ بنرجی نے برطانوی سامان اور اداروں کے بائیکاٹ کا مطالبہ کیا۔ 7 اگست، کلکتہ ٹاؤن ہال میں ایک اور اجلاس میں، سودیشی تحریک کا باضابطہ اعلان کیا گیا۔

تاہم، سودیشی تحریک کا ایجنڈا ابھی بھی تقسیم کو ختم کرنے تک محدود تھا اور اعتدال پسند اس مہم کو مکمل طور پر مزاحمت شروع کرنے کے حق میں استعمال کے خلاف تھے۔ دوسری طرف عسکریت پسند قوم پرست دوسرے صوبوں میں بھی اس تحریک کو بڑھانے اور بھرپور عوامی جدوجہد کرنے کے حق میں تھے۔



اربندو گھوش

تحریک کا پھیلاؤ

رہنماؤں کی منظم کوششوں کے علاوہ بنگال کی تقسیم کے خلاف بے ساختہ ردعمل بھی ظاہر ہوئے۔ خاص طور پر طلباء بڑی تعداد میں باہر آئے۔ تقسیم مخالف تحریک میں طلباء کے بڑھے ہوئے کردار پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے، برطانوی عہدا داروں نے دھمکی دی کہ وہ براہ راست کارروائی کے پروگراموں میں حصہ لینے والوں کے وظائف اور گرانٹ واپس لیں گے۔ اس کے جواب میں سرکاری تعلیمی اداروں کو بائیکاٹ کرنے کا مطالبہ کیا گیا اور کہا گیا کہ نیشنل اسکول کھولنے کی کوشش کی جانی چاہئے۔ پورے بنگال کے قصبوں اور دیہاتوں میں ہزاروں عوامی جلسوں کا انعقاد کیا گیا۔ درگاہ پوجا جیسے پرجوش تہواروں کا استعمال بائیکاٹ کے خیال پر زور دیا گیا۔ 16/اکتوبر 1905 بنگال کو باضابطہ طور پر تقسیم کیا گیا اور اس دن یوم سوگ منایا گیا۔ ہزاروں افراد نے گنگا میں غسل کیا اور کلکتہ کی سڑکوں پر وندے ماترم کو گاتے ہوئے مارچ کیا۔

2.3 1905 تا 1911ء بنگال میں بائیکاٹ اور سودیشی تحریک

اس طرح کی کوششوں نے، منظم اور بے ساختہ دونوں ہی، انگریزوں کے خلاف مستقل مہم کی بنیاد رکھی۔ بائیکاٹ اور سودیشی ہمیشہ ایک دوسرے سے جڑے رہتے ہیں اور ہندوستان کو خود کفیل بنانے کے وسیع منصوبے کا حصہ ہیں۔ مدراس سے تعلق رکھنے والے ایک قوم



جی۔ سبرامنیم

سرپرست رہنما، جی سبرامنیم، نے سودیشی تحریک کے مقصد کو 'ان کی قومی زندگی کی تمام شاخوں میں برطانوی ریاست کے خلاف بغاوت' قرار دیا۔ گوپال کرشنا گوکھلے کے الفاظ ہیں، سودیشی تحریک نہ صرف ہماری صنعت کی بہتری کے لئے ہے بلکہ ہماری قومی زندگی میں مجموعی طور پر فروغ پانے کے لئے بھی ہے... جب تحریک آگے بڑھی تو سودیشی کی مختلف تعریفیں نمودار ہوگئیں۔ تاہم، بڑے حصے کے لئے، سودیشی اور بائیکاٹ کے لمحے کو نوآبادیاتی مخالف سیاسی تحریک کے طور پر عمل درآمد کیا گیا تھا نہ کہ زندگی میں وقار اور آزادی کے حصول کے ایک قابل عمل طریقہ کے طور پر، جو بعد میں مہاتما گاندھی کے داخلے سے متاثر ہوگئی۔

a) تعمیری سودیشی

تعمیری سودیشی کے پروگرامس زیادہ تر خود کی مدد پر زور دیتے ہیں۔ وہ پروگرامس انگریزوں کے کنٹرول سے آزاد رہ کر خود کے تیار کردہ متبادل اداروں کے قیام پر توجہ دیتے ہیں۔ اس سودیشی تحریک میں اس بات پر بھی زور دیا گیا ہے کہ سیاسی احتجاجات سے پہلے سے خود ہندوستانیوں کی حالت کو مضبوط کیا جائے تاکہ طاقتور شہری پیدا ہوں۔

اس طرح کے خیالات پیش کرنے والی مرکزی شخصیت رابندر ناتھ ٹیگور کی تھی۔ انہوں نے خود کی مدد کے بہت سے تعمیری پروگراموں کے

12th History 2 um
Saturday, May 01, 2021 3:08:31 PM

خاکے بنائے تھے۔ وہ اقتصادی طور پر خود ہندوستانیوں کو مستحکم کرنا اور دیسی زبانوں میں تعلیم کو فراہم کرنا چاہتے تھے اور وہ میلوں ٹھیلوں کے ذریعہ ملکی لوگوں کو طاقتور بننے کا پیغام دینا چاہتے تھے۔ اس کے نتیجہ میں سارے بنگال میں سودیشی دکان لگتے تھے۔ جن میں کپڑے، ہاتھ سے بنے ہوئے صابن، مٹی کے برتن، دیاسلائی اور چمڑے کی بنی ہوا اشیاء فروخت ہوتی تھیں۔

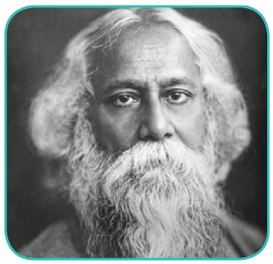

رابندرناتھ ٹیگور

سودیشی خیال کی جانچ پڑتال

آزادی کی جدوجہد کے دوران، سب سے پہلے کانگریس قائدین کے ایک سلسلہ کے ذریعہ 1905 کے دوران اور اس کے بعد 1920 کی دہائی میں مہاتما گاندھی کی قیادت میں سودیشی تحریک کا نظریہ تصور کیا گیا تھا۔

سودیشی کے معنی 'اپنے ملک کے ہیں'۔ اس خیال کی ابتداء کا سراغ 1872 کے سال سے کیا جاسکتا ہے۔ مہدیو گووند رانیڈے نے پونا میں لکچرس کی ایک سیریز میں سودیشی خیال کو مقبول بنایا۔ مہدیو گووند رانیڈے کے مطابق، ہر کسی کو اپنے ملک میں تیار کردہ سامان کو ترجیح دی جانی چاہئے، اگرچہ کہ اس طرح کے سامان کا استعمال کم اطمینان بخش ثابت ہو۔

1920 کی دہائی میں گاندھی نے سودیشی کے خیال کو ایک ایسے فرض کے تکمیل کے ساتھ جوڑ کر ایک نیا معنی دیا جس کا تعلق تمام ہندوستانیوں نے اپنی پیدائشی سرزمین پر ادا کیا تھا۔ گاندھی کے لئے، سودیشی کا مطلب محض اس چیز کا استعمال نہیں تھا جو پیدا ہوتی ہے اور اپنے ہی ملک میں استعمال ہوتی ہے۔ گاندھی نے مندرجہ ذیل الفاظ میں سودیشی کی تعریف کی ہے ''سودیشی وہ جذبہ اور اسپرٹ جو ہمیں اپنے دور دراز کی اشیاء کو چھوڑ کر قریب کی بنی ہوئی اشیاء کے استعمال تک محدود رکھے۔ مجھے صرف وہ چیزیں استعمال کرنی چاہئیں جو میرے قریبی پڑوسیوں نے تیار کیں اور ان صنعتوں کی خدمت جہاں ان کی ضرورت ہو ان کو موثر کرکے کریں۔

کیا تم جانتے ہو؟

1902 میں ستیش چندرا کے ذریعہ ڈان سوسائٹی کی بنیاد رکھی گئی اور اس نے سودیشی تحریک سے پہلے ہی مقامی زبان میں تعلیم کے نظریہ کو پیش کش کیا۔

5 نومبر 1905 کو، ڈان سوسائٹی کے اقدام پر نیشنل کونسل آف ایجوکیشن کا قیام عمل میں آیا۔ اگست 1906 میں، بنگال نیشنل کالج اور اسکول کی بنیاد رکھی گئی۔ ستیش چندرا کے طرف سے طلباء کو 'اداروں کی غلامی' سے باہر آنے کی ایک پرجوش اپیل کی گئی تھی۔ تاہم، اس طرح کی کوششیں کمزور ملازمت کے امکانات کی وجہ سے بہت ساروں کو راغب کرنے میں ناکام رہی ہیں۔

(b) سمیتیاں

بڑے پیمانے پر متحرک ہونے کا دوسرا کامیاب طریقہ سمیتیاں (رضاکاروں کا پلٹن) کی تشکیل تھی۔ سمیتیاں متعدد سرگرمیوں میں مصروف تھیں، جیسے اراکین کی جسمانی اور اخلاقی تربیت، قحط کے وقت انسان دوستی کا کام، وبائی امراض، تہواروں کے دوران سودیشی پیغام کی تشہیر، اور دیسی ثالثی عدالتوں کا ادارہ اور اسکول۔ اس کی نوعیت سے ہی بائیکاٹ ایک غیر فعال اقدام تھا اور اس کا مقصد برطانوی انتظامیہ کے ساتھ تعاون کرنے سے انکار کرنا تھا۔

لیکن اجتماعی طور پر متحرک ہونے کی یہ کوششیں پھلنے پھولنے میں ناکام ہوئیں کیونکہ وہ مسلم کسانوں اور ''دے کچلے طبقات'' کے درمیان اپنا مقام نہیں بڑھا سکیں۔ زیادہ تر سمیتیاں تعلیم یافتہ متوسط طبقے اور دیگر اعلیٰ ذات کے ہندوؤں سے بھرتی ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ سودیشی مہم چلانے والے اکثر معاشرتی اور جسمانی طور پر زبردستی کے طریقے استعمال کرتے تھے۔ مثلاً غیر ملکی سامان خریدنے والوں کا معاشرتی بائیکاٹ ایک عام بات تھی اور وہ ذات پات کی انجمنوں اور دیگر قوم پرست تنظیموں کے ذریعہ لیا گیا تھا۔

(c) غیر فعال مزاحمت

1906 سے، جب تقسیم کا خاتمہ منظر عام میں نہیں آیا تھا، تو سودیشی تحریک نے اور موڑ لیا تھا۔ بہت سے رہنماؤں کو اس تحریک کے ذریعہ پو

12th History 2 um
Saturday, May 01, 2021 3:08:32 PM

رے ہندوستان میں سیاسی آزادی یا سوراج کے خیال کو پھیلانے کے لئے استعمال کیا جانا تھا۔تعمیری پروگراموں میں اروبندوگھوش، پپن چندراپال، اور دیگرعسکریت پسند رہنماؤں کی شدید تنقید ہوئی۔ان کی نئی سمت کے تحت،سودیشی ایجنڈے میں غیرملکی سامان کا بائیکاٹ بھی شامل تھا،سرکاری اسکولوں اور کالجوں کا بائیکاٹ،عدالتوں کا بائیکاٹ ،خطابات کو واپس کرنااورسرکاری خدمات سے دستبردار ہونااوراگر برطانوی جبر برداشت کی حد سے آگے بڑھ گیا تو مسلح جد و جہد کا سہارا لینا تھا۔اس نوعیت کے پروگرام میں بڑے پیمانے پرمتحرک ہونے کی ضرورت تھی۔ایک شاندار ماضی کی واپسی دعا کے ساتھ مل کر مذہب کا استعمال،ان کے پروگراموں کی لازمی خصوصیات بن گیا۔

2.4 عسکریت پسندقوم پرستی

جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے،ان مہمات کو لالہ لاجپت رائے، باگنگا دھرتلک،بپین چندرا پال نے چلایا ہے۔ان تین لیڈروں کے مجموعے کو اکثر لال۔ بال۔پال مجلس ثلاثہ کہا گیا،مہاراشٹرا،بنگال اور پنجاب وہ تین ریاستیں سودیشی مرحلہ کے دوران عسکریت پسندقوم پرستی کا مرکز بن کر ابھریں۔اروبندوگھوش عسکریت پسندوں کی قیادت میں ایک اور با اثر شخصیت تھے۔ابتدائی ہندوستانی قوم پرستی کے مقابلے میں اس شکل کی قوم پرستی زیادہ مضبوط تھی۔



مجلس ثلاثہ : لال۔بال۔پال

اعتدال پسنداورعسکریت پسند،دونوں گروہ برطانوی حکمرانی کی برائیوں یاغلط کاریوں سے بخوبی واقف تھے۔اعتدال پسند،تاہم ،اس یقین کے تحت کام کرتے تھے کہ ہندوستان میں برطانوی حکومت کونمائندگی اوراستدعا کے ذریعہ حکمرانوں کومنوا کر بہتر بنایا جاسکتا ہے۔دوسری طرف عسکریت پسندقوم پرستوں کی رائے تھی کہ نوآبادیاتی حکمران کبھی بھی استدلال کے قابل نہیں ہوں گے،کیونکہ وہ کسی سلطنت کےفوائدترک کرنا پسندنہیں کریں گے۔

عسکریت پسندقوم پرستی نے بھی سیاسی دباؤ کی نوعیت کوتبدیل کردیا۔ اور پڑھے لکھے ہندوستانیوں کی رائے عامہ کی سابقہ قوت کوعوامی احتجاج میں بدل دیا۔ان تبدیلیوں کے باوجود،عسکریت پسندقوم پرستی کے مرحلے نے اعتدال پسندمرحلے سے اپنے روابط پر برقرار رکھا۔یہ تسلسل جدوجہد کے پرامن طریقے سے آگے بڑھنے سے قاصر تھے اور بیشترحصوں میں عسکریت پسندقوم پرستی عدم تشدد کے خیال سے جڑی ہوئی ہے۔ تاہم، لوگوں نے مذہبی علامتوں کواستعمال کرتے ہوئے حب الوطنی کے جذبات سے اپیل کی۔

سوراج یا سیاسی آزادی

عسکریت پسند رہنماؤں کا ایک مشترکہ مقصدسوراج یا خود کی حکمرانی کا حصول تھا۔تاہم ، رہنماؤں نے سوراج کے معنی کو ٹال دیا۔تلک کے سوراج کو مقامی حکومت یا انتظامیہ یا انتظامیہ پر ہندوستانی کنٹرول تک ہی محدود کردیا گیا تھا۔مگر برطانیہ کے ساتھ تعلقات سے پورے طور سے علاحدگی نہ تھی۔ بپین چندراپال کے خیال میں سوراج کو غیرملکی حکمرانی سے مکمل آزادی حاصل کرنا تھا۔

اعتدال پسندوں سے عسکریت پسندوں کے الگ ہوجانے کا دوسرا نقطہ بنگال، پنجاب اورمہاراسٹرا میں بڑھتی ہوئی انتہاپسندی پر تھا۔اعتدال پسندوں کے برعکس ،جو لاپرواہ انقلابیوں ،عسکریت پسندقوم پرستوں کی تنقید کرتے تھے،ان کے ساتھ ہمدردی رکھتے تھے۔تاہم،عسکریت پسند رہنماؤں نے سیاسی قتل اور دہشت گردی کی انفرادی کاروائیوں کی منصوری نہیں دی تھی اوروہ انقلابیوں کی وجہ سے اپنے آپ کو جوڑنے سے متنبہ یا ہوشیار تھے۔

ہندو مذہب کے عقائد کے ساتھ حب الوطنی کا دعویٰ کرنا۔مسلمانوں کو قبول نہیں تھا۔نیز ان کے پیش روؤں کی طرح سودیشی تحریک کے قائدین بھی معاشرے کے بڑے حصے میں تحریک کے اثرات کوسرایت کرانے میں ناکام رہے تھے۔1908 تک عسکریت پسندوں کی قوم پرستی کا خاتمہ ہوا۔ 1907 کی سورت کی تقسیم اس زوال کا ایک اوراہم عنصر بنی۔

12th History 2 um
Saturday, May 01, 2021 3:08:33 PM

سورت کی تقسیم



سورت میں کانگریس کی تقسیم

1906 میں لارڈ منٹو کو نیا وائسرائے مقرر کرنے کے بعد عسکریت پسندوں اور اعتدال پسندوں کے مابین کشیدگی زیادہ واضح ہوگئی۔ چونکہ دونوں گروہوں کے مابین تناؤ بڑھتا جارہا تھا، 1906 کے کلکتہ اجلاس میں اعتدال پسند رہنماؤں کے مطالبات کو قبول کرکے دادا بھائی نارو جی کو صدر منتخب کرکے، اس آپسی تفرقہ سے بچ گئے۔ فیروز شاہ مہتا کی زیر قیادت بیشتر اعتدال پسند انتخابات میں شکست کھا گئے۔ عسکریت پسند (سودیشی، بائیکاٹ، قومی تعلیم اور خود کی حکومت) سے متعلق چار قرار دادیں منظور کرنے میں کامیاب ہوگئے۔



فیروز شاہ مہتا

کانگریس کا اگلا اجلاس پونہ میں (عسکریت پسندوں کے گڑھ) میں کرنے کا منصوبہ بنایا گیا تھا۔ کلکتہ کانفرنس کے نتائج سے خوفزدہ، اعتدال پسند قوم پرستوں نے کانفرنس کا مقام سورت منتقل کردیا۔ بنیاد پرست قوم پرستوں نے کانگریس کے اگلے رہنما کے عہدے کے لئے اعتدال پسند قوم پرست امیدوار راش بہاری گھوش کے خلاف لالہ لجپت رائے کے نام کی تجویز کی تھی۔ لالہ لجپت رائے نے تحریک میں پھوٹ پڑنے سے بچنے کے لئے مقابلہ میں کھڑے ہونے سے انکار کردیا۔ یہ معاملہ آخر کار ان چار قرار دادوں کو برقرار رکھنے کے سوال پر کھڑا ہوگیا۔ جو 1906 میں کلکتہ اجلاس میں منظور کی گئی تھیں۔ فیروز شاہ مہتا گروپ نے ایجنڈے سے ان اشیاء کو ہٹانے کا مطالبہ کیا۔ مہتا کی تدبیروں کا مقابلہ کرنے کے لئے، عسکریت پسندوں نے راش بہاری گھوش کو صدر منتخب ہونے کی مخالفت کرنے کا فیصلہ کیا۔ افراتفری میں سیشن کا اختتام ہوا۔

انڈین نیشنل کانگریس، جو ڈسمبر 1885 میں شروع ہوئی تھی، اب دو گروہوں میں تقسیم ہوگئی۔ عسکریت پسند اور اعتدال پسند، کانگریس جو سورت تقسیم کے بعد سامنے آئی تھی وہ انگریزوں کے ساتھ پہلے کے بہ نسبت زیادہ وفادار تھی۔ عسکریت پسندوں کو نئی کانگریس نے اپنی جماعت سے خارج کردیا اس کے بعد نئی کانگریس مہتا کانگریس کے نام سے جانی جاتی تھی اور کانگریس کے 1908 کے اجلاس میں صرف اعتدال پسندوں شرکت کی جنہوں نے انگریز راج سے وفاداری کا اعادہ کیا۔ دوسری طرف عسکریت پسندوں کی سیاست کسی نئی سیاسی تنظیم میں مشکل نہیں ہوئی۔ اس کی بنیادی وجہ تمام نمایاں رہنماؤں کو جیل میں ڈال کر حکومت کے اُن پر ظالمانہ اقدامات تھے۔

2.5

1908 کے آس پاس، عسکریت پسند قوم پرستوں کا زوال، اور

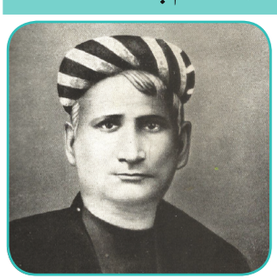

بنکم چندر اچٹر جی

انقلابی سرگرمیوں کے عروج نے عدم تشدد کے طریقوں سے پُرتشدد کارروائی کی طرف ایک اہم تبدیلی کا اشارہ دیا۔ اس کا مطلب یہ بھی تھا کہ عوام کی بنیاد پر کارروائی سے برطانوی حکمرانی کی اشراقیہ کے ردعمل میں تبدیلی لائی جائے۔ بنگال میں، انقلابی دہشت گردی نے پہلے ہی ترقی کرلی تھی۔ 1870 کے دہائی کے آس پاس، ویوکانند نے ہدایت دی کہ اپنے جسم کو اور اعصاب کو فولاد جیسا مضبوط بنانا ہے اس کی تیاری کے لئے مختلف جگہوں پر اکھاڑے اور جمنازیم بنائے گئے۔ بنکیم چندر چیٹر جی کے ناول، آنند ماتھ پر بھی خاص اثر پڑا۔ آنند ماتھ کو بنگال میں انقلابیوں

12th History 2 um
Saturday, May 01, 2021 3:08:34 PM

نے بڑی تعداد میں پڑھا۔ بندے ماترم گانا، جو اس ناول کا حصہ ہے، سودیشی تحریک کا ترانہ بن گیا۔

- سودیشی تحریک کے دوران انفرادی طور پر تشدد کے واقعات کے تین عوامل میں اضافہ ہوا۔
- غیر اخلاقی تعمیری پروگراموں کو نوجوانوں میں بہت کم قبولیت حاصل ہوئی جو ظالمانہ غیر ملکی حکمرانی کے تحت بے چین ہو رہے تھے۔

عسکریت پسند قوم پرستوں کی طویل المیعاد عوامی تحریک میں نوجوانوں کی رہنمائی میں ناکامی نے بھی انفرادی کارروائی کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا۔

- انقلابی عمل ہندوستانی مردانگی کی علامت کے بحالی کی کوششوں کا ایک حصہ تھا، جس کے بارے میں انقلابیوں کا خیال تھا کہ انگریزوں نے اسے اکثر چیلنج کیا اور اس معاملہ میں ان کی تحقیر کی۔

تاہم، اس طرح کی حرکتیں سے کسی منظّم انقلابی تحریک کا باعث نہیں بن سکیں۔ جیسا کہ روس میں ہوا تھا۔ انقلابی اقدامات زیادہ تر مخصوص ظالمانہ برطانوی افسروں کے قتل کی کوششوں کی شکل میں ظاہر ہوئے۔

(a) علی پور بم کیس

بنگال میں، انقلابی دہشت گردی کی کہانی 1902 میں بہت سی خفیہ انجمنوں کی تشکیل کے ساتھ شروع ہوتی ہے۔ ان سب میں سب سے قابل ذکر وہ تھی کلکتہ کی انوشیلن سمیتی، جس کی بنیاد جتیندر ناتھ بنرجی اور اروبندو گھوس کے بھائی برندر کمار گھوش نے رکھی تھی۔ اسی طرح، ڈھاکہ انوشیلن سمیتی 1906 میں پلین بہاری داس کے اقدام سے پیدا ہوئی تھی۔ اس کے بعد انقلابی ہفتہ وارانہ یوگنتر کا آغاز ہوا۔ کلکتہ انوشیلا سمیتی نے جلد ہی اپنی سرگرمیاں شروع کیں اور فنڈ اکٹھا کرنے والی پہلی سودیشی ڈکیتی کا انعقاد اگست 1906 میں رنگ پور میں کیا گیا۔

اسی سال ہیم چندر کانونگو بیرون ملک پیرس میں فوجی تربیت حاصل کرنے گئے تھے۔ 1908 میں ہندوستان واپس آنے کے بعد، انہوں نے منیک ٹالہ کے گارڈن ہاؤز میں مذہبی اسکول کے ساتھ ایک بم کارخانے کو بھی شروع کیا۔ اسی گارڈن ہاوز میں، نوجوان قیدیوں نے جسمانی تربیت، کلاسک ہندو متن پڑھنے اور پوری دنیا میں انقلابی تحریک کے بارے میں ادب پڑھنے کی مختلف اقسام سیکھیں۔



کوڈیرام بوس



پرافولا چکی

دیسی مظاہرین کے ساتھ وحشیانہ سلوک کرنے والے انگریزی افسر ڈوگلاس کنگسفورڈ کو قتل کرنے کا منصوبہ بھی بنایا گیا۔ قتل کرنے کی ذمہ داری انقلابی نوجوان 18 سالہ کوڈیرام بوس اور 19 سالہ پرافولا چکی وغیرہ کو ذمہ دی گئی۔ 30/اپریل 1908ء کو غلطی سے ایک گاڑی پر بم پھینکا، اس نے کنگسفورڈ کو مارنے کے بجائے دو انگریز خواتین کو ہلاک کر دیا۔ پرافولا د چکی نے خودکشی کی اور اس کے قتل کے الزام میں کوڈیرام بوس کو گرفتار کر لیا گیا اور سولی دے دی گئی۔

اروبندو گھوس اپنے بھائی برندر کمار گوش اور 35 دیگر ساتھیوں کے ساتھ، گرفتار کر لئے گئے۔ چترنجن داس نے کیس اٹھایا۔ اس کیس کو علی پور بم کیس کے نام سے جانا جاتا ہے۔

فیصلے میں کہا گیا ہے کہ ایسا کوئی ثبوت موجود نہیں ہے کہ یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ برطانوی حکمرانی کے خلاف کسی بھی سازش میں اروبندو گھوس ملوث تھے۔ گھوس کو تمام الزامات سے بری کر دیا گیا۔ برینڈر گوز اور الاسکر دت کو سزائے موت (بعد میں تادم زندگی قید) کی سزا سنائی گئی، باقی افراد کو کالے پانی کی سزا دی گئی۔ علی پور بم کیس کی سالہا سال سماعت نے بہت اثر ڈالا اور قوم پرست انقلابیوں کو عام لوگوں کے لئے ہیرو کی حیثیت سے پیش کیا۔

مقدمہ سماعت اور اس کا نتیجہ :

ان کی برأت کے بعد، اروبندو گھوش نے روحانی راہ اختیار کی اور پنی رہائش پانڈیچیری منتقل کر دی، جہاں وہ 1950 تک یعنی اپنی موت تک رہے۔ اروبندو گھوس کے ذریعہ مسلح انقلاب لانے کا خیال کبھی عملی شکل نہیں پایا۔ بنگال میں انقلابی سرگرمیوں میں بتدریج کمی کی وجہ حکومتی جبر اور لوگوں سے بیگانگی تھی۔ اس کے علاوہ، انقلابی دہشت گردی کو بھی کچھ خاص معاشرتی حدود کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ زیادہ تر انقلابی تین اعلیٰ ذاتوں یعنی

12th History 2 um
Saturday, May 01, 2021 3:08:34 PM

برہمن، کیستھا اور ویشیہ سے تعلق رکھتے تھے۔

(b) برطانوی جبر

ڈسمبر 1908 میں مورلے منٹو کی آئینی اصلاحات کا اعلان کیا گیا۔ اعتدال پسندوں نے اصلاحات کا خیر مقدم کیا۔ تاہم انھیں احساس ہو گیا کہ شاید ہی کسی قسم کے اقتدار کی منتقلی ہو۔ درحقیقت منٹو کے ذریعہ کئے گئے اقدامات انتہائی تفرقہ انگیز تھے کیونکہ اس نے فرقہ وارانہ بنیاد پر ووٹروں کو ہندو مسلم میں تقسیم کر دیا تھا۔ اس کے علاوہ، نو آبادیاتی حکومت نے کچھ ظالمانہ قوانین بھی متعارف کروائے جیسے :

- اخبارات (جرم پر اکسانے) 1908 ایکٹ۔ اس قانون نے مجسٹریٹ کو پریس کی پراپرٹی کو ضبط کرنے کی طاقت دی۔ اگر اس میں کچھ قابل اعتراض مواد شائع کیا گیا۔ جس سے برطانوی حکمرانی کے بارے میں کوئی بھی تنقیدی اشاعت شائع کرنا مشکل ہو گیا۔
- انڈین پریس ایکٹ 1910 کے تحت ناشروں اور پرنٹرز کو اس تحفظ کا یقین دلانا لازمی قرار دیا گیا کہ اگر وہ 'ناجائز مواد' پرنٹ کریں تو ضبط کیا جا سکتا ہے۔
- ہندوستانی فوجداری قانون میں ترمیمی ایکٹ کے تحت مقدموں کی تلخیص کی سماعت کی اجازت دی گئی اور 'عوامی امن کے لئے خطرناک انجمنوں' کی ممانعت بھی عائد کر دی گئی۔

یہاں تک کہ وسیع پیمانے پر جبر کے باوجود بھی، انقلابی اقدام کی توجہ ہندوستانی قومی تحریک سے کبھی بھی ختم نہیں ہوئی۔ سرگرمیوں کا مرکز بنگال سے اتر پردیش اور پنجاب منتقل ہوا۔

2.6 ٹمل ناڈو میں سودیشی مہم

ٹمل ناڈو میں سودیشی تحریک کو خاص طور پر ضلع ترنل ویلی میں بہت توجہ اور تعاون حاصل ہوا۔ اگرچہ ٹمل ناڈو کی سودیشی تحریک میں ہندوستان بھر کی خصوصیات شامل تھیں، برطانوی حکومت کے خلاف اجتماعی غم وغصہ نے عام رشتہ کو جوڑے رکھا تھا اس کے ساتھ اس کو ٹمل وقار اور شعور نے بھی پائیدار کیا ہوا تھا۔ ٹمل ناڈو کانگریس میں اعتدال پسندوں اور انتہا پسندوں کے مابین گہرے اختلافات تھے۔

(a) دیسی بیانات کی پیش قدمی

ابتدائی طور پر اس لمحہ تقسیم بنگال کے خلاف زیادہ ردعمل کا اظہار تھا اور اس تقسیم کے خلاف احتجاج کے لئے باقاعدہ اجلاس منعقد کئے گئے تھے۔ اس طرح کے اجلاسوں میں مقررین زیادہ تر مقامی زبان میں سامعین سے گفتگو کرتے تھے جس میں اس وقت طلباء وکیل اور مزدور شامل تھے۔ انگریزی زبان میں اظہار خیال کی بجائے مقامی زبانوں میں اظہار خیال کیا جاتا۔ اس وقت کی ایک اہم بیش رفت تھی، جس نے ٹمل ناڈو میں عوامی سیاست پر بہت زیادہ اثر ڈالا۔

مدراس کے مرینا ساحل سمندر میں سودیشی ملاقاتیں باقاعدگی سے دیکھنے کو ملیں۔ اس طرح کے اجتماعات کے لئے مدراس میں مور مارکیٹ کامپلکس بھی استعمال ہونے والا ایک اور مقام تھا۔ اس عرصہ (1905 تا 1907) پولیس کی ایسی اطلاعات ہیں جو طلباء کو خطرناک اور ان کی سرگرمیوں کو مضحکہ خیز قرار دیتی ہیں۔ طلباء نے عوامی مقامات پر موجود یوروپیوں کو وندے ماترم کے نعرے لگاتے ہوئے استقبال کیا۔ 1907 میں بپین چندرا پال مدراس آئے اور مدراس ساحل سمندر پر ان کی تقریروں نے سامعین کو طاقت وحوصلہ بخشا اور قوم پرستوں کے مقصد کے لئے نئی راہ دکھائی۔ اس دورے کا گہرا اثر پورے ٹمل ناڈو پر پڑا۔ ٹمل زبان میں عوامی تقریروں نے ان نئے سامعین کو متوجہ کیا جو ٹمل ناڈو کی سیاسی سرگرمیوں کے ابتدائی سالوں کے دوران غائب تھے۔

(b) وی۔او۔سی اور سودیشی بھاپ جہاز کا کارخانہ (SSNC)

ٹمل ناڈو میں سودیشی تحریک 1906 کو قومی توجہ اس وقت حاصل ہوئی جب وی۔ او۔ چدمبرم نے ساحل کے راستے نیوی گیشن میں انگریزوں کی اجارہ داری ختم کرنے کے لئے سودیشی جہاز سازی کے منصوبے کو شروع کرنے کے خیال کو فروغ دیا۔


وی۔او۔چدمبرم

1906 میں وی۔او۔سی۔سودیشی بھاپ جہاز ساز کمپنی کے نام سے ایک مشترکہ اسٹاک کمپنی رجسٹرڈ کیا (SSNC) 10 لاکھ روپئے کے

12th History 2 um
Saturday, May 01, 2021 3:08:35 PM

سرمایہ کے ساتھ فی حصہ 40000 روپئے کے حساب سے 25 حصص بنائے گئے اور وہ حصے صرف ہندوستانیوں اور سیلونیوں اور دوسرے ایشائی ملکوں میں تقسیم ہوئے۔ وی۔ او۔سی نے دو بھاپ جہاز خریدے (لیس۔لیس۔گللیہ اور لیس۔لیس۔لاووء نامی) جب ہندوستان کے دوسرے حصوں میں سودیشی کا ردعمل موم بتیاں اور چوڑیاں بنانے کے علامتی اشاروں تک ہی محدود تھا، سودیشی بھاپ نیویگیشن کمپنی کو جعلی بنانے کا خیال واقعتاً حیرت انگیز تھا۔ وی۔او۔سی نے خطے کی بھرپور تاریخ اور ہندوستان کے ماضی کی سمندری عظمت کو پروان چڑھانے کے لئے عامہ کو موافق کرتے ہوئے سمندر میں سودیشی جہاز کے چلانے کے پُرخطر کام کو انجام دیا۔

وی۔او۔سی کے اس اقدام کو قومی قائدین نے سراہا۔ لوکمانیہ تلک نے اپنے رسالہ کیسری اور مارتا میں سودیشی نیویگیشن کمپنی کے کامیابی کے بارے میں لکھا ہے۔ اوروبندو گھوش نے بھی ان کوششوں کی تعریف کی اور کمپنی کی حصص کو فروغ دینے میں مدد فراہم کی۔ بڑے حصص یافتگان میں پانڈی دورائی اور حاجی فقیر محمد شامل تھے۔



وی۔او۔سی جہاز

برطانوی انتظامیہ کا ابتدائی ردعمل سودیشی کمپنی کو نظر انداز کردینے کا تھا۔ جیسے ہی سودیشی کمپنی کی سرپرستی میں اضافہ ہوا اور وہ ترقی پذیر ہوا تو یوروپی عہدیداروں نے سودیشی بھاپ جہاز کے خلاف توہین آمیز اور تعصب اور نسلی تفریق کا مظاہرہ کیا۔

(c) کورل مِل ہڑتال

سورت میں وی۔او۔سی نے انڈین نیشنل کانگریس کے اجلاس میں شرکت کے بعد واپسی پر انہوں نے ایک سیاسی تنظیم کی تعمیر پر کام کرنے کا فیصلہ کیا۔ ایک قابل مقرر کی تلاش میں، وہ ایک سودیشی مبلغ، سبرامنیہ سیوا کے پاس آئے۔ فروری سے مارچ 1907 تک دونوں رہنماؤں نے ٹوٹیکورن ساحل سمندر پر تقریباً روزانہ کے معمول پر اجلاسوں سے خطاب کیا، لوگوں کو سودیشی اور بائیکاٹ مہم کے متعلق آگاہ کیا۔ اجلاسوں میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ ان عوامی اجتماعات پر انتظامیہ نے قریب سے نگرانی کی تھی۔

1908 میں کورل مل کے مزدوروں کے کام کرنے اور رہنے کے مضر حالات نے وی۔او۔سی اور سیوا کی توجہ اپنی طرف مبذول کرلی۔ اگلے کچھ دنوں میں دونوں رہنماؤں نے مل کے مزدوروں سے خطاب کیا۔ مارچ 1908 میں، کورل سوتی مل کے مزدو اس خطاب سے متاثر ہوکر ہڑتال پر چلے گئے۔ یہ تحریک ہندوستان میں ابتدائی طور پر منظّم مزدور تحریکوں میں سے ایک تھی۔

مل مزدوروں کی ہڑتال کو قوم پرست اخباروں نے پوری طرح سے ساتھ دیا۔ تاہم مِل مالکان نے ان کا کچھ ساتھ نہیں دیا اس لئے کہ حکومت کی طرف سے ان کو حمایت ملتی تھی اس لئے انہوں نے ہڑتال کو دبانے کا فیصلہ کیا تھا۔ مزدوروں پر مزید دباؤ بڑھانے کے لئے، رہنماؤں کو ٹوٹی کورن میں کسی بھی قسم کے اجلاس کرنے سے منع کیا گیا تھا۔ آخرکار مِل مالکان نے مزدوروں سے مذاکرات کرنے اور مطالبات تسلیم کرنے کا فیصلہ کیا۔

مزدوروں کی اس فتح سے بنگال میں عسکریت پسندوں میں جوش و خروش پیدا ہوا اور اسے بنگال میں اخبارات نے سراہا۔ مثال کے طور پر اوروبندو گھوش کے بندے ماترم نے اس ہڑتال کی تعریف کی کہ ''تعلیم یافتہ طبقے اور عوام کے مابین ایک رشتہ قائم کرنا، جو سوراج کی سمت میں پہلا اقدام ہے..... ہندوستانی مزدوروں کی ہر فتح قوم کے لئے فتح ہے .....''

(d) سبرمنیہ بھارتی : شاعر اور قوم پرست :



سبرامنیہ بھارتی

انگریزی اور ٹمل دونوں زبانوں میں اخبارات کے اضافہ نے ٹمل ناڈو میں سودیشی تحریک کی مدد کی۔ سامعین کی ایک بڑی تعداد میں قوم پرستی کا پیغام پھیلانے کے لئے اخبارات استعمال کرنے والے رہنماؤں میں جی۔ سبرامنیم پہلے شخص تھے۔ سبرامنیم نے پانچ دیگر افراد کے ہمراہ 'ہندو اخبار' (انگریزی میں) اور سودیسامترن (جو پہلے ٹمل روزنامہ تھا) کی بنیاد ڈالی۔ برطانوی اقدامات کی مذمت کے لئے برسل میں ہونے والی کانگریس کانفرنس کے دوران

12th History 2 um
Saturday, May 01, 2021 3:08:36 PM

سبرامنیم نے 1906 میں ایک کتاب شائع کی تھی۔ سودیسا مترن نے بڑے پیمانے پر قوم پرست سرگرمیوں کی اطلاعات دیں۔ خاص طور پر وی۔او۔سی کے متعلق خبروں کو اور ان کی ٹوٹی کیرین میں ہونے والی تقریروں کی اطلاعات نشر کیں۔

اس وقت (1904) میں جب ہندوستانی قوم پرستی ایک نئی سمت تلاش کر رہی تھی، اس کے آس پاس سبرمنیہ بھارتی سودیس مترن کے نائب ایڈیٹر بن گئے۔ بھارتی چکرورتی نامی ایک ٹمل ماہنامہ رسالہ کی بھی ادارت کر رہے تھے۔ جو ہندوستانی خواتین کے مفادات کے لئے مضامین شائع کرتا تھا۔

سبرمنیہ بھارتی پر دو واقعات کا نمایاں اثر پڑا۔ 1905 میں آئرش خاتون سسٹر نویڈیٹا جو وویکانندا کی شاگرد تھی، کے ساتھ ایک ملاقات نے ان کے قوم پرست نظریات کو بہت متاثر کیا اور انہوں نے اس خاتون کو استاد تسلیم کیا۔ کانگریس کے اندر برطانوی حکومت کے خلاف مشغولیت کی نوعیت بھی ایک اہم کردار تھا۔ جس نے انہیں متاثر کیا جیسا کہ پہلے اس سبق میں زیر بحث آیا، عسکریت پسندوں نے اعتدال پسندوں کے طریقہ کی تضحیک کی جو آئینی طریقوں پر عمل کرنا چاہتے تھے۔ بھارتی کو تھوڑا سا شک تھا، ان کے ذہن میں، کہ برطانوی حکومت کو عسکریت پسند قوم پرستوں کے ذریعہ ایک تازہ طریقۂ کار کے ساتھ چیلنج کیا گیا، اس طریقہ نے انہیں زیادہ متوجہ کیا۔ مثال کے طور پر تلک سے ان کے تعلق میں 1907 میں کانگریس کے سورت اجلاس کے بعد اضافہ ہو گیا۔ انہوں نے تلک کی نئی پارٹی کے اصولوں کا ٹمل میں ترجمہ کیا اور مدراس عسکریت پسندوں کے 1907 میں سورت کانگریس میں شرکت کے سفر کے بارے میں ایک کتابچہ تیار کیا گیا۔ بھارتی نے ٹمل ہفتہ واری رسالہ کی ادارت کی جو بعد میں پورے ہندوستان میں بنیاد پرستوں کی آواز بن گیا تھا۔

(e) وی اوسی اور سبرمنیہ سیوا کی گرفتاری اور قید :

9 مارچ 1907 کو بپین چندرا پال کو چھ ماہ قید کی سزا سنانے کے بعد جیل سے رہا کیا گیا۔ ٹمل ناڈو میں سودیشی رہنما ؤں نے ان کی رہائی کے دن کو ترونل ویلی میں ''یوم سوراجیا'' کے طور پر منانے کا منصوبہ بنایا تھا۔ مقامی انتظامیہ نے اجازت سے انکار کر دیا۔ وی اوسی، سبرامنیہ سیوا اور پدمابھا ینگار نے اس پابندی سے انکار کیا اور آگے بڑھے۔ انھیں 12/مارچ 1908 کو ملک سے بغاوت کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا۔



سبرامنیہ بھارتی

مقامی عوام نے سودیشی کی ممتاز رہنماؤں کی گرفتاری پر مشتعل ہو کر شدید ردعمل کا اظہار کیا۔ دکانیں بند کر دی گئیں۔ ترونل ویلی میں میونسپالٹی کی عمارت اور پولیس اسٹیشن کو نذر آتش کر دیا گیا۔ مزید اہم بات یہ ہے کہ مل کے مزدور بڑی تعداد میں سودیشی رہنماؤں کی گرفتاری پر احتجاج کرنے کے لئے نکل گئے۔ مظاہرین کے ہجوم سے ٹکراو کے چند واقعات کے بعد، پولیس نے فائرنگ کر دی، اور چار افراد ہلاک ہو گئے۔

7 جولائی 1908ء کو وی اوسی اور سبرامنیہ سیوا پر جرم عائد کیا گیا تھا اور ان کو بغاوت کے الزام میں قید کیا گیا تھا۔ حکومت کے خلاف تقریر کرنے کی وجہ سے سیوا کو 10 سال کی کالے پانی کی سزا دی گئی تھی اور وی اوسی کو ان کا ساتھ دینے کی وجہ سے 20 سے قید کی سزا مل گئی۔ وی اوسی کو ان کی اشتعال انگیز باغیانہ تقریر پر ایک اور عمر قید کی سزا سنا دی گئی۔ اس سخت سزا سے یہ پتہ چلتا ہے کہ حکومت کی طرف سے ترونل ویلی احتجاج کو کتنی سنجیدگی سے دیکھا گیا تھا۔

اس واقعے کے نتیجے میں برطانوی انتظامیہ کی جانب سے ظلم و جبر صرف کچھ رہنماؤں کی گرفتاری تک ہی محدود نہیں تھا۔ درحقیقت، جن لوگوں نے مظاہرے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا، انہیں بھی سزا دی گئی تھی اور ان کا تقریری ٹیکس ترونل ویلی اور ٹوٹی کورین کے عوام پر عائد کی گئی تھی۔

وی۔او۔سی اور سبرامنیہ سیوا نے شہنشاہ کی خلاف ورزی کے معاملہ میں 4 نومبر 1908 میں فیصلہ کے اقتباسات۔ ''مجھے ایسا لگتا ہے کہ کسی بھی وقت بغاوت ایک انتہائی سنگین جرم ہے۔ یہ سچ ہے کہ یہ مقدمہ صدارت میں اپنی نوعیت کا پہلا واقعہ ہے، لیکن دیگر اراکین صدارت کی موجودہ حالت جہاں ایسا لگتا ہے کہ جرم نے قدم جمائے رکھا ہے، اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ چند ماہ قید کی ہلکی سزا شاید ایک سال ہے یا دو غلط فہمی کی مثال ہیں۔ کسی سزا کا پہلا مقصد یہ ہے کہ یہ صرف مجرم ہی نہیں بلکہ ان لوگوں کے لئے بھی روک ٹوک ہوگا جو اس کی مثال پر عمل کرنے کی طرف مائل ہیں۔ یہاں ہمیں بغاوت کی مہم سے نمٹنا ہے جو بغاوت کے قریب ہی ختم ہوا۔ ٹوٹی کورین میں سودیشی کی کوششوں پر جبر اور اس کے بعد سودیشی رہنماؤں کی گرفتاری اور ذلت نے نوجوانوں میں غم و غصہ کو پیدا کیا۔ ملزمان اخلاقی طور پر ان تمام افراد کی زندگی کے ذمہدار ہیں جو ان کی گرفتاری کو یقینی بناتے ہیں۔

12th History 2 um
Saturday, May 01, 2021 3:08:37 PM

(f) آشے کا قتل

ٹوٹی کورین میں سودیشی کوششوں کے خلاف جارحیت اور اس کے بعد سودیشی رہنماؤں کی گرفتاری اور ذلت نے نوجوانوں میں غم وغصہ کو بھڑکایا۔ ترونل ویلی حادثہ کا بدلہ لینے کے لئے ایک منصوبہ تیار کیا گیا۔ برطانوی انتظامیہ کے ظالمانہ اقدامات کے بارے میں اخباروں میں جاری مہم نے انتظامیہ کے خلاف لوگوں کے غم وغصے کو بڑھانے میں فیصلہ کن کردار ادا کیا۔



وانچی نادن

جون 1911 میں ترونل ویلی کے کلکٹر رابرٹ ایشے کو وانچی نادن نے منیاچی ریلوے اسٹیشن پر گولی مار کر ہلاک کردیا تھا۔ وہ 1880 میں ٹراوانکور ریاست میں پیدا ہوئے، وہ اس وقت کے ٹراوانکور ریاست کے پنالور میں جنگلات کے گارڈ (محافظ) کی حیثیت سے ملازم تھے۔ وہ بھارت ماتا اسوسیشن نامی ایک بنیاد پرست گروپ کے ممبروں میں سے تھے۔ اس اسوسیشن کا مقصد یورپی افسران کو ہلاک کرنا اور ہندوستانیوں کو بغاوت کے لئے متحرک بنانا تھا، جس کے نتیجہ میں ان کے خیال کے مطابق آخر کار سوراج مل جانا تھا۔ وانچی نادن کو مشن کے ایک حصے کے طور پر پانڈیچیری میں بندوق کے استعمال کی تربیت وی۔وی۔سبرامنیم نے دی تھی۔



وی۔وی۔سبرامنیم

منیاچی جنکشن پر آشے کو گولی مار دینے کے بعد وانچی نادن نے اسی پستول سے خود کو گولی مار لی۔ اس کے جیب میں ایک خط ملا جس میں وانچی نادن جیسے انقلاب پسندوں کے جذبۂ انقلاب کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

قتل کے بعد کا نتیجہ :

قتل کے بعد مقدمہ کی سماعت کے دوران، برطانوی حکومت اس بات کا ثبوت فراہم کرنے میں کامیاب رہی کہ ہم وی۔وی۔یس اور پانڈیچیری میں دیگر سیاسی جلاوطن لوگ آشے قتل سازش کے ملزموں کے ساتھ قریبی اور فعال اسوسیشن میں شامل تھے۔ نوآبادیات انتظامیہ پانڈیچیری گروہوں ان کی سرگرمیوں سے زیادہ مشکوک ہوگئے۔ اس طرح کے ماحول نے ٹمل ناڈو میں قوم پرستی کی تشہیر اور ان کی سرگرمیوں کے امکان کو مزید روک دیا۔ نوآبادیاتی حکومت کے ظالمانہ اقدامات کے اختتام پر ٹمل ناڈو میں قوم پرست تحریک ایک سرسری دور میں داخل ہوئی اور اس معمولی سی بغاوت صرف 1916 میں ہوم رول تحریک کے ساتھ ہوئی۔

خلاصہ

- بنگال کی تقسیم کے بعد ہونے والی سودیشی مہمات تاریخ کے مخالف لمحے ہیں۔
- سیاسی تشہیر کی نئی تکنیکوں کو تعمیر کے علاوہ، اس لمحے نے تحریک آزادی کے گاندھیانی مرحلہ میں بھی ایک مستقل مزاحمت پر چلنے کی حوصلہ افزائی کی۔
- یہ ایک موصلاتی انقلاب بھی تھا کیوں کہ سودیشی تحریک کے نتیجے میں انگریزی زبان کے بدلے سودیشی زبان (علاقائی زبان) کو سیاسی تشہیر کا ذریعہ بنایا گیا تھا۔
- سودیشی تحریک بھی نوجوانوں کے ابھرنے کا باعث بنی جو تشدد کا نشانہ بننے کے خیال سے مگن رہے۔
- سودیشی ماحول نے تاریخ، ادب اور دیسی زبانوں میں حب الوطنی قوم پرستی کی شاعری میں دلچسپی کے ساتھ بھرپور تعاون کیا۔
- تاہم، عسکریت پسند قوم پرستوں کے نعروں کو بڑی معاشی شکایات اور عوامی رابطوں کے پروگراموں سے مربوط کرنے میں ناکام رہے، کیونکہ انگریز قوم پرستوں کے خلاف بلا اشتعال تشدد کا مظاہرہ کررہے ہیں۔
- ہندوؤں کو متحرک کرنے کے لئے مذہب اور مذہبی علامتوں کا استعمال کرکے ہندوؤں کو مسلمانوں سے الگ کیا گیا۔

12th History 2 um
Saturday, May 01, 2021 3:08:38 PM

مشق

AT810

I۔ صحیح جواب کا انتخاب کریں۔

1۔ کانگریس کے سورت اجلاس میں عسکریت پسند قوم پرستوں نے صدر کے لئے کس کا نام تجویز کیا تھا؟

a) اوروبندوگھوش b) دادابھائی ناروجی

c) فیروزشاہ مہتا d) لالہ لجپت رائے

2۔ مندرجہ ذیل بیانات پر غور کریں۔

i) 1905 میں بنگال کی تقسیم انگریزوں کی پھوٹ ڈالواور حکمرانی کروکی پالیسی کی سب سے نمایاں مثال تھی۔

ii) کلکتہ کے اجلاس میں 1905 میں سریندر ناتھ بنرجی نے برطانوی سامان اور اداروں کے بائیکاٹ کا مطالبہ کیا۔

iii) 7 اگست 1905 کو کلکتہ میں ٹاؤن ہال کے اجلاس میں، سودیشی تحریک کا باضابطہ اعلان کیا گیا۔

مندرجہ ذیل بیانات میں کونسا درست ہے؟

(a) صرف (i) (b) صرف (i) اور (iii)

(c) صرف (i) اور (ii) (d) اوپر کے تمام

3۔ ذیل میں دئے گئے کوڈس کی مدد سے فہرست (I) اور (II) کو جوڑیئے۔

I	II
A۔ ہندوستانی پریس قانون 1910	1۔ خودکی حکمرانی
B۔ ڈان سوسائٹی	2۔ انحصار کی حالت کے خلاف بغاوت
C۔ سوراج	3۔ قوم پرست سرگرمیوں کو کچل دیا گیا
D۔ سودیشی	4۔ قومی کونسل برائے تعلیم

کوڈس

	A	B	C	D
(a)	3	1	4	2
(b)	1	2	3	4
(c)	3	4	1	2
(d)	1	2	4	3

4۔ مندرجہ ذیل میں سے کونسی جوڑی صحیح ہے؟

(a) بنکم چندرا چاٹرجی - انندمات

(b) جی۔ سبرامنیم - ڈان سوسائٹی

(c) لارڈ منٹو - 1904 کا یونیورسٹی ایکٹ (قانون)

(d) عسکریت قوم پرستی کا مرکز - مدراس

5۔ انوشیلن سمیتی کی بنیاد کلکتہ میں..... نے رکھی تھی۔

(a) پلن بہاری داس (b) ہیمہ چندرا کنونگو

(c) جتیندرناتھ بنرجی اور بارندرکما گھوش (d) کڈیرام بوس پرافلا چکی

6۔ دعویٰ (A) : 16 اکٹوبر 1905 کو یوم سوگ منایا گیا۔

سبب (R): یوم بنگال کو سرکاری طور پر دو صوبوں میں تقسیم کیا گیا۔

(a) A اور R صحیح ہیں A کی مناسب وضاحت R کرتا ہے

(b) A اور R صحیح ہیں اور A کی مناسب وضاحت R نہیں کرتا ہے۔

(c) A صحیح ہے اور R غلط

(d) A غلط ہے اور R صحیح

7 ۔ دعویٰ (A): وی۔او۔چدمبرم نے سودیشی بھاپ جہاز کمپنی شروع کیا تھا۔

سبب (R) : وہ ساحل کے راستے نیوی گیشن میں انگریزوں کی اجارہ داری کو ختم کرنا چاہتے تھے۔

(a) A اور R صحیح ہیں اور A کی مناسب وضاحت R ہے

(b) A اور R صحیح ہیں A کی مناسب وضاحت R نہیں ہے

(c) A صحیح ہے اور R غلط

(d) A غلط ہے اور R صحیح

8۔ مندرجہ ذیل میں سے سبرمنیہ بھارتی کے بارے میں کونسا بیان درست نہیں ہے؟

(a) سبرمنیہ بھارتی سودیسامترن کے نائب ایڈیٹر تھے۔

(b) انہوں نے نئی جماعت کے تلک کے اصولوں کا ٹمل میں ترجمہ کیا

(c) بھارتی کے گرومنی سوامی وویکانند تھے۔

(d) یہ چکراورتی نامی رسالہ برائے خواتین کے ایڈیٹر تھے۔

12th History 2 um
Saturday, May 01, 2021 3:08:38 PM

II ۔ مختصر ترین جوابات لکھئے۔

1۔ اعتدال پسندوں کی مینڈ کینٹ (بھکاری) پالیسی کیا تھی؟

2۔ یم۔جی۔راناڈے نے سودیشی خیالات کی کیسے وضاحت کی ہے؟

3۔ برطانوی ہندوستان میں عسکریت پسند قوم پرستی کے مرکزی رہنماؤں کی شناخت کیجئے۔

4۔ 1908 تک عسکریت پسند قوم پرستی کیوں زوال کا شکار ہوگئی تھی؟

5۔ نوآبادیاتی حکومت نے قوم پرست تحریکوں کو کچلنے کے لئے کیا ظالمانہ اقدامات اپنائے تھے؟

III۔ مختصر جوابات لکھئے۔

1۔ سورت کانفرنس کے کام کرنے والے طریقوں کے کے بارے میں لکھیں جس کی وجہ سے کانگریس دو حصوں میں تقسیم ہوگئی تھی۔

2۔ سودیشی تحریک کے دوران انفرادی تشدد میں اضافے کی وجوہات لکھیں۔

3۔ بڑے پیمانے پر متحرک کرنے کے لئے سمیتیوں کے استعمال شدہ طریقوں کو اُجاگر کریں۔

4۔ 1908 کی کورل مل ہڑتال کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

5۔ علی پور بم کیس کا خلاصہ پیش کریں۔

6۔ وی۔او۔سی کے سودیشی کے خطرناک منصوبہ کے بارے میں لکھیں۔

7۔ وانچی ناتھن نے کلکٹر آشے کو کیوں قتل کیا تھا؟

IV ۔ ذیل کے سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیں۔

1۔ ٹمل ناڈو میں سودیشی تحریک کی سرگرمیوں کے بارے میں تفصیل سے لکھیں۔

2۔ انڈین نیشنل مومنٹ (تحریک) وی او چدمبرم کے کردار کے متعلق لکھئے۔

V۔ سرگرمیاں :

1۔ شاعر سبرامنیہ بھارتی کے خیالات پر ایک مباحثہ کریں۔

2۔ ٹمل فلم 'کپّل اوٹیہ ٹملن' اس کی نمائش کا اہتمام کریں۔

حوالہ جات

1. Bipan Chandra, etal. *India's Struggle for Independence,* Penguin Books, New Delhi, 2016.
2. Sumit Sarkar, *Modern India 1885-1947, Pearson,* New Delhi, 2018.
3. Sekhar Bandopadhyay, *From Plassey to Partition and After: A History of Modern India, Orient BlackSwan,* Hyderabad, 2009.
4. A.R. Venkatachalapathy, 'In Search of Ashe, *'Ecnomic & Political Weekly, 9 Janauary 2009.*

فرہنگ الفاظ

factionalism	difference of opinion or disagreement between two groups within a political organization.	سیاسی تنظیم میں خیالات کا اختلاف
intelligentsia	highly educated or the intellectual elite of a society	سماج کے تعلیم یافتہ خواص
annulment	invalidation, nullification	منسوخ کرنا
Swadeshi	made in one's own country	ملکی، سودیشی
Boycott	refusal to take part in an activity or to buy a foreign product	مقاطعہ، بائیکاٹ
triumvirate	a group of three persons dominating or holding control	حکمران مجلس ثلاثہ
seditious	Inciting people to rebel against the authority of a state	حکومت کے خلاف بغاوت
punitive tax	a tax intended as punishment	تعزیری ٹیکس

12th History 2 um
Saturday, May 01, 2021 3:08:39 PM

ICT CORNER

Rise of Extremism and Swadeshi Movement انتہاپسندی اور سودیشی تحریک کا عروج

اس کارروائی کے ذریعہ تم ہندوستان کا تاریخی اور سیاسی نقشہ سے متعلق معلومات حاصل کروگے۔

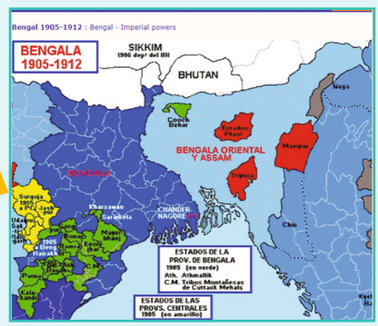

مرحلہ - 1 : براؤزر کھولئے اور دئے گئے URL کو ٹائپ کیجئے یا QR کوڈ کو اسکین کیجئے۔

مرحلہ - 2 : World History پر کلک کیجئے اور مینو میں India کو سلکٹ کیجئے۔

مرحلہ - 3 : ایک کے بعد ایک مضامین پر کلک کیجئے اور نقشوں کو تلاش کیجئے۔ (مثال 1903)



Step1

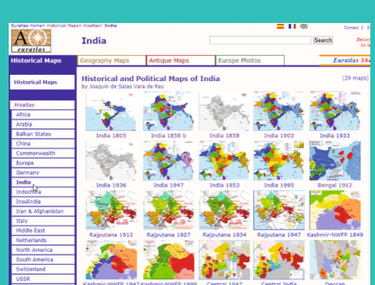

Step2

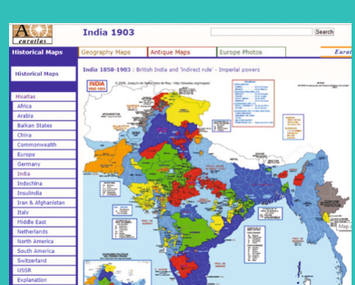

Step3

Web URL:

https://www.euratlas.net/history/index.html

- Pictures are indicative only
- If browser requires, allow Flash Player or Java Script to load the page

12th History 2 um
Saturday, May 01, 2021 3:08:40 PM

اکائی 3

ہندوستان کی جنگِ آزادی پر پہلی جنگ عظیم کے اثرات

(Impact of World War I on Indian Freedom Movement)

سیکھنے کے مقاصد

اس سے متعلق جانکاری حاصل کرنے کے لئے

- پہلی جنگ عظیم کا آغاز، اعتدال پسند قوم پرست اور بنیاد پرست تلک اور انی بیسنٹ کی خودمختار ہوم رول تحریک کے توسط سے برطانوی حکمرانی کے خلاف جدوجہد میں متحد ہوگئے۔
- برطانوی جابرانہ اقدامات: ہندوستانی دفاعی قانون
- لکھنو معاہدہ جس کی وجہ سے ہندو مسلم میں مفاہمت (اتحاد ہوا)
- جلیان والا باغ قتل عام اور خلافت تحریک کے ذریعہ ہندو مسلم اتحاد،
- پہلی عالمی جنگ اور ہندوستانی مزدور تحریک پر روسی انقلاب کے اثرات

1YP6J

تعارف

پہلی عالمی جنگ سے پہلے بہت سے واقعات کا اثر ہندوستان کی سیاست پر پڑا۔ 1905ء میں جاپان نے روس کو شکست دی۔ 1908ء میں ترک نوجوانوں اور 1911ء میں چینی قوم پرستوں نے مغربی طریقوں اور نظریات کو استعمال کرتے ہوئے متعلقہ حکومتوں کا تختہ الٹ دیا۔ ان واقعات نے پہلی جنگِ عظیم کے ساتھ ہی 1916 اور 1920 کے درمیان میں ہندوستانی قوم پرستی کا پس منظر تشکیل دیا تھا۔

بہت سے علاقوں میں لڑائی کے باوجود، یورپ مرکزی جنگ کا میدان رہا۔ برطانیہ نے بڑی تعداد میں ہندوستانیوں کو یورپ، آفریقہ اور مغربی ایشیاء میں خدمات انجام دینے کے لئے بھرتی کیا۔ وہ فوجی جو اس جنگ کے بعد نئے خیالات کے ساتھ ہندوستان لوٹ آئے تھے جنہوں نے ہندوستانی معاشرے پر بہت گہرا اثر ڈالا۔ ہندوستان نے مجبوری کی وجہ سے 367 ملین برطانوی پاؤنڈ کا وعدہ کیا۔ اور اس جنگ کے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے براہِ راست نقد 229 ملین برطانوی پاؤنڈ کی رقم ادا کی۔ اس کے علاوہ، ہندوستان نے 250 ملین برطانوی پاؤنڈ مالیت کا جنگی سامان بھیجا۔ ہندوستانی اس بات سے مطمئن نہیں تھے کیونکہ اس کی وجہ سے معاشی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تھا۔

جنگ کے دوران انگریزی مفادات کی حقیقی وجہ یہ تھی کہ انڈین نیشنل کانگریس اعتدال پسند قوم پرست، بنیاد پرست قوم پرست کی حیثیت سے دو مختلف زمروں (حصوں) میں بٹ چکی تھی۔ مسلم لیگ قومی سیاست میں سرگرم عمل تھی کیونکہ اس نے انگریزوں کے مفادات کی حمایت میں کام کیا۔ 1916ء میں تلک کی زیر قیادت بنیاد پرست قوم پرستوں نے کانگریس کو اپنے اختیار میں کیا، مغربی ہندوستان مین تلک کی سربراہی مین اور ڈاکٹر انی بسنت کی سربراہی میں خودمختار تحریک (home Role) کا آغاز ہوا تھا۔ اس جنگ کے دوران کانگریس پارٹی کا دوبارہ اتحاد ہوا۔ 1916ء میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے مابین لکھنو معاہدہ نے ہندوستانی قوم کو مزید تقویت حاصل ہوئی۔

اس جنگ کے دوران مغربی انقلابی نظریات نے بڑے پیمانہ پر بنیاد پرست قوم پرستوں کے ذہنوں پر قبضہ کرلیا تھا۔ برطانوی حکومت نے جابرانہ قوانین نافذ کرکے اور ان کو استعمال کرکے قومی تحریک کو دبانے کی کوشش کی۔ جو جابرانہ قوانین لاگو کئے گئے تھے۔ ان میں سب سے زیادہ ظالمانہ قانون رولٹ ایکٹ تھا۔ ہندوستانی رہنماؤں نے اس قانون کے خلاف سخت تنقید کی اور اس کے خلاف مظاہرے کئے۔ بین الاقوامی واقعات بالخصوص روسی انقلاب جیسے واقعات کا اثر ہندوستان پر

12th History 3 UM
Saturday, May 01, 2021 4:27:07 PM

پڑا۔ پہلی جنگ عظیم میں ترکی کی شکست کے بعد ترکی کے سلطان نے سیویرس معاہدہ پر دستخط کیا جس میں بہت سخت قوانین تھے اس کی وجہ سے ترکی کے سلطان کے خلیفہ کی حیثیت کو مجروح کر دیا گیا۔اس کے نتیجے میں ''خلافت تحریک'' کا آغاز ہوا۔

ہندوستان اور ہندوستانیوں کا یہ خیال تھا کہ برطانیہ ہندوستان کی وفاداری کا مناسب احترام کرے گا۔ ہندوستانیوں نے اس جنگ میں سنجیدگی سے حصہ لیا۔لیکن مایوسی ہی ہندوستان کو ملی۔پہلی عالمی جنگ نے ہندوستان میں معاشرے، معیشت اور سیاست پر کثیر الجہتی اثرات مرتب کئے۔اس سبق میں ہم لکھنو معاہدے پر دستخط کرنے میں خودمختار تحریک کے کردار اور اس معاہدے کے خصوصیات، جلیان والا باغ کے قتلِ عام، خلافت تحریک اور غیر رسمی مزدور تحریک میں ختم ہونے والے انگریزوں کے جابرانہ اقدامات پر تبادلہ خیال کریں گے۔

3.1 آل انڈیا ہوم رول لیگ (All India Home Rule League)

ہماری آزادی کی جنگ کے ابتدائی دنوں میں A.O ہیوم سمیت بہت سارے غیر ملکیوں نے کلیدی کردار ادا کیا۔آئر لینڈ سے تعلق رکھنے والی انی بیسنٹ نے برطانیہ میں رہتے ہوئے آئرش خودمختاری تحریک اور فیبین سوشلسٹ، خاندانی منصوبہ بندی، تحریکوں میں بڑھ چڑھ کا حصہ لیا۔انی بیسنٹ 1893 میں تھیوسوفیکل سوسائٹی کے ممبر کی حیثیت سے ہندوستان آئیں۔انہوں نے بنارس میں (وارانسی میں) سینٹرل ہندو کالج کی بنیاد رکھی۔اس کالج کو بعد میں پنڈت مدن موہن مالویہ نے 1916 میں اسے ترقی دے کر بنارس ہندو یونیورسٹی کر دیا۔


انی بیسنٹ

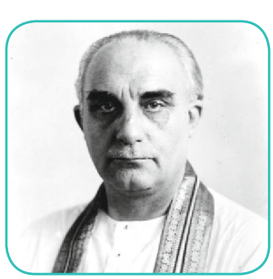
جارج ارونالڈ

1907ء میں لیس بیچ آلکاٹ کے انتقال کے بعد تھیوسوفیکل سوسائٹی کے عالمی رہنما بن گئیں۔انہوں نے چینئی، اڈیار میں واقع صدر دفتر سے برہمانیانا سبھا (کونسل) کی پالیسیوں کے لئے بھرپور مہم چلائی اور بہت سے پڑھے لکھے رضا کاروں کی حمایت حاصل کی۔ جمنا داس دوا کارداس، جارج اروندے، شنکر لال بنکر، ہندو لال یگنگ، سی بی راما سوامی اور بی بی واڈیا انی بیسنٹ کے حمایتی بنے۔

1914ء میں برطانیہ نے پہلی جنگ عظیم میں شامل ہونے کا اعلان کیا۔اس نے کہا کہ وہ آزادی اور جمہوریت کے لئے ہی جدوجہد کر رہا ہے۔ ہندوستانی رہنماؤں نے اعتماد کے ساتھ برطانیہ کی جنگی کوششوں کی حمایت کی۔ ہندوستان کے بارے میں برطانوی حکومت کی طرف سے رویہ میں کوئی تبدیلی نہیں ملی۔اس سے ہندوستانیوں کو مایوسی ملی۔ تاہم انڈین نیشنل کانگریس قوم پرستوں اور اعتدال پسندوں کے گروہوں میں منقسم ہوگئے۔خودمختار سیاسی اصلاحات کے بارے میں زیادہ زور نہیں دے سکتے تھے۔پہلی عالمی جنگ میں ترکی کے سلطان کے وسطی ممالک کے حمایت کرنے سے مسلم لیگ کو برطانیہ نے شک کی نگاہ سے دیکھا۔

اس پس منظر کے نتیجہ میں انی بیسنٹ نے ہندوستانی سیاست میں قدم رکھا۔انی بیسنٹ نے 1914ء میں ''دی کامن ویل'' ہفتہ وار رسالہ کا آغاز کیا۔ مذہبی آزادی، قومی تعلیم، معاشرتی اور معاشی اصلاحات اس ہفتہ وار رسالہ نے توجہ مرکوز کی۔ 1915ء میں ''ہندوستان کی آزادی کے لئے جدوجہد'' کے عنوان سے ایک کتاب شائع کی۔اس کتاب میں انہوں نے زور دے کر کہا کہ قومی شعور کی شروعات قدیم ماضی میں ایک گہرائی سے سرایت کئے ہوئے ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ انگلینڈ کا مشکل وقت ہندوستان کے لئے موقع کی حیثیت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہے۔انی بیسنٹ نے بھارتی رہنماؤں سے اصلاحات پر زور دینے کا مطالبہ کیا۔انہوں نے انگلینڈ کا سفر کیا اور ہندوستانی آزادی سے متعلق متعدد تقاریر کیں۔ برطانوی پارلیمنٹ میں ہندوستانی پارٹی بنانے کی کوششیں ناکام ہوگئیں تاہم ان کے اس دورے کی وجہ سے ہندوستان کے لئے ہمدردی پیدا ہوگئی۔ ہندوستان واپسی پر انہوں نے 14 جولائی 1915ء میں ''نیو انڈیا'' (نیا بھارت) نام سے ایک روز نامہ شروع کیا۔انہوں نے بمبئی میں ایک تقریر میں خودمختار حکومت سے متعلق اپنی پالیسی بیان کی۔''خودمختار حکومت ایک ایسی جماعت ہے جو ملک میں لوگوں نے منتخب کونسلوں کے ذریعہ منظّم کی جاتی ہے اور وہ کونسل سے وابستہ ہیں۔'' انی بیسنت نے عوامی پیغامات اور کانفرنسیں منعقد کیں تاکہ یہ پیغام عام ہو کہ جنگ کے بعد ہندوستان کو برطانوی نوآبادیات کی طرح خودمختاری دی جانی چاہئے۔

28 ستمبر 1915ء کو انہوں نے باضابطہ طور پر اعلان کیا کہ وہ آئرش خودمختار تحریک پر مبنی ہندوستان میں ایک خودمختار تحریک شروع

12th History 3 UM
Saturday, May 01, 2021 4:27:08 PM

کریں گی ۔ اعتدال پسند قوم پرست نہیں چاہتے تھے کہ ایک اور الگ تحریک چلائی جائے۔ وہ یہ بھی جانتے تھے کہ ان کی تحریک کو کامیاب ہونے کے لئے کانگریس پارٹی کی اجازت کی ضرورت ہے۔

تلک اور انی بیسنٹ کے اقدام پر پارٹی نے باضابطہ طور پر دسمبر 1915ء میں بمبئی میں ہونے والے کانگریس اجلاس میں بنیاد پرستوں کی پارٹی کے ممبروں کو شامل کرنے کے لئے اپنے قواعد میں باضابطہ طور پر ترمیم کی۔ اس کانفرنس میں بیسنٹ نے کانگریس پارٹی سے ستمبر 1916 تک خودمختار تحریک چلانے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر کانگریس والوں نے ایسا نہیں کیا تو وہ خود ہی ایک خودمختار تحریک چلائیں گی۔

1916ء میں ملک میں دو مختار تحریکیں شروع کی گئیں ۔ ایک کی قیادت تلک نے کی تھی اور دوسری انی بسنت کے ذریعہ دونوں تحریکوں کی تعریف واضح طور پر بیان کی گئی تھی۔ خود مختار تحریک کے دو مقاصد تھے۔ (i) برطانوی حکمرانی کے تحت ہندوستان میں خودمختاری حاصل کرنا اور ہندوستانی عوام کو مادرِ وطن پر ناز کرنا تھا۔

(a) تلک کی ہوم رول (خودمختار) تحریک:
Tilak Home rule League

تلک ہوم لیگ اپریل 1916ء میں بلگام میں بمبئی کی صوبائی کانفرنس میں قائم ہوئی۔ تلک کی خودمختار تحریک بمبئی شہر سمیت مہاراشٹرا، کرناٹک، وسطی صوبوں اور برار میں کام کیا اور تلک کی تحریک چھ شاخوں میں تقسیم تھی۔ ہندوستان کے دیگر تمام حصے انی بیسنٹ کی تحریک کے لئے وقف تھے۔

خودمختاری : مرکزی یا علاقائی حکومت کی طرف سے اپنے سیاسی علاقوں کو دی جان والی خودمختار طاقت کا حوالہ اس شرط پر ہے کہ وہاں کے لوگ سیاسی طور پر اس کے ساتھ وفادار رہیں گے۔ یہ قدیم رومی (Rome) ریاست اور جدید انگریزی ریاست کی مشترکہ خصوصیت تھی۔ 1880ء کی دہائی میں آئرلینڈ میں خودمختاری کی تحریک میں تیزی کے بعد، آئرش گورنمنٹ ایکٹ 1920 کے تحت شمالی آئرلینڈ کے چھ ممالک میں اور پھر جنوبی اینگلو آئرش معاہدہ (21) کے تحت باقی 26 ممالک میں خودمختاری قائم ہوئی۔

تلک نے اپنی تقاریر کے ذریعہ خودمختاری کے مطالبوں کو مقبول کیا ان کی تحریک جو مہاراشٹرا اور کرناٹک میں مقبول تھی۔ اپریل 1917ء میں 14000 ممبروں سے بڑھ کر 1918 کے اوائل میں 32,000 تک ہوگئی۔ خودمختاری کے اصولوں کو عام کرنے کے الزام میں 23 جولائی 1916 کو اپنی ساٹھویں سالگرہ کے موقع پر تلک گرفتار کیا گیا تھا۔

(b) انی بیسنٹ کی خودمختار تحریک (ہوم رول لیگ)

کانگریس پارٹی کی طرف سے کوئی حمایت نہ ملنے کی وجہ سے ستمبر 1916 میں انی بیسنٹ نے مدراس میں خودمختار تحریک کا آغاز کیا۔ اس تحریک کی شاخیں کانپور، الہ آباد، بنارس (وارانسی)، متھورا، کلی کالی کٹ اور احمد نگر میں تھیں۔ انہوں نے خودمختاری کے خیال کو عام کرنے کے لئے پورے ہندوستان میں بڑے پیمانے پر سفر کیا۔ انہوں نے اعلان کیا کہ ہندوستان کی وفاداری کی قیمت ہندوستان کی آزادی ہے۔ کانگریس پارٹی کی عدم فعالیت سے غیر مطمئن، اعتدال پسند قومی کانگریس خودمختار تحریک میں شامل ہوگئے۔ اس تحریک کی مقبولیت کا اندازہ اس حقیقت سے لگایا جاسکتا ہے کہ جواہر لال نہرو، محمد علی جناح، بی چکروتی، جتیندر لال بنرجی، ستیا مورتی اور خلیق الزماں نے خود کو اس تحریک کے ممبر کے طور پر شامل کیا۔

مدراس میں خودمختار تحریک کی مقبولیت کو دیکھ کر مدراس حکومت نے اس تحریک کو دبا کر ختم کرنا چاہا اور طلباء کو تحریک کے اجلاسوں میں شرکت سے روک دیا گیا تھا۔ جون 1917 میں بسنت اور ان کے ساتھی بی واڈیا اور جارج اروندیلے کو اوٹا کمنڈ میں قید کیا گیا۔ سیاسی وجوہات کی اس جبر پر خودمختار تحریک کے حامیوں کو تقویت ملی اور وہ بڑے عزم کے ساتھ لڑنے کے لئے نکل گئے۔ انی بسنت کی حمایت میں سر۔ پی سبرامنیم نے شاہی لقب (knight hood) کو واپس کر دیا۔ مدن موہن مالویہ اور سریندر ناتھ بنرجی جیسے قائدین، جو پہلے تحریک سے الگ تھلگ تھے اب خود کو خودمختار تحریک میں فعال طور پر شامل کرلیا۔ 28/جولائی 1917ء کو آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس میں تلک نے قائدین کو رہا نہ کرنے کی صورت میں حکومت کے خلاف تحریک شروع کرنے کا اعلان کر دیا۔ گاندھی جی کے حکم پر جمنا داس درکا داس اور شنکر لال بن کر اس جگہ کی طرف روانہ ہوئے جہاں انی بسنت کو قید کیا گیا تھا جس نے

12th History 3 UM
Saturday, May 01, 2021 4:27:09 PM

بسنت اور دیگر رہنماؤں کی گرفتاری منسوخ کرنے کا مطالبہ ایک ہزار دستخطوں کے ساتھ کیا۔ مظاہروں میں شدت آتے ہی اس پر رہنماؤں کو رہا کر دیا گیا۔

1917ء میں نئے وزیر خارجہ نے اعلان کیا کہ خود مختار ادارے اور ذمہ دار حکومت ہندوستان میں برطانوی حکمرانی کا ہدف ہے۔ اس بیان سے انی بسنت کو راتوں رات وفادار بنا دیا۔ جب انہیں ستمبر 1917 میں رہا کیا گیا تو ان کو 1917 کے انڈین نیشنل کانگریس کے کلکتہ کانفرس کی صدارت کے لئے چنا گیا۔

(c) ہوم رول لیگ (خود مختار تحریک) کی اہمیت

خود مختار تحریکوں نے گاندھی جی کے لئے ستیہ گرہ تحریکوں کے آغاز کی راہ ہموار کرنے کے لئے عوام کو تیار کرنے کا راستہ آسان بنایا۔ گاندھی جی کے ستیہ گرہ میں حصہ لینے والے بہت سے لوگ خود مختار تحریک کے ممبر تھے۔ انہوں نے گاندھی جی کی جدوجہد کو پھیلانے کے لئے یہاں تحریک کے تشکیل دئے گئے ڈھانچے کا استعمال کیا۔ خود مختار تحریک کانگریس، مسلم لیگ، برہمانیا سبھا اور مزدور تحریک سمیت تمام طبقات کی متنوع ممبرشپ کے ساتھ پہلی ہندوستانی سیاسی تحریک بن گئی۔

(d) خود مختار تحریک کا زوال:

تلک نے ستمبر 1918ء میں ''ہندوستانی بدامنی'' (Indian Unrest) نامی کتاب کے مصنف ویلنٹائن چیرول کے خلاف ہتک عزت کا مقدمہ درج کرنے کے لئے برطانیہ گئے تھے اور انی بسنت نے مونٹیگو جیمسفورڈ کے مجوزہ اصلاحات کو قبول کرنے کے بعد خود مختار تحریک زوال پذیر ہو گئی۔

> برطانوی حکومت کے تحت ہندوستان کی خود مختاری حاصل کرنے یا کنیڈا اور آسٹریلیا کے ذریعہ خود مختاری کا درجہ حاصل کرنے اور برطانوی پارلیمنٹ کے ممبروں کی حمایت حاصل کرنے کے لئے خود مختار تحریک کا نام انڈین کامن ویلتھ لیگ Indian Common wealth League رکھ دیا گیا تھا۔ بعد ازاں 1929ء میں وی کے کرشنا مینان نے کا نام انڈین لیگ سے بدلا۔

3.2 جنگ کے اثرات: Impact of the war



منٹو

پہلی عالمی جنگ سے پہلے کے سالوں میں ہندوستان میں سیاسی صورت حال غیر یقینی تھی۔ اعتدال پسند قوم پرستوں اور مسلم لیگ کی حمایت حاصل کرنے اور بنیاد پرست قوم پرستوں کو الگ تھلگ کرنے کے لئے انگریزوں نے 1909ء میں منٹو مارلے اصلاحات نافذ کیں۔ اعتدال پسند قوم پرستوں سے رواداری کے اصول پر عمل کیا۔ مسلم لیگ نے ان کو دئے گئے الگ الگ انتخابی حلقوں کا خیر مقدم کیا۔ 1913ء میں کچھ نئے رہنما لیگ میں شامل ہو گئے۔ محمد علی جناح، جو پہلے ہی کانگریس پارٹی کے ممبر تھے، ان میں نمایاں تھے، انہوں نے مسلمانوں کے لئے مزید اصلاحات کا مطالبہ کیا۔



مورلے

پہلی جنگ عظیم نے ہندوستانی انقلابی کارروائیوں کے لئے مناسب حالات پیدا کئے۔ انقلابی جنگ میں برطانیہ کی مصیبت سے فائدہ اٹھانا چاہتے تھے۔ غدر تحریک اس کا ایک نتیجہ ہے۔ پہلی جنگ عظیم نے جنگ آزادی پر ایک بہت بڑا اثر ڈالا۔ پہلے تو برطانوی حکومت کو ہندوستانی مدد کی پرواہ نہیں تھی۔ جنگ مغربی ایشیاء اور آفریقہ میں منتقل ہونے کے بعد برطانوی ہندوستانی مدد کی طرف مجبور ہو گئے تھے۔ بھارتی رہنماؤں نے برطانوی حکومت پر دباؤ ڈالنے کا فیصلہ کیا تھا تا کہ وہ اس تناظر میں اصلاحات لائیں۔ یہی بحث کانگریس اور مسلم لیگ کے درمیان ہوئی جو 1915ء میں بمبئی میں اپنی سالانہ کانفرس کا انعقاد کر رہی تھی۔ اکتوبر 1916ء میں شاہی قانون ساز اسمبلی میں منتخب ہونے والے ہندو اور مسلم ممبروں نے وائسرائے کو ایک خط لکھا جس میں جنگ کے بعد کی اصلاحات پر زور دیا گیا تھا۔ برطانوی حکومت نے اس پر کوئی جواب نہیں دیا۔ کانگریس اور مسلم لیگ نے نومبر 1916ء میں کلکتہ میں تبادلہ خیال کرنے کے لئے ملاقات کی۔ دونوں

12th History 3 UM
Saturday, May 01, 2021 4:27:10 PM

سان فرانسسکو کے رہائشی لالا ہردیال نے 1913 میں سوہن سنگھ کی سربراہی میں ساحل بحرالکاہل ہندوستان اسوسی ایشن کی بنیاد رکھی، اس تنظیم کو غدر پارٹی کہا جاتا تھا۔ (اردو میں غدر کا مطلب بغاوت ہے) پارٹی میں زیادہ تر سکھ شامل تھے جو ریاست ہائے متحدہ اور کینیڈا میں ہجرت کر چکے ہیں۔ پارٹی نے غدر کے نام سے ایک اخبار بھی شائع کیا۔ یہ یکم نومبر 1913 کو سان فرانسسکو میں شائع ہوا تھا۔ بعد میں یہ اردو، پنجابی، ہندی اور دیگر زبانوں میں شائع ہوا۔



لالا ہردیال

غدر تحریک ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد کا سب سے اہم باب تھا۔ کومگاتا مارو نامی یہ جہاز ہندوستان سے آنے والے تارکین وطن تھے، کے ساتھ کینیڈا سے واپس آیا تھا۔ ہندوستان واپسی پر برطانوی پولیس سے جھڑپ میں جہاز میں سوار کئی مسافر ہلاک یا گرفتار ہو گئے تھے۔ اسی واقعہ نے ہندوستانی قومی تحریک پر گہرا داغ ڈالا۔

جماعتوں نے میمورنڈم ے بارے میں غور وفکر کیا۔ اس کے ساتھ قانون سازوں اور نمائندوں کی تعداد پر اتفاق کیا اور دونوں قوموں کے جنگ کی اصلاحات کو منظوری دی۔

اس کے متوازی تلک اور انی بسنت دونوں نے خود مختاری کی وکالت کی۔ ان کی کوششوں کے نتیجہ میں بمبئی کانفرس میں انتہا پسندوں کو شامل کرنے پر اتفاق کیا گیا اور بعد میں کانگریس کے آئین میں منصوبے تیار کئے گئے۔ 1916ء کا سال تاریخی اہمیت کا حامل ہے س لئے کہ اسی سال کانگریس مسلم لیگ اور خود مختار تحریک تینوں نے لکھنو میں اپنی سالانہ کانفرنسوں کا انعقاد کیا بع۔ کانگریس لیڈر امبیکا چرن مزومدار نے انتہا پسند لوگوں کا



اے۔سی مزومدار

استقبال دس سال کی علحدگی کے بعد کیا۔

انڈین نیشنل کانگریس کو یہ احساس ہوا کہ اگر اتحاد ہے تو زندگی ہے اور نا اتفاقی زوال کی طرف لے جاتی ہے۔ قوم پرستوں کی واپسی کے بعد کانگریس نے اپنی پرانی طاقت دوبارہ حاصل کر لی۔

کانگریس اور مسلم لیگ کو متحد کرنے میں انی بیسنٹ اور تلک کا اہم کردار تھا جس کے تحت لکھنو معاہدہ یا کانگریس لیگ معاہدے کے نام سے مشہور ہے۔ اس معاہدہ کے دوران محمد علی جناح نے اہم کردار ادا کیا۔ نومبر 1916ء میں کلکتہ میں ہونے والے معاہدوں کی منظوری دسمبر 1916ء میں کانگریس اور مسلم لیگ کی سالانہ کانفرنسوں میں ہوئی۔

3.3 لکھنو معاہدہ کی شرائط

i) صوبوں کو انتظامی اور مالی معاملات کے سلسلہ میں مرکزی کنٹرول سے آزادانہ طور پر کام کرنا چاہئے۔

ii) مرکزی اور صوبائی قانون سازوں کے ممبروں کے 4/5 اسٹاک ہولڈروں کا انتخاب کیا جائے گا اور 1/5 حصص ممبروں کو نامزد کیا جائے گا۔

iii) صوبائی اور مرکزی قانون سازوں کے 4/5 ممبران کا انتخاب (عوامی ووٹ کے ذریعہ) وسیع پیمانے کیا جائے گا۔

iv) آدھے مجلس عاملہ کی کونسل کے ممبران جس میں مرکزی عاملہ کونسل کے لوگ بھی شامل ہوں گے ہندوستانی ہوں گے۔ جنہیں کونسل خود منتخب کرے گی۔

v) کانگریس نے بھی صوبائی انتخابات میں (آبادی کے تناسب میں سے بالاتر) مسلمانوں کو الگ حلقہ انتخابات دینے کو منظور کر لیا۔ پنجاب اور بنگال کے سوا تمام صوبوں میں ان کو سازگار ترجیح دینے پر بھی اتفاق کیا، جہاں ہندو اور سکھ اقلیتوں کو مخصوص نشستیں دی گئیں۔ اس سے خلافت تحریک اور گاندھی جی کی عدم تعاون کی تحریک کے مابین ہندو مسلم تعاون کی راہ ہموار ہوئی۔

vi) صوبائی اور مرکزی حکومتیں اپنی کونسلوں کے ذریعہ منظور کردہ قرار داروں کی پابندی کرنے کی پابند ہیں۔ اگر گورنر جنرل یا گورننگ باڈی کو روک تھام کا حکم مل جاتا ہے اور یہ قرارداد کم از کم ایک سال

12th History 3 UM
Saturday, May 01, 2021 4:27:11 PM

کے عرصہ میں دوبارہ منظور ہوجاتی ہے تو یہ عمل میں آئے گا۔

vii) حکومت ہند اور صوبائی سکریٹری کے درمیان تعلقات نوآبادخطے کے جنرل سکریٹری اور ہندوستان کے درمیان تعلقات جیسے ہی ہونا چاہئیں۔ شاہی حکومت کے امور سے وابستہ ہر شخص کے ساتھ یکساں سلوک کیا جانا چاہئے۔

لکھنو معاہدے نے ہندو مسلم اتحاد کی راہ ہموار کردی۔ سروجنی نائیڈو نے لکھنو معاہدے کے چیف معمار جناح کو ''ہندو مسلم اتحاد کا سفیر'' کہا۔

لکھنو معاہدہ نے ثابت کردیا کہ کانگریس اور مسلم لیگ میں تعلیم یافتہ طبقہ مشترکہ مقصد کے ساتھ مل کر کام کرسکتا ہے۔ یہ اتحاد خلافت اور عدم تعاون تحریک کے دوران اپنے عروج پر پہنچا۔

3.4 نوآبادیاتی حکومت کے جابرانہ اقدامات



کانگریس کے متوازی وہاں انقلابی گروہ ابھرے جو تشدد کے طریقوں سے برطانوی حکومت کا تختہ الٹنے کی کوششیں کرتے تھے۔ انقلابی تحریکوں نے ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد میں ایک اہم سنگ میل تشکیل دیا اس کا آغاز انیسویں صدی کے آخر میں ہوا اور یہ فائدہ بنگال کی تقسیم کے وقت سے نقل وحرکت سے ہوا۔ مکمل آزادی کا پہلا مطالبہ انقلابی تنظیموں کے ممبروں نے اٹھایا تھا۔ مہاراشٹرا، بنگال اور پنجاب انقلابی سرگرمیوں کا متحرک مقام بن گئے۔ قلیل مدت میں چنئی کا صوبہ بھی انقلابی سرگرمیوں کا ایک سرگرم میدان تھا۔

حکومت نے بڑھتی ہوئی قومی تحریک کو کچلنے کے لئے بہت سارے اقدامات اختیار کئے۔ لارڈ کرزن نے قوم پرستوں کی سرگرمیوں سے متعلق خفیہ طور پر معاملات اکٹھا کرنے کے لئے 1903ء میں جرم کے خلاف سراغ لگانے والے شعبہ (CID) تشکیل دیا تھا۔ اخبار (اشتعال انگیزی کے لئے ایکٹ) 1908 اور اس کے فوراً بعد ہی انڈین پریس ایکٹ (1910 اور پرہیز آمیز ملاقاتوں کا قانون (1911) منظور ہوا۔ انگریزوں کو شبہ تھا کہ کچھ ہندوستانی قوم پرست بیرون ملک کے انقلابیوں سے رابطہ میں ہیں لہذا غیر ملکی آرڈیننس 1914 میں نافذ کیا گیا تھا جس کے تحت غیر ملکیوں کے داخلہ پر پابندی عائد تھی۔ ان اکثر قوانین کو انقلابی تحریکوں کی اساس کو توڑنے کے لئے منظوری دی گئی تھی۔ نوآبادیاتی حکومت نے اجلاس، طباعت اور نشر واشاعت کے لئے اشتعال انگیز مواد کی گردش پر بھی پابندی عائد کی اور مشتبہ افراد کو حراست میں لیا۔

3.5 ہندوستان کے دفاع کے لئے قانون 1915 (The Defence of India Act 1915)

اس قانون کو پہلی جنگ عظیم کے دوران قوم پرست اور انقلابی سرگرمیوں پر قابو پانے کے لئے ہنگامی فوجداری قانون کے طور پر نافذ کیا گیا تھا جسے ہندوستانی دفاعی ضابطہ ایکٹ کہا جاتا ہے۔ اس قانون کے تحت خصوصی عدالت کو جس میں مقامی حکومت کے ذریعہ مقرر تین کمشنرز پر مشتمل افسران کو ملزمان کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔ اس ایکٹ کے تحت قواعد و احکامات کی خلاف ورزی کرنے پر سزائے موت مسلط کرنا، جلاوطنی کی زندگی، اس قانون کے تحت خصوصی عدالت کو دس سال تک قید کی سزا دی جاسکتی ہے۔ فیصلے بھی اپیل کے لئے نااہل تھے کیونکہ مقدمہ کی سماعت چھپی ہوئی تھی۔ اس قانون کا استعمال سب سے پہلے لاہور سازش مقدمہ کی سماعت کے دوران ہوا۔ وہ ایکٹ پہلی جنگ عظیم کے خاتمہ کے بعد رولاٹ ایکٹ کی تشکیل کے لئے بنیاد بنا۔

3.6 خلافت تحریک : khilafat Movement

پہلی جنگ عظیم کے دوران، ترکی کے سلطان نے اتحادی طاقتوں کے خلاف سہ رکنی اتحاد کی حمایت کی اور روس پر حملہ کیا، سلطان مسلمانوں کا خلیفہ بھی تھا اور وہ اسلامی مقدس مقامات کا نگہبان تھا۔ جنگ کے بعد ترکی کی حیثیت کو کمزور کرنے کا فیصلہ کیا گیا اور سیورس کا معاہدے پر دستخط لئے گئے۔ مشرقی ترکی، شام، لبنان میں فرانس کا اختیار، فلسطین اور جورڈن پر برطانوی اختیار تھا۔ اتحادی طاقتوں نے خلیفہ کی حکمرانی کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا۔

12th History 3 UM
Saturday, May 01, 2021 4:27:11 PM



خلافت تحریک

خلافت کوختم کرنے کا فیصلہ اسلام کے لئے ایک دھچکہ ثابت ہوا۔ خلیفہ کے خلافت کی حفاظت کے پوری دنیا کے مسلمانوں نے اس اقدام کی مخالفت کرنے کا فیصلہ کیا۔ ہندوستان میں مسلمانوں نے بھی علی برادران کی سربراہی میں خود کو منظّم کیا۔ مولانا محمد علی جوہر اور مولانا شوکت علی نے ایک تحریک شروع کی جس کو'' خلافت تحریک'' کہا جاتا ہے۔ اس کا مقصد سلطنت عثمانیہ کی حمایت کرنا اور ہندوستان میں برطانوی حکومت کے خلاف احتجاج کرنا تھا۔ مولانا ابوالکلام آزاد، ایم اے انصاری، شیخ شوکت علی صدیقی اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری جیسے متعدد مسلم قائدین اس تحریک میں شامل ہوگئے۔

گاندھی جی کو جنوبی آفریقہ میں انسانیت نواز کام کرنے پر قیصری۔ ہند طلائی تمغہ سے نوازا گیا۔ 1906ء میں ہندوستانی ایمبولینس فورس کے افسر کی حیثیت سے ان کی خدمات کے اعتراف میں گاندھی کو زولووار میڈل سے نوازا گیا۔ 1899 -1900 کی بوئر جنگ کے دوران انہیں اسٹریچر بیرر کارپس کے ساتھ ہندوستانی جدو جہد کے نائب نگران کی حیثیت سے خدمات انجام دینے پر بوئر وسلور میڈل سے نوازا گیا، جب گاندھی جی نے خلافت تحریک کے سلسلہ میں عدم تعاون کی تحریک شروع کی تو انہوں نے یہ کہتے ہوئے تمام تمغے واپس کردئے۔ ..... ''پچھلے ایک ماہ کے دوران پیش آنے والے واقعات نے اس رائے کی تصدیق کردی ہے کہ شاہی حکومت نے خلافت کے معاملہ میں جو کام کیا ہے غیر اخلاقی، مجرمانہ اور ناجائز طریقہ سے اور اپنی بدکاری کا دفاع کرنے کے لئے غلط سے غلط طریقہ اختیار کیا ہے۔ میں ایسی حکومت کا نہ تو احترام کرسکتا ہوں اور نہ ہی محبت برقرار رکھ سکتا ہوں۔''

خلافت تحریک کے جو مطالبات محمد علی جوہر نے مارچ 1920ء میں پیرس میں سفارت کاروں کے سامنے پیش کئے وہ یہ تھے۔

1۔ ترکی کے سلطان کو خلیفہ کی حیثیت سے بلا روک ٹوک جاری رکھنا چاہئے۔

2۔ مسلمانوں کے مقدس مقامات کو لازماً سلطان کے حوالہ کرنا چاہئے اور اس کے زیر اختیار ہونا چاہئے۔

3۔ سلطان کے پاس مناسب علاقے دئے جائیں تاکہ وہ اسلامی عقیدے کا دفاع کرسکیں۔

4۔ جزیرۃ العرب (عرب، شام، عراق، فلسطین) کو اپنی خودمختاری کے تحت رہنا چاہئے۔

تحریک کے مطالبات کا ہندوستان سے کوئی تعلق نہیں تھا لیکن خلیفہ کے سوال کو تحریک خلافت کے رہنماؤں نے علامتی طور پر ہندوستانی مسلم سماج کو متحد کرنے کے لئے استعمال کیا جو علاقائی، لسانی، طبقاتی اور فرقہ وارانہ خطوط پر منقسم تھے۔ گیل منالٹ کے الفاظ میں ''ایک غیر متحدہ اسلامی علامت نے متحدہ ہندوستانی اسلامی سیاسی تحریک کے لئے راہ کھول دی'' یہ انگریز مخالف تھا جس نے گاندھی کو مسلمانوں کے لئے ہندوستانی قوم پرستی کے دھارے میں شامل کرنے کے لئے حمایت کرنے کی تحریک کی۔ گاندھی جی نے بھی اسے ہندو مسلم اتحاد کو مستحکم کرنے کے موقع کے طور پر دیکھا۔

خلافت کے مسئلہ کی مختلف طبقات نے مختلف طریقہ سے ترجمانی کی۔ اتر پردیش میں نچلے طبقے کے مسلمانوں نے خلاف کے لفظ سے خلافت کی ترجمانی کی اور اسے اختیار کرنے کے خلاف عام بغاوت کی علامت کے طور پر استعمال کیا جب کہ مالابار کے ماپلیس نے اسے زمیندار کے خلاف بغاوت کے بینر میں تبدیل کردیا۔



مالابار میں ماپلیس کا عروج

12th History 3 UM
Saturday, May 01, 2021 4:27:12 PM

3.7 مزدور تحریک کا عروج
Rise of labour movement



این۔ایم۔لوکھنڈے

مشینری کا تعارف، پیداوار کے نئے طریقے، بعض بڑے شہروں میں فیکٹریوں کے ارتکاز نے فیکٹری ورکز کہلانے والے اجرت والے ایک نئے طبقے کو جنم دیا۔ ہندوستان میں، فیکٹری کے کارکنان زیادہ تر گاؤں سے آئے ہوئے ابتدائی طور پر مطیع وفرمانبردار اور غیر منظّم رہے۔ بمبئی کے سورب جی شابور جی اور این۔ایم۔لوکھنڈے اور بنگال سے سیپڈ ابنرجی جیسے بہت سے رہنماؤں نے صنعتی مزدوروں کے مفادات کے تحفظ کے لئے آواز اٹھائی۔

سودیشی تحریک 1905ء کے نتیجہ میں ہندوستانی صنعتوں نے ترقی کی منازل طے کیں، جنگ کے دوران انگریزوں نے ہندوستانی صنعتوں کی حوصلہ افزائی کی۔ جنگی ترقی کے لئے وہ زیادہ سامان چاہتے تھے لہذا مزید کارکنوں کی بھرتی کی گئی۔ جب جنگ ختم ہوئی تو مزدوروں کی نوکریاں بھی ختم ہوگئیں اور پیداواری صلاحیتیں ناپید ہوگئیں۔ جنگ کے بعد کے تناظر میں، قیمتوں نے بھی آسمان کو چھوا۔ ہندوستان بھی عالمی انفلوئنزا وبائی امراض کے اثرات سے دوچار ہوا۔ اس کے جواب میں مزدوروں نے اپنے حقوق کے لئے جدوجہد کرنی شروع کردی اور مزدوروں کے مفادات کے تحفظ کے لئے ٹریڈ یونین تشکیل دی گئیں۔

1917ء میں بالشویک انقلاب کی کامیابی کا اثر ہندوستانی مزدور پر پڑا۔ طبقاتی شعور اور روشن خیالی کے خیالات کی ایک لہر نے ہندوستانی دنیا کو نیا رُخ دیا۔ یورپ کے جنگ میں حصہ لینے کے بعد ہندوستانی فوجی وہاں سے مزدوروں کے بہتر حالات کی خبر لے کر آئے تھے۔

صنعتی بدامنی نے جنگ کی وجہ سے پیدا ہونے والی شدید معاشی مشکلات اور ملازمین کے مابین بڑھتی ہوئی خلیج اور قومی لیگ کے بین الاقوامی لیبر آرگنائزیشن کے قیام کی وجہ سے مزدوروں میں بڑے پیمانے پر بیداری پیدا کی۔

ہندوستان کی مزدور تحریک کی تاریخ میں مدراس کا اہم کردار ہے۔ جدید معنی میں پہلی تجارتی یونین، مدراس لیبر یونین کی تشکیل 1918ء



سسی پڈ ابنرجی

میں بی۔پی۔واڈیا نے کی تھی۔ یہ یونین بنیادی طور پر بکنگھم اور پیرمبور کے ملازمین کارکنوں کے ساتھ بدسلوکی کی وجہ سے تشکیل دی گئی تھی۔ وہاں کے ملازمین کے لئے کام کرنے کے حالات بہت خراب تھے۔ یہ یونین دوپہر کے کھانے میں مختصر وقفہ، یوروپی ساتھیوں کے ذریعہ کارکنوں پر بار بار حملہ اور ناکافی تنخواہوں کی وجہ سے تشکیل دی گئی تھی۔ اس یونین نے اجتماعی سودے بازی کی اور طبقاتی جدوجہد کے ٹریڈ یونین ازم کو ایک ہتھیار کے طور پر استعمال کیا۔

یہ لہر ہندوستان کے دوسرے حصوں میں پھیل گئی۔ اس عرصہ میں بہت ساری یونین تشکیل دی گئیں۔ کلکتہ اور بمبئی مین انڈین نیوی سولجرس، اسوسی ایشن، پنجاب پریس اسٹاف اسوسی ایشن پنجاب پریس اسٹاف اسوسی ایشن G.T.P ریلوے ایمپلائز یونین بمبئی، ایم ایس ایم ریلوے ایمپلائز یونین، پوسٹل ورکرز یونین، بمبئی اور کلکتہ میں پورٹس اتھارٹی ایمپلائز یونین جمشید پور ورکرز یونین، جھاریہ میں انڈین کوئلے کی کان کنی ورکرز یونین اور ریلوے مختلف ملازمین کی یونین تشکیل دی گئی۔

مزدور تحریک کو کچلنے کے مقصد کے ساتھ حکومت نے سرمایہ داروں کی مدد سے ہر ممکن طریقہ سے کوششیں کیں کہ مزدوروں کو بے دخل کیا جاسکے، انہوں نے ہڑتال کرنے والوں کو گرفتار کرلیا۔ ان کے گھروں کو آگ لگادی اور اور جرمانہ لگوایا مگر کارکنان اپنے مطالبوں پر جمے رہے۔

ہمدرد قوم پرست رہنماؤں اور دانشوروں نے مزدوروں کی حالت زار کو دیکھا تو انہوں نے یونینوں کے ذریعہ انہیں کام دلانے کی کوشیں تیز کردیں۔ مزدور طبقہ کے سیاسی کیریئر میں ان کی شمولیت بھی ایک عنصر تھا، حکومت نے ان کی حمایت کی کیونکہ یوروپی فیکٹریوں کی اکثریت اس کے مالک تھے، اسی وجہ سے جدوجہد آزادی کو تقویت ملی۔

30 اکتوبر 1920ء کو لالہ لجپت رائے نے بمبئی میں 1,40,854 ممبرون کے ساتھ 64 یونینوں کے نمائندوں سے ملاقات کی اور لالہ لجپت رائے کی سربراہی میں آل انڈیا ٹریڈ یونین کانگریس تشکیل دی۔ موتی لال نہرو، جواہر لال نہرو، سی آر۔داس، ولبھ بھائی پٹیل، سبھاش

12th History 3 UM
Saturday, May 01, 2021 4:27:13 PM

چندر بوس اور ہندوستانی نیشنل کانگریس کے بہت سے قومی رہنماؤں نے تنظیم کی حمایت کی۔

یونینس آہستہ آہستہ قومی تحریک میں شامل ہوگئیں۔ اپریل 1919 میں جلیان والا باغ کے قتل عام اور گاندھی جی کی گرفتاری کے بعد احمد آباد اور گجرات اور ملک کے بہت سارے حصوں میں محنت کش طبقوں کے مظاہرے اور ہڑتال ہوئے۔ حکومت یا آجروں کے ذریعہ ٹریڈ یونینوں کو ابتدائی طور پر تسلیم نہیں کیا گیا تھا۔ مزدوروں کے اتحاد اور ان کی نقل و حرکت کی طاقت کی وجہ سے، ریاست اور آجر انہیں پہچاننے پر مجبور ہوگئے۔ رجسٹرڈ یونینوں کی تعداد 20-1919 میں 107 سے بڑھ کر 47 - 1946 میں 1833 ہوگئی۔

خلاصہ (Summary)

- بیسویں صدی کے اوائل کی پہلی دو دہائیوں کے واقعات، جن میں پہلی عالمی جنگ کا آغاز تھا جو ہندوستانی قومی سیاست پر بڑا اثر ڈالا۔
- کانگریس میں پھوٹ پڑنے کی وجہ سے پیدا ہونے والے سیاسی خلا نے ڈاکٹر انی بیسنٹ کی سربراہی میں ایک خودمختار تحریک کے ابھرنے کی راہ ہموار کردی۔
- تلک اور انی بیسنٹ کی زیر قیادت دونوں خودمختار تحریکوں نے ہندوستان کو خودمختاری دینے کا مطالبہ کیا۔
- جنگ کی وجہ سے کانگریس اور مسلم لیگ کے ساتھ مل کر کام کرنے کا موقع اور لکھنو معاہدہ پر دستخط نے ہندو مسلم اتحاد کے بیج بوئے۔
- جنگ کے دوران، برطانوی حکومت نے جابرانہ قوانین نافذ کئے جس کا مقصد جدوجہد آزادی کو غیر منظّم کرنا تھا۔
- ترکی کی سب سے بڑی شکست اور روس پر عائد امن پسند معاہدے نے تحریک خلافت کے بیج بوئے۔ روسی انقلاب نے ہندوستان میں ٹریڈ یونین تحریک کی ترقی کی رہ ہموار کی۔
- پہلی جنگ عظیم نے بالواسطہ طور پر گاندھی جی کی قیادت میں مظاہرے کی ایک نئی شکل کے آغاز کے لئے میدان تیار کیا۔

مشق

I۔ صحیح جواب منتخب کریں :

1۔ جنوبی ہندوستان میں ہوم رول تحریک کی شروعات.....نے کی؟

(الف) تلک (ب) انی بیسنٹ

(ج) بی بی واڈیا (د) کرنل ایس ہچ آلکاٹ

2۔ مندرجۂ ذیل میں سے انی بسنٹ کے بارے میں کونسا بیان صحیح ہے؟

1۔ انہوں نے اینی بیسنٹ کو کرنل ہچ آلگاٹ کے بعد تصوفیانہ سماج کا عالمی رہنما منتخب کیا گیا تھا۔

2۔ 1914 میں ''کامن ویل'' نامی ہفتہ وار کا آغاز کیا۔

3۔ 1915 میں How India Wrought for freedom کے عنوان پر ایک کتاب شائع کی۔

(a) 1 اور 2 (b) 2 اور 3

(c) 1 اور 3 (d) 2,1 اور 3

3۔ دعویٰ : سروجنی نائیڈو نے جناح کو ''ہندو مسلم اتحاد کا سفیر'' قرار دیا۔
سبب : لکھنو معاہدہ کے چیف معمار جناح تھے۔

(a) R ، A کی وضاحت نہیں کرتا ہے۔

(b) R ، A کی وضاحت کرتا ہے۔

(c) A غلط ہے R صحیح ہے۔

(d) A اور R دونوں غلط ہیں۔

4۔ بنارس کی ہندو یونیورسٹی کس نے قائم کی گئی تھی؟

(a) مہاتما گاندھی جی (b) مدن موہن مالویہ

(c) تلک (d) بی پی واڈیا

5۔ 1916ء کی لکھنو اجلاس کی اہمیت

(a) مسلم لیگ کا عروج

(b) کانگریس اور سلم لیگ کے درمیان عارضی انضمام

(c) کانگریس نے علاحدہ حلقہ کے لئے مسلم لیگ کا مطالبہ قبول کیا

(d) کانگریس اور مسلم لیگ کے مشترکہ ہونے پر جناح کا منفی رویہ

12th History 3 UM
Saturday, May 01, 2021 4:27:14 PM

6۔ ذیل میں دیے گئے کوڈ کی مدد سے مندرجۂ ذیل کا جوڑ ملایئے

الف۔ غدر پارٹی - (i) 1916

ب۔ نیا ہندوستان - (ii) 1913

ج۔ ہوم رول - (iii) 1909

د۔ منٹو مارلے اصلاحات - (iv) 1915

(الف) iii , i , iv , ii (ب) iii , ii, i , iv

(ج) ii , iii, iv , i (د) i , iv , iii , ii

7۔ ہندوستانی بدامنی کے مصنف ..... تھے۔

(الف) لالہ لجپت رائے (ب) ویلنٹائن چیرول

(ج) تلک (د) انی بیسنٹ

8۔ غدر پارٹی ..... نے قائم کی۔

(a) لالہ لجپت رائے (b) اے۔سی۔مزومدار

(c) لالہ ہردیال (d) سنکر لال بینکر

9۔ آل انڈیا ٹریڈ یونین کانگریس کے پہلے صدر کون تھے؟

(a) بی بی واڈیا (b) جواہر لال نہرو

(c) لالہ لجپت رائے (d) سی آر داس

II۔ مختصر ترین جواب دیں۔

1۔ 1903 - 1914 کے دوران قومی تحریک کی ترقی کو دبانے کے لئے برطانوی حکومت نے کیا جابرانہ اقدامات اٹھائے تھے؟

2۔ تحریک خلافت کے آغاز کا پس منظر کیا تھا؟

3۔ انی بیسنٹ کے ذریعہ شائع شدہ کتاب اور ہفتہ وار رسائل کا نام بتائیں۔

4۔ 1915ء میں ہندوستانی دفاعی ایکٹ کی وضاحت کریں۔

III۔ مختصر جواب دیں:

1۔ خود مختار تحریک (ہوم رول لیگ) کے دوہری اہداف پر تبادلہ خیال کریں؟

2۔ کیوں غدر تحریک کو ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد کا ایک اہم واقعہ سمجھا جاتا ہے؟

3۔ مارچ 1920 میں منعقد پیرس امن کانفرنس میں خلافت تحریک کے مطالبات کیا تھے؟

4۔ مدراس لیبر یونین (مزدور یونین) کے کیا اثرات اور اہمیت تھی؟

IV۔ تفصیلی جوابات لکھیں۔

1۔ لکھنو معاہدے کے اہم شرائط کو اجاگر کریں۔

2۔ تلک اور انی بسنت کے تحت شروع کردہ دو علاحدہ خود مختار تحریکوں کے افعال کی وضاحت کریں۔

V۔ سرگرمیاں:

1۔ جدید معاشرتی گروہوں کی تنظیم کے لئے یونینوں کی اہمیت کیوں ہے اس پر بحث کریں۔

2۔ گروپ سرگرمی: بڑے اسوسی ایشنوں اور ٹریڈ یونینوں کی شناخت اور ان کی سرگرمیوں کی ریکارڈنگ کریں۔

حوالہ جات

1. Bipan Chandra, *India's Struggle for Independence*, Penguin, 2016.
2. Sumit Sarkar, *Modern India: 1885–1947*, Pearson, 2014.
3. Sekar Bandyopadhyay, *From Plassey to Partition and After: A History of Modern India*, Orient BlackSwan, 2014.
4. Jaswant Singh, *Jinnah: India, Partition, Independence*. Rupa, 2009.
5. Ramachandra Guha, *Gandhi: The Years that Changed the World, 1914–1948*, Penguin, 2018.

انٹرنٹ کے ذرائع

www.brittanica.com

12th History 3 UM
Saturday, May 01, 2021 4:27:14 PM

فرہنگ الفاظ

draconic	very harsh and severe	سخت ظالمانہ
contingent	a group of police or military personnel	پولیس یا فوجی اہل کاروں کا ایک گروپ
conspiracy	a secret plan by a group of people to do something illegal	خفیہ سازش
moderate	avoiding extremes	اعتدال پسند
knighthood	a person given a rank of honour by a British king or queen because of his or her special achievement	شاہی لقب
extremist	a person who holds a radical view in politics or religion.	انتہا پسند
memorandum	a petition that is presented to a person or committee on a particular issue	میمورنڈم
immigrant	a person who arrives to take up permanent residence in a country	مہاجر

ICT CORNER

ہندوستان کی جنگ آزادی پر پہلی جنگ عظیم کے اثرات
Impact of World War I on Indian Freedom Movement

اس کارروائی کے ذریعہ آپ عالمی جنگ میں ہندوستان کے کردار کے بارے میں سیکھیں گے۔



مرحلہ : 1 براؤزر کھولئے، دئے گئے URL کو تائپ کیجئے یا QR کوڈ کو اسکین کیجئے۔

مرحلہ : 2 نیچے اسکرول کریں۔ ٹائم لائن مرحلہ پر کلک کریں۔

مرحلہ : 3 ٹائم لائن بار کھینچیں اور واقعات کو دیکھنے کے لئے کلک کریں۔

Web URL:

http://indiaww1.in/index.aspx

- Pictures are indicative only
- If browser requires, allow Flash Player or Java Script to load the page

QGNKF

12th History 3 UM
Saturday, May 01, 2021 4:27:15 PM

اکائی 4

گاندھی کی آمد اور بڑے پیمانے پر متّحد ہونا (عوامی تحریک)

(Advent of Gandhi and Mass Mobilisation)

سیکھنے کے مقاصد

معلومات کے حصول کے لئے

- چمپارن تحریک اور کھیڑا ستیہ گرہ
- مانٹیگ چیلمس فورڈ اصلاحات
- غیر برہمن تحریک اور عدم تعاون تحریک
- جلیان والا باغ قتلِ عام اور سوراج پارٹی اور اسکی سرگرمیاں
- سائمن کمیشن، گول میز کانفرنسیں
- گاندھی۔اروِن معاہدہ اور امبیڈکر سیاست میں

تعارف

موہن داس کرم چند گاندھی 1869 میں ساحلی شہر پور بندر میں پیدا ہوئے۔ جب وہ 1915 میں ہندوستان واپس آئے تو ان کے پاس جنوبی آفریقہ کی نسل پرستانہ حکومت کی طرف سے عدم مساوات کے خلاف لڑائی کے دستاویزی ثبوت تھے۔ گاندھی یقیناً ہندوستان میں قومیت کی افواج کی مدد کرنا چاہتے تھے۔ وہ ہندوستانی قائدین سے رابطہ میں تھے۔ کیونکہ اس سے قبل وہ جنوبی آفریقہ کے ہندوستانی مقصد کے سلسلہ میں حمایت کو متحرک کرتے ہوئے کانگریس کے رہنماؤں کے ساتھ رابطہ میں آئے تھے۔ گوپال کرشنا گوکھلے کی سرگرمیوں اور نظریات سے متاثر ہوکر، انھوں نے انھیں اپنا سیاسی استاد تسلیم کیا۔ ہندوستان واپسی پر گوکھلے کے مشورے کے بعد گاندھی، جو دو دہائیوں سے زیادہ عرصے تک دور تھے، انھوں نے ایک سال پورے ملک کا سفر کرتے ہوئے صورتِ حال سے واقف حاصل کی۔ انھوں نے احمد آباد میں اپنا سابرمتی آشرم قائم کیا۔ لیکن انھوں نے ہوم رول کی تحریک سمیت کسی بھی سیاسی تحریک میں حصہ نہیں لیا۔

جب کہ جنوبی آفریقہ میں، گاندھی نے دھیرے دھیرے نشو ونما پانے والے جنوبی آفریقی حکومت کا مقابلہ کرنے کیلئے ''ستیہ اور اہنسا'' یعنی سچّائی اور عدم تشدّد پر مبنی ستیہ گرہ کے آدابِ فن تیار کئے۔ یہاں تک کہ ایک ستیہ گرہ کرنے والے کا برائی اور غلطی کا مقابلہ کرتے ہوئے بھی، خود سے صلح کرنی چاہئے، اور ظلم اور غلطی کرنے والے کے ساتھ نفرت نہیں رکھنا چاہئے۔ ایک ستیہ گرہ کرنے والا مزاحمت کے دوران مصائب کو خوشی خوشی قبول کرے گا، اور اس مشق میں نفرت کی کوئی جگہ نہیں رہے گی۔ سچّائی، عدم تشدّد بہادروں اور نڈر لوگوں کے ہتھیار رہوں گے بزدلوں کے نہیں۔ اس طرح گاندھی کے نزدیک حکم اور مشق میں اور ایمان و عمل میں کوئی فرق نہیں تھا۔

4.1 گاندھی کے ستیہ گرہ کے تجربات :

a) چمپارن تحریک (1917)

ہندوستانی عوام کو متحرک کرنے کی پہلی کوشش گاندھی نے چمپارن کے کسانوں کی طلب پر کی تھی۔ جدوجہد شروع کرنے سے پہلے گاندھی جی نے صورتِ حال کا ایک تفصیلی مطالعہ کیا۔ بہار میں ضلع چمپارن کے نیل گوں (Indigo) کے کاشتکاروں کا یوروپی کاشتکاروں نے زبردست استحصال کیا۔ جنھوں نے کسانوں کو لازمی فطور پر اپنے کھیتوں کے 3/20 وان حصہ کو ٹھیکہ پر نیلگوں کی کاشت کرنے پر مجبور کیا۔ اور اسے کاشت کاروں کے مقرر کردہ قیمت پر بیچنا پڑا۔ اس نظام نے کسانوں کو نچوڑ دیا۔ اور بالآخر انھیں غربت میں ڈبو دیا۔ راجندر پرساد،

12th History 4 UM
Saturday, May 01, 2021 2:59:24 PM



چمپارن میں گاندھی

مظہرالحق، آچاریہ کرپلانی، مہادیو دیسائی، جیسے مقامی رہنماؤں کے ہمراہ گاندھی نے اس کی تفصیلی جانچ کی۔ برطانوی عہدیداروں نے گاندھی کو ضلع چھوڑنے کا حکم دیا۔ لیکن انھوں نے انکار کر دیا اور انتظامیہ کو بتایا کہ وہ اس حکم سے انکار کر دیں گے کیونکہ ناانصافی اور نتائج کا انھیں سامنا ہی کرنا پڑے گا۔

اس کے بعد جانچنے کے لئے ایک کمیٹی قائم کی گئی، اس کمیٹی کے گاندھی بھی ایک ممبر تھے۔ گاندھی کیلئے غریب کسانوں کی مشکلات کے سلسلہ میں کمیٹی کو یقین دلانا کوئی مشکل کام نہیں تھا۔ اس رپورٹ کو قبول کیا گیا اور اس پر عمل درآمد کیا گیا۔ جس کے نتیجے میں نیلگوں کاشتکاروں کو یوروپی باغبانوں کی غلامی سے نجات ملی اور ان یوروپیوں کو چمبارن سے ہی دست بردار ہونا پڑا۔

(b) مل کے مزدوروں کی ہڑتال اور احمد آباد میں گاندھی کی بھوک ہڑتال (1918)

اس طرح گاندھی نے اپنے وطن میں پہلی کامیابی حاصل کی۔ اس جدوجہد نے انھیں کسانوں کی حالت کو قریب سے سمجھنے میں بھی مدد فراہم کی۔ عوام کو متحرک کرنے کا اگلا قدم شہری مرکز، احمد آباد تھا۔ وہاں پارچہ بافی کارخانوں کے مزدوروں اور مل کے مالکوں کے درمیان تنازعہ تھا انھوں نے دونوں فریقوں پارچہ بافی کے مزدوروں اور (mill) کے مالکوں سے ملاقات کی اور جب مالکان نے کم تنخواہ لینے والے مزدوروں کے مطالبات کے ماننے سے انکار کر دیا تو گاندھی نے انھیں اپنی اجرت میں 35% اضافے کا مطالبہ کرتے ہوئے ہڑتال پر جانے کا مشورہ دیا۔ مزدوروں (کارکنوں) کے حوصلے بلند کرنے کے لئے گاندھی نے بھوک ہڑتال کر دی۔ کارکنوں کی ہڑتال اور گاندھی کے مرن بھرت کی وجہ سے بالآخر کارخانوں (ملوں) کے مالکان مطالبہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئے۔

(c) کھیڑا جدوجہد (1918)

ضلع کھیڑا کے کسان، مانسون کی ناکامی کی وجہ سے، جہاں پریشانی کے عالم میں تھے، وہیں وہ 1918 کے دوران نوآبادیاتی حکام کے پاس زمین کے محصول کو معاف کرنے کیلئے درخواست پیش کی۔ حکومت کے قحط قوانین کے مطابق، فصل کی پیداوار 25 فیصد سے کم ہونے کی صورت میں اوسطاً، کاشتکار مکمل معافی کے مستحق تھے۔ لیکن حکام نے انکار کر دیا۔ اور انھیں پوری ادائیگی کے مطالبہ پر ہراساں کر کے مجبور کیا۔ کھیڑا کسان جو طاعون کی وبا، مہنگی قیمتوں اور قحط سے بھی لڑ رہے تھے، انھوں نے ہندوستانی سماج کے کارکنوں سے رابطہ کیا، ان میں سے گاندھی جی ایک ممبر تھے۔ گاندھی جی نے ویتھال بھائی پٹیل کے ساتھ مل کر غریب کسانوں کی طرف سے مداخلت کی اور انھیں مشورہ دیا کہ وہ ادائیگی کو روکیں اور 'اس طرح کے ظلم وانتقام کے جذبہ کے خلاف موت کی جنگ لڑیں'۔ ولبھائی پٹیل نوجوان وکیل اور اندو لال یاگنیک نے گاندھی کے ساتھ اس تحریک میں اس طرح شامل ہوئے اور کاشتکاروں کو ثابت قدم رہنے کی تاکید کی۔ حکومتی ظلم میں فصلوں کا منسلک ہونا شامل تھا۔ کاشتکاروں اور ان کے مویشیوں کا سامان قبضہ میں لیا گیا تھا۔ اور کچھ معاملات میں ان کی نیلامی بھی ہو گئی تھی۔

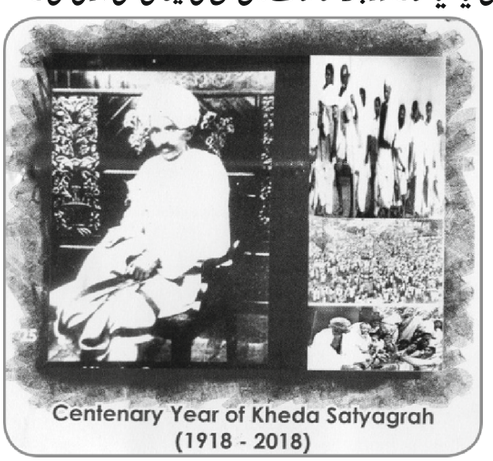

کھیڑا ستیہ گرہ

سرکاری حکام نے ہدایات جاری کیں کہ محصول صرف ان کاشتکاروں سے وصول کیا جائے گا جو انہیں ادا کرنے کے متحمل ہو سکتے ہیں۔ اسکے بارے میں جاننے کے بعد، گاندھی نے اپنی جدوجہد کو واپس لینے کا فیصلہ کیا۔

12th History 4 UM
Saturday, May 01, 2021 2:59:25 PM

گاندھی کی قیادت میں تین جدو جہد نے یہ ظاہر کیا کہ وہ سمجھ چکے ہیں کہ ہندوستانی قوم کہاں ہے۔ یہ غریب کسان اور مزدور تمام طبقات اور ذاتوں سے تعلق رکھتے تھے، جو ہندوستانی معاشرے میں گودا اور مغز کی حیثیت رکھتے تھے، جن کی دلچسپی گاندھی نے اس جدو جہد میں حاصل کی تھی۔ نو آبادیاتی اور ہندوستانی استحصال کرنے والوں دونوں کا سامنا کرنا پڑا۔ اور انکے ساتھ بات کرتے ہوئے یہ ظاہر کیا کہ وہ ایک ایسے رہنما ہیں جو مظلوموں کو متحرک کر سکتے ہیں اور اسی وقت ظالموں سے بات بھی کر سکتے ہیں۔ ان خوبیوں نے انھیں عوام کا آدمی بنا دیا۔ اور جلد ہی مہاتما کی حیثیت سے پہچانے گئے۔

ہندوستانی سماج کے خدمت گاروں کی بنیاد گوپال کرشنا گوکھلے نے سن 1905 میں رکھی۔ تا کہ مختلف مذہب اور مختلف ذاتوں کے تجربہ کار ہندوستانیوں کو متحد اور فلاحی کاموں میں انہیں منظّم کیا جا سکے۔ یہ ملک کی پہلی سیکولر تنظیم تھی۔ جس نے خود کو غریب دیہی اور قبائلی لوگوں کی بہتری کے لئے وقف کیا۔ ممبران نے خود کو امدادی کاموں، خواندگی کے فروغ اور دیگر سماجی اور رفاہی کاموں میں شامل کیا۔ اراکین کو پانچ سال کی تربیت کی مدت سے گزرنا ہوتا تھا۔ اور معمولی تنخواہوں پر کام کرنے پر راضی ہونا پڑتا تھا۔ اس تنظیم کا صدر دفتر مقام پونے (مہا راشٹرا) میں ہے۔ اور چنئی (مدراس)، ممبئی الہ آباد اور ناگپور میں اس کی قابلِ ذکر شاخیں ہیں۔

4.2 مانٹیگ۔چیلمس فورڈ اصلاحات

ایڈوین مانٹیگ اور چیلمسفورڈ، سکریٹری برائے ریاست ہندوستان اور وائسرائے نے، بالترتیب ہندوستان کے لئے اپنی آئینی تبدیلیوں کی اسکیم کا اعلان کیا۔ جو 1919 کے ہندوستانی کونسل ایکٹ کے نام سے مشہور ہوا۔ اس ایکٹ کے ذریعہ منتخب اکثریت کے ساتھ صوبائی قانون ساز کونسل میں توسیع کی گئی۔ صوبوں میں حکومتوں کو دوعملی (Dyarchy) کے تحت انتظامیہ میں زیادہ سے زیادہ حصہ دیا گیا تھا۔ اس انتظام کے تحت گوری نسل کے لئے تمام اہم شعبے جیسے امن وامان اور مالیات (ذرائع آمدنی) محفوظ تھے۔ اور وہ براہِ راست گورنروں کے ماتحت تھے۔ دوسرے شعبے جیسے صحت، تعلیم اور مقامی خودمختار حکومت کو منتقل کیا گیا، تا کہ ہندوستانی نمائندوں کو چنا جا سکے۔ منقولہ مضامین رکھنے والے وزراء قانون ساز اسمبلی کے ذمہ دار تھے۔ مگر 'مخصوص شعبہ جات' کے ذمہ دار مزید صوبے کے گورنر نہیں بن سکتے تھے اور خصوصی خصوصی "Veto" 'اختیارات' کے تحت وزراء کو مسترد کر سکتے تھے، اس طرح اس نے پوری اسکیم کا مذاق اڑایا تھا۔ ایکٹ کے ذریعہ مرکزی قانون ساز اسمبلی نے قانون ساز اسمبلی کے دو ایوان بنا دئے (دو مجلسی حکومت)

کل 144 میں سے مرکزی قانون ساز اسمبلی کے 41 نامزد ممبروں کا ہونا ضروری تھا۔ ریاستوں کی کونسل کے طور پر معروف ایوان بالا میں کل 60 ممبران ہونے ضروری تھے، جن میں سے 26 کو نامزد کیا جانا تھا۔ دونوں ایوانوں کا گورنر جنرل اور اس کی مجلس عاملہ کی کونسل پر کوئی اقتدار نہیں تھا۔ لیکن مرکزی حکومت کا صوبائی حکومتوں پر مکمل اقتدار و اختیار تھا۔ نتیجہ کے طور پر، طاقت و اقتدار یوروپی/انگریزی حکام کے ہاتھ میں مرکوز ہو گیا تھا۔ رائے دہندگی کے حق پر بھی پابندی عائد رہی۔

برطانیہ کی جنگی کوششوں میں غیر مشروط حمایت کرنے والے ہندوستان کے عوامی حوصلہ افزائی کرنے والے افراد سے زیادہ توقع کی جا رہی تھی۔ جب اس منصوبہ کا اعلان 1918 میں ہوا، پورے ہندوستان میں اسکی تنقید ہوئی۔ انڈین نیشنل کانگریس کا اگست 1918 میں بمبئی کے ایک خصوصی اجلاس میں اس اسکیم پر تبادلہ خیال ہوا۔ کانگریس نے اس اسکیم کو 'مایوس کن اور غیر اطمینان بخش' قرار دیا۔

نو آبادیاتی حکومت نے ''گاجر اور چھڑی کی پالیسی'' کی پیروی کی۔ یہاں اعتدال پسند/فراخ دل یا آزاد سیاسی رہنماؤں کا ایک گروہ تھا جو اصلاحات کی کوشش کرنا اور کام کرنا چاہتا تھا۔ سریندر ناتھ بینرجی کی زیر قیادت، انھوں نے اکثریت کی رائے کی مخالفت کی۔ اور کانگریس کو اپنی پارٹی بنانے کے لئے چھوڑ دیا۔ جسے ہندوستانی لبرل فیڈریشن (Indian Liberal Federation) کہا جاتا تھا۔

4.3 غیر برہمن تحریک :

درجہ وار ہندوستانی معاشرے اور اس کے اندر کے تضادات نے ذات پات کی انجمنوں کے قیام اور اعلی ذاتوں کے لئے غلبہ اور اقتدار

12th History 4 UM
Saturday, May 01, 2021 2:59:26 PM

کی تحریکوں کی تشکیل کی۔ اعلی ذاتیں بھی پیداوار کے عوامل پر قابو پا رہی تھیں اور اس طرح درمیانی اور نچلی ذاتیں اپنی ضروریات زندگی کے لئے ان پر انحصار کرتی تھیں۔ انیسویں صدی کی سماجی مذہبی اصلاحی تحریکوں کو متاثر کرنے والے اور ان کے ساتھ لبرلزم اور انسانیت پسندی نے معاشرے کو متاثر کیا۔ اور اسمیں ہلچل مچادی۔ انکے بیدار ہونے کی علامات اُنیسویں صدی کے آخری چوتھائی حصہ میں ہی دکھائی دے رہی تھیں۔ بنگال اور مشرقی ہندوستان میں نما سدرہ کی تحریک، شمال مغربی ہندوستان میں آدی دھرم کی تحریک، مغربی ہندوستان میں ستیا شودھک تحریک اور جنوبی ہند میں دراوڑ تحریک ابھر کر سامنے آئی تھی اور ان سب تحریکات نے صدی کے اختتام تک اپنی اپنی آوازیں بلند کیں۔ ان سب کی قیادت غیر برہمن قائدین کر رہے تھے جنھوں نے برہمن اور دیگر 'اعلی ذاتوں' کی بالادستی سے نجات حاصل کرنا چاہتے تھے۔

اس نے سب سے پہلے خود ہی جیوتی راؤ پھولے کی کتاب بعنوان ''غلام گری'' (1872) کے ذریعے ظاہر کیا۔ ان کی تنظیم، ستیا شودھک سماج نے، نچلی ذات کو برہمن کے ظلم اور استحصالی صحیفوں سے نجات دلانے کی ضرورت پر زور دیا۔ نوآبادیاتی انتظامیہ اور تعلیمی ادارے جو بالواسطہ قائم ہوئے تھے۔ ان کے آغاز کار کو آسان بنا دیا۔ نوآبادیاتی زمانے میں برہمن، اعلی ذات کے مردوں کے بڑھتے ہوئے اثر ورسوخ میں اضافہ اور جو بھی مواقع مقامی باشندوں کے لئے کھلے ہوئے تھے، نو آبادیاتی حکومت نے دہائی (دس سالوں) میں ایک مرتبہ مردم شماری کی رپورٹس شائع کیں۔ مقامی عوامی نظریہ کی منظوری سے سماجی تقدیم کی بنیاد پر وہ رپورٹیں ذاتوں کی درجہ بندی کرتی تھیں۔ وہ مردم شماریاں ذات پات کے مابین تنازعہ کا سبب بنے تھے۔ دعوے تو دعوے تھے ہی کیونکہ ذات پات کی تنظیموں کے رہنما وقار کی جنگ لڑتے تھے اور بہت سوں نے ذات پات کی نئی انجمنیں شروع کیں۔ ان کی کوششوں کو ابھرتے ہوئے سیاسی منظرنامے میں مزید مدد ملی۔


جیوتبا پھولے

ذات کے ممتاز ممبروں کو یہ احساس ہوا کہ انکی ذات کو سماجی منظوری کے لئے جدو جہد میں متحرک کرنا ضروری ہے۔ پہچان سے زیادہ، ان میں سے بہت سے، جیسے جیسے سال گزرتے گئے اپنی ذات پات کے بھائیوں کی تعلیم کو فروغ دینا شروع کر دیا تھا۔ اور ملازمت حاصل کرنے میں اپنے پڑھے لکھے نوجوانوں کی مدد کی۔ اسی اثنا میں، 1880 کی دہائی سے انتخابی سیاست کے تعارف نے ایسی تنظیموں کو بھرپور طریقہ سے آگے بڑھایا۔ ان سب کے نتیجہ میں ذات پات کا شعوروار ذات پات کی یکجہتی کے ذریعہ سماجی تناؤ کا اظہار ہوا۔

غیر برہمن تحریکوں سے دو رجحانات سامنے آئے۔ ایک وہ تھا جسے 'نچلی' ذات کے ثقافت (Sanskrtisaton) کا عمل کہا جاتا ہے اور دوسرا بنیادی طور پر غرباء کے حامی اور ترقی پسند کسان مزدور تحریکوں کا رجحان تھا۔ جب کہ شمالی اور مشرقی ذات کی تحریک بڑے پیمانے پر سنسکرتی تھی، مغربی اور جنوبی تحریکیں بڑھتی ہوئی قوم پرست اور دراوڑی چھوڑ دو تحریکوں کے ذریعہ تقسیم ہوئیں اور ان میں جذب ہوگئیں۔ تاہم یہ ساری تحریکیں 'برہمن تسلط' اور اس کی 'اجارہ داری' پر حملہ کیا، اور حکومت سے ان کی انجمنوں کے ذریعہ انصاف کی التجا کی۔ بمبئی اور مدراس صوبوں میں سرکاری خدمات اور عام ثقافت کے میدان میں برہمنوں کی اجارہ داری ختم کر کے غیر برہمنوں کو لایا گیا۔

جنوب میں تحریک کا انداز کچھ مختلف تھا۔ برہمن کی اجارہ داری کافی مضبوط تھی کیونکہ وہ صرف 3.2% آبادی کے ساتھ ان میں 72% گریجویٹس موجود تھے۔ غیر برہمن ذاتوں کے تعلیم یافتہ اور تجارتی برادری کے ممبروں کے ذریعہ انھیں چیلنج کیا گیا۔ وہ ابتداء میں ہی خواص طبقہ کی حکمرانی کے حامی تھے۔ اور ان کے چیلنج کو 1916 کے غیر برہمن منشور کے ساتھ جوڑ دیا گیا۔ انھوں نے دعوی کیا کہ وہ ٹیکس ادا کرنے والوں کے مجموعے کی تشکیل کریں گے [جن میں اکثریت ان زمیندا روں کاشت کاروں کی ہوگی جنہوں نے ابھی تک ریاست سے کوئی نفع حاصل نہ کیا ہوگا۔

نوآبادیاتی حکومت نے ہندوستان میں تقسیم اور حکمرانی کے اصول پر غیر برہمنوں کی حقیقی بات کا استحصال کیا۔ یہ بات براہمنز اپریشت کے ساتھ بمبئی کی جسٹس پارٹی کے مطابق صحیح تھی اور کم از کم 1930 تک مدراس صوبے کے تعلق سے بھی سچ تھی وہ دونوں علاقے بمبئی اور مدراس چند سماجی


امبیدکار اور پریار

12th History 4 UM
Saturday, May 01, 2021 2:59:26 PM

بنیاد پرستی کے امکانات رکھتے تھے جیسا کہ ڈاکٹر امبیڈکر کی قیادت میں د لت بھوچن تحریک اور پیریار راما سوامی کی قیادت میں عزت نفس تحریک کے ابھرنے میں دیکھا گیا۔

ہندوستانی سماج کے نچلے طبقے کے درمیان بیداری میں قوم پرست آزاد خیال جمہوری مواد کو سمجھنے سے قاصر تھے۔ جب قوم پرست کے ایک حصہ نے محض ہنگاموں کو نظر انداز کیا، ان میں سے اکثریت اور خاص طور پر نام نہاد انتہا پسندوں۔ بنیاد پرستوں نے تحریکوں کی مخالفت کی۔ ان میں سے کچھ تو مخالف بھی تھے اور انھیں برطانوی قوم (ملک دشمن وغیرہ) کے کٹھ پتلی قرار دیتے تھے۔ غیر برہمن تحریک کے شروع کے قائدین درحقیقت نوآبادیاتی حکومت سے نمٹنے کے لئے ابتدائی قوم پرست قائدین کی طرح ہتھکنڈے استعمال کر رہے تھے۔

4.4 عدم تعاون تحریک

(a) روولٹ ایکٹ



روولٹ

یہ برطانوی پالیسی کے اعتدال پسندوں اور 'انتہا پسندوں کو الگ تھلگ کرنے' کی پالیسی کے ایک حصے کے طور پر تھا کہ ہندوستانی کونسل ایکٹ 1919 اور اسی سال کا وولٹ ایکٹ نافذ کیا گیا تھا۔ عالمی جنگ کے دوران، دہشت گردوں اور انقلابیوں کے خلاف جابرانہ اقدامات اٹھائے گئے تھے۔ ان میں سے بہت سے افراد کو طویل عرصے تک قید میں رکھا گیا تھا یا پھانسی دی گئی۔ عام انداز مزاحم تھا، حکومت نے خود کو مزید جابرانہ طاقتوں سے مسلح طریقہ سے نمٹنے کا فیصلہ کیا۔ مرکزی مجلس عاملہ کے ہر منتخب ممبر کی مخالفت کرنے کے باوجود، مارچ 1919 میں حکومت نے روولٹ ایکٹ پاس کیا۔ اس قانون نے حکومت کو کسی بھی شخص کو بغیر کسی مقدمے کے قید کرنے کا اختیار دیا۔

گاندھی اور اس کے ساتھی حیران رہ گئے۔ یہ گاندھی کے ذریعہ قائم کردہ 'ستیہ گرہ سبھا'، جس نے پہلے اس قانون کی خلاف ورزی کرنے کا عزم مصمم کیا۔ پرانے معاشی طریقوں جیسے اجلاسوں، غیر ملکی کپڑوں اور اسکولوں کا بائیکاٹ، تاڑی دکانوں کا گھیراؤ، درخواستیں اور مظاہرے، وغیرہ کو ترک کر کے ایک نیا طریقہ شروع کیا گیا تھا۔ اب 'ستیہ گرہ' مزدور، کاریگر اور کسان عوام سب کو ساتھ لے لر وسیع پیمانے پر پیمانے پر کیا جانے والا احتجاج تھا جو ایک طاقتور ہتھیار تھا۔ تبدیلی کی علامت کھادی کی پوشاک تھی، جو جلد ہی قوم پرستوں کی وردی بن گئی۔ ہندوستان کا سوراج (آزادی) اس وقت حقیقت بنے گی جب عوام بیدار ہو جائیں اور سیاسی کاموں میں متحرک ہو جائیں۔ تقریباً پورے ملک میں بجلی کی طرح آزادی کا جذبہ پھیلا۔ جب گاندھی نے مارچ، اپریل (1919) میں روولٹ ایکٹ کے خلاف لوگوں کو 'ہڑتال' کرنے کی دعوت دی انھوں نے اس کو خلافت کے مسئلے سے جوڑ دیا جس کے سبب ہندو اور مسلمان اکٹھا ہوئے۔

(b) جلیان والا باغ قتلِ عام :

نوآبادیاتی حکومت عوامی جدوجہد اور عوام کے جوش و جذبات پر مشتعل ہوگئی، پورے ملک میں ہونے والے جوش و ولولہ کا ثبوت۔ 13 اپریل 1919 کو، امرتسر شہر کے، جلیان والا باغ میں جمع ہونے والے مجمع سے ہوتا ہے۔ برطانوی حکومت کی طرف سے غیر مسلح لوگوں کے کثیر تعداد (دو ہزار سے زیادہ افراد) پر فائرنگ کی گئی۔ مائکل اور ڈوئیر پنجاب کا لیفٹننٹ گورنر تھا۔ اور فوجی کمانڈر جنرل ریگی نالڈ ڈائر تھا۔ انھوں نے اپنی طاقت کا مظاہرہ کرنے اور اختلاف رائے والوں کو سبق سکھانے کا فیصلہ کیا۔ جس حصہ میں وہ اجلاس منعقد ہوا تھا، اس میں صرف ایک ہی تنگ داخلہ تھا۔ ڈائر نے مشین گنوں اور رائفلز سے پھنسی ہوئے لوگوں کی بھیڑ پر گولہ بارود ختم ہونے تک فائیرنگ کا حکم دے دیا۔ مرنے والوں کے سرکاری اعدد و شمار 379 تھے۔ جبکہ اصل تعداد ایک ہزار سے زیادہ تھی۔ مارشیل لا پورے پنجاب میں نافذ کر دیا گیا



جلیان والا باغ قتلِ عام

12th History 4 UM
Saturday, May 01, 2021 2:59:27 PM

تھا۔اورلوگ بے تحاشہ اشتعال انگیزی کا نشانہ بنے تھے۔

سارا ملک اس درندگی کی وجہ سے خوف زدہ تھا۔بمبئی،کلکتہ، دہلی، لاہور میں رولٹ ایکٹ کے خلاف بڑے پیمانے پر مظاہرے ہوئے جہاں مظاہرین پر فائرنگ کردی گئی۔بہت سارے شہروں کے اندر تشدد ہوا۔ظلم وستم کے خلاف جدو جہد کرتے ہوئے بہت ساری مشہور شخصیات اپنے القاب وخطابات سے دست بردار ہوگئیں،جن میں رابن درناتھ ٹیگور بھی تھے۔

جلیان والا باغ قتلِ عام کے فوراً بعد رابندراناتھ ٹیگور نے اپنی منصب دار سے دست برار ہوگئے۔ ٹیگور نے 31 مئی 1919 میں وائسرائے کو اپنے احتجاجی مراسلے میں لکھا،''وہ وقت آ گیا ہے جب عزت کا نشان (badge) ان کی بے حرمتی کے متنازعہ سیاق وسباق میں ہماری شرمندگی کو واضح کر دیتا ہے۔''اور، میں اپنی طرف سے حاصل شدہ تمام خصوصی رعایتوں سے دست بردار ہوتا ہوں۔میرے ملک کے باشندوں کے ساتھ جو نامناسب امتیازات برتے گئے ہیں اس سے ناخوش ہوں اور انسانوں کی جو بے حرمتی ہوئی وہ قابل مذمت ہے۔

عدم تعاون کے شروع کرنے کے لئے دو فوری اسباب پیش آئے تھے ایک خلافت تحریک دوسرے پنجاب Wrongs۔جب کہ خلات کا مسئلہ ترکی کے سلطان سے تعلق رکھتا تھا جو کہ اسلام کے مقدس مقامات کے تحفظ کے ذمہ دار تھے اور پنجاب کا مسئلہ جلیان والا باغ قتل عام کے مجرموں کے بری کرنے سے تعلق رکھتا تھا۔چونکہ برطانوی حکمرانوں کے بھروسہ کے خلاف مسلمانوں کے مقامات مقدسہ پر سے غیر اسلامی طاقتوں کا قبضہ ختم ہو چکا تھا اس لئے برطانوی تفتیش کی عدالتوں نے ریجینالڈ ڈائر اور میکایل وہ ڈیر پر سے جلیان والا باغ کا جرم اٹھا کر انہیں بری کردیا۔

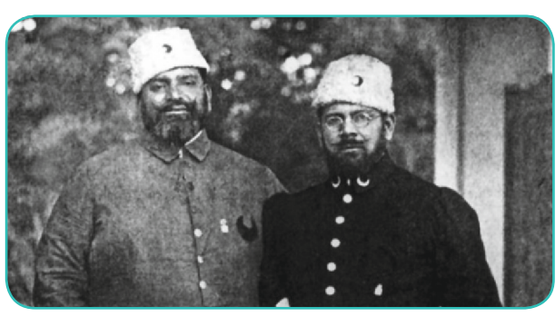

علی برادران



اودھم سنگھ

ایک سکھ نوجوان جو خلصہ یتیم خانہ میں رہتا تھا اس کا نام اودھم سنگھ تھا اس نے آنکھوں سے یہ سارا منظر دیکھا تھا۔غصہ میں آکر اس نے 30 مارچ 1940 کے جلیان والا باغ کے قتل عام کا بدلہ لیتے ہوئے لندن کے کاسٹن ہال میں میکائیل وہ ڈائر کو قتل کردیا۔ اودھم سنگھ کو پکڑ کر لندن کے ہینٹون ویلی جیل میں سولی پر لٹکا دیا گیا۔

گاندھی اور کانگریس جو ہندو مسلم اتحاد کے لئے کام کررہے تھے وہ اپنے ہم وطن میں ان مسلمانوں کے ساتھ کھڑے ہوگئے جن کو برطانوی حکومت نے دغا دیا تھا۔علی برادران (مولانا شوکت علی اور محمد علی) اور مولانا ابو الکلام آزاد یہ حضرات خلافت تحریک کے پیش کرنے والے اہم کارکن تھے۔

(C) عدم تعاون کی تحریک کا قیام :

خلافت کی کانفرنس کے ساتھ گاندھی کی تجویز کردہ سے عدم تعاون تحریک کو جوڑ کر 31 آگست 1920 سے شروع کیا گیا۔اس سے پہلے الہ آباد کی ایک میٹنگ میں ساری پارٹیوں کے اتفاق رائے سے ایک فیصلہ کیا گیا جس کے تحت حکومت کے سارے تعلیمی اداروں اور اس کی عدالتوں کا بائیکاٹ کیا گیا۔ستمبر 1920 میں کلکتہ کے ایک خصوصی سیشن میں کانگریس نے شرکت کی اور گاندھی کے عدم عاون تحریک کو منظور کرنے کی تجویز پاس کی گئی۔جس میں نوآبادیاتی حکومت سے اس وقت تک عدم تعاون کا برتاؤ رکھا جائے گا جب تک کہ خلافت اور پنجاب کے سلسلہ کی شکایات کو درست نہیں کیا جائے گا اور خود کی حکومت قائم نہیں کرلی جائے گی۔

عدم تعاون تحریک (Non Coperation Movement) میں اسکولوں، کالجوں، عدالتوں سرکاری دفتروں، دستور ساز مجلس، غیر ملکی اشیاء کا بائیکاٹ اور حکومت کے دئے ہوئے خطابات او ایوارڈوں کو واپس کرنا تھا۔اس کے متبادل قومی اسکولوں، پنچایتوں کا قیام اور سودیشی اشیاء کی تیاری اور ان کا استعمال شامل تھا۔اس جدو جہد میں بعد میں جو چیزیں شامل ہوئیں وہ ٹیکس کی عدم ادائیگی او عوامی سول نافرمانی وغیرہ تھیں۔ 1920 میں ناگپور میں رہنے والے ایک باقاعدہ کانگریس

12th History 4 UM
Saturday, May 01, 2021 2:59:28 PM

اجلاس میں ان قراردادوں پر عوامی تائید حاصل کی گئی۔ایک اور اہم قرار داد جونا گپور کے اجلاس میں پاس ہوئی وہ لسانی صوبائی کانگریس کمیٹیوں کا انعقاد تھا جس کے سبب اس تحریک کو بڑی تعداد میں کارکن ملے۔

کانگریس کے حلقۂ اثر کو بڑھانے کے لئے کارکنوں نے گاؤں گاؤں جا کر دیہاتیوں کے نام کانگریس میں درج کرائے اور اس پر ایک معمولی فیس چار آنوں (25 پیسوں) کے لی۔کانگریس کے اس سب طریقۂ کار سے ایک تبدیلی واقع ہوئی اور ایک ایسی فضا قائم ہوئی جس سے عوام کی اکثریت میں قومی تحریکات کا شعور بیدار ہوا اور آزادی کی جدوجہد ترقی پذیر ہوئی،مگر اس کے ساتھ ہی چند قدامت پسند لوگ بھی تھے جو آزادی کی جدوجہد میں میں عوام کی شرکت کو ناپسند کرتے تھے اور وہ مخالفت کرتے ہوئے کانگریس سے الگ ہوگئے۔اس طرح سے گاندھی کی ماتحتی میں کانگریس اپنے خواص کی حکمرانی کے نظریہ اشراف کردار(elitist character) سے نکل کر ایک عوامی تنظیم بن گئی اور اصلی قومیت کا جذبہ ابھرا۔



عدم تعاون میں گاندھی

(d) گاندھی کی قیادت کے اثرات:

حکومتی اداروں کے متبادل کے طور پر ہزاروں اسکول اور سینکڑوں کالج Vidyapeethas مقامی لوگوں کے ذریعہ قائم ہوئے۔متعدد بڑے قانون دانوں (lawyers) نے اپنا سرکاری پیشہ چھوڑ دیا۔ اسکولوں اور کالجوں کے ہزاروں طلباء نے حکومتی اداروں کو چھوڑ دیا۔علی برادران (شوکت علی اور محمد علی جوہر) کو بغاوت کے جرم میں قید کر دیا گیا۔کانگریس کی کمیٹیوں نے لوگوں کو سول نافرمانی تحریک میں آنے کی دعوت دی۔اس تحریک میں علاقائی کانگریس کمیٹیوں کی آمد اگی پر ٹیکسوں کی عدم ادائیگی کی بات بھی چلائی گئی۔انگریزی حکومت نے معمول کے مطابق لوگوں پر ظلم ڈھایا۔کارکنوں کو قید کر کے جیل بھیجا گیا۔ 1921 میں ہندوستان کے مختلف شہروں میں ولس کے شہزادے کی آمد کا بائیکاٹ کیا گیا۔نوآبادیاتی حکومت کا وہ اندازہ بھی غلط ثابت ہوا کہ ویلس کے شہزادے کے آنے پر ہندوستانیوں کی پرانی وفاداریوں کی یاد تازہ ہوجائے گی۔ پورے ملک میں مزدوروں اور کسانوں نے ہڑتالیں کیں،گاندھی نے یقین دلایا کی آزادی ایک سال میں ضرور مل جائے گی۔

آزادی کی جدوجہد کے مرحلہ میں جنوبی ہندوستان اچانک آگے ہوگیا۔آندھرا کے کسانوں نے زمینداروں کو ٹیکس کی ادائیگی روک دی اور چیرالا پیرالا کی پوری آبادی نے ٹیکس کی ادائیگی کو مسترد کر دیا اور اکھٹے ہوکر شہر کو خالی کر دیا۔گاؤں کے سینکڑوں پٹیلوں اور Shanbogues نے اپنی ملازمتوں سے استعفیٰ دے دیا۔ٹمل ناڈو میں عدم تعاون تحریک کو منظّم کر کے اس کی قیادت C راجا گوپال آچاری، S ستیا مورتی اور پیریار EVR جیسے طاقتور اور بہادر لوگوں نے کی، کیرلا میں کسانوں نے جنسی مخالف جدوجہد کو منظّم کیا۔

وائسرائے نے سکریٹری آف اسٹیٹ کو ایک خط میں لکھا کہ تحریک UP، بنگال، آسام، بہار اور اڑیسہ کے چند علاقوں کے ادنیٰ طبقات کو شدید متاثر کیا تھا۔تحریک کی شدت سے متاثر ہوکر ایک خصوصی اجلاس میں کانگریس نے تحریک کو تیز تر کر دیا۔1922 میں گاندھی نے اعلان کیا کہ وہ عوامی سول نافرمانی کی قیادت کریں گے۔اس سول نافرمانی میں ٹیکس کی ادائیگی بھی شامل تھی اگر حکومت برطانیہ نے پریس کی آزادی کا یقین نہیں دلایا اور سات دن کے اندر قیدیوں کو رہائی نہیں دی۔

(e) چوری چورا واقعہ اور تحریک کی علاحدگی :

عام لوگ اور اکثر قومیت پسند کارکن یہ سمجھتے تھے کہ آزادی کی صبح بہت جلد ہوجائے گی اور وہ تحریک آزادی میں فعالیت سے حصہ لے رہے تھے۔اس تحریک نے تمام قسم کے طبقات کو متاثر اور قریب کیا یہاں تک کہ جنگل میں رہنے والے قبائل بھی اس میں حصہ لینے لگے تھے۔مگر اسی وقت اچانک تشدد پھوٹ پڑا اور اس تشدد میں آگ بھی لگائی گئی۔ مالابار اور آندھرا میں دو بڑے بڑے باغیانہ تشدد کے واقعات پیش آئے۔ساحل آندھرا کے رامپا علاقے میں قبائلیوں نے الوری ستیارامارا جو کی قیات میں بغاوت کر دی۔مالابار میں مسلم (ماپلا) کسانوں نے اونچی ذات کے زمینداروں کے خلاف اور برطانوی حکومت کے خلاف مسلح بغاوت کر دی۔

UP کے گورکھپور ضلع میں چوری چورا نامی ایک دیہات میں ایک منظّم رضا کار گروپ تھا جس نے شراب کی دکانوں اور مقامی بازار کی

12th History 4 UM
Saturday, May 01, 2021 2:59:29 PM

مہنگی قیمتوں کے خلاف دھاوا بول دیا۔ 5فروری 1922 میں 3000 مضبوط کانگریسوں کا ایک جلوس نکالا جس پر پولیس نے فائرنگ کی۔اس پر عوام بھڑک اٹھے اور وہ پولیس اسٹیشن پر ٹوٹ پڑے اور اسے آگ لگادی ۔ 22 پولیس والے مارے گئے ۔اس واقعہ کی وجہ سے گاندھی نے عدم تعاون تحریک کو معطل کرنے کا علان کردیا۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی نے بردولی میں قومیت پسند کارکنوں کی مایوسی کو دیکھ کر فیصلہ کیا کہ عدم تعاون تحریک کو ختم کردینا چاہئے لیکن نوجوان کارکنوں نے اس فیصلہ کو اچھا نہیں سمجھا۔دیگر وہ افراد جو گاندھی پر بھروسہ رکھتے تھے وہ سمجھتے تھے کہ یہ پیچھے ہٹنا ایک داؤ ہے۔جواہر لال نہرو اور سبھاش چندرا بوس دونوں نے گاندھی پر تنقید کی ۔گاندھی کو 6 سالوں کے لئے قید کردیا گیا۔لہذا عدم تعاون تحریک کا خاتمہ ہوگیا۔

خلافت کا مسئلہ اس وقت زیادہ اہم ہوگیا جب ترکی کے عوام مصطفیٰ کمال پاشاہ کی حکمرانی میں بغاوت پر اتر آئے اور ترکی کے سلطان (خلیفہ) سے اس کے اقتدار کو چھینا،خلافت کو منسوخ کردیا اور اعلان کردیا کہ مذہب اور سیاست ایک ساتھ نہیں رہ سکتے۔

4.5 سوراجی پارٹی اور اس کی سرگرمیاں

عدم تعاون تحریک کے زوال کے بعد یہ سوال اٹھا کہ آگے کیا ہوگا؟ چتارنجن داس اور موتی لال نہرو نے ایک نئی تجویز سوچی اور کاروائی کرنے لگے۔ انہوں نے متحرک سیاست میں حصہ لینا چاہا جس کا سیاست میں انتخابی سیاست میں شمولیت ضروری تھی اور بتایا کہ قومیت پسند اصلاح کردہ قانون ساز مجلس کے کاموں کو اس پر قبضہ کے ذریعہ روک رہے ہیں اور قومیت پسندانہ روح کو ابھار رہے ہیں۔اس گروپ کو سوراجی اور تبدیلی لانے والے (Prochangers) کہا جاتا تھا۔


موتی لال نہرو


چتارنجن داس


ستیہ مورتی

ایک اور گروپ جو کونسل میں داخلہ کی مخالفت کرتا تھا اور چاہتا تھا کہ گاندھی کے طریقۂ کار کے مطابق عوام کو متحرک رکھنا چاہتا تھا۔اس ٹیم کی قیادرت راجہ گوپال آچاری ولبھائی پٹیلا ور راجیند را پرشاد کررہے تھے انہیں تبدیلی نہ چاہنے والا لے (No Changes) کہا جاتا تھا۔ ان کی دلیل تھی کہ انتخابی سیاست قومیت پسندوں کی توجہ کو منتشر کردے گی اور انہیں عوام کے مسائل اور کام سے دور کردے گی۔ گاندھی کے تعمیری پروگرام کے تسلسل کو چاہتے تھے یعنی چرخہ سے سوت کاٹنا۔ا عتدال پسندی ہندو مسلم اتحاد، چھوت چھات کا خاتمہ اور دیہی عوام کو متحرک رکھنا اور انہیں نئی عوامی تحرکی کے لئے تیار کرنا وغیرہ۔تبدیلی چاہنے والوں نے سوراجی پارٹی کو کانگریس کا ایک حصہ بنادیا۔اس کے بعد ایک عارضی صلح دنوں گروپوں کے درمیان ہوئی اور دونوں کانگریس کے پروگراموں میں مصروف رہے اور ایک سے دوسرے کے کاموں کو تقویت ملنے لگی اور وہ سارے کام گاندھی کی قیادت میں ہونے لگے،ا گرچہ کہ گاندھی شخصی طور پر تعمیری کام کا ساتھ دیتے تھے۔

سوراجی پارٹی نے مرکزی اسمبلی الیکشن کے سلسلہ میں خوب کام کیا اور اس نے 101 سیٹوں میں سے 42 سیٹوں پر کامیابی حاصل کی ۔ دوسرے ممبروں کے تعاون سے وہ اس قابل ہوئے کہ نوآبادیاتی حکومت کے مجلس عاملہ کے لوگوں کے خلاف کھڑے ہوسکے اور وہ 1919 کے قانون (ایکٹ) کے ناکامی ہونے کو ظاہر کرنے میں کامیاب ہوئے مگر ان کی کوششیں اور جذبات وقت کے ساتھ دم توڑنے لگے اور وہ محسوس طریقہ سے یا غیر محسوس طریقہ سے حکومت کے کاموں میں شریک ہوگئے اور وہ مختلف دستوری کمیٹیوں کے ممبر بن گئے۔

قومیت پسندانہ عوامی جد وجہد کے نہ ہونے سے ان کے اندر انشقاق پسندانہ رغبتیں پیدا ہوگئیں ۔ بنیاد پرستی کے ساتھ فرقہ وارانہ فسادات کا ایک سلسلہ شروع ہوگیا۔ یہاں تک کہ سوراج پارٹی بھی فرقہ پرستی سے متاثر ہوکر ایک گروپ بن گئی جس کا نام Responsivists

12th History 4 UM
Saturday, May 01, 2021 2:59:30 PM

ہوگیا تھا اس پارٹی نے حکومت کے ساتھ تعاون کرتے وہئے ہندو مفادات کا تحفظ کیا۔اس طرح مسلمان بنیاد پرستوں نے بھی للا (Lull) کے ذریعہ پیدا کرنے والی جگہ قبضہ کرلیا اور فرقہ وارانہ جذبات میں بہنا شروع کیا انتہا پسندی کے چھوٹنے سے گاندھی کو بہت تکلیف ہوئی۔اس نے فرقہ وارانہ جنون پر قابو پانے کے لئے 21 دن کا مرن بھرت کیا۔

بائیں بازو کی تحریک: (Left Movement)

اس دوران اشتراکی نظریات اور ان کی سرگرمیوں نے کسانوں اور مزدوروں کے درمیان اپنے کاموں کے ذریعہ خالی جگہ کو پر کیا۔ مزدوروں اور کسانوں کی تحریکات کو بائیں بازو والوں نے منظّم کیا۔ مارکس ازم ایک نظریہ کے طور پر نوآبادیت اور سرمایہ داری کے نظام پر تنقید کرتے ہوئے اپنی جگہ بنائی۔تجارتی یونینوں کے علاوہ طلباء اور نوجوانوں کی تنظیموں میں اپنے آپ کو آشکارا کیا۔جواہر لال نہرو اور سبھاش چندرا بوس نے بائیں بازو کے نظریات کی اشاعت میں حصہ لیا انہوں نے دلیل کے ذریعہ سمجھایا کہ نوآبادیاتی استحصال اور ابھرنے والے سرمایہ کاروں کے استحصال دونوں سے مقابلہ کرنا ضروری ہے۔ نوجوانون کے ایک گروپ جیسے S.A ڈینگے،M.N رائے،مظفر احمد نے معمر لوگوں جیسے ٹمل ناڈو کے سنکھارا ویلو کے ساتھ مل کر کسانوں اور مزدوروں کی پارٹیاں بنائیں۔حکومت اشتراکی سماجی اور انقلابی نظریات رکھنے والے افراد پر پوری طاقت سے ٹوٹ پڑی اور ان پر سازشی مقدمات چلائے جیسے کانپور، میرٹھ، کاکوری مقدمات درج کئے گئے۔

اس تبدیلی کے وقت بھگت سنگھ، چندراشیکر آزاد، راج گرو اور سکھ دیو منظر نامہ پر ابھر کر سامنے آئے۔نوجوان بھارت سبھا، ہندوستان جمہوری اسوسی ایشن شروع کئے گئے اور ان انجمنوں میں ہزاروں جوان مرد اور خواتین بھرتی ہوئے اور نوآبادیات مخالف اور متحرک انقلابی بن



بھگت سنگھ



راج گرو

کر میدان میں آئے۔جوانوں اور طلباء کی کانفرنسیں پورے ملک میں منظّم ہوئیں۔اس دوران رام پرساد بسمل اور اشفاق اللہ کو موت کی سزا دی گئی اور دیگر 17 افراد کو کاکوری سازشی کیس میں ماخوذ کر کے طویل مدت تک قید میں رکھا گیا۔پولیس کی ظالمانی کارروائیوں اور لاجپت رائے کی موت پر بھگت سنگھ چندراشیکھر آزاد اور راج گرو غضب ناک ہوئے اور انہوں نے انگریز پولیس افسر ساوندرس کو قتل کردیا۔وہ ساوندرس وہی تھا جس نے لاہور میں لاٹھی چارج کی قیادت کی تھی۔ 8 اپریل 1929 میں میرٹھ میں سازشی کیس دائر کیا گیا اور تین درجن کمیونسٹ لیڈروں کو طویل میعاد کے لئے قید کی سزا دی گئی۔ان ساری پیش رفتوں اور واقعات کے بارے میں اگلے سبق میں تفصیل سے تبادلۂ خیال کیا جائے گا۔



سکھ دیو

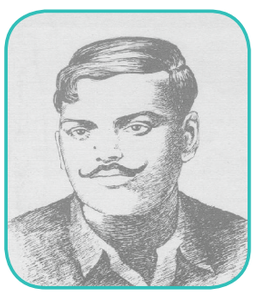

چندراشیکھر آزاد

4.6 سائمن کمیشن - نہرو رپورٹ- لاہور کانگریس

1929-30 میں انگریز حکومت دستوری اصلاحات کی ایک اور قسط کے اعلان کے بارے میں غور کررہی تھی۔اسی کی تیاری میں اس نے اعلان کیا کہ ہندوستانی قانونی کمیشن بٹھائی جائے گی جسے اس کے چیرمن کے نام پر سائمن کمیشن نام دیا گیا۔اس کمیشن کے اراکین صرف گورے انگریز تھے اور وہ معاملہ ہندوستانیوں کے لئے توہین کا باعث تھا۔کانگریس نے 1927 کے اپنے مدراس کے اجلاس میں اس کمیشن کے بائیکاٹ کی قرارداد پاس کی۔مسلم لیگ اور ہندو سبھا نے بھی اس فیصلہ کی تائید کی۔سلسلہ وار کانفرنسیں منعقد ہوئیں اور ایک متبادل تجویز کی موافقت میں کام ہوا۔اکثر پارٹیوں نے اس بات کو منظور کیا کہ نوآبادیاتی رویہ کو چیلنج کرنا چاہئے اور اسی کے نتیجہ میں موتی لال نہرو کی رپورٹ پیش ہوئی۔تاہم کلکتہ کے دسمبر 1928 کے آل پارٹیوں کی میٹنگ میں اسے فرقہ وارانہ نمائندگی کے مسئلہ کے طور پر قبول کرنے میں ناکامی ہوئی۔

12th History 4 UM
Saturday, May 01, 2021 2:59:31 PM

سائمن واپس چلو :



سائمن واپس چلو

مگر اس سلسلہ میں جو اہم پیش رفت ہوئی وہ سائمن کمیشن کے خلاف مشہور احتجاج تھا ۔ جہاں کہیں بھی کمیشن گیا وہاں احتجاجات ہوئے اور نعرہ لگایا گیا کہ ''سائمن واپس چلے جاؤ'' یہ نعرہ فضا میں گونجنے لگا ۔اس تحریک سے یہ بات ظاہر ہوئی کہ عوام کو جد و جہد آزادی کے اگلے مرحلے کے لئے تیز تر کیا جارہا ہے ۔ وہ اس وقت ہوا جب دسمبر 1928 کو کلکتہ میں کانگریس کی میٹنگ ہوئی ۔ بائیں بازو کو خوش کرنے کے لئے کہا گیا کہ جواہر لال نہرو اگلے 1929 کے اجلاس کے صدر ہوں گے لہذا 1928 کے اجلاس کی صدارت کرنے والے موتی لال نہرو کے بیٹے جواہر لال نہرو اپنے باپ کے جانشین ہوئے۔

لاہور کانگریس اجلاس ۔ پورنا سوارج :

کانگریس کے لاہور اجلاس کی تحریک آزادی کی تاریخ میں ایک خاص اہمیت ہے۔ یہ لاہور کے اجلاس میں ہی کانگریس نے اعلان کیا کہ کانگریس کا مقصد مکمل آزادی کا حصول ہے۔ 31 دسمبر 1929 کو لاہور میں آزادی کا ترنگا پرچم لہرایا۔اس میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ 26 جنوری کو ہر سال یومِ آزادی کے طور پر منایا جائے گا۔اور یہ اعلان بھی کیا گیا کہ گاندھی کی سربراہی میں سول نافرمانی تحریک کا آغاز کیا جائے گا۔

ڈانڈی مارچ:

اس تحریک کے ایک حصہ کے طور پر گاندھی نے 'ڈانڈی مارچ' کا اعلان کیا۔ یہ نمک پر ناجائز ظالمانہ ٹیکس کے خلاف ایک احتجاج تھا۔ جسے سب استعمال کرتے ہیں۔لیکن نوآبادیاتی حکومت اس پر ٹیکس عائد کر رہی تھی ۔اور اس پر قریبی اجارہ داری تھی۔ ڈانڈی مارچ گاندھی کے سابرمتی آشرم سے نکل کر ڈانڈی گجرات ساحل کے 375 کلو میٹر کے فاصلہ پر رکھا گیا۔ پہلے یہ نوآبادیاتی حکومت کو اطلاع دینے کے بعد، تمام خطوں اور سماجی گروپوں کے 78 پیروکاروں کے منتخب کردہ فاصلہ کے ساتھ گاندھی مارچ پر روانہ ہوئے اور 25 ویں دن ڈانڈی پہنچے۔یعنی 6 اپریل 1930 کو مارچ کے اس پورے عرصے میں پریس نے واقعے کو اس طرح کور کیا کہ ساری دنیا والوں کی توجہ اس پر مبذول ہوئی کہ گاندھی نے مٹھی بھر نمک کو اٹھا کر نمک کے قانون کو توڑا۔ یہ نوآبادیاتی حکومت کے جابرانہ اور اس کے ناجائز قوانین کے تحت رہنے سے انکار کی۔ ہندوستانیوں کی طرف سے طاہر کی گئی ایک علامت تھی۔



ڈانڈی میں گاندھی جی کا نمک مارچ

ویدارنیم نمک ستیہ گرہ:

تملناڈو میں، راجہ جی کے ذریعہ ویدارنیم تک نمک مارچ نکالا گیا تھا۔ ویدارنیم جو ترو چراپلی سے 150 میل دور واقع ہے۔اور وہ مقام جہاں سے مارچ شروع ہوا تھا تنجاؤر ضلع کا ایک غیر معروف ساحلی گاؤں تھا۔ راجا جی انہی دنوں تملناڈو کانگریس کے صدر منتخب ہوئے تھے۔ یہ مارچ 13 اپریل کو شروع ہوا تھا۔اور 28 اپریل 1930 کو ویدارنیم تک پہنچ کر ختم ہوا۔

تنجاؤر کے کلکٹر جے اے تھورن نے عوام کو مارچ کرنے والوں کو پناہ دینے کی صورت میں سخت کاروائی کرنے کی وارننگ دی تھی۔ لیکن ستیہ گرہیوں کا پرتپاک خیر مقدم کیا گیا اور انھیں کھانا اور رہائش فراہم کی گئی۔ جن لوگوں نے کھانا اور پناہ گاہ پیش کرنے کی ہمت

12th History 4 UM
Saturday, May 01, 2021 2:59:32 PM

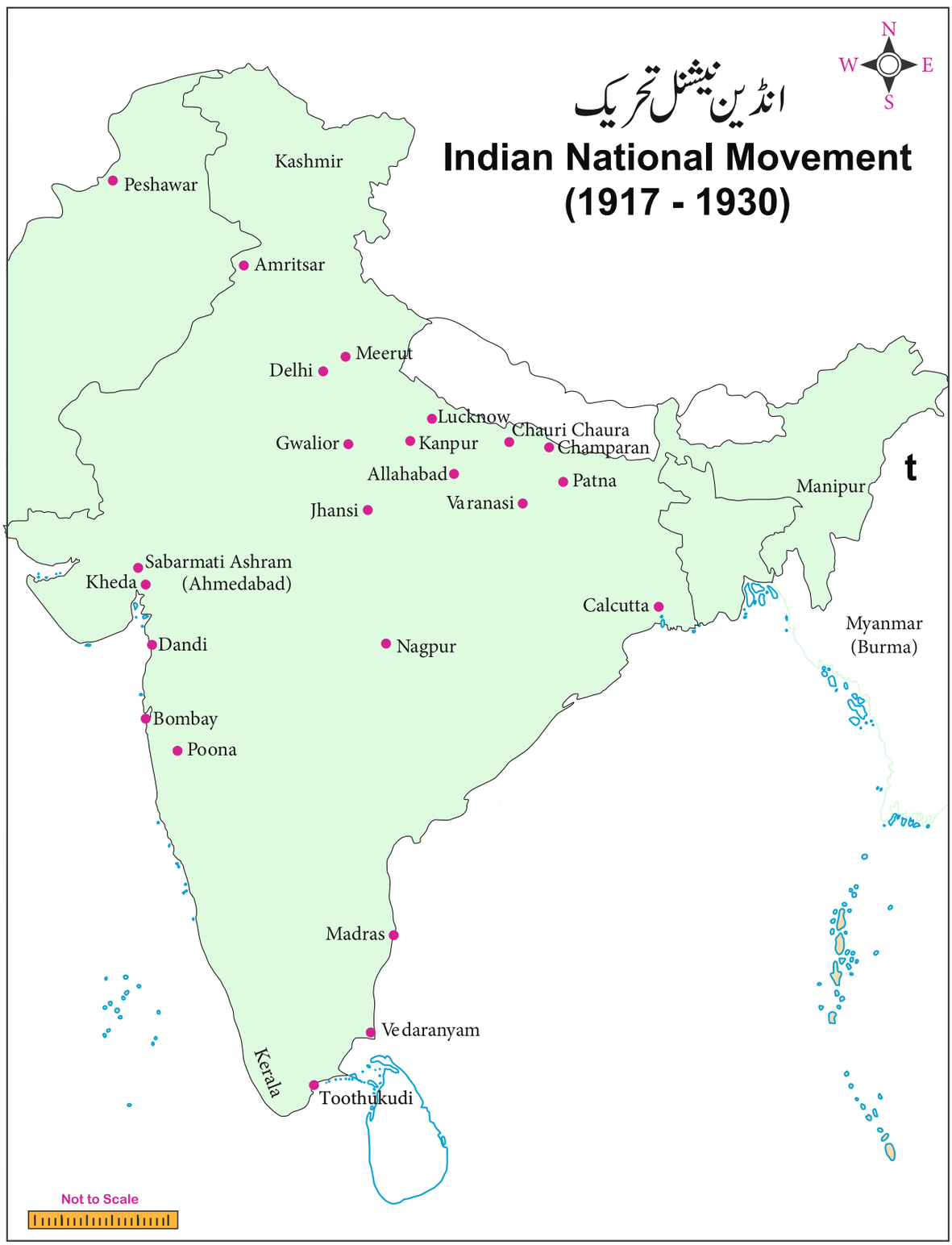

12th History 4 UM
Saturday, May 01, 2021 2:59:32 PM

کی ان کے ساتھ سختی سے نمٹا گیا۔ ستیاگرہیوں نے کمبا کونم، سیمنگوڈی، تروتھورائی پونڈی کے راستے سے مارچ کیا۔ جہاں ان کا استقبال کیا گیا۔



نمک ستیہ گرہ (ویدارنیم)

ویدارنیم تحریک نے جنوبی ہند کے عوام کو متحرک کیا۔ اور نوآبادیاتی جبر وتشدد کے خلاف اس جدوجہد میں شامل ہونے کی ضرورت پر انھیں کھڑا کیا۔

4.7 گول میز کانفرنسیں (Round Table Conferences)

سائمن کمیشن نے اپنی رپورٹ حکومت کو پیش کی تھی۔ کانگریس، مسلم لیگ اور ہندو مہاسبھا نے اس کا بائیکاٹ کیا تھا۔ برطانوی حکومت اس رپورٹ پر غور کرنے کے ساتھ آگے بڑھی۔ لیکن ہندوستانی رہنماؤں سے مشاورت نہ کرنے کی وجہ سے یہ بیکار ثابت ہوا۔ اس رپورٹ کو قانونی حیثیت دینے اور ساکھ حاصل کرنے کے لئے، حکومت نے اعلان کیا کہ وہ لندن میں ایک گول میز کانفرنس (RTC) کا انعقاد کرے گی۔ جس میں ہندوستان کے مختلف قسم کے نظریات رکھنے والے رہنماؤں کے ساتھ ملاقات کی جائے گی۔ لیکن کانگریس نے آزادی دینے کے معاملے پر، اس کے بائیکاٹ کرنے کا فیصلہ کیا۔ سب جانتے اور اس سے زیادہ حکومت، یہ جانتی تھی کہ اگر کانگریس نے اس میں حصہ نہ لیا تو یہ فضول کام کی مشق ہوگی۔

اس طرح کانگریس کے ساتھ بات چیت کا آغاز ہوا اور گاندھی۔ اروِن معاہدہ پر 5 مارچ 1931 کو دستخط ہوئے۔ اس نے ہندوستان میں شہری (سول) نافرمانی کے خاتمے کا اشارہ کیا۔ اس تحریک نے پوری دنیا میں شہرت پائی۔ اور وائسرائے اروِن اس کو ختم کرنے کے لئے راہ تلاش کر رہے تھے۔ گاندھی کو جنوری 1931 میں حراست سے آزاد کیا



دوسری راؤنڈ ٹیبل کانفرنس

گیا اور ان دونوں افراد نے معاہدہ کی شرائط پر بات چیت شروع کی تھی۔ آخر میں، گاندھی نے ستیہ گرہ مہم چھوڑنے کا وعدہ کیا۔ اور اروِن نے ان دسیوں ہزار ہندوستانیوں کو قید سے رہا کرنے پر اتفاق کیا جو تحریک کے دوران جیل میں بند تھے۔

اس سال گاندھی نے کانگریس کے واحد نمائندے کی حیثیت سے لندن میں ہونے والی دوسری گول میز کانفرنس میں شرکت کی۔ حکومت نے لوگوں کو اپنے استعمال کے لئے نمک بنانے کی اجازت دینے، سیاسی قیدیوں کو رہا کرنے پر اتفاق کیا جنھوں نے تشدد نہیں کیا تھا، اور شراب اور غیر ملکی کپڑوں کی دکانوں کو اٹھا لینے کی اجازت دی تھی۔ کراچی کانگریس نے گاندھی اروِن معاہدہ کی توثیق کی۔ تاہم وائسرے نے بھگت سنگھ اور ان کے ساتھیوں کی سزائے موت کے فیصلہ کو بدلنے سے انکار کر دیا۔

گاندھی نے دوسری (RTC) میں شرکت کی۔ لیکن حکومت ڈٹی رہی اور اس نے ان کے مطالبات تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ وہ خالی ہاتھ لوٹ آئے۔ اور کانگریس نے سول نافرمانی کی تحریک کو پھر سے کرنے کا عزم کیا۔ عظیم اقتصادی زوال نے عام طور پر لوگوں اور خاص طور پر کسانوں کی حالت خراب کر دی تھی۔ پورے ملک میں کسانوں کے احتجاج ہو رہے تھے۔ بائیں بازو کے کارکن مزدوروں اور کسانوں کی جدوجہد میں سب سے آگے تھے۔ حکومت نے اس تحریک کو کچلنے کا فیصلہ کیا۔ نہرو، خان عبدالغفار خان اور آخر کار گاندھی سمیت تمام اہم رہنماؤں کو گرفتار کر لیا گیا۔ کانگریس پر پابندی عائد تھی۔ احتجاج کو کچلنے کیلئے خصوصی قوانین بنائے گئے تھے۔ لاکھوں سے زیادہ مظاہرین کو گرفتار کیا گیا اور قوم پرستی سے متعلق لٹریچر کو بھی غیر قانونی اور قابل ضبط قرار دے دیا گیا۔ یہ دہشت گردی کا راج تھا جو اس تحریک میں حصہ لینے والے غیر مسلح عوام پر اتارا گیا تھا۔

12th History 4 UM
Saturday, May 01, 2021 2:59:33 PM

تحریک ختم ہونا شروع ہوگئی۔اوراسے مئی 1933 میں باضابطہ طور پر معطل کردیا گیااور مئی 1934 میں واپسی لے لیا گیا۔

4.8 ڈاکٹر بی آر۔امبیڈکر کا ظہوراور حلقۂ انتخاب

ڈاکٹر امبیڈکر 1920 کی دہائی میں مظلوم دنیا کے حقوق کی بازیابی کی جدو جہد کے مرکزی مرحلے پر آئے تھے۔وسطی ہندوستان میں اس وقت کی ''اچھوت'' کہلانے والی ذات میں پیدا ہوئے۔وہ ایک سپاہی کے بیٹے تھے جو ایک ذہین طالب علم تھے اورانہوں نے اپنی برادری میں سب سے پہلے کالج کی تعلیم حاصل کی۔

امبیڈکر کی تعلیم کی تکمیل:

ڈاکٹر امبیڈکر نے اسکالرشپ کی مدد سے ایلفنسٹن کالج میں داخلہ لیااور 1912 میں گریجویشن کیا۔بارونا کے مہاراجہ کی اسکالرشپ کی مدد سے وہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ گئے۔اورانہوں نے کولمبیا یونیورسٹی سے پوسٹ گریجویٹ ڈگری حاصل کی۔پھر وہ قانون اور معاشیات کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے لندن گئے۔

امبیڈکر کی ذہانت نے بہت سے لوگوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کر لی۔ پہلے ہی 1916 میں ،انھوں نے بشریات کی ایک بین الاقوامی کانفرنس میں حصہ لیا تھااور'ہندوستان میں ذاتیات' کے بارے میں ایک تحقیقی مقالہ پیش کیا تھا، جو بعد میں ہندوستانی قدیم نوادرات میں شائع ہوا تھا۔ برطانوی حکومت نے جو ہندوستان کے دبے کچلے لوگوں میں صلاحیتوں کی تلاش کررہی تھی،اس نے جنوبی بلدیاتی شہر یا حق رائے دہی کمیٹی کے ساتھ بات چیت کرنے کی انہیں دعوت دی جو ہندوستانی رائے دہندگان کیلئے طے کی جانے والی مقدار اور قابلیت کے بارے میں شواہد اکٹھا کررہی تھی۔

ان مکالمات میں ہی امبیڈکر نے پہلے پہل علیحدہ حلقۂ انتخاب کے بارے میں بات کی۔انھوں نے کہا کہ اچھوتوں کو علاحدہ انتخابی مخصوص نشستیں دی جائیں۔اس اسکیم کے تحت ان حلقوں میں صرف اچھوت لوگ ہی ووٹ ڈال سکتے تھے جو اُن کیلئے مخصوص تھے۔ امبیڈکر نے محسوس کیا کہ اگر کوئی اچھوت امید وار انتخابات لڑ رہا ہوتا ہے تو اس کا انحصار غیر اچھوت ووٹوں پر ہوتا ہے۔اور اس سبب سے بعد میں اس پوزیشن میں نہیں ہوتا کہ وہ اپنی برادری اچھوتوں کے مفاد کے لئے کام کرے۔اس لئے اگر صرف اچھوت ووٹر ہی محفوظ سیٹوں کے لئے اپنے مقررہ نمائندہ کا انتخاب کرے تو منتخب افراد ان کے اصلی نمائندے ہوں گے۔

امبیڈکر کی سرگرمیاں :



مہد ستیہ گرہ

امبیڈکر نے اخبار جرائد اور تنظیموں کا آغاز کیا۔موک نائک (گونگے کے قائد) ایک ایسا جریدہ تھا جس میں ان کے خیالات شائع ہوتے تھے اور Bahishkrit Hitakarini Sabha (اسوسی ایشن برائے بہبود کے) ان کی سرگرمیوں کے لئے ہراول تھا۔ممبئی کے قانون ساز کونسل کے ایک رکن کی حیثیت سے انھوں نے اچھوتوں پر عائد مشکلات کو ختم کرنے کیلئے آخر تک محنت کی۔انھوں نے اچھوتوں کے شہری حق کو عوامی ٹینکوں اور کنوؤں پر قائم کرنے لئے 'مہادستیہ گرہ' کا آغاز کیا۔امبیڈکر کی دانشورانہ فکری اور عوامی سرگرمیوں نے تمام متعلقہ افراد کی توجہ مبذول کرائی۔ان کے دانشورانہ حملے براہ راست انڈین نیشنل کانگریس اور نو آبادیاتی نوکر شاہی کے رہنماؤں پر ہوتے تھے۔اس اثنا میں کانگریس اور گاندھی کی قیادت میں آزادی کی جدو جہد ایک فیصلہ کن مرحلہ پر پہنچ گئی تھی۔جس کے اعلان کے ساتھ کہ ان کا مقصد مکمل آزادی یا ''پورنا سوراج'' کی جنگ کرنا تھا۔

''اچھوتوں'' کے لئے علیحدہ حلقۂ انتخاب پر امبیڈکر :

امبیڈکر کو آزاد ہندوستان میں ''اچھوتوں'' اور مظلوموں کے مستقبل کی فکر تھی جن کا آزادی کے بعد اونچی ذات والے ہندوؤں کے تسلط میں کانگریس کے زیر اقتدار ہونا یقینی تھا۔خواہ وہ تمام پارٹیوں کی کانفرنس ہو یا سائمن کمیشن کا موقع ہو یا گول میز کانفرنس ہو،سب

12th History 4 UM
Saturday, May 01, 2021 2:59:33 PM

آزادی کی تحریک میں بڑے پیمانے پر متّحد ہونا

Mass Mobilisation in Freedom Movement

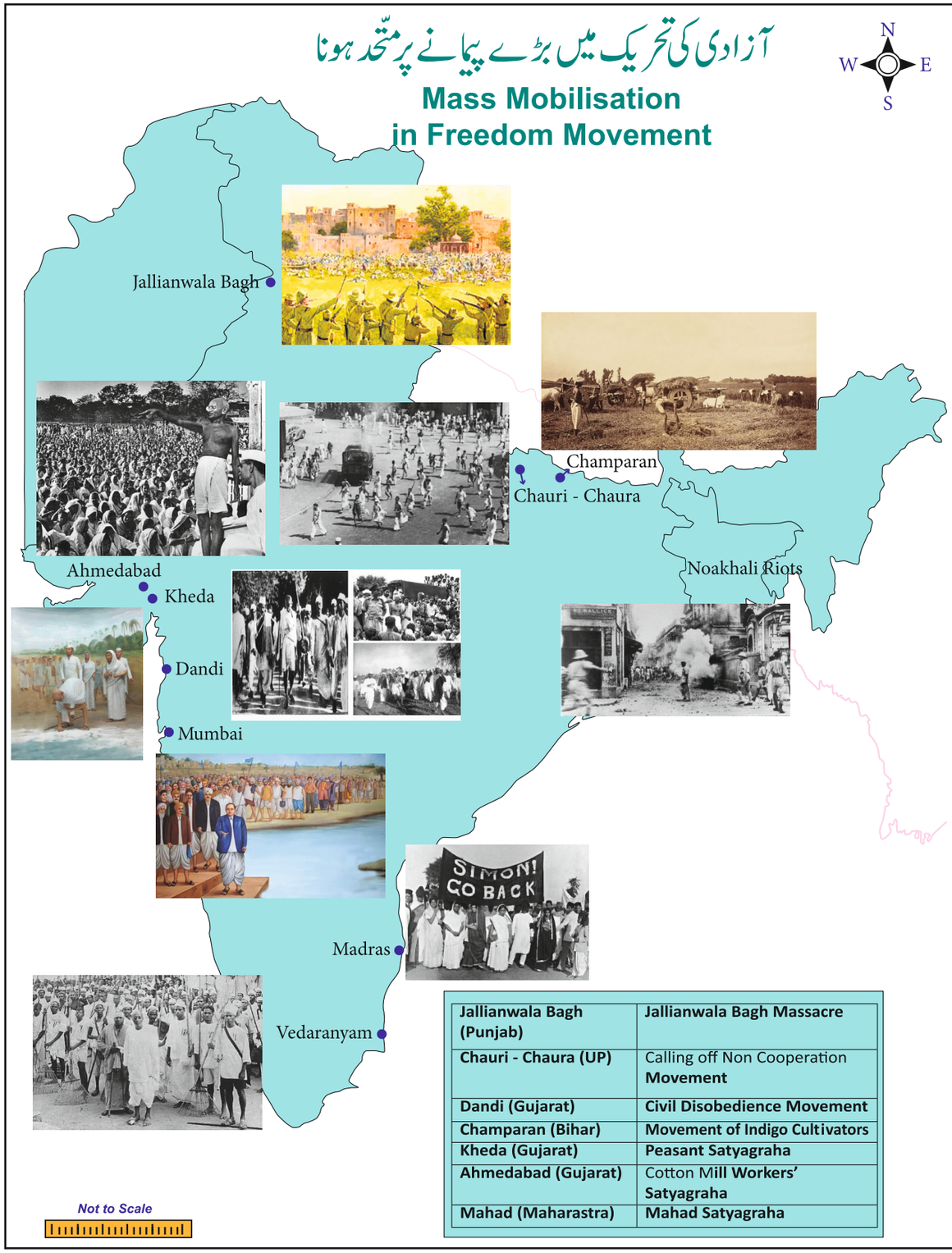

Jallianwala Bagh (Punjab)	**Jallianwala Bagh Massacre**
Chauri - Chaura (UP)	Calling off Non Cooperation **Movement**
Dandi (Gujarat)	**Civil Disobedience Movement**
Champaran (Bihar)	**Movement of Indigo Cultivators**
Kheda (Gujarat)	**Peasant Satyagraha**
Ahmedabad (Gujarat)	Cotton Mill **Workers' Satyagraha**
Mahad (Maharastra)	**Mahad Satyagraha**

12th History 4 UM
Saturday, May 01, 2021 2:59:34 PM

میں انھوں نے علیحدہ حلقۂ انتخاب کے مطالبے کو دہرایا۔ کانگریس اور گاندھی کو خدشہ تھا کہ اچھوتوں کے لئے علیحدہ حلقۂ انتخاب قومی تحریک کو مزید کمزور کر دے گا۔ کیونکہ مسلمانوں، اینگلو انڈینیوں، اور دیگر خصوصی مفادات کے علیحدہ علیحدہ حلقۂ انتخاب نے انگریزوں کی مدد ان کی لڑاؤ اور حکمرانی کرو کی پالیسی میں مدد دی تھی۔ گاندھی کو اس بات کا بھی خوف تھا کہ اچھوتوں کو سیاسی طور پر دوسرے ہندوؤں سے الگ کرنے کا بھی اس کے سماج پر اثر پڑے گا۔

فرقہ وارانہ ایوارڈ :

دوسری راؤنڈ ٹیبل کانفرنس میں شرکت کے لئے لندن جانے سے قبل گاندھی اور امبیڈکر کے درمیان علیحدہ انتخابی حلقوں کے معاملے پر ایک ملاقات ناکامی کے بعد ختم ہوگئی۔ اس مسئلے کے بارے میں RTC میں دونوں کے مابین دوبارہ بحث ہوئی۔ آخر اس گفتگو کو روک دیا گیا اور آخر کار برطانوی وزیر اعظم رمسے میکڈونلڈ (Ramsay McDonald) کو اس معاملہ میں ثالثی کرنے کیلئے چھوڑ دیا گیا۔ برطانوی حکومت نے اگست 1932 میں ایک اعلان کر دیا جسے فرقہ وارانہ ایوارڈ کے نام سے جانا جاتا ہے اور امبیڈکر کے مخصوص نشستوں والے علیحدہ انتخابی حلقوں کے مطالبے کو مان لیا گیا۔

پونا معاہدہ :

گاندھی شدید پریشان تھے۔ انھوں نے اعلان کیا کہ وہ 'اپنی زندگی کو قربان کر کے' اچھوت لوگوں کے لئے مخصوص علیحدہ حلقۂ انتخاب کی مخالفت کریں گے۔ انھوں نے یروڈا جیل میں جہاں وہ قید تھے، مرن بھرت میں لگ گئے۔ امبیڈکر پر گاندھی کی جان بچانے کیلئے بہت دباؤ تھا۔ مشاورت، تنازعات، ملاقاتیں، دعائیں ساری چیزیں منعقد کی گئیں اور بالآخر جیل میں گاندھی سے ملاقات کے بعد، فرقہ وارانہ ایوارڈ میں تبدیلی کی گئی۔ امبیڈکر اور گاندھی کے نظریات والے لوگوں کے مابین 'پونا معاہدہ' کے نام سے ایک معاہدے پر دستخط ہوئے۔

پونا معاہدہ نے علیحدہ حلقۂ انتخاب کا حق چھین لیا گیا۔ لیکن اچھوتوں کیلئے مخصوص نشستوں کی ضمانت دی گئی۔ آئینی تبدیلیوں میں خصوصی نشستوں کی فراہمی کو شامل کیا گیا تھا۔ اسے آزاد ہندوستان کے آئین میں بھی تشکیل دیا گیا تھا۔

امبیڈکر اور پارٹی سیاست :

امبیڈکر نے دو سیاسی جماعتوں کا آغاز کیا۔ پہلی پارٹی 1937 میں آزاد لیبر پارٹی کے نام سے بنائی گئی اور دوسری پارٹی شیڈول کاسٹ فیڈریشن کے نام سے 1942 میں شروع کی۔ نوآبادیاتی حکومت نے انکی جدوجہد کو تسلیم کیا اور اسکے حمایتی مرکز کو متوازن کرنے کیلئے بھی امبیڈکر کی خدمات کو استعمال کیا۔ اس طرح انھیں 1942 میں دفاعی مشاورتی کمیٹی کا ممبر بنا دیا گیا۔ اور کچھ ہی مہینوں بعد، وائسرائے کی کابینہ میں وزیر بھی بنا دیا گیا۔

قوم کے لئے ان کی خدمت کا بنیادی اعتراف انھیں آزاد ہندوستان کے آئین و دستور کی مسودہ کمیٹی کے چیرمین کے طور پر منتخب کر کے کیا گیا تھا۔ آزادی کے بعد امبیڈکر کو نہرو کابینہ کا ممبر بننے کیلئے مدعو کیا گیا تھا۔

خلاصہ

- سیاسی میں گاندھی کا داخلہ، اس کے نتیجے میں ایک نئی تحریک پیدا ہوئی، اور چمپارن اور کھیڑا کی کسان تحریکوں اور احمد آباد مل کارکنوں کی ہڑتال میں ستیہ گرہ کے تجربے نے عدم تعاون کی تحریک کے آغاز کی بنیاد فراہم کی۔
- سن 1919 کے ہندوستانی کونسل ایکٹ کے ذریعہ صوبوں میں رائج ڈائرکی کی کوتاہیاں اور غیر برہمن تحریکوں کے ذریعہ قومی دھارے کی قومی سیاست کو درپیش چیلنجوں نے اس عرصے کے دوران کانگریس کو پریشان کیا۔
- خلافت، اور رولٹ ایکٹ کے معاملات پر گاندھی کے احتجاج کا مطالبہ اور اس کے جواب میں برطانوی حکومت کے جلیان والا باغ قتل عام کے جابرانہ اقدامات نے کانگریس کو عدم تعاون کی تحریک چلانے پر اکسایا۔
- چوری چورا واقعے کے بعد عدم تعاون کی تحریک سے دست برداری کے نتیجے میں قانون سازوں میں جدوجہد کرنے والی ایک قلیل المدتی سوراجسٹ پارٹی کی پیدائش ہوئی۔
- کانگریس نے سائمن کمیشن اور پہلی گول میز کانفرنس کا بائیکاٹ کیا اور دوسری گول میز کانفرنس کے بے نتیجہ نتائج کے تناظر میں سول نافر

12th History 4 UM
Saturday, May 01, 2021 2:59:35 PM

مانی کی تحریک شروع کر کے جدوجہد کو تیز کیا۔

- تملناڈو میں گاندھی کا ڈانڈی مارچ اور راجا جی کے سالٹ مارچ سے ویدارنیم تک سالٹ مارچ سے قوم پرست مقصد کے لئے عوام کو متحرک کرنے میں کامیابی حاصل ہوئی۔
- دبے کچلے طبقات کے قائد کی حیثیت سے امبیڈکر کے ظہور اور ان کو برطانیہ نے فرقہ وارانہ ایوارڈ کے تحت علیحدہ علیحدہ حلقۂ انتخاب کی حمایت کی وجہ سے گاندھی کو مرت بھرت رکھنے پر آمادہ کیا جو پونا معاہدہ پر دستخط کے ساتھ ہی ختم ہوا۔

مشق

I۔صحیح جواب چن کر لکھیں۔

1۔ گاندھی جی کے سیاسی گرو کون تھے؟

a) تلک b) گوکھلے

c) ڈبلیو سی بینرجی d) ایم جی۔راناڈے

2۔ جنوبی آفریقہ سے واپسی کے بعد گاندھی نے اپنا پہلا کامیاب ستیہ گرہ ..... میں شروع کیا۔

a) کھیڑا b) ڈانڈی

c) چمپارن d) باردولی

3۔ کانگریس نے سائمن کمیشن کا بائکاٹ کیوں کیا؟

a) اس رپورٹ میں ہندوستان کو حکومت کا درجہ دینے کی کوئی سفارش نہیں کی گئی تھی۔

b) اس نے اقلیتوں کے لئے کوئی حفاظت فراہم نہیں کی

c) اس نے ہندوستانیوں کو اس میں شمولیت سے خارج کر دیا تھا۔

d) اس نے مکمل آزادی کا کوئی وعدہ نہیں کیا تھا۔

4۔ آزادی کا ترنگا پرچم کب لہرایا گیا؟

a) 31 دسمبر 1929 c) 12 مارچ 1930

b) 26 جنوری 1923 d) 26 جنوری 1931

5۔موتی لال نہرو اور سی آر داس کے ذریعہ تشکیل کردہ پارٹی کا نام کیا تھا؟

a) سواراج پارٹی b) غدر پارٹی

c) سونتر اپارٹی d) کمیونسٹ پارٹی

6۔ ذیل میں دی گئی پہلی فہرست کا دوسری فہرست سے جوڑ لگائیں اور نیچے دئے گئے کوڈوں سے جواب منتخب کریں۔

A) ناماسدرا تحریک	1۔ شمال مغربی ہندوستان
B) آدیدھرما تحریک	2۔ جنوبی ہند
C) ستیاشودھک تحریک	3۔ مشرقی ہندوستان
D) دراوڑی تحریک	4۔ مغربی ہندوستان

کوڈس :

(a) 3,1,4,2 (b) 2,1,4,3

(c) 1,2,3,4 (d) 3,4,1,2

7۔عدم تعاون تحریک کے مختلف مراحل کو تاریخی ترتیب سے جوڑیں۔

(a) برطانوی حکومت کا سب سے زیادہ گھناؤنی سیاسی جرم یہ تھا کہ اس نے نہتے عوام پر امرتسر میں حملہ کر دیا۔

(b) کسی بھی شخص کو بغیر کسی مقدمے کی سماعت کے جیل میں ڈالنے کا رولاٹ ایکٹ کا نفاذ کیا گیا

(c) چوری چورا کے عوامی تشدد کے واقعہ پر گاندھی کو عدم تعاون تحریک کو معطل کرنے کا اعلان کر دیا

(d) کلکتہ میں منعقد ایک خصوصی اجلاس میں نوآبادی ریاست کے ساتھ عدم تعاون کے بارے میں گاندھی کی تجویز کو قبول کرنے کا عزم کیا گیا۔

(a) 2,1,4,3 (b) 1,3,2,4

(c) 2,4,1,3 (d) 3,2,4,1

8۔ مندرجۂ ذیل جوڑ میں سے کونسا جوڑ صحیح نہیں ہے؟

(a) پنجاب کے لفٹننٹ گورنر - ریجینلڈ ڈائر

(b)۔دلت بھوجن تحریک - ڈاکٹر امبیڈکر

(c)۔عزت نفس تحریک - ای وی آر۔پیری یار

(d)۔ستیہ گرہ سبھا - رووالاٹ ایکٹ

12th History 4 UM
Saturday, May 01, 2021 2:59:35 PM

9۔ تاریخی اعتبار سے درجِ ذیل واقعات کے آغاز کو ترتیب سے لکھیں:

(a) کھیڑا ستیہ گرہ (b) چمپارن تحریک

(c) غیر برہمن تحریک (d) ویدارنیم نمک ستیہ گرہ

ذیل کے اشاروں سے صحیح جواب کا انتخاب کریں۔

(b) iii,ii,i,iv (a) ii,iii,i,iv

(d) ii,i,iii,iv (c) ii,i,iv,iii

10۔ مندرجۂ ذیل میں سے کونسا صحیح نہیں ہے؟

(a) گاندھی جی نے احمد آباد میں سابرمتی آشرم قائم کیا۔

(b) ولابھائی پٹیل ایک وکیل تھے۔

(c) مسلم لیگ نے سائمن کمیشن کا استقبال کیا۔

(d) گاندھی جی نے دوسری گول میز کانفرنس میں شرکت کی۔

ذیل کے اشاروں سے صحیح جواب کا انتخاب کریں:

i (a i (b اور iv

ii (c اور iii صرف iii (d

11۔ عدم تعاون تحریک میں شامل تھا۔

(a) سرکاری اسکولوں اور کالجوں کا بائکاٹ

(b) حکومت کی طرف سے دئے گئے عنوانات کی واپسی

(c) بھوک ہڑتال کا مشاہدہ

(d) خفیہ تحریکات کا انعقاد

نیچے دئے گئے اشاروں کی مدد سے صحیح جواب منتخب کیجئے۔

A اور B (a B اور C (b

A اور D (c C اور D (d

12۔ دعوی (A) : (الف) بی۔آر۔امبیڈکر نے مہادستیہ گرہ شروع کیا۔

سبب R : وہ ہندوؤں اور مسلمانوں کو متحد کرنا چاہتا تھا۔

(a) A صحیح ہے R ، A کو وضح کرتا ہے۔

(b) A صحیح ہے R، کو A واضح نہیں کرتا ہے۔

(c) A صحیح ہے R غلط ہے۔

(d) A غلط ہے R صحیح ہے

13۔ دعوی (A): ہندوستانی کونسل ایکٹ اور رولٹ ایکٹ 1919 میں منظور کیا گیا تھا۔

ب (R) : یہ اعتدال پسندوں پر فتح حاصل کرنے اور انتہا پسندوں کو الگ کرنے کی برطانوی پالیسی کا حصہ تھا۔

(a) A اور R صحیح ہیں R صحیح ہے وضاحت ہے A کی

(b) A اور R صحیح ہیں R صحیح وضاحت نہیں ہے A کی

(c) A صحیح ہے اور R غلط

(d) A غلط ہے اور R صحیح

14۔ کون سی بیان کردہ شخصیت سوراج پارٹی سے وابستہ نہیں ہے؟

(a) راجاجی (b) چترانجن داس

(c) موتی لال نہرو (d) ستیہ مورتی

15۔ گاندھی مارچ کے مہینے میں نکل کر.....کو ڈانڈی پہنچے۔

(a) 6 اپریل 1930 (b) 6 مارچ 1930

(c) 4 اپریل 1939 (d) 4 اپریل 1930

II۔ مختصر ترین جوابات لکھیں۔

1۔ پرنس آف ویلس کے دورہ ہندوستان پر کیسے استقبال ہوا؟

2۔ گاندھی جی کے ساتھ چمپارن جانے والے مقامی رہنما کون تھے؟

3۔ سرونٹس آف انڈیا سوسائٹی کی بنیاد کیوں رکھی گئی؟

4۔ بہشکر یت ہڑکارینی سبھا کے بارے میں لکھیں b.

5۔ قوم پرستوں نے رولاٹ ایکٹ کی مخالفت کیوں کی؟

6۔ ڈاکٹر امبیڈکر کے ذریعہ شروع کردہ مہادستیہ گرہ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

7۔ اروِن گاندھی معاہدہ کے مطابق کس بات پر اتفاق کیا گیا؟

III۔ مختصر جوابات دیں :

1۔ جلیان والا باغ قتلِ عام پر ایک نوٹ لکھیں۔

2۔ صوبوں میں دوہری حکمرانی کے بارے میں لکھیں.

3۔ پونا معاہدہ کی کیا اہمیت ہے؟

4۔ ''غیر برہمن تحریک کے رہنما نو آبادیاتی حکومت سے نمٹنے کیلئے ابتدائی قوم پرستوں کے آزمائے ہوئے حربے استعمال کر رہے تھے'' تفصیل سے لکھئے۔

12th History 4 UM
Saturday, May 01, 2021 2:59:36 PM

5۔تبدیلی چاہنے والوں اور تبدیلی نہ چاہنے والوں کے مابین فرق کی نشاندہی کیجئے۔

6۔برطانوی وزیراعظم رمسے میک ڈونلڈ کے فرقہ وارانہ ایوارڈ کے متعلق لکھئے۔

7۔تین گول میز کانفرنسوں کے ناکام نتائج کے بعد کیوں کانگریس پر پابندی لگادی گئی؟

IV۔ تفصیلی جواب دیں:

1۔عدم تعاون تحریک کے آغاز کے تناظر اور اس کے نتائج پر تبادلہ خیال کیجئے؟

2۔سول نافرمانی تحریک کس طرح سے عدم تعاون تحریک سے مختلف تھی؟

3۔ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد میں مہاتما گاندھی کے کردار کا اندازہ لگائیے؟

4۔ڈاکٹر بی آر امبیڈکر کی تعلیمی صلاحیتوں اور، بالخصوص دبے کچلے مظلوم طبقات کے معاشرتی انصاف کے لئے ان کے کارناموں کی وضاحت کیجئے؟

V۔ سرگرمیاں :

1۔ہندوستانی قومی تحریک کے گاندھیائی دور کے اہم واقعات کا ایک دوری خاکہ کھینچئے؟

2۔موجودہ سماجی سیاسی اور معاشی تناظر میں گاندھی کے نظریات سے مطابقت پر بحث کیجئے؟

حوالہ جات

1. Bipan chandra - *History of Modern India*
2. Dhananjay Keer - *Ambedkar Life and Mision*
3. Sumit Sarkar - *Modern India 1885-1947*
4. Bipan chandra - *India's struggle for Independence*
5. Bikhu parekh - *Gandhi*
6. Rajmohan Gandhi - *The Rajaji Story*
7. Christopher Jafferlot - *Analyzing and Fighting Caste Ambedkar and Untouchability.*

فرہنگ الفاظ

انتقام کا ارادہ	desire for revenge	**vindictiveness**
ظلم و جبر، استبداد	crelty or oppression	**tyranny**
دوہری حکومت	government shared by two different independent authorities	**Dyarchy**
درجہ بندی کے ساتھ ترتیب یا درجہ وار ترتیب	arranging, according to various criteria, into successive ranks or grades	**hierarchial**
انسانیت دوست نظریہ	system of thought giving importance to human rather than devine.	**humanism**
اجارہ داری	an exclusive control over the trade or service through exclusive possession.	**monopoly**
ہڑتال	the act of closing shops or suspending work	**hartal**
مارشل، جنگی حالات	warlike	**martial**
گولہ بارود	quantity of bullets and shells	**ammunition**
انشقاق پسند	causing division	**fissiparous**

12th History 4 UM
Saturday, May 01, 2021 2:59:36 PM

ICT کارنر

گاندھی کی آمد اور بڑے پیمانے پر متحرک ہونا۔

Advent of Gandhi and Mass Mobilization

اس سرگرمی کے ذریعہ آپ مہاتما گاندھی کی نایاب تصاویر، دستاویزات اور ویڈیوس کے بارے میں جان لیں گے۔



مرحلہ 1 براؤزر کھولیں اور نیچے دئے گئے Url کو ٹائپ کریں یا نیچے دئے گئے QR code کو scan کریں۔

مرحلہ 2 زبان کے اختیارات کو تبدیل کریں، ''مہاتما مجموعوں'' پر جائیں۔

مرحلہ 3 'اخبار' منتخب کریں، اور واقعات پر کلک کریں۔

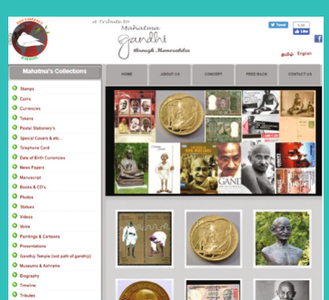
Step1



Step2

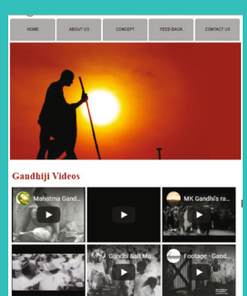

Step3

Web URL:

http://gandhiworld.in/english/index.html

- Pictures are indicative only
- If browser requires, allow Flash Player or Java Script to load the page

12th History 4 UM
Saturday, May 01, 2021 2:59:37 PM

اکائی 5

سامراج مخالف- جدوجہد میں بنیاد پرستی کا دور

(Period of Radicalism in Anti-imperialist Struggles)

سیکھنے کے مقاصد

مندرجہ ذیل کے بارے میں جانکاری حاصل کرنا

- کانپور سازش کیس
- میرٹھ کا ٹرائل
- بھگت سنگھ ۔کلپناڈٹ
- انڈین نیشنل کانگریس کا کراچی اجلاس
- (عظیم اقتصادی زوال)Depression اور ہندوستان پر اس کے اثرات
- ہندوستان میں صنعتی ترقی

تعارف

انڈین نیشنل کانگریس میں بائیں بازو کے اثر ورسوخ اور اس کے نتیجے میں اور جدوجہد آزادی کو 1920 کی دہائی کے آخر سے ایک اہم انداز میں محسوس کیا گیا۔ ہندوستان کی کمیونسٹ پارٹی (سی پی آئی) تشکیل دی گئی، جس کی بنیاد یم ین رائے، ابانی مکھرجی، یم پی ٹی اچاریہ، محمد علی اور محمد شفیق نے پہلے پہل ازبکستان کے تاشقند میں پھر اکتوبر 1920 میں سوویت یونین میں اس نے ہندوستان میں سامراجی مخالف جدوجہد میں ایک نیا بنیاد پرست دور کھولا۔

اگرچہ اس سے قبل ہندوستان میں بہت سے بنیاد پرست گروہ کام کررہے تھے اس سے قبل سوویت یونین کی شکل میں کمیونسٹ ریاست کی موجودگی نے ہندوستان میں انگریزوں کو بہت خوفزدہ کردیا۔ بنیاد پرستوں کا پہلا دستہ 3/جون 1921 کو پشاور پہنچا۔ان پر الزام لگا کہ وہ بالشویک (روسی کمیونسٹ ایجنٹ) سے تعلق رکھتے ہیں اور وہ ہندوستان میں شرارت کرنے کے لئے آئے ہوئے ہیں اس لئے انہیں فوراً گرفتار کرلیا جائے۔ان کے خلاف سال 1922 اور 1927 کے درمیان پانچ سازشی مقدمات چلائے گئے۔ ان میں سب سے پہلا واقعہ پشاور سازش کیس تھا۔اس کے بعد کانپور (بالشویک) سازش کا معاملہ 1924 میں ہوا ،اور میرٹھ سازش کا سب سے مشہور کیس (1929) میں ہوا۔دریں اثنا، بمبئی 1925 میں ہندوستانی سرزمین پر باضابطہ طور سی پی آئی کی بنیاد رکھی گئی تھی۔

سوشلسٹ نظریات کو اپناتے ہوئے برطانوی ہندوستان میں اس وقت مختلف انقلابی گروہ کام کررہے تھے لیکن کمیونسٹ جماعتیں نہیں تھیں۔ بنگلہ دیش میں چٹاگانگ آرمودی پر بار بار چھاپے مارنے والے ہندوستانی انقلابی سوشلسٹ اسوسی ایشن کے بھگت سنگھ اور ہندوستانی ری پبلیکن آرمی کے کلپنادٹ اگلے حصے کی توجہ کا مرکز بنے رہے۔آئی ین سی کا کراچی سیشن اور اس کی مشہور قراردادوں خصوصاً بنیادی حقوق اور فرائض سے متعلق معلومات طے کی گئی ہیں۔آخری دو عنوانات پوری دنیا کے بارے میں ہیں۔وسیع پیمانے پر معاشی زوال اور اس کا اثر ہندوستان اور ٹمل معاشرے اور اس کے بعد ہندوستان میں رجسٹرڈ صنعتی ترقی پر پڑتا ہے۔بڑے اقتصادی زوال نے مزدور قوت اور کسانوں کو شدید دھچکا پہنچایا اور اس کے نتیجے میں آزادی کی جدوجہد کو ایک اہم انداز میں متاثر کیا۔

12th History 5 UM
Saturday, May 01, 2021 3:06:16 PM

5.1 1924 میں کانپور سازش کیس



کانپور سازش کیس کے قیدی

نوآبادیاتی منتظمین نے کمیونسٹ نظریات کے پھیلاؤ کو ہلکے سے نہیں لیا۔ انتہا پسندی برطانوی صوبوں بمبئی، کلکتہ اور مدراس اور متحدہ صوبہ (UP) کے کانپور جیسے صنعتی مراکز اور لاہور جیسے شہروں میں پھیلی جن میں فیکٹریاں جلدی بند ہونے لگیں۔ اس کے نتیجے میں، ٹریڈ یونینیں پٹ سن اور سوتی ٹکسٹائل کی صنعتوں، ملک بھر کی ریلوے کمپنیوں اور متعدد بلدیاتی اداروں کے کارکنوں میں ابھری۔ سیاست کی بنیاد پرستی کو روکنے کے لئے خاص طور پر یہ دیکھنے کے لئے کہ بالیشوزم کیا ہے برطانوی انتظامیہ نے بہت سارے سخت اقدامات کئے تھے۔ کانپور سازش کا معاملہ 1924 کا ایک ایسا ہی اقدام تھا۔ سازش کے الزامات جن پر عائد کیا گیا وہ کمیونسٹ اور ٹریڈ یونینسٹ تھے۔

ملزمین چھ ماہ کی مدت میں پکڑے گئے۔ ان میں سے آٹھ پر ہندوستانی تعزیراتی ضابطہ کی دفعہ 121-A کے تحت الزام لگایا گیا تھا۔ ''پرتشدد انقلاب کے ذریعہ ہندوستان کو سامراجی برطانیہ سے مکمل طور پر علیحدہ کرنا اور ان تشدد کرنے والوں کو مختلف جیلوں میں بھیجا گیا۔ یہ کیس سیشن جج ہچ ای ہولمس کے سامنے آیا تھا جنہوں نے گورکھپور کے سیشن جج کے طور پر کام کرتے ہوئے بدنامی حاصل کی تھی جس نے چوری چورا کیس میں ملوث ہونے پر 172 کسانوں کو سزائے موت سنایا تھا اور انہیں موت کی سزا دلوائی تھی۔

کانپور سازش کیس میں مظفر احمد، شوکت عثمانی، نلنی گپتا اور S.A ڈنگے کو 4 سال کی سخت قید کی سزا سنائی گئی اور اس کے لئے انہیں جیل بھیجا گیا۔ اس دوران قید و بند کی سزاؤں کے نتیجہ میں ہندوستان میں اشتراکی سرگرمیوں کے بارے میں کچھ آگہی ہو ئی۔ ملزمین کی سرگرمیوں کا دفاع کرنے کے سلسلہ میں فنڈ اکھٹا کرنے اور وکلاء کو اس کام میں لگانے کے لئے برطانوی ہندوستان میں ایک کمیونسٹ دفاع کمیٹی تشکیل دی گئی۔



یم ین رائے

کانپور کیس میں اصل میں 13 افراد پر الزام لگایا گیا تھا (1) یم ین رائے (2) مظفر احمد (3) شوکت عثمانی (4) غلام حسین (5) یس اے ڈنگے (6) سنگارولار (7) آر یل شرما (8) نلینی گپتا (9) شمس الدین حسن (10) یم آر یس ویلا یودھن (11) ڈاکٹر منیال (12) سمپورنند (13) ستیہ بخت۔ 8 افراد پر الزامات عائد کئے گئے تھے۔ یم ین رائے، مظفر احمد، یس یا ڈنگیے، نیلینی گپتا، غلام حسین، سنگارولار، شوکت عثمانی اور آر یل شرما۔ غلام حسین نے اقبال جرم کرلیا۔ یم این رائے اور آر ایل شرما پر غیر حاضری کے الزامات عائد کئے گئے تھے کیونکہ وہ بالترتیب جرمنی اور پانڈیچیری (ایک فرانسیسی علاقہ) میں تھے۔ سنگارولار کی طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے وہ ضمانت پر رہا ہوئے تھے۔ آخر کار فہرست چار ہوگئی۔



یم سنگاراویلار

یم سنگاراویلار (18 فروری 1860-11 فروری 1946)، مدراس میں پیدا ہوئے تھے۔ وہ ابتدا میں بدھسٹ تھے، اور بہت سے دوسرے کمیونسٹ رہنماؤں کی طرح، وہ شروع میں انڈین نیشنل کانگریس سے وابستہ تھے۔ تاہم، کچھ دیر بعد انہوں نے ایک بنیادی راہ کا انتخاب کیا۔ تروویکلیانا سندرم کے ساتھ انہوں نے جنوبی ہندوستان میں بہت ساری یونینیں منظّم کیں۔ یکم مئی 1923 کو انہوں نے ملک میں یوم مئی کے پہلے جشن کا اہتمام کیا۔ وہ 1928 میں ساوتھ انڈین ریلوے (گولڈن راک، تروچیراپلی) میں ہڑتال کے مرکزی منتظمین میں سے ایک تھے اور اس کے لئے ان کے خلاف کیس چلایا گیا۔

سازش کے مقدموں میں اور کچھ رہنماؤں کی قید سے بنیاد پرستوں کی روح مٹنے کی بجائے کمیونسٹ سرگرمیوں کو فروغ پانے میں

12th History 5 UM
Saturday, May 01, 2021 3:06:17 PM

مزید مدد ملی۔ڈسمبر 1925 میں، پورے ہندوستان سے، مختلف کمیونسٹ گروپوں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔اس کانفرنس میں ٹملناڈو سے تعلق رکھنے والے سنگارولا رنے حصہ لیا۔یہیں سے ہی ہندوستان کی کمیونسٹ پارٹی قائم ہوئی تھی، جس کا باقاعدہ طور پر بمبئی صدر مقام بنا۔

5.2 1929 میں میرٹھ سازش کیس

کمیونسٹ سرگرمیاں

1929 میں میرٹھ سازش کا معاملہ، شاید، برطانوی حکومت کے ذریعہ قائم کی جانے والی کمیونسٹ سازش کے تمام مقدموں میں سب سے مشہور تھا۔ 1920 کے دہائی کے اواخر میں بہت سے مزدوروں کی تعداد میں اضافہ دیکھا گیا اور بدامنی کی اس مدت نے عظیم اقتصادی زوال کو (1929-1939) کی دہائی تک بڑھا دیا۔ٹریڈ یونین ازم بہت سے شہری مراکز میں پھیل گئی اور مزدوروں نے ہڑتالوں کا اہتمام کیا۔اس دور میں محنت کش طبقے کو منظّم کرنے میں کمیونسٹوں کا نمایاں کردار تھا۔فروری اور ستمبر 1927 کھرگپور ریلوے ورکشاپ کی ہڑتال، جنوری اور جولائی 1928 کے درمیان لیلوا ریل ورکشاپ کی ہڑتال، 1928 میں کلکتہ صفائی ستھرائی مزدوروں کی ہڑتال، جولائی اگست کے دوران بنگال میں پٹ سن (جوٹ) مل ملازمین کی متعدد ہڑتالیں، جنوبی ہندوستان ریلوے کے گولڈن راک ورک شاپس پر ہڑتالیں، جولائی 1928 میں تروچیراپلی میں، بمبئی میں ٹکسٹائل کے مزدوروں کی ہڑتال اپریل 1928 میں کچھ ایسی ہڑتالیں تھیں جن کا ذکر ضروری ہے۔

حکومتی ظلم و جارحیت

اس ہڑتال اور کمیونسٹ سرگرمیوں کے پھیلاؤ سے گھبراہٹ کے بعد، برطانوی حکومت نے دو گھٹیا حرکتیں کیں یعنی تجارتی تنازعات کا ایکٹ، 1928 اور عوام محافظتی بل، 1928 میں لایا۔ان کارروائیوں نے حکومت کو عام طور پر شہری آزادیوں کو کم کرنے اور خاص طور پر ٹریڈ یونین کی سرگرمیوں کو دبانے کے لئے حکومت کو زیادہ اختیارات سے آراستہ کیا۔حکومت مزدوروں اور کسانوں میں کمیونسٹ کے مضبوط اثر و رسوخ سے پریشان تھی۔

بنیاد پرستی کی تحریک کا خاتمہ کرنے کے لئے، حکومت نے کئی ظالمانہ اقدامات کا سہارا لیا۔انہوں نے برطانوی ہندوستان کے مختلف حصوں جیسے بمبئی، کلکتہ، پنجاب، پونہ اور متحدہ صوبوں کمیونسٹ پارٹی کے 32 سرکردہ کارکنوں کو گرفتار کیا۔ان میں سے بیشتر ٹریڈ یونین کے کارکن تھے حالانکہ وہ سبھی ہندوستان کی کمیونسٹ پارٹی کے ممبر نہیں تھے۔ ان میں سے کم از کم آٹھ کا تعلق انڈین نیشنل کانگریس سے تھا۔گرفتار ہونے والوں میں تین برطانوی کمیونسٹ بھی شامل تھے۔فلپ اسپراٹ، بان بریڈلی اور لیسٹر ہچنسن (Later Hutchinson) جنہیں برطانیہ کی کمیونسٹ پارٹی نے ہندوستان میں کمیونسٹ پارٹی بنانے میں مدد کے لئے بھیجا تھا۔کانپور سازش کیس میں گرفتار افراد کی طرح ان پر بھی تعزیرات ہند کی دفعہ 121A کے تحت الزام عائد کیا گیا تھا۔تمام 32 رہنماؤں کو گرفتار کیا گیا جن کو میرٹھ لایا گیا (متحدہ صوبہ کے اندر) اور بعد میں جیل بھیج دیا گیا۔ دستاویزات کا ایک اچھا معاملہ جسے نو آبادیاتی انتظامیہ نے تخریبی مواد کے طور پر بیان کیا، جسے کتابوں، خطوط اور کتابچوں کو ان قیدیوں سے حاصل کیا گیا اور ان کو انقلابی مواد قرار دے کر ان کے خلاف اسے ثبوت کے طور پر پیش کیا گیا۔

برطانوی حکومت میرٹھ میں مقدمے کے بارے میں سوچ رہی تھی (اور نہیں، مثال کے طور پر بمبئی میں جہاں سے ملزموں کا ایک بہت بڑا حصہ تھا) تاکہ وہ جیوری ٹرائل کے ذمہ داریوں سے بچ سکیں۔انہیں خوف تھا کہ جیوری مقدمہ کی سماعت سے ملزمان کے لئے ہمدردی پیدا ہو سکتی ہے۔

قانونی کارروائی اور سزا

دریں اثنا اس مقدمہ میں فرق کو دفاع کی ترتیب کے لئے ایک قومی میرٹھ قیدیوں کی دفاعی کمیٹی تشکیل دی گئی۔مشہور ہندوستانی وکیل



کے ایف نریمان



یم سی چگلہ

12th History 5 UM
Saturday, May 01, 2021 3:06:18 PM

جیسے کے ایف نریمان اور یم سی چگلہ ملزموں کی جانب سے عدالت میں پیش ہوئے۔ یہاں تک کہ گاندھی اور جواہر لال نہرو جیسے قائدین نے جیل میں ملزموں کی عیادت کی۔ اس سے ہماری آزادی کی جدوجہد کی تاریخ میں اس کیس کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے۔

میرٹھ میں سیشن عدالت نے 1929 میں گرفتاری کے چار سال بعد 16 جنوری 1933 کو سخت سزا سنائی۔ 27 افراد کو سزا سنادی گئی اور مجرموں کو مختلف مقامات پر مختلف مدت کے لئے سزا کاٹنے کے لئے بھیج دیا گیا۔ مقدمے کی سماعت کے دوران، کمیونسٹوں نے اپنے بیانات کو سیاسی بیانات کا رنگ دے کر تشہیر کے پلیٹ فارم کے طور پر اسے استعمال کیا۔ یہ اخبارات میں بڑے پیمانے پر شائع ہوئے اور یوں لاکھوں افراد کو ہندوستان میں اشتراکی نظریہ اور کمیونسٹ سرگرمیوں کے بارے میں معلوم ہوا۔ سزا کے خلاف پرزور احتجاج کیا گیا۔ تین برطانوی شہری بھی اس معاملہ میں ملزم تھے، اس طرح یہ معاملہ بین الاقوامی سطح پر بھی مشہور ہوا۔ سب سے اہم بات یہاں تک ہوئی کہ رومین رولینڈ اور البرٹ آئن اسٹائن نے بھی سزا یافتہ افراد کی حمایت میں آواز اٹھائی۔

قومی اور بین الاقوامی دباؤ کے تحت، اپیل پر جولائی 1933 میں ان سزاؤں کو کافی حد تک کم کر دیا گیا۔

5.3 بھگت سنگ اور کلپنادت

بھگت سنگھ کا پس منظر

بھگت سنگھ نے قوم پرستی میں ایک نمایاں مقام کی نمائندگی کی۔ ان کی بنیاد پرستی تحریک آزادی کے نظریات میں منفرد امقام رکھتی ہے۔

> ''میں نے پڑھنا شروع کیا۔ میرے پچھلے عقیدے اور یقین میں ایک قابل ذکر ترمیم ہوئی۔ ہمارے پیشرووں میں حیرت انگیز متشدد طریقے جو اس قدر نمایاں تھے ان کی جگہ سنجیدہ نظریات لائے گئے۔ مزید علم باطن نہیں، اندھا اعتقاد نہیں۔ حقیقت پسندی اپنا ہمارا طریقہ ہے۔ جب خوفناک ضرورت کا معاملہ پیش آئے تو طاقت کا معقول استعمال جائز ہے: عدم تشدد کو اپنانا تمام عوامی تحریکوں کے بارے میں بہت کچھ ہے۔ سب سے اہم بات اس آئیڈیل کا واضح تصور تھا جس کے لئے ہمیں لڑنا تھا..... بھگت سنگھ کے'' میں کیوں بے دین ہوں'' سے۔

بھگت سنگھ کے والد کشن سنگھ تھے اور والدہ ودیاوتی کور تھیں۔ وہ 28 ستمبر 1907 کو جارانوالہ، لائل پور ضلع، پنجاب، جواب پاکستان کا ایک حصہ ہے اس میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد آزاد خیال کے تھے اور ان کا خاندان آزادی کی جنگ میں حصہ لیا تھا۔ جب بھگت سنگھ 14 سال کے تھے تو جلیان والا باغ قتل عام کا واقعہ پیش آیا جوانی کے شروع میں وہ نوجوانی میں بھارت سبھا اور ہندوستان ریپبلیکن ایسوسیشن سے وابستہ تھے۔ مئوخر الذکر تنظیم کی بنیاد سچن سانیال اور جوگیش چڑرجی نے رکھی تھی۔ اس کے نتیجے میں ستمبر 1928 میں بھگت سنگھ اور ان کے ساتھیوں نے ہندوستان سوشلسٹ ریپبلیکن ایسوسیشن (H.S.R.A) کے نام سے اس کی تنظیم نو کی۔ سوشلسٹ نظریات اور 1917 کے روس کے اکتوبر انقلاب کے ان انقلابیوں پر اچھے خاصے اثرات تھے۔ بھگت سنگھ H.S.R.A. کے رہنماؤں میں شامل تھے، ان کے ساتھ ہی چندر شیکھر آزاد، شیورام راجگرو اور سکھدیو تھاپر بھی تھے۔

بھگت سنگھ کا بم پھینکنا

بھگت سنگھ کا نام جیسے ہی ذہن وتصور میں آتا ہے وہ واقعہ سامنے آجاتا ہے جب انہوں نے 8 اپریل 1929 کو مرکزی قانون ساز اسمبلی میں پھینکا تھا۔ بموں نے کسی کو ہلاک نہیں کیا۔ اس کا مقصد ایک عملی مظاہرہ تھا، جو انگریزوں کے سخت قوانین کے خلاف احتجاج تھا۔ انہوں نے اس دن کا انتخاب کیا جس دن تجارتی معاملات سے متعلق بل، اسمبلی میں مزدور مخالف قانون نافذ کیا گیا تھا۔

لاہور سازش کیس



جیتندر ناتھ داس

بھگت سنگھ کے ساتھ راج گرو، سکھ دیو، جیتندر ناتھ داس اور 21 دیگر افراد کو گرفتار کیا گیا تھا اور سوندرس کے قتل کی کوشش کی گئی تھی (یہ مقدمہ لاہور کا دوسرا سازشی مقدمہ کہلاتا ہے)۔ جیتندر ناتھ داس جیل میں امتیازی سلوک اور خراب حالات کے خلاف 64 دن کی بھوک ہڑتال کے سبب جیل میں فوت ہوگئے۔ بم پھینکنے کے معاملے میں فیصلہ اس وقت تک کے لئے معطل کر دیا گیا تھا جب تک کہ لاہور سازش مقدموں کی سماعت ختم

12th History 5 UM
Saturday, May 01, 2021 3:06:19 PM

نہیں ہو جاتی تھی۔اس مقدمہ میں ہی بھگت سنگھ، راج گرو اور سکھ دیو کو 7 را کتوبر 1930 کو سزائے موت سنائی گئی۔

پنجاب کے کے گورنر کو ان کی طرف سے لکھے گئے ایک مراسلہ سے ان کی ہمت اور ان کے ملک کی آزادی کے مقصد کے لئے موت کا سامنا کرتے ہوئے بھی ہندوستان کے مستقبل کے بارے میں ان کے پر امید ہونے کو ظاہر کرتا ہے۔اس خط میں کہا گیا ہے، 'سرمایہ داری اور سامراجیت کے دن گنے جا رہے ہیں۔ جنگ نہ تو ہم سے شروع ہوئی اور نہ ہی ہماری زندگیوں کے ساتھ ختم ہونے والی ہے...آپ کی عدالت کے فیصلہ کے مطابق ہم نے جنگ لڑی تھی اور اس لئے ہم جنگی قیدی ہیں اور ہمارے ساتھ ایسا ہی سلوک کریں مگر ہم پھانسی کے پھندے پر چڑھنے کی بجائے بندوق کی گولی سے مرنا پسند کرتے ہیں۔

کچھ بیانات بھگت سنگھ اور ان کے ساتھی محبّ وطنوں کو دہشت گرد قرار دیتے ہیں۔ یہ ایک غلط فہمی ہے۔افسانوی بھگت سنگھ نے واضح کیا کہ ان کا گروپ دہشت گردوں سے کس طرح مختلف ہے۔انہوں نے کہا، اس مقدمے کی سماعت کے دوران، یہ انقلاب صرف بم اور پستول کے طریقہ کی نہیں ہے.....انقلاب بنی نوع انسان کا ناگریز حق ہے۔آزادی سب کا لازوال پیدائشی حق ہے۔مزدور معاشرے کا اصل نگہبان ہے ....اس انقلاب کی قربان گاہ تک ہم اپنے نوجوانوں کو خوشبو کی مہک کے طور پر لائے ہیں، کیونکہ کہ اتنے عالی شان مقصد کے لئے یہ قربانی اتنی بڑی نہیں ہے۔علامتی طور پر انہوں نے عدالت میں اس کے دفاعی بیان کے بعد انقلاب زندہ باد کا نعرہ بھی لگایا۔

بھگت سنگھ، راجگرو اور سکھ دیو کو 23 مارچ 1931 کی صبح لاہور میں پھانسی دے دی گئی۔ انہوں نے اپنی آخری سانس تک برطانوی سامراجیت کے خلاف انقلاب زندہ باد اور سامراجیت کا خاتمہ ہو کے نعرے لگاتے ہوئے جرأت کے ساتھ پھانسی کے پھندے کا سامنا کیا۔ جدو جہد آزادی کی تاریخ قوم پرستی کی انقلابی داؤ اور ان انقلابیوں کی حتمی قربانی کے بغیر نامکمل ہے۔ایسے جنگجوؤں کی فہرست میں ایک اور نام کلپنا دت ہے۔

کلپنا دت 1913 - 1995

1920 کی دہائی کے آخر میں، ایک نوجوان عورت، کلپنا دت (جو کمیونسٹ رہنما پی سی جوشی سے شادی کے بعد کلپنا جوشی کے نام سے مشہور تھی) نے چٹاگانگ کے اسلحہ خانہ پر ہمت سے چھاپے مار کر نوجوانوں کے اندر حبّ وطن کے تخیل کو جنم دیا۔

HSRA ہندوستان ریپبلکن ایسوسیشن کا ایک تجدیدی باب تھا۔ اس کا مقصد سرمایہ دارانہ سامراجی حکومت کا خاتمہ اور انقلاب کے ذریعے سوشلسٹ سوسائٹی کا قیام تھا۔لاہور میں سوندرس کے قتل میں H.S.R.A جیسے متعدد اقدامات شامل تھے۔اس میں سوندرس کو پولیس سپرنٹنڈنٹ لاہور، جیمز اے اسکاٹ، جو دسمبر 1928 میں لجپت رائے پر سنگین حملہ کرنے کے ذمہ دار تھے۔اور رائے کی بعد میں موت ہوئی۔انہوں نے اس ٹرین کو اُڑانے کی بھی کوشش کی جس میں لارڈ اروین گورنر جنرل اور وائسرائے آف انڈیا، (1926 تا 1931) ڈسمبر 1929 میں سفر کر رہا تھا، اور 1930 میں پنجاب اور یوپی میں اس طرح کے واقعات بڑی تعداد میں پیش آئے۔



کلپنا دت

کلپنا دت کی بہادری کو سمجھنے کے لئے، آپ کو قوم پرستی کی انقلابی مشکلات کو سمجھنے چاہئے جس نے ان جیسی خواتین کو ان نظریات کی طرف راغب کیا۔آپ پہلے ہی جان چکے ہیں برطانوی ہندوستان میں بہت سارے انقلابی گروپ موجود تھے۔ان تنظیموں کا کردار آہستہ آہستہ انفرادیت سے ہٹ کر متحد ہو گیا جس کا مقصد نظام میں بڑی تبدیلیاں لانا تھا۔جیسا کہ سوریہ سن، چٹاگانگ ہتھیاروں کے چھاپے کے انقلابی رہنما، آنند گپتا کو بتایا، نوجوانوں کے ایک سرشار گروپ کو انفرادی کارروائی کی جگہ منظّم مسلح جدوجہد کا راستہ دکھانا ہوگا۔ہم میں سے بیشتر کو اس عمل میں مرنا ہی پڑے گا لیکن اس عظیم مقصد کے لئے ہماری قربانی رائیگاں نہیں جائے گی۔' جب یوگنتر اور انوسٹیلن سمیتی جیسے انقلابی گروہوں میں 1920 کے وسط میں تعطل کا آیا تو ان میں سے نئے گروپ بن گئے۔ان میں، سب سے اہم گروپ بنگال میں، پیشے کے لحاظ سے اسکول ٹیچر، سوریا سن کی زیر قیادت ایک گروپ تھا۔انہوں نے عدم تعاون کی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور کھادی کو پہنا۔یہ گروپ انڈین نیشنل کانگریس

12th History 5 UM
Saturday, May 01, 2021 3:06:20 PM

کی چٹاگانگ یونٹ کے ساتھ مل کر کام کر رہا تھا۔

چٹاگانگ اسلحہ خانہ پر چھاپہ

سوریہ سن کے انقلابی گروپ کا نام ہندوستانی ریپبلکن آرمی کو آئرش ریپبلیکن آرمی کے نام پر رکھا گیا تھا۔انہوں نے گوریلا طرز کے حملوں میں چٹاگانگ پر قبضہ کرنے کے لئے بغاوت کا منصوبہ بنایا۔ 18 اپریل1930 کی رات چٹاگانگ اسلحہ خانہ پر چھاپہ مارا گیا۔ خطے کو الگ تھلگ کرنے کے لئے ریلوے سمیت تمام مواصلاتی نیٹ ورکوں کو منقطع کرنے کے لئے ٹیلی گراف دفاتر، اسلحہ خانہ اور پولیس کی بیرکوں پر بیک وقت حملے کیے گئے۔اس کا مقصد نوآبادیاتی انتظامیہ کو براہ راست للکارنا تھا۔

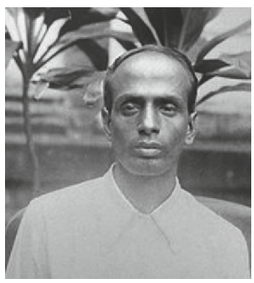

سوریہ سن

انقلابیوں نے قومی پرچم لہرایا اور علامتی طور پر وندے ماترم اور انقلاب زندہ باد جیسے نعرے لگائے۔ چھاپے اور مزاحمت اگلے تین سال تک جاری رہی۔اکثر وہ گاؤں اور دیہاتوں سے آپریشن کرتے، دیہات کے لوگ ان انقلابیوں کو کھانا اور پناہ دیتے تھے اور اس کے لئے پولیس کے ہاتھوں انہیں بہت تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ ان کارروائیوں کی مستقل نوعیت کی وجہ سے، وہاں اسلحہ خانہ پر چھاپے کا اضافی مقدمہ کی سماعت بھی ہو رہی تھی۔فروری1933 میں سوریہ سن کی گرفتاری میں تین سال لگے،اور 12 جنوری1934 کو انہیں پھانسی کے پھندے میں بھیجے جانے سے گیارہ ماہ قبل۔ چھاپوں میں حصہ لینے والوں میں کلپنا دت بھی شامل تھیں۔

> 13/جون 1932 کو سرکاری افواج کے خلاف آمنے سامنے کی لڑائی میں،اسلحہ خانے پر چھاپے مارنے والے دو افراد ہلاک ہو گئے، جب کہ اسی وقت پلٹ کر انہوں نے کیپٹ کو ہلاک کر دیا۔ کیمرون، ایک غریب برہمن بیوہ، ساویتری دیوی کے گھر ڈھل گھاٹ گاؤں میں سرکاری فوج کے کمانڈر، واقعے کے بعد بیوہ کو بچوں سمیت گرفتار کر لیا۔ بہت ساری پیش کشوں اور دھمکیوں کے باوجود، پولیس ایک لفظ بھی بیوہ سے نہیں نکال سکی۔ وہ اَن پڑھ اور غریب تھی، پھر بھی اس نے تمام فتنہ انگیز پیش کشوں کا مقابلہ کیا اور ان پر ڈھائے جانے والی تمام اذیتیں برداشت کیں۔
>
> ماخوذ: کلپنا دت کی تصنیف چٹاگانگ اسلحہ خانہ پر چھاپے کی یادیں۔

خواتین کا ردعمل : (Women in Action)

جہاں بھگت سنگھ نے نوجوانوں کی نمائندگی کی جنہوں نے اپنی زندگی کو ملک کی آزادی کے لئے وقف کیا تھا،کلپنا دت نے ان نوجوان خواتین کی نمائندگی کی جنہوں نے موجودہ مادر وطن کے لئے آزادی کی خاطر ہتھیار اٹھایا نہ صرف یہ کہ انہوں نے (کہیں اور کی طرح) صرف مسینجر کی طرح کام کیا بلکہ انہوں نے براہ راست کارروائیوں میں بھی حصہ لیا،مردوں کے ساتھ بندوق اٹھائے ہوئے لڑائی میں بھی حصہ لیا۔

کلپنا دت کی انقلابی چٹاگانگ تحریک میں ان کی شرکت ان کی گرفتاری کا سبب بنی۔سوریہ سن کے ساتھ ہی ،کلپنا کو عمر قید کی سزا سنائی گئی۔ یہ الزام حکمران بادشاہ کے خلاف جنگ لڑ رہے تھے۔'' جب ان کی تمام سرگرمیاں اسلحہ خانے پر چھاپے کے ساتھ ہی شروع ہوئیں تو وہ مقدمہ کی سماعت بھی چٹاگانگ آرموری چھاپے کے نام سے مشہور ہوگئی تھی۔

کلپنا دت نے اپنی کتاب'' چٹاگانگ اسلحہ خانہ پر چھاپہ کی یادیں'' میں کہا ہے کہ چٹاگانگ کے انقلابی نوجوانوں نے خود پر اعتماد کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ ظاہر کیا کہ بیرونی مدد کے بغیر بھی حکومت سے لڑنا ممکن ہے۔

5.4 1931 میں انڈین نیشنل کانگریس کا کراچی سیشن

انڈین نیشنل کانگریس نے انقلابیوں کے پرتشدد اقدامات کے برعکس، عوام کو عدم تشدد کی جدوجہد کے لئے متحرک کیا۔ گاندھی کی قیادت میں کانگریس نے کسانوں کی پریشانیوں کو ترجیح دی۔ عالمی سطح پر معاشی زوال کی وجہ سے بڑے زرعی پریشانی کے تناظر میں،کانگریس نے کسانوں کو متحرک کر دیا۔کانگریس نے اپنے سول نافرمانی پروگرام کے ایک حصہ کے طور پر بغیر کرایہ اور ٹیکس کی مہم کو اپنایا۔ بڑے اقتصادی

12th History 5 UM
Saturday, May 01, 2021 3:06:20 PM

زوال کے دباؤ میں، انڈین نیشنل کانگریس کی جانب سے کراچی اجلاس میں سماجی ومعاشی مطالبات پر زور دیا گیا۔



کراچی اجلاس

تحریک آزادی ایک نئی شکل اختیار کررہی تھی۔ کسانوں نے کسان سبھاس میں خود کو منظّم کیا اور صنعتی کارکنان کو ٹریڈ یونینوں نے منظّم کیا، اپنی موجودگی کو تحریک آزادی میں بڑے پیمانے پر محسوس کیا۔ انڈین نیشنل کانگریس 1930 کی دہائی کے دوران ایک عوامی جماعت بن چکی تھی۔ کانگریس کی قیادت (جو اب نہرو کی قیادت میں بایاں موڑ لے رہی تھی) نے سماجی اور معاشی انصاف پر مبنی ایک نظریۂ مساوات انسانی کے بارے میں بات کرنا شروع کردی۔

مارچ 1931 میں کراچی کے اجلاس میں، سردار ولے بھائی پٹیل کی زیر صدارت ایک بنیادی اور بنیادی حقوق اور فرائض کے بارے میں ایک قرارداد منظور کی گئی اور آزاد ہندوستان کی معاشی پالیسی کے بارے میں ایک بصیرت فرا ہم کی گئی۔ کچھ طریقوں سے، یہ آزاد ہندوستان کے لئے انڈین نیشنل کانگریس کا منشور تھا۔ ان حقوق، معاشرتی اور معاشی پروگراموں کو اس پختہ یقین سے حاصل کیا گیا تھا کہ سیاسی آزادی اور معاشی آزادی لازم وملزوم ہیں۔

یہاں تک کہ بنیادی حقوق کی قرارداد پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے آپ کو یہ معلوم ہو سکے گا کہ انگریزوں نے ہندوستان کے ان تمام بنیادی حقوق کو جن سے انکار کیا تھا اس قرارداد میں ایک نمایاں جگہ حاصل کی۔ نو آبادیاتی حکومت نے گھناؤنی حرکتوں اور سخت قوانین کو منظور کر کے شہریت کی آزادیوں اور آزادی پر قدغن لگائی۔ گاندھی کے نظریات اور نہرو کے سوشلسٹ وژن نے بھی ان حقوق کی فہرست میں ایک جگہ پائی جو انڈین نیشنل کانگریس نے ہندوستان کی آزادی یقینی بنانے کا وعدہ کیا تھا۔ موجودہ سماجی تعلقات خصوصاً ذات پات کے نظام اور عملی طور پر اچھوت پن کو ختم کر کے کم ذات لوگوں کو بھی عوامی مقامات اور اداروں تک یکساں رسائی کو یقینی بنانے کے وعدے کے ساتھ چیلنج کیا گیا۔

بنیادی حقوق کو، حقیقت میں، دستور ہند کے بنیادی حصہ III میں ایک جگہ مل گئی اور ان میں سے کچھ کو حصہ چہارم میں جگہ ملی، جو ریاستی پالیسی کے ہدایت نامے ہیں۔ ہندوستان کے آئین پر بحث میں دوسری جلد کی یونٹ 13 میں آپ ان پر مزید مطالعہ کریں گے۔

5.5 عظیم اقتصادی زوال اور ہندوستان میں اس کے اثرات

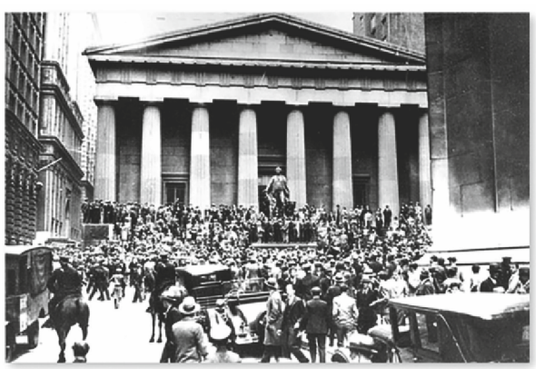

US وال اسٹریٹ کا بحران اسٹاک مارکیٹ

اقتصادی زوال ایک شدید اور طویل معاشی بحران تھا جو 1929 سے لگ بھگ ایک دہائی تک جاری رہا۔ معاشی سرگرمیاں، خاص طور پر صنعتی پیداوار کی سست روی نے لاک آؤٹ، اجرت میں کٹوتی، بے روزگاری اور فاقہ کشی جیسے بحرانوں کا باعث بنا۔ اس کی شروعات شمالی امریکہ میں ہوئی اور اس نے دنیا کے تمام صنعتی مراکز کو متاثر کیا۔ چونکہ دنیا اپنے معاشی میدان میں نو آبادیاتی ترتیب سے مربوط ہوگئی تھی، دنیا کے ایک حصے میں ہونے والی پیش رفت رفت نے دوسرے حصوں کو بھی متاثر کیا۔

وال اسٹریٹ میں حادثے (جہاں امریکی اسٹاک ایکسچینج واقع تھا) نے شدید شدت کا معاشی بحران پیدا کیا۔ اقتصادی زوال نے ہندوستان کو بھی مارا۔ برطانوی استعمار نے ہندوستان کی خراب صورتحال کو بڑھاوا دیا۔ اس زوال نے صنعتی اور زرعی دونوں شعبوں کو متاثر کیا۔ مزدوروں میں بدامنی، صنعتی مراکز جیسے بمبئی، کلکتہ، کانپور، متحدہ صوبہ اور مدارس میں اجرتوں میں کٹوتی، عدم دستیابی اور حالات زندگی کی بہتری کے سلسلہ میں شروع ہوئی۔ زراعت کے شعبے میں، زرعی

12th History 5 UM
Saturday, May 01, 2021 3:06:21 PM

مصنوعات کی قیمتیں، جو پٹ سن اور خام کپاس جیسی برآمدی منڈیوں پر منحصر ہیں۔ اقتصادی زوال نے ہندوستانی برآمدات کی مالیت 1932-1929 میں 311 کروڑ سے 33-1932 میں کم کر کے 132 روپئے کروڑ کردی۔ لہذا 1930 کی دہائی میں کسان سبھا کا ظہور ہوا جس نے کرایہ میں کمی، قرض داریوں سے نجات اور یہاں تک کہ زمینداری کے خاتمے کے لئے جدوجہد کی۔

اس کا واحد مثبت اثر ہندوستانی صنعتی شعبے پر پڑا جو زمین کی دستیابی کو سستی اجرت کی شرح پر استعمال کر سکے۔ برطانیہ اور دیگر سرمایہ دار ممالک کے ساتھ کمزور تعلقات نے ایک ایسی حالت پیدا کردی جہاں ہندوستان کی کچھ صنعتوں میں نشوونما درج کی گئی۔ ابھی تک صرف ان صنعتوں نے جو مقامی کھپت کو کھلایا۔

5.6 ہندوستان میں صنعتی ترقی

برطانوی تجارتی پالیسی نے دیسی صنعت کو بھاری نقصان پہنچایا۔ ہندوستان کی صنعت کاری برطانوی پالیسی کا حصہ نہیں تھا۔ دوسری کالونیوں کی طرح، ہندوستان کو بھی خام مال کے حصول کے علاقے اور ان کے تیار شدہ سامان کی منڈی سمجھا جاتا تھا۔

اس کے باوجود ہندوستان میں صنعتی توسیع واقع ہوئی، بعض غیر متوقع حالات کی وجہ سے، پہلی جنگ عظیم کے دوران اور پھر بڑے اقتصادی زوال کے دوران صنعتی توسیع ہوئی۔

کپاس کی مل شروع کرنے والے پہلے ہندوستانی کاؤس جی نانا بھائی داور 73-1815، ایک پارسی تھا، جو 1854 میں بمبئی میں تھا۔ یہ بمبئی اسپننگ اینڈ ویونگ کمپنی کے نام سے جانا جاتا تھا۔ شہر کے معروف تاجروں (جن میں زیادہ تر پارسی تھے)، نے اس کوشش میں حصہ لیا۔ امریکی خانہ جنگی (65 - 1861) کپاس کے کاشتکاروں کے لئے ایک نعمت تھی۔ لیکن خانہ جنگی کے بعد جب برطانیہ امریکہ سے کپاس کی درآمد کرتا رہا تو ہندوستانی روئی کا شتکار غمگین



کاؤس جی نانا بھائی داور

ہوگئے۔ لیکن یوروپ کے لوگوں نے کپاس کے سستے داموں دستیاب ہونے کی سستی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ہندوستان میں ٹیکسٹائل ملز شروع کیں۔ احمد آباد ٹکسٹایل ملز کو ہندوستانی کاروباری افراد نے قائم کیا تھا اور احمد آباد اور بمبئی دونوں سوتی ملوں کے نمایاں مراکز بن گئے تھے۔ 1914 تک، بمبئی ایوان صدر میں 129 کتائی، بُنائی اور سوت کی دوسری ملیں تھیں۔ 76-1875 اور 14-1913 کے درمیان، ہندوستان میں روئی ٹکسٹائل ملوں کی تعداد 47 سے بڑھ کر 271 ہوگئی۔



ہندوستان میں پہلی ریل 16/اپریل 1853 کو دوپہر 3.35 کو بوری بندر، سے روانہ ہوئی، تھانے بمبئی (اب ممبئی) کے لئے، 34 کلومیٹر کا فاصلہ کے لئے۔

ہندوستان میں صنعتوں کے قیام میں ایک اہم تاریخی نشان ہندوستان میں ریلوے نظام کی توسیع تھی۔ پہلی مسافروں کی ٹرین 1853 میں چلتی تھی، جو بمبئی کو تھانہ سے ملاتی تھی۔ بیسویں صدی کے پہلے عشرے تک، ہندوستان میں ریلوے انجینئرنگ کی سب سے بڑی صنعت تھی۔ ریلوے کمپنیوں کے ذریعہ چلنے والی اس برطانوی انتظامیہ کی صنعت نے 1911 میں 98,723 افراد کی ملازمت فراہم کی۔ ریلوے کی آمد اور نقل وحمل اور مواصلات کی سہولیات کے دیگر ذرائع نے مختلف صنعتوں کی ترقی میں مدد کی۔

انیسویں صدی کے آخر اور بیسویں صدی کے اوائل میں ہندوستان میں پٹ سن نے ایک اور صنعت بنائی تھی۔ کلکتہ میں پہلی جوٹ مل 1855 میں رکھی گئی تھی۔ پٹ سن صنعت کی ترقی اتنی تیز تھی کہ 1914 تک ریاست کلکتہ میں 64 ملیں ہوگئیں۔ تاہم، بمبئی ٹکسٹائل کی صنعت کے برعکس، یہ ملیں یورپی باشندوں کی ملکیت تھیں۔ اگرچہ انیسویں صدی میں صنعتی ترقی بنیادی طور پر ایک بہت ہی محدود حصوں جیسے کپاس، پٹ سن وغیرہ تک ہی محدود تھی، لیکن ان شعبوں کو متنوع بنانے کی کوششیں کی گئیں۔ مثال کے طور پر، بنگال کوئلے کی کمپنی رابندر ناتھ ٹیگور

12th History 5 UM
Saturday, May 01, 2021 3:06:22 PM

کے دادا، دروندرناتھ ٹیگور (1794-1847) نے 1843 میں رائے گنج میں قائم کی تھی۔ کوئلے کی صنعت نے 1892 کے بعد ترقی کی اور پہلی عالمی جنگ کے سالوں میں اس کی ترقی عروج پر آ گئی۔



دوارکانت ٹیگور

بیسویں صدی کے اوائل میں ہندوستان میں صنعتوں نے تنوع پیدا کرنا شروع کیا۔ اسٹیل کی پہلی بڑی صنعت ۔ ٹاٹا ائرن اور اسٹیل کمپنی (TISCO) کو ٹاٹا نے 1907 میں ساکچی، بہار میں سودیشی کوشش کے ایک حصے کے طور پر قائم کیا تھا۔ اس سے پہلے، یورپ کے ایک گروہ نے 1875 میں بنگال لوہے کی کمپنی کو ڈھونڈنے کی کوشش کی تھی۔ اس کے بعد، بنگال ائرن اینڈ اسٹیل کمپنی 1889 میں قائم کی گئی تھی۔ تاہم، (TISCO) نے اس شعبے میں موجود دیگر کوششوں کے مقابلے میں ایک بہت بڑی پیش قدمی کی۔ اس کی پیداوار 1913 - 1912 میں 31,000 ٹن سے 1917-1918 میں 1,81,000 ٹن سے بڑھ گئی۔

پہلی عالمی جنگ نے ملک کی صنعتی ترقی کو ایک اہم تاریخی وقفہ بخشا۔ جاپان نے پہلی بار مشرق میں برطانیہ کی اسٹریٹجک پوزیشن کو للکارا۔ روایتی تجارتی راستوں پر حملہ کرنے کا خطرہ تھا۔ ضروریات کو پورا کرنے کے لئے، ہندوستان میں صنعتوں کی ترقی ضروری ہوگئی۔ لہذا برطانیہ نے اپنی گرفت ڈھیلی کردی اور ہندوستانی سرمایہ داروں کو کچھ مراعات دیں۔ جنگ کی وجہ سے برطانوی حکومت کے کنٹرول میں تقابلی



ٹاٹا ائرن اینڈ اسٹیل کمپنی

جمشید جی نوسرواں جی ٹاٹا جو جے این ٹاٹا (1839 - 1904) کے نام سے مشہور ہیں، نوساری، بروڈہ کے ایک پارسی (زرتشت) کاروباری گھرانے سے آئے تھے۔ پہلے



جے این ٹاٹا

کامیاب ہندوستانی کاروباری تھے، انہیں ہندوستانی جدید صنعت کا باپ کہا جاتا ہے۔ اپنے والد کے کاروبار میں مدد کی، اور انہوں نے پوری دنیا کا سفر کیا اور دنیا کی سیاحت نے نمائش نے ان کی آئندہ کی کوششوں میں ان کی مدد کی۔ ان کی تجارتی کمپنی، جو 1868 میں قائم ہوئی، ٹاٹا گروپ میں شامل ہوئی۔ ایک نیشنلسٹ ہونے کے سبب انہوں نے (بمبئی) میں قائم ایک مل کو ''سودیشی'' قرار دیا۔ ان کے بچے دوراب جی ٹاٹا اور رتن ٹاٹا نے ان کے خواب کی پیروی کی اور یہ وہ دوراب جی ٹاٹا ہی تھے جنہوں نے 1907 میں ائرن اینڈ اسٹیل کمپنی کے قیام کے ذریعہ اپنے والد کے طویل مدتی خواب کو پورا کیا۔ اس کا جوش وخروش اس طرح تھا کہ اس نے امریکہ میں امریکی لوہے کے صنعت کاروں سے سیکھنے کے لئے دو سال وہاں گزار دئے۔ پن بجلی کمپنی کا قیام ان کا ایک اور خواب تھا جو ان کی زندگی میں پورا نہیں ہوا۔ تاہم پہلا عظیم بجلی پروجکٹ ۔ ٹاٹا ہائیڈرو الیکٹرک کمپنی جو 1910 میں قائم ہوئی تھی۔ ٹاٹا نے بڑی دور اندیشی کے ساتھ انڈین انسٹی ٹیوٹ آف سائنس، بنگلور کی بنیاد رکھی۔

نرمی اور گھریلو مارکیٹ میں توسیع نے صنعت کاری کے عمل کو آسان بنایا۔ پہلی بار، 1916 میں ایک صنعتی کمیشن مقرر کیا گیا تھا۔ جنگ کے دوران کپاس اور پٹ سن کی صنعت میں بہت زیادہ ترقی ہوئی۔ اسٹیل کی صنعت میں اب بھی ایک اور شعبہ تھا جس میں نمایاں ترقی ہے۔

دیگر صنعتوں میں پیش رفت کا مظاہرہ کیا گیا۔ کاغذ، کیمیکل، سمنٹ، کھاد، ٹینگ وغیرہ تھے۔ لکھنو میں 1882 میں پہلی ہندوستانی ملکیت والی پیپر مل۔ کوپر پیپر مل کے نام سے بنائی گئی۔ اس کے بعد، ایٹگور پیپر مل اور بنگال پیپر مل، دونوں ہی یوروپی باشندوں کی ملکیت میں قائم ہوئے تھے۔ سمنٹ کی تیاری کا آغاز 1904 میں مدراس میں ہوا تھا

12th History 5 UM
Saturday, May 01, 2021 3:06:23 PM

جس کے تحت جنوبی ہندوستان کی صنعتوں کو محدود رکھا گیا تھا۔ٹینگ کی صنعت کا آغاز انیسویں صدی کے آخر میں ہوا اور کانپور میں 1860 میں ایک چمڑے کی سرکاری فیکٹری قائم کی گئی۔پہلی ہندوستانی ملکیت والی۔قومی ٹینری 1905 میں کلکتہ میں قائم کی گئی ۔کولار سونے کی کان کنی بھی انیسویں صدی کے آخر میں کولار مائننگ فیلڈ میسور میں شروع ہوئی۔

مینوفیکچرنگ کی صنعتوں میں جنگ کے دوران اضافہ ہوا ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ترقی کی شرح برطانیہ سے بہتر اور عالمی اوسط سے بھی بہتر تھی۔1923-24 میں ایک مختصر قلت کے بعد، ٹیکسٹائل کی صنعت کی پیداوار شروع ہوگئی۔جنگ کی مدت میں،لوم اور سلائی چرا کی تعداد میں کافی اضافہ ہوا۔

1929-30 میں 44 فیصد بھارت میں استعمال ہونے والے کپاس کے ٹکڑوں کے سامان کی مجموعی مقدار باہر سے ہی آتی تھی،لیکن 1930-1934 کے بعد زبردست صنعتی زوال کے بعد، یہ تناسب 20.5 فیصد ہو چکا تھا۔شکر اور سمنٹ کی صنعت ترقی درج کرنے والی دیگر دو صنعتیں تھیں۔بین الاقوامی جنگ کے سالوں میں شپنگ کی صنعت میں بھی اضافہ دیکھا گیا۔اسکنڈیا اسٹیم نیویگیشن کمپنی لمیٹڈ (1919) پاینیر تھا۔1939 میں انہوں نے بمبئی بھاپ نیویگیشن کمپنی لمیٹڈ کو بھی سنبھال لیا، یہ انگریزوں کے لئے تشویش ناک تھا۔اس شعبے میں آٹھ ہندوستانی ادارے کام کرتے تھے پیداوار کے ایک نئے مرحلے کا آغاز دوسری عالمی جنگ کے ساتھ ہوا۔جس کی وجہ سے صنعتوں کو مشنریوں ،ہوائی جہازوں ،انجنوں ،اور اسی طرح دوسری متحرک اشیاء میں اضافہ ہوا۔

اقتصادی زوال کے دوران ٹملناڈو میں صنعتی ترقی

ریاست مدراس میں صنعتی ترقی کافی تھی۔کوئمبتور میں 1896، میں اسٹینز مل (کوئمبتور اسپننگ وو ویونگ مل) قائم ہونے کے بعد، کوئی دوسری مل اس کے آگے نہیں بڑھ سکی۔زمین کی قیمتوں میں کمی ،سستے مزدور اور کم شرح سود جیسے اقتصادی زوال کی وجہ سے پیدا شدہ معروضی حالات کوئمبتور میں ٹکسٹائل کی صنعت میں توسیع کا باعث بنے ہیں۔1929-37 کے دوران کوئمبتور کے علاقے میں 29 ملوں اور کپاس کی صفائی (ginning) فیکٹریاں لگ گئیں۔1932 میں ضلع

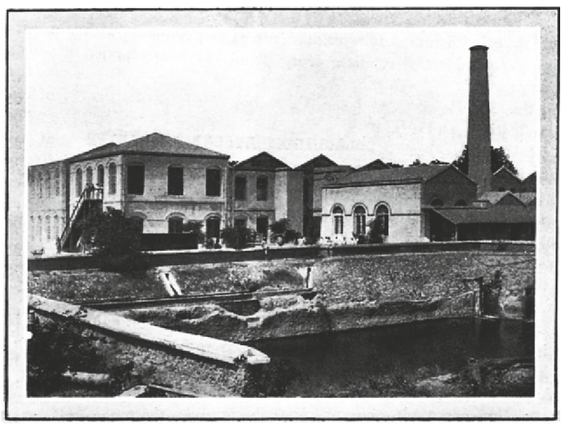

کوئمبتور اسٹینز مل

کوئمبتور کے مدوکرائی میں شروع ہونے والی سیمنٹ فیکٹری نے ریاست میں سمنٹ کی صنعت کو ترقی دی۔صوبہ میں شکر کی فیکٹریوں کی تعداد (1931-1936) کے درمیان 2 سے 11 ہوگئی۔اس کے دوران چاول ملز،آئل ملز اور سنیما انٹر پریس کی آزادی کے لئے بھی تھے۔

خلاصہ

- 1920 اور 1930 کی دہائی میں انتہا پسندی میں ایک اضافہ کا مشاہدہ ہوا، جو قوم پرستی کے بالکل مختلف رخ ہے
- کانپور کی سازش اور میرٹھ سازش کیس میں کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا کی بنیاد رکھی گئی تھی اور کمیونسٹ سرگرمیاں ختم ہوگئیں۔
- نوجوان خواتین نے بھی انقلابی تحریکوں میں حصہ لیا اور ان میں کلپنا دت بھی شامل تھیں۔
- بھگت سنگھ، راجگرو، سک دیو اور سوریہ سن جیسے عظیم انقلابیوں نے ہندوستانی آزادی کی خاطر اپنی جان دے دی۔
- 1930 کی دہائی ایک انتہائی دور تھا ،جس میں عظیم اقتصادی زوال کا دور چلا جس نے عالمی سطح کو متاثر کیا تھا۔ برطانیہ کی کالونی کی حیثیت سے ہندوستان کو سب سے زیادہ متاثر کیا گیا۔ انیسویں صدی کے دوسرے نصف سے لے کر بین الاقوامی جنگوں کے سالوں کے اختتام تک ہندوستان کی ترقی انگریزوں کی طرف سے کسی قسم کا اشارہ کئے بغیر تھی اور اس کی بنیادی وجہ پہلی عالمی جنگ اور بعد میں عظیم اقتصادی زوال کے بعد پیدا ہونے والے حالات تھے۔

12th History 5 UM
Saturday, May 01, 2021 3:06:24 PM

مشق

I۔ صحیح جواب کا انتخاب کریں۔

1۔ ہندوستان میں کمیونسٹ پارٹی کی تشکیل.....سال تشکیل دی گئی۔

(a) 1920 (b) 1925

(c) 1930 (d) 1935

2۔ کلپنادت ..... سے وابستہ تھیں۔

(a) ہندوستان سوشلست ریپبلیکن ایسوسیشن

(b) بنگال ایسوسی ایشن

(c) انڈین ریپبلیکن آرمی

(d) مندرجہ بالا میں سے کوئی نہیں۔

3۔ جوڑ لگائیے۔

(A) کانپور سازش کا مقدمہ 1. بنیادی حقوق

(B) میرٹھ سازش کا مقدمہ 2. سوریہ سن

(C) چٹاگانگ اسلحہ خانہ پر چھاپہ 3. 1929

(D) انڈین نیشنل کانگریس کا کراچی اجلاس 4. 1924

(a) 1, 2, 3, 4 (b) 2, 3, 4, 1

(c) 3, 4, 1, 2 (d) 4, 3, 2, 1

4۔ 64 دن کے بھوک ہڑتال کے بعد کون ہلاک ہوئے؟

(a) پلن داس (b) سچن سنیال

(c) جتیندر ناتھ داس (d) پریت وددادر

5۔ اقتصادی زوال کے بارے میں مندرجہ ذیل میں سے کونسا صحیح ہے؟

(i) اس کی شروعات شمالی امریکہ میں ہوئی

(ii) وال اسٹریٹ میں پیش آنے والے حادثے نے اس کو جنم دیا

(iii) اقتصادی زوال صرف امیروں کو مارتا ہے

(iv) قیمتوں کی کمی کی وجہ سے اقتصادی زوال کے دوران مزدور بہتر زندگی کے حالات سے لطف اندوز ہوئے

(a) i اور ii (b) i, ii اور iii

(c) i اور iv (d) i, iii اور iv

6۔ ممبئی میں پہلی روئی مل..... شروع کی گئی۔

(a) 1852 (b) 1854

(c) 1861 (d) 1865

7۔ نیچے دئے گئے کوڈ کی مدد سے معلوم کریں کہ مندرجہ ذیل میں سے کونسا بیان درست ہے۔

I۔ چٹاگانگ اسلحہ خانہ پر چھاپہ کی یادیں کلپنادت نے لکھی تھیں۔

II۔ کلپنادت نے اپنے مادر وطن کی سرزمین کی آزادی کے لئے بندوق اٹھایا اور اور لڑا تھا۔

III۔ ان پر ''حکمران بادشاہ کے خلاف جنگ لڑنے'' کا الزام عائد کیا گیا تھا۔

(a) صرف I (b) I اور II

(c) II اور III (d) مندرجہ بالا سب

8۔ 1853 میں پہلی مسافر ٹرین.....کے درمیان چلائی گئی۔

(a) مدراس - اراکونم

(b) بمبئی - پونہ

(c) بمبئی - تھانے

(d) کلکتہ - ہوگلی

9۔ پہلی پٹ سن مل کی بنیاد کلکتہ میں رکھی گئی تھی

(a) 1855 (b) 1866 (c) 1877 (d) 1888

10۔ کانپور سازش کیس میں مندرجہ ذیل میں سے کون گرفتار کئے گئے تھے؟

(a) یم ین رائی (b) بھگت سنگھ

(c) یس اے ڈنگے (d) رام پرساد بسمل

11۔ کانپور سازش کیس کے بارے میں مندرجہ ذیل میں سے کونسا بیان درست ہے؟

i) ٹریڈ یونینیں پٹ سن اور روئی ٹکسٹائل صنعتوں میں ابھرے۔

ii) کمیونسٹوں اور ٹریڈ یونینوں پر الزام عائد کئے کیا گیا۔

iii) یہ کیس سیشن جج ہچ ای ہالموس کے آگے پیش کیا گیا۔

iv) مقدمے کی سماعت اور قید کی وجہ سے ہندوستان میں کانگریس کی سرگرمیوں سے آگاہی پیدا ہوئی۔

کوڈس :

(a) i اور iii, ii (b) iv اور i, iii

(c) iv اور ii, iii (d) iv اور i, ii

II۔ مختصر ترین جوابات لکھیں۔

1۔ برطانیہ کی کمیونسٹ پارٹی نے ہندوستان میں پارٹی بنانے میں مدد کے لئے جن تین برطانوی کمیونسٹوں کو بھیجا ان کے نام بتائیے۔

2۔ میرٹھ سازش کیس میں ملزموں کے سامنے پیش ہونے والے اور ان کا دفاع کرنے والے افراد کی شناخت کریں۔

3۔ گورکھپور کے سیشن جج ہچ ای ہولمس کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

4۔ دوسرا لاہور سازش کیس کے نام سے جانا جانے والا کونسا واقعہ ہے؟

5۔ جے رین ٹاٹا کو ہندوستانی جدید صنعت کا باپ کیوں کہا جاتا ہے؟

12th History 5 UM
Saturday, May 01, 2021 3:06:24 PM

III۔ مختصر جواب لکھیں۔

1۔ سوریاسن نے چٹاگانگ اسلحہ کانہ چھاپے کو کس طرح منظّم کیا؟ اس کی وضاحت کریں۔

2۔ TISCO پر ایک نوٹ لکھیں۔

3۔ جنوبی ہند میں تجارتی یونین ازم کے فروغ میں سنگارویلر کی شراکت کے بارے میں لکھیں۔

IV۔ تفصیلی جوابات لکھیں۔

1۔ بھگت سنگھ کے قوم پرستی کے بنیادی موقف اور ان کے انقلابی سرگرمیوں کے بارے میں تبادلہ خیال کریں جس کی وجہ سے ان کو پھانسی دی گئی۔

2۔ نوآبادیاتی ہندوستان میں 1939- 1919 کے دوران صنعتی ترقی کے بارے میں وضاحت کریں۔

3۔ عظیم اقتصادی زوال کے دباؤ میں سماجی و اقتصادی سیاسی امنگوں کو بیان کرنے میں انڈین نیشنل کانگریس کے کراچی اجلاس کی اہمیت کا جائزہ لیں۔

V۔ سرگرمی :

1۔ ایک گروپ پروجکٹ پیش کریں جس میں ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد میں خواتین کا کردار دکھایا گیا ہو۔

2۔ گاندھی دور میں ٹملناڈو میں ممتاز خواتین کارکنوں کے کردار کے بارے میں بھی معلومات حاصل کرنے کے لئے کلاس میں ہر طالب علم کو ایک تفویض دیا جائے۔

حوالہ جات

1. Bipan Chandra, etal., *India's Struggle for Independence*, Penguin Books, New Delhi, 2016.
2. K.A. Manikumar, *A Colonial Economy in the Great Depression: Madras, 1929-37,* Orient Longman, 2002.
3. Irfan Habib, *Indian Economy* 1858-1914, *A People's History of India*, Tulika Books, New Delhi. 2016.
4. Bhagat Singh, *Why I am an Atheist*, National Book Trust, New Delhi, 2006
5. *Cambridge Economic History of India,* Vol-2.
6. Kalpana Dutt, *Chittagong Armoury Raiders Reminiscences*, People's Publishing House Bombay, 1940.
7. *Documents of the Communist Movement in India, vol. II, Meerut conspiracy case* (1929), National Book Agency Calcutta

A-Z فرہنگ الفاظ

Communism	a political and economic system in which there is no private ownership of property or industry and people of all social classes are treated equally.	اشتراکیت کمیونزم
Bolshevik	a member of the majority faction of the Russian Communist Party, which seized power in the October Revolution of 1917.	بالشویک
fundamental Rights	civil liberties of the people.	بنیادی حقوق
Great Depression	a deep and prolonged economic crisis.	عظیم اقتصادی زوال
radicalism	social or political movements that aim at fundamental change in the structure of society.	بنیاد پرستی
draconian	severe.	سخت ظالمانہ
civil liberties	personal freedom which cannot be denied without due process of law.	شہری آزادیاں

12th History 5 UM
Saturday, May 01, 2021 3:06:25 PM

اکائی 6

قوم پرستی کی سیاست میں فرقہ واریت
(Communalism in Nationalist Politics)

سیکھنے کے مقاصد

خود کو واقف کرانے کے لئے:

- قبل از آزاد ہندوستان میں قوم پرستی کا ظہور
- مسلم لیگ اور ہندو مہاسبھا کے ذریعہ سیاسی متحرک ہونے کے لئے مذہب کو بطور آلہ استعمال کرنا۔
- اپنے شاہی مفادات کو فروغ دینے کے لئے انگریز کی تقسیم کرو اور حکمرانی کرو کی پالیسی
- کمیونزم پر قابو پانے میں سیکولر قوم پرستی کی نمائندگی کرنے والے انڈین نیشنل کانگریس کی ناکامی۔
- برطانوی حکومت نے مسلمانوں کے لئے علاحدہ حلقہ انتخابات کی منظوری دی اور اس کے تحت مسلم لیگ اور جناح نے مسلمانوں کے لئے ایک علاحدہ ریاست پر زور دیا۔
- گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935 کے تحت کانگریس کے ذریعہ عہدہ کی قبولیت اور کانگریس اور مسلم لیگ کے مابین بڑھتے ہوئے فاصلے۔
- کلکتہ میں جناح کی طرف سے براہِ راست ایکشن ڈے کا مطالبہ اور اسی کے نتیجہ میں فرقہ وارانہ تشدد کا پھوٹ پڑنا۔
- ملک کا ہندوستان اور پاکستان کے نام سے دو حصوں میں تقسیم ہونا۔

تعارف

برطانوی راج کے قیام سے پہلے، مغلوں اور ان کے ایجنٹوں نے ملک کے بڑے حصوں پر حکومت کی تھی۔ لہذا مسلمانوں کے بڑے حصوں کو حکمران طبقے کے شریک مذہب ہونے کی وجہ سے فوائد حاصل ہوئے جن مین بہت سے خود مختار، جاگیردار، جرنیل اور عہدیدار تھے ۔سرکاری اور درباری زبان فارسی تھی۔ جب انگریزوں نے آہستہ آہستہ فارسی کی جگہ انگریزی لائی اور انتظامیہ کا نیا نظام متعارف کرایا۔ انیسویں صدی کے وسط میں انگریزی تعلیم نے نمایاں مقام حاصل کرنا شروع کیا۔ سابق حکمران طبقہ کے لئے 1857ء کا عظیم انقلاب آخری موقع تھا۔ انقلاب کے شدید جبر کے بعد، مسلمان اپنی زمینوں اور ملازمتوں سمیت بہت سارے فوائد مواقع سے محروم ہوگئے اور ہوتے ہوتے مفلس ومحتاج ہوگئے ایسے حالات کو برداشت کرنے سے قاصر، وہ معاشرے سے الگ تھلگ ہوگئے اور کچھ پہلی نسل جو 1857 کے عظیم انقلاب کے بعد زندہ رہی۔ انگریزوں کے تمام اقدامات سے نفرت کرتی تھی اور حالیہ برطانوی نوآبادیاتی پالیسی کے ذریعہ تخلیق کردہ کچھ نئے مواقع سے فائدہ اٹھانے سے بھی محروم ہوگئے جن سے ہندو قومیں فائدہ اٹھاتی تھیں۔ انگریزوں نے اعلیٰ طبقے کے ہندوؤں کے قوم پرستی شعور کے عروج کو دیکھا اور متوسط طبقے کے مسلمانوں کو کانگریس کی ترقی کو روکنے کے لئے ایک طاقت کے طور پر استعمال کیا۔ انہوں نے اپنے مفادات کی تشہیر کے لئے چالاکی سے صورت حال کا فائدہ اٹھایا۔

اس سبق میں ہم تین طرح کی قوم پرستی ہندوستانی قومیت، ہندو قومیت اور مسلم قومیت کے رجحانات کے بارے میں جانیں گے۔

6.1 برٹش انڈیا میں فرقہ واریت کی ابتداء اور ترقی

(a) ہندو احیائیت Hindu Revivalism

کچھ ابتدائی قوم پرستوں کا خیال تھا کہ قوم پرستی صرف ہندو بنیادوں پر ہی تعمیر کی جاسکتی ہے جیسا کہ سروپلی گوپال، اشارہ کرتے ہیں کہ احیاء پسندی کی آواز سیاست میں آریہ سماج ہی کے ذریعہ ہوسکتی ہے جس کی بنیاد 1875ء میں پڑی تھی جس ہندو مذہب کی اعلیٰ خصوصیات پر زور دیا گیا تھا۔ بسنت نے خود کو ہندو قوم پرستوں سے شناخت کیا اور اپنے خیالات کا اظہار اس طرح کیا کہ ہندوستانی کا پہلا کام قدیم مذاہب کی بحالی مضبوطی اور ترقی ہے۔ اس نے اپنے ساتھ ایک نئی

12th History 6 ipage
Saturday, May 01, 2021 4:29:27 PM

عزت نفس، ماضی پر ایک فخر، مستقبل کے بارے میں ایک یقین اور ناگزیر نتیجہ کے طور پر، محبّ وطن زندگی کی ایک بہت بڑی لہر، ایک قوم کی تعمیر نو کا آغاز کے لئے ضروری ہے۔

(b) مسلمانوں کے شعور کا عروج
Rise of Muslim Consciousness

دوسری طرف اسلام اور مسلمانوں کی شناخت کو علی گڑھ تحریک کے ذریعہ محفوظ کیا جارہا تھا۔ انگریزوں نے علی گڑھ کالج کی تعمیر اور سید احمد خان کی حمایت کرکے، ایک مسلم قومی پارٹی اور مسلم سیاسی نظریہ کی تشکیل میں مدد کی تھی۔ وہابی تحریک نے اسلام کو اسکی قدیم پاکیزگی میں لے جانا چاہا تھا اور توہم پرستی کا خاتمہ کرنا چاہا جو ان کے بقول ان کی عظمت کو توڑ دیا تھا۔ وہابیوں سے لے کر خلافتوں تک نچلی سطح پر سرگرمی نے مسلمانوں کی سیاست میں اہم کردار ادا کیا۔

دیگر وجوہات کی بناء پر مسلم شعور میں ترقی ہوئی۔ بنگال حکومت نے 1870 کی دہائی میں ہندی کو اردو کی جگہ لینے کا حکم اور عدالتوں اور دفاتر میں نگری رسم الخط کے ذریعہ فارسی اور عربی رسم الخط کو تبدیل کردیا جس نے مسلم پیشہ ور گروہ کے ذہنوں میں اضطراب پیدا کردیا۔

(C) انگریزوں کی تقسیم کرو اور حکومت کرو کی پالیسی
Divide and Rule Policy of British


ایلفن اسٹون

انگریزوں کا مقصد جامع ہندوستانی شناخت کی ترقی پر نگاہ رکھنا اور ہندوستانیوں کے استحکام اور اتحاد کی کوششوں کو روکنا تھا۔ برطانوی سامراج نے تقسیم کرو اور حکمرانی کرو کی پالیسی پر عمل کیا۔ بمبئی کے گورنر ایلفن اسٹون نے لکھا ہے۔ عوام کو تقسیم کرنا قدیم رومن کا نعرہ تھا اور یہ ہمارا ہونا چاہئے ''برطانوی حکومت نے فرقہ وارانہ فسادات کا سامنا کرنے والی حکمرانی کے چیلنج کے باوجود فرقہ وارانہ نظریہ اور سیاست کو قانونی حیثیت اور وقار دیا تھا۔ تمام فریقوں کی طرف سے اس طرح کے فرقہ وارانہ روش کے نتیجہ میں شمالی ہند میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے مابین دشمنی میں اضافہ ہوا جس کا اثر ہندوستان کے دوسرے حصوں پر بھی پڑا۔ انیسویں صدی کے آخری دہائیوں میں متعدد ہندو مسلم فسادات ہوئے۔ یہاں تک کہ جنوبی ہندوستان میں جولائی سے آگست 1882ء میں سیلم میں ایک بڑا ہنگامہ ہوا۔

(d) کانگریس کے اقدامات
Moves of the Congress

اگر چہ آریہ سماج جیسی ہندو تنظیموں میں کانگریس کی شمولیت رہی مگر کانگریس کی قیادت سیکولر تھی۔ جب کچھ لوگوں کی طرف سے کوششیں کی گئی تھیں کانگریسیوں نے بھارتی نیشنل کانگریس کے تیسرے اجلاس میں گائے قتل کو تعزیری جرم قرار دیتے ہوئے ایک قرار داد پاس کرنے کے لئے، کانگریس نے بعد میں یہ فیصلہ کیا کہ اگر کسی خاص طبقہ یا برادری کو متاثر کرنے والی کسی بھی قرار داد پر اس کمیونٹی کی نمائندگی کرنے والے مندوبین نے اس پر اعتراض کیا ہے حالانکہ وہ اقلیت میں تھے۔ کانگریس اس قیادت کو رد کرتی ہے۔

(e) سرسید احمد خان کا کردار
Role of Syed Ahmed Khan


سرسید احمد خان

علی گڑھ تحریک کے بانی سرسید احمد خان ابتدا میں کانگریس کے حمایتی تھے۔ جلد ہی انہوں نے اس سوچ کو تبدیل کردیا کہ ہندوؤں کے زیر اقتدار ملک میں مسلمان بے بس ہوجائیں گے، کیوں کہ وہ اقلیت میں ہوں گے تاہم، ممبئی میں بدر الدین طیب جی، رحمت اللہ سیانی، چینئی میں نواب سید محمد بہادر اور بنگال میں اے رسول جیسے مسلم رہنما موجود تھے جنہوں نے کانگریس کی حمایت کی لیکن شمالی ہندوستان میں مسلمانوں کی اکثریت نے سید احمد کی تحریک کو آگے بڑھایا اور انگریزوں کی حمایت کرنے کو ترجیح دی۔ نمائندہ اداروں کے تعارف اور سرکاری عہدوں پر کھلی مسابقت کے نتیجہ نے مسلمانوں میں پائے جانے والے خدشات کو جنم دیا اور سرسید اور ان کے پیروکاروں کو حکومت کے ساتھ تعاون کرکے سید احمد خان نے توقع کی کہ وہ اپنی برادری کے لئے زیادہ سے زیادہ مفادات کو محفوظ رکھیں گے ورنہ تعداد یا میریٹ کے اصولوں کے مطابق نہیں ہوسکے گا۔

1885ء میں انڈین نیشنل کانگریس کی بنیاد ہندو مسلم تقسیم کو کم کرنے اور ملک میں تمام برادریوں کی حقیقی شکایات کو انگریز کے سامنے رکھنے کی ایک کوشش تھی لیکن سرسید احمد خان اور دوسرے مسلم رہنماؤں جیسے سید امیر علی، لندن پرائیوی کونسل میں جگہ پانے والے پہلے

12th History 6 ipage
Saturday, May 01, 2021 4:29:28 PM

ہندوستانی نے کانگریس کو صرف ہندوؤں کی نمائندہ تنظیم کی حیثیت سے پیش گوئی کی۔ کانگریس کے پہلے سیشن میں شریک بہتر نمائندوں میں صرف دو مسلمان تھے۔ مسلم رہنماؤں نے کانگریس کے دانت اور ناخن کی مخالفت کی اور سمجھا کہ مسلمانوں کی اس میں شرکت ان کی برادری کے خلاف حکمرانوں کے درمیان ناموافق ردعمل پیدا کرے گی۔

(F) بلدیاتی انتخابات میں فرقہ واریت :

جمہوری سیاست کا فرقہ وارانہ رجحانات کو فروغ دینے کا غیر جانبدارانہ اثر پڑا۔ 1880 کی دہائی میں مقامی انتظامی اداروں نے فرقہ وارانہ سیاست کو آگے بڑھانے کی گنجائش فراہم کی۔ میونسپل کونسلرز نے سرپرستی کے وسیع امتیازات حاصل کئے جو کسی کے سیاسی اڈے کی تعمیر کے لئے استعمال ہوتے تھے۔ ہندوؤں نے مسلمانوں کے کنٹرول والے میونسپل بورڈوں پر قابو پالیا اور اس کے برعکس مقامی سیاست فرقہ واریت کا باعث بنی۔



لال چند

لال چند، پنجاب ہندو سبھا کے اصل ترجمان اور بعد میں آریہ سماج کے رہنما ، فرقہ وارانہ خطوط پر کچھ میونسپالٹیوں کے منظّم کرنے کو نمایاں کیا گیا۔ کمیٹی کے ممبران صدارتی کرسی کے چاروں طرف، دو صفوں میں اپنے آپ کو بندوبست کرتے ہیں۔ بائیں طرف اسلام کے بینر کے نمائندے اور دائیں طرف پرانے آریائی رئیسوں کی اولاد کو بٹھایا جاتا ہے۔ اس انتظام کے ذریعہ ممبرون کو مسلسل یاد دلایا جاتا ہے کہ وہ محض میونسپل کونسلر نہیں ہیں بلکہ وہ محمدی (مسلمان) بمقالہ ہندو اور اس کے برعکس ہیں۔

(g) کانگریس کی کمزور گھٹنے والی پالیسی :

بیسویں صدی کے اوائل میں بنگال میں سودیشی موومنٹ کے دوران (1905 تا 1906) سودیشی تحریک کے مسلم حامیوں کو ''کانگریس کے چکر لگانے'' کی حیثیت سے مذمت کی گئی۔ کانگریس کی خاموشی اور اس طرح کے عناصر سے نمٹنے سے انکار نے فرقہ وارانہ سیاست کو نہ صرف محرک فراہم کیا بلکہ قوم پرست مسلمانوں کی حوصلہ شکنی کی اور غصہ دلایا۔ اس بار ہندو فرقہ واریت نے بھی طاقت اکٹھی کر دی تھی، اس نے اس نظریہ سے یہ بات اخذ کی ۔ ہندوستان میں مسلم حکمرانی کی تاریخ کو زبردستی مذہب تبدیل کرنے، جزیہ کے نفاذ، شریعت پر سختی سے عمل اور عبادت گاہوں کی تباہی کے الزامات کے ذریعہ ان کو بدنام کیا۔ تاریخ کی نصابی کتب اور ادب برطانوی مصنفین کے متعصّبانہ خیالات پر مبنی نظریات نے ایسے خیالات کو مزید تقویت بخشی۔

> ہندو مسلم فرقہ واریت درمیانی طبقہ کے مابین تنازعات کا نتیجہ ہے۔ باضمیر ہندو اور مسلم شہریوں نے خود کو اس طرح کی فرقہ واریت سے دور کر دیا ہے۔ جواہر لال نہرو

بیسویں صدی کے پہلے عشرے میں جب صورت حال نے بدترین صورت حال اختیار کر لی۔ جب سیاسی بنیاد پرستی کا مذہبی قدامت پسندی کے ساتھ ہاتھ ملا۔ تلک، اوروبندو گوش اور لالہ لجپت رائے نے مذہبی علامتوں، تہواروں اور پلیٹ فارمز کا استعمال کر کے نو آبادیاتی مخالف شعور اجاگر کیا۔ سب سے زیادہ اذیت ناک عنصر گنپتی تہوار کے ذریعہ ہندوؤں کو متحرک کرنے کی تلک کی کوششیں تھیں۔ پنجاب ہندو سبھا نے 1909ء میں ہندو فرقہ وارانہ نظریہ اور سیاست کی بنیاد رکھی۔ لال چند نے ہندوستانی نیشنل کانگریس کی طرف سے مسلمانوں کو مطمئن کرنے کی پالیسی پر عمل پیرا ہونے کی مذمت کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔

6.2 آل انڈیا مسلم لیگ کی تشکیل

یکم اکتوبر 1906 کو، مسلم امراء، اشرافیہ، قانون پیشہ ور افراد اور کمیونٹی کے دیگر خواص کے طبقوں کا 35 رکنی وفد زیادہ تر علی گڑھ تحریک سے وابستہ آغا جان کی سربراہی میں شملہ میں جمع ہوا۔ وائسرائے لارڈ منٹو کو اپنا خطاب پیش کیا۔ انہوں نے سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں کی متناسب نمائندگی، ہائی کورٹس میں مسلم ججوں اور وائسرائے کونسل میں ممبران کی تقرری وغیرہ کا مطالبہ کیا۔ 1907ء میں مسلمانوں کے مفادات کے تحفظ کے لئے آل انڈیا مسلم لیگ (AIML)۔ بڑے زمین داروں، سابق نوابوں اور سابق بیورہ کریٹس کا ایک گروپ اس تحریک کا سرگرم رکن بن گیا۔ لیگ نے بنگال کی تقسیم کی حمایت کی۔ مسلمانوں کے لئے علاحدہ انتخاب کا معاملہ پیش کیا اور سرکاری ملازمت میں مسلمانوں کے تحفظات کے لئے دباؤ ڈالا۔

12th History 6 ipage
Saturday, May 01, 2021 4:29:29 PM

آل انڈیا مسلم لیگ کے مقاصد:

آل انڈیا مسلم لیگ، جو مسلمانوں کے لئے خصوصی طور پر پہلی منظّم سیاسی جماعت ہے، کے مندرجۂ ذیل مقاصد تھے:

- ہندوستان کے مسلمانوں میں برطانوی حکومت کے ساتھ وفاداری کے جذبات کو فروغ دینے اور کسی بھی غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے جو اس کے کسی بھی اقدام کے سلسلے میں حکومت کی ہدایت کے متعلق پیدا ہوسکتی ہے۔
- ہندوستان کے مسلمانوں کے سیاسی حقوق اور مفادات کے تحفظ اور پیش قدمی کو آگے کرنا اور ان کی ضروریات اور خواہشات کو حکومت کے سامنے احترام کے ساتھ پیش کرنا۔
- مسلم لیگ کے مقاصد میں سے یہ بھی ہے کہ دوسرے برادریوں کے ساتھ کسی بھی طرح کی دشمنی کے احساس کے پیدا کرنے سے ہندوستان کے مسلمانوں کو روکنا۔

ابتدائی طور پر، اے آئی ایم ایل (AIML) خواص شہریوں کی ایک شہری تنظیم تھی ، تاہم برطانوی حکومت کی حمایت سے لیگ کو ہندوستانی مسلمانوں کا واحد نمائندہ ادارہ بننے میں مدد ملی۔ اس کی تشکیل کے تین سالوں کے اندر، اے آئی ایم ایل نے کامیابی کے ساتھ مسلمانوں کے لئے علاحدہ انتخابی حیثیت حاصل کرلی ۔ اس لئے مسلمانوں کو ایگ الگ آئینی شناخت عطا کی ۔ لکھنو معاہدہ (1916) نے مسلمانوں کو علاحدہ سیاسی شناخت کے اعتراف کی مہر دے دی۔

علاحدہ حلقہ انتخاب یا فرقہ واری حلقۂ انتخاب : اس طریقہ سے صرف مسلمان ہی کسی مسلم ا میدوار کو ووٹ دے سکتے ہیں۔ 1909 کے منٹو مارلے اصلاحات نے مسلمانوں کو شاہی مقننہ کی 27 میں سے 8 سیٹیں غیر سرکاری ممبروں کے لئے دے دیں۔ قانون ساز اسمبلی میں مسلم امیدواروں کے لئے مخصوص کی گئیں نشستیں یہ ہیں۔ مدراس 4 بمبئی 4 بنگلہ دیش 5

(a) علاحدہ حلقۂ انتخاب اور فرقہ واریت کا پھیلاؤ :

Separate electorates and the Spread of Communatism

برطانوی ہندوستانی حکومت نے فرقہ واریت کو فروغ دینے اور اسے پھیلانے کے لئے علاحدہ انتخاب کی بنیادی تکنیک اختیار کی۔ عوام کو علاحدہ انتخابی حلقوں میں تقسیم کیا گیا تھا لہذا انہوں نے فرقہ وارانہ طور پر سوچ کر ہی ووٹ ڈالے۔ نمائندوں کے انتخاب کا اجتماعی طور پر فیصلہ کیا اور اجتماعی طور پر اپنی شکایات کا اظہار کیا۔ برطانوی افسروں نے لیڈی منٹو کے بھیجے گئے۔ ایک نوٹ سے انگریزوں نے یہ کام ایک چھوٹی موٹی حرکت کے ساتھ کیا تھا۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ: مجھے آپ کی مہمان نوازی کے لئے ایک خط بھیجنا ہوگا کہ آج کل ایک بہت بڑی بات ہوئی ہے۔ ریاست سازی کا کام جو ہندوستانی تاریخ کو ایک طویل عرصہ تک متاثر کرے گا۔ یہ 62 ملین لوگوں کو اشتعال انگیز مخالفوں میں شامل کردینے سے روکنے سے کم نہیں ہے۔

علاحدہ انتخابی حلقوں کے اعلان اور تقسیم اور حکمرانی کے اصول کو باضابطہ آئینی انتظام میں شامل کرنے سے ہندوؤں اور مسلمانوں کے مابین کشمکش پیدا ہوگئی۔

6.3 آل انڈیا ہندو مہا سبھا کا ظہور

مسلم لیگ کی تشکیل اور 1909 کے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے تعارف کے نتیجہ میں ہندو تنظیم شروع کرنے کے اقدام کی افواہیں پھیلیں۔ امبالا میں پانچویں پنجاب ہندو کانفرنس اور فیروز پور میں چھٹی کانفرنس میں منظور کردہ قرارداد کے تعاقب میں ہندوؤں کی پہلی آل انڈین کانفرنس 1915 میں ہریدوار میں بلائی گئی تھی۔ یہاں آل انڈیا ہندو مہا سبھا کا آغاز صدر دفتر دہرادون سے ہوا تھا۔ صوبائی ہندو سبھا کا آغاز یوپی میں ہوا جس کا صدر دفتر الہ آباد اور بمبئی اور بہار میں تھا ۔ اگر چہ بمبئی اور بہار میں سبھا فعّال نہیں تھی لیکن مدراس اور بنگال میں اس پر بہت کم ردعمل سامنے آیا ہے۔

خصوصاً شہری طور پر، مہا سبھا شمالی ہندوستان کے بڑے تجارتی شہروں خصوصاً، الہ آباد، کانپور، بنارس، لکھنو اور لاہور میں مرکوز تھی۔ یوپی میں مہا سبھا، ایک بڑی حد تک تعلیم یافتہ متوسط طبقہ کے رہنماؤں کی تخلیق تھی جو کانگریس میں سرگرم کارکن بھی تھے۔ خلافت تحریک نے فرقہ پرستوں کی علاحدگی پسند سیاست کو کچھ مہلت دی ۔ اس کے نتیجہ میں 1900 اور 1922 کے درمیان، مہا سبھا نے کام کرنا چھوڑ دیا۔

سیاست میں علماء کرام کے داخلہ کی وجہ سے ہندوؤں نے ایک زندہ اور جارحانہ اسلام کا مقابلہ کیا یہاں تک کہ علی برادران جیسے اہم مسلم قائدین ہمیشہ پہلے نمبر پر خلافت پسند رہے ہیں اور کانگریسی دوسرے نمبر پر خلافت تحریک کے دوران مسلمانوں نے مذہبی بنیادوں پر متحرک ہونے کی طاقت کا مظاہرہ کیا جس سے ہندو فرقہ پرستوں کو ہندو عوام کو متحرک کرنے میں ان کی تقلید کرنے پر مجبور ہونا پڑا۔ سدھی تحریک کوئی

12th History 6 ipage
Saturday, May 01, 2021 4:29:30 PM

نیا واقعہ نہیں تھا لیکن خلافت کے بعد کے دور میں اس نے ایک نئی اہمیت اختیار کر لی۔ 1921ء میں پرنس آف ویلز کے دورے کے بائیکاٹ میں ہندوؤں کو راغب کرنے کی کوششوں میں سوامی شرھانند نے گائے سے متعلق پروپگنڈہ منظم کر کے مہاسبھا کو زندہ کرنے کی کوششیں کیں۔

پہلی جنگ عظیم سے پہلے، برطانیہ نے خلیفہ کے ساتھ ساتھ کعبہ (اسلام کی سب سے مقدس جگہ) کے مفادات کی حفاظت کا وعدہ کیا تھا لیکن جنگ میں ترکی کی شکست کے بعد، انہوں نے اپنے الفاظ پر عمل کرنے سے انکار کر دیا۔ مسلمان طبقہ میں جو دنگ رہ جانے والے افراد نے ترکی میں خلافت کو محفوظ بنانے کی خلافت تحریک شروع کر کے برطانوی حکومت کے سامنے اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔

1921ء کی خون ریز ملا بار بغاوت جہاں مسلمان کسانوں نے دونوں برطانوی حکمرانوں اور ہندو جاگیرداروں کے خلاف دو چار تھے۔ ہندو مہا سبھا کی تجدیدی مہم کی ایک اور وجہ بتائی۔ بغاوت کا پھوٹ پڑنا بنیادی طور پر ایک زرعی بغاوت تھی۔ لیکن اس کے نتیجہ میں فرقہ وارانہ جذبہ بہت زیادہ تھا جس کے نتیجہ میں خود گاندھی نے اسے ہندو مسلم تنازعہ کے طور پر دیکھا تھا۔ گاندھی جی چاہتے تھے کہ مسلم لیڈر مالابار میں ہونے والے واقعات پر عوام سے معافی مانگیں۔



ملابار کی بغاوت، 1921ء

(a) متحدہ صوبوں میں فرقہ واریت (یوپی)

1922 میں عدم تعاون کی تحریک کی معطّلی اور 1924 میں خلافت کے خاتمہ نے مسلمانوں کو مایوسی کی حالت میں چھوڑ دیا۔ عدم تعاون کی تحریک کے نتیجہ میں خلافیتوں اور کانگریس کے مابین اتحاد ٹوٹ گیا۔ وہ دور فرقہ وارانہ تشدد کا ایک نیا دور تھا کیونکہ ہندوؤں اور مسلمانوں نے 1919ء ایکٹ کے تحت تشکیل دئے گئے خود ساختہ اداروں کے تناظر میں اپنے سیاسی دعووں پر داؤ لگانا شروع کیا اور اس عمل میں اقتدار اور مقام کے حصول کے لئے ایک دوسرے سے دست و گریباں ہوئے۔ آگست 1923 میں وارانسی میں ہندو سبھا کی چھٹی سالانہ کانفرنس میں شرکت کرنے والے 968 مندوبین میں سے 56.75 یوپی سے آئے تھے۔ متحدہ صوبوں (یوپی) پنجاب، دہلی اور بہار نے مل کر نمائندوں میں 86.80% فیصد کا تعاون کیا۔ مدراس، بمبئی اور بنگال نے صرف 16.6% مندوبین بھیجے تھے۔ 1920 کی دہائی کانگریس کے لئے آزمائشی دور تھا۔ اس بار متحدہ صوبوں میں فرقہ وارانہ کشیدگی نہ صرف اس جوش کی وجہ سے تھی کہ اگر ہندو مسلمان مذہبی رہنماؤں کو ہاتھ سے مار دیتی ہے بلکہ اسے سوراجیوں اور لبرلز کی سیاسی دشمنی نے اکسایا۔



موتی لال نہرو



یم یم مالویہ

الہ آباد میں موتی لال نہرو اور مدن موہن مالویہ کا آپس میں مقابلہ ہوا۔ جب 1923 کے بلدیاتی انتخابات میں نہرو کا گروہ فاتح بن کر سامنے آیا تو ملاویہ کا گروہ مذہبی جذبات سے فائدہ اٹھانا شروع کیا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کروسٹویٹ جس نے تفتیش کی۔ اس نے اطلاع دی کہ ملاویہ خاندان نے جان بوجھ کر ہندوؤں کو مشتعل کر دیا ہے اور اس کا مسلمانوں پر ردعمل آیا ہے۔

(b) ہندو مہا سبھا The Hindu Mahasabha

پنجاب فرقہ واریت میں ایک طاقت ور تحریک مکمل طور پر شروع ہو گئی تھی۔ 1924ء میں لالہ لجپت رائے نے کھلے عام پنجاب کو ہندو اور مسلم صوبوں میں تقسیم کرنے کی وکالت کی۔ مسلم لیگ کے ذریعہ

12th History 6 ipage
Saturday, May 01, 2021 4:29:31 PM

مسلمانوں کے علاحدہ حلقہ انتخاب کے مطالبہ کے خلاف ہندو مہا سبھا نے سیاسی جماعت میں ہندو بحالی کی قوتوں کی نمائندگی کرتے ہوئے۔ اکھنڈ ہندوستان کا نعرہ لگایا۔ اپنے قیام کے بعد سے ہی، آزادی کی جدو جہد میں مہا سبھا کا کردار متنازعہ رہا ہے جب کہ برطانوی حکمرانی کے حامی، مہاسبھا نے بھی یا تو قوم پرست تحریک کو اپنی مکمل حمایت پیش کی۔

چونکہ انڈین نیشنل کانگریس کو غیر ملکی تسلط کے خلاف تمام طبقوں اور برادریوں کی حمایت کو متحرک کرنا پڑا، لہذا مذہبی سوچ رکھنے والے گروہوں کی حمایت سے محروم ہونے کے خوف سے مختلف برادریوں کے رہنما سیکولرازم کے اصول پر مضبوطی سے جم کر حکومت کو دباؤ میں ڈال سکیں۔ گاندھی کی سربراہی میں کانگریس نے اس عرصہ کے دوران متعدد اتحاد کانفرنسیں کیں لیکن فائدہ نہیں ہوا۔

(C) مسلمانوں کی دہلی کانفرنس اوران کی تجاویز :

اتحاد کی کوششوں کا ایک بہت بڑا نتیجہ مسلمانوں کی کانفرنس کی ایک پیش کش تھی جس نے 20 مارچ 1927 کو دہلی میں میٹنگ کی تھی کہ اگر چار تجاویز کو قبول کرلیا گیا تو علاحدہ انتخابی حق رائے دہی ترک کردیں۔ 1۔ بمبئی سے سندھ کی علاحدگی۔ 2۔ سرحدی اور بلوچستان کے لئے اصلاحات 3۔ پنجاب اور بنگال میں آبادی کے ذریعہ نمائندگی 4۔ مرکزی مجلس قانون ساز میں مسلمانوں کے لئے 33 فی صد نشستیں۔

موتی لال نہرو اور ایس سینوسن نے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کو مسلمانوں کی کانفرنس کے ذریعہ وضع کردہ دہلی میں ہونے والی مسلمانوں کی تجاویز کو قبول کرنے کے لئے راضی کیا۔ لیکن فرقہ واریت نے اتنی گہری جڑیں پکڑ لی تھیں کہ وہ اس کی زد میں آ گئی۔ گاندھی نے تبصرہ کیا کہ ہندو مسلم مسئلہ انسانی ہاتھوں سے نکل گیا ہے۔ اس الجھن کو حل کرنے کے موقع سے فائدہ اٹھانے کے بجائے، کانگریس نے کمیٹیاں مقرر کرکے اپنے پیر کھینچنے کا انتخاب کیا، ایک یہ معلوم کرنے کے لئے کہ کیا یہ ممکن تھا کہ سندھ کو بمبئی سے الگ کردیا جائے اور دوسرے یہ کہ مسلم اکثریت کی حفاظت کے لئے متناسب نمائندگی کی جانچ کی جائے۔ جناح جنہوں نے مسلمانوں اور ہندوؤں فسادات کو کم

> فرقہ وارانہ قوم پرستی کی نشوونما پر رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے گاندھی نے لکھا : ''یہاں بہت سے مذاہب کے افراد ہیں۔ لیکن جو قومیت کے جذبہ سے آگاہ ہیں وہ ایک دوسرے کے مذہب میں مداخلت نہیں کرتے ہیں۔ اگر ہندو یہ مانتے ہیں کہ ہندوستان کو صرف ہندوؤں کے ذریعہ ہی آباد کیا جاسکتا ہے۔ وہ خوابوں کی زمین میں رہ رہے ہیں۔ ہندو، سکھ، محمدی (مسلمان)، پارسی اور عیسائی، جنہوں نے اپنے دیس کو ہم وطن بنایا ہے اور صرف ان کے مفاد کے لئے انہیں اتحاد میں رہنا پڑے گا۔ دنیا کا کوئی بھی حصہ ایک قومیت اور ایک مذہب کے مترادف اصلاحات نہیں ہے اور نہ ہی ہندوستان میں کبھی ایسا ہوا ہے۔



Sarojini

کرنے کے لئے پہل کی تھی اور سروجنی کے ذریعہ ہندو مسلم اتحاد کے سفیر کی تعریف کی گئی تھی۔ 1928 میں کلکتہ میں منعقدہ آل پارٹیز کنونشنمیں موجود ہندو مہا سبھا کے ممبروں نے ان سب کو مسترد کردیا تھا۔ اتحاد کے کسی بھی امکان کو ختم کردیا گیا، اس کے بعد، بیشتر مسلمانوں کو اس بات کا یقین تھا کہ کانگریس پارٹی کے بجائے حکومت سے بہتر صورت سامنے آئے گی۔ مایوسی میں جناح ملک چھوڑ کر چلے گئے، چند برسوں بعد فرقہ پرست کے طور پر واپس آئے۔

(D) فرقہ وارانہ ایوارڈ اور اس کے بعد کا نتیجہ :

برطانوی حکومت فرقہ واریت کو فروغ دینے میں مستقل طور پر کام کر رہی تھی۔ دوسری گول میز کانفرنس کے لئے جب بھی مندوب منتخب ہوتے تھے، ان کا فرقہ وارانہ تعلقات کی بنیاد پر انتخاب ہوتا تھا۔ گول میز کانفرنسوں کی ناکامی کے بعد، برطانوی وزیر اعظم میک ڈونلڈ نے اس فرقہ وارانہ ایوارڈ کا اعلان کیا جس سے سیاسی ماحول مزید خراب ہوگیا۔

12th History 6 ipage
Saturday, May 01, 2021 4:29:31 PM



V.D. Savarkar

آر۔ایس ۔ایس 1925ء میں قائم ہونے والی فرقہ پرست تنظیم، اس کی وسعت میں اضافہ ہورہا تھا اوراس کے رضا کار 1,00,000 تک پہنچے تھے۔ کے پی ہیجوار، وی ڈی ساورکر اور ایم ایس۔ گول والکر ہندوراشٹر کے تصور کی وضاحت کرنے کی کوششیں کررہے تھے اور کھلے عام اس بات کی تاکید کررہے تھے کہ ہندوستان میں غیر ہندولوگوں کو ہندو ثقافت اور زبان اپنانا ہوگا۔ انہیں غیر ملکی بننا، چھورنا چاہئے یا ملک میں مکمل طور پر ہندوؤں کے ماتحت رہنا چاہئے۔قوم دعویٰ پیش کرتی ہے۔ وی۔ڈی ساورکر نے زور دے کر کہا کہ ہم ہندو خود ہی ایک قوم ہیں۔ حالانکہ کانگریس نے اپنے ممبروں کو مہا سبھا یا آر ایس ایس میں شامل ہونے سے منع کیا تھا۔جیسے ہی 1934 میں دسمبر 1938 میں اسی کانگریس کی ورکنگ کمیٹی نے مہا سبھا کی رکنیت کو کانگریس میں رہنے کے لئے نااہل قرار دیا۔

6.4 پہلے کانگریس کی وزارتیں
First Congress Ministries

ہندوستانی نیشنل کانگریس کے قومی نظریہ کو مہاتما گاندھی نے آشکارا کیا تھا جنہوں نے آریہ سماج اور علی گڑھ تحریک کے ذریعہ نقل کردہ تنگ قوم پرستی کو مسترد کردیا تھا اور مختلف مذاہب سے بالاتر ہوکر ایک ایسی شناخت تیار کرنے کی کوششیں کی تھیں۔مختلف رنگوں کی ریاستی حمایت یافتہ، فرقہ واریت کے باوجود، ہندوستانی نیشنل کانگریس ہندوستان میں ایک غالب سیاسی طاقت رہی۔ 1937ء کے انتخابات میں کانگریس نے گیارہ میں سے سات صوبوں میں کامیابی حاصل کی اور تین دیگر پارٹیوں میں سب سے بڑی پارٹی تشکیل دی۔مسلم لیگ کی کارکردگی مایوس کن رہی وہ صرف 4.8 فیصد مسلم ووٹ حاصل کرنے میں کامیاب ہوئی۔کانگریس ایک بڑی سیکولر پارٹی کے طور پر ابھری تھی ۔پھر بھی حکومت نے اسے ہندو تنظیم قرار دے کر مسلم لیگ کو مسلمانوں کا حقیقی نمائندہ سمجھا اور کانگریس کے ساتھ یکساں سلوک کیا۔

6.5 یوم نجات کا مشاہدہ
Observation of day of Deliverance

1939ء میں دوسری جنگ عظیم شروع ہوئی اور وائسرائے آف انڈیا لن لیتھو نے فوراً ہی اعلان کیا کہ ہندوستان بھی جنگ میں ہے۔ چونکہ یہ اعلان کانگریس سے مشاورت کے بغیر کیا گیا تھا۔لہذا اس کی طرف سے اس پر سخت ناراضگی ظاہر کی گئی۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی نے فیصلہ کیا کہ صوبوں میں کانگریس کی تمام وزارتیں مستعفی ہوجائیں گی۔ کانگریس کی وزارتوں کے مستعفی ہونے کے بعد، صوبائی گورنر نے مجلس قانون ساز کو معطل کردیا اور حکومت کو گورنری کے اختیارات میں لے لیا اور خود صوبائی انتظامیہ کا چارج سنبھال لیا۔

مسلم لیگ نے کانگریس کے خاتمہ کو 22 دسمبر 1939 کو یوم نجات کے طور پر منایا۔اس دن، لیگ نے مختلف مقامات پر مسلمانوں کے خلاف ہونے والے مبینہ مظالم کی وجہ سے کانگریس کے خلاف قرار دادیں پاس کیں۔قوم پرست مسلمانوں کے مظاہرے کو اسلام مخالف کہہ کر مذمت کا نشانہ بنایا گیا۔اسی فضا میں ہی لیگ نے 26 مارچ 1940ء کو لاہور میں مسلمانوں کے لئے علاحدہ ملک کا مطالبہ کرنے کی قرارداد پاس کی۔

اگر چہ پاکستان کا خیال 1940 میں مسلم لیگ کے پلیٹ فارم سے آیا تھا اس کا تصور دس سال قبل شاعر اسلام علامہ اقبال نے کیا تھا۔ الہ آباد (1930) میں لیگ کی سالانہ کانفرنس میں اقبال نے ایک مستحکم شمال مغربی ہندوستانی مسلم ریاست کو دیکھنے کی خواہش کا اظہار کیا تھا۔اس کا کے بعد اسے یہ ایک کیمبرج کے طالب علم رحمت علی نے پورا زور دے کر بیان کیا۔ لیگ کے مطالبہ کی اساس اس کا 'دوقومی نظریہ' تھا۔ جو 1937 میں لیگ کے ممبئی اجلاس میں اپنے صدارتی خطاب میں سروزیر حسن سے پہلے سنی گئی تھی۔انہوں نے کہا۔ اس وسیع براعظم میں بسنے والے ہندو اور مسلمان دو جماعتیں نہیں ہیں لیکن دو ہونی چاہئے۔بہت سے معاملات میں دوقومی نظریہ پر غور کیا۔

محمد علی جناح اور نواب ظفر اللہ خان نے نہ صرف مسلمانوں کے لئے الگ ریاست کی تشکیل کو عملی تصور دیا بلکہ 23 مارچ 1940ء کو مسلم لیگ نے باقاعدہ طور پر ایک قرارداد منظور کرتے ہوئے اس خیال کو پیش کیا۔قرارداد کا متن اس طرح ہے۔'' یہ بات حل ہوئی کہ آل انڈیا مسلم

12th History 6 ipage
Saturday, May 01, 2021 4:29:32 PM

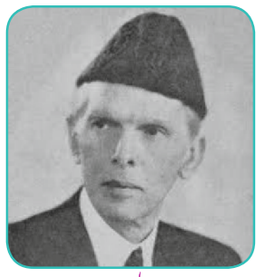

محمد علی جناح

لیگ کے اس اجلاس کا مشترکہ نظریہ ہے کہ آئینی اسکیم اس ملک میں قابل عمل یا قابل قبول ہوگی۔ مسلمانوں کے لئے جب تک یہ مندرجہ ذیل بنیادی اصول، جغرافیائی طور پر متعدی اکائیوں پر ان خطوں میں ڈیزائن نہیں کیا گیا ہے جن کو اس طرح کے علاقائی مطابقت سے وابستہ کیا جانا چاہئے۔ یہ ضروری ہے کہ جس علاقے میں مسلمان تعداد کے لحاظ سے اکثریت میں ہیں ان کو آزاد ریاست کی تشکیل کے لئے گروپ بنایا جائے۔'' لیگ نے یہ فیصلہ کیا کہ برطانوی حکومت کو ہندوستان چھوڑنے سے پہلے ملک کو تقسیم کرکے انڈین کو یونین اور پاکستان کی تشکیل کرنی چاہئے۔

6.6 براہ، راست کارروائی کا دن :

ہندو فرقہ واریت مسلم فرقہ واریت دونوں نے 1940 کی دہائی کے اوائل میں ایک دوسرے کو نقصان پہنچایا۔ مسلم لیگ نے 1942 کی ہندوستان چھوڑو تحریک کا کھل کر بائیکاٹ کیا۔ 1946 کے دستور ساز اسمبلی کے انتخابات میں مسلم لیگ نے وسطی قانون ساز اسمبلی میں مسلمانوں کے لئے مخصوص پورے 30 صوبائی نشستیں حاصل کرنے میں کامیاب رہی۔ کانگریس پارٹی اکثریت کی نشستیں اکٹھا کرنے میں کامیاب رہی۔ لیکن اب وہ مؤثر طور پر اس بات پر اصرار نہیں کرسکتی تھی کہ اس نے برطانوی ہندوستان کی پوری آبادی کی بات کی۔

1946ء میں سکریٹری آف اسٹیٹ پیتھک لارنس نے کانگریس مسلم لیگ کے تعطل کو حل کرنے کے لئے امید کے ساتھ ایک تین رکنی کابینہ مشن کی قیادت کی اور اس قیادت نے برطانوی اقتدار کو واحد ہندوستانی انتظامیہ میں منتقل کرنے کی امید کی تھی۔ کرپس بنیادی طور پر کابینہ مشن پلان کا مسودہ تیار کرنے کے ذمہ دار تھے۔ اس منصوبہ کے لئے تین درجہ کے فیڈریشن کی تجویز پیش کی گئی جو خارجہ امور، مواصلات، دفاع۔ اور صرف ان مالی معاملات کو سنبھالنے تک محدود رہے گی جو یونین کے معاملات کو سنبھالنے کے لئے درکار ہیں۔ برصغیر کو صوبوں کے تین بڑے گروہوں میں تقسیم کیا جانا تھا۔ گروپ اے، جس میں بمبئی ایوان صدر، مدراس ایوان صدر، متحدہ صوبے، بہار، اڑیسہ، وسطی صوبے کے ہندو اکثریتی صوبوں کو شامل کیا جائے۔ گروپ بی۔ جو مسلم اکثریتی صوبوں پر مشتمل ہوں۔ پنجاب، سندھ، شمال مغربی سرحد اور بلوچستان اور گروپ سی۔ مسلم اکثریتی بنگال اور ہندو اکثریتی آسام کو شامل کرنے کے لئے گروپ حکومتوں کو مرکز کو مختص معاملات کے علاوہ ہر چیز میں خود مختار ہونا چاہئے۔ ہر گروپ کے اندر موجود سلطنتوں کو بعد میں ان کے ہمسایہ صوبوں میں ضم کرنا تھا۔ مقامی صوبائی حکومتوں کو اپنے گروپ میں شامل ہونے کا انتخاب کرنا چاہئے جس میں انہوں نے خود کو پایا تھا۔ یا ان لوگوں کی اکثریت کو ایسا کرنے کی خواہش کرنی چاہئے۔

کانگریس قائدین کی طرح جناح نے بھی کابینہ مشن کی تجویز کو قبول کرلیا لیکن اس کے بعد در پردہ ہفتوں تک جاری رہنے والے مذاکرات کے بعد 29 جولائی 1946 کو مسلم لیگ نے کابینہ مشن پلان کو مسترد کرنے کی ایک قرارداد منظور کی اور ہندوستان بھر کے مسلمانوں سے 16 آگست کو احتجاج میں براہِ راست ایکشن ڈے منانے کا مطالبہ کیا۔ کلکتہ میں چار دن سے جاری فسادات اور ہلاکتوں نے ایک خوفناک تشدد کیا جس کے نتیجہ میں ہزاروں افراد ہلاک ہوگئے۔ گاندھی جو اس وقت تک ملک کو نظر انداز کرنے کی کسی بھی کوشش کی مزاحمت کررہے تھے، پاکستان کی تشکیل کے لئے مسلم لیگ کے مطالبہ پر انہیں بھی عمل پیرا ہونا پڑا۔

واویل کی جگہ لینے والا ماؤنٹ بیٹن تقسیم کی منصوبہ بندی اور اقتدار کی منتقلی کو موثر بنانے کے لئے بطور وائسرائے ہندوستان آیا۔

خلاصہ

- برٹش انڈیا میں فرقہ واریت مذہبی اصلاحات کی تحریکوں، آریہ سماج اور تھیوفیکل سوسائٹی سے ملی ہے جو ہندو مذہب کی نمائندگی کرتی ہے اور وہ وہابی اور خلافت تحریکوں کی نمائندگی کرتی ہے۔
- گائے کے تحفظ اسوسی ایشن اور گائے کے ذبح کو روکنے کے لئے ان کی کوششیں فسادات اور فرقہ واریت کو پھیلانے کا باعث بنیں۔
- سیاست میں مذہب کے استعمال اور اس کا نتیجہ شمالی ہندوستان میں پڑنے والے اثرات سے ہندوؤں اور مسلمانوں میں تعصب

12th History 6 ipage
Saturday, May 01, 2021 4:29:33 PM

پیدا ہوا۔

- 1946 میں کابینہ مشن پلان پر مبنی ایک نتیجہ تک پہنچنے میں جناح کی طرف سے رکاوٹ ہوئی اور براہِ راست ایکشن ڈے کے لئے بلایا گیا۔ کلکتہ میں خانہ جنگی جیسی صورت حال پیدا ہوگئی جس کے اختتام پر یہ ملک دو حصوں پر ہندوستان اور پاکستان میں تقسیم ہوگیا۔



مشق

I۔ صحیح جواب منتخب کریں:

1۔ مغل عہد کے دوران سرکاری اور عدالتی زبان .....تھی

(الف) اردو (ب) ہندی

(ج) مراٹھی (د) فارسی

2۔ لندن پریویوی کونسل میں منتخب ہونے والا پہلا ہندوستانی

(الف) رحمت اللہ سیانی (ب) سرسید احمد خان

(ج) سید امیر علی (د) بدرالدین طیب جی

3۔ دعویٰ (A) بنگال حکومت نے 1870 کے حکومتی فرمان سے مسلم پیشہ ور گروہوں کے ذہنوں میں اضطراب پیدا کر دیا۔

وجہ (R) اس نے ہندی کے ذریعہ اردو اور عدالتوں اور دفاتر میں اردو کے عربی رسم الخط کو تبدیل کیا۔

(a) A صحیح ہے اور R اس کی وضاحت نہیں کرتا ہے۔

(b) A صحیح ہے اور R اس کی وضاحت کرتا ہے۔

(c) A غلط ہے اور R صحیح ہے۔

(d) A اور R دونوں ہی غلط ہیں۔

4۔ دوقومی نظریہ کی پالیسی پیش کرنے والے پہلے شخص تھے

(الف) راجہ جی (ب) میکڈونلڈ

(ج) محمد اقبال (د) سروزیر حسن

5۔ 1937 کے انتخابات میں کانگریس نے کامیابی حاصل کی

(الف) 12 صوبے (ب) 7 صوبے

(ج) 5 صوبے (د) 8 صوبے

6۔ مسلم لیگ نے کانگریس کے خاتمہ کے اختتام پر یومِ نجات کا دن کے طور پر منایا

(a) 22 ڈسمبر 1940

(b) 5 فروری 1939

(c) 23 مارچ 1937

(d) 22 ڈسمبر 1939

7۔ جوڑ ملایئے :

فہرست 1 کو فہرست II کے ساتھ مماثلت کی فہرست بنائیں اور نیچے دئے گئے کوڈز کا استعمال کر کے صحیح جواب منتخب کریں۔

فہرست I	فہرست II
A۔ انی بسنت	1۔ علی گڑھ تحریک
B۔ سید احمد خان	2۔ دیانند سرسوتی
C۔ خلافت تحریک	3۔ تھیوسوفیکل سوسائٹی
D۔ سدھی مومنٹ	4۔ علی برادران

	A	B	C	D
(a)	3	1	4	2
(b)	1	2	3	4
(c)	4	3	2	1
(d)	2	3	4	1

8۔ مندرجۂ ذیل میں سے صحیح جواب کی طرف نشاندہی کریں۔

(i) سرسید احمد خان علی گڑھ تحریک کے بانی، ابتداء میں کانگریس کے حمایتی تھے۔

(ii) پنجاب ہندو سبھا کو 1909 میں قائم کیا گیا جس نے ہندو فرقہ وارانہ سیاست کی بنیاد رکھی

(a) بیان (i) اور (ii) صحیح ہیں

(b) بیان (i) اور بیان (ii) غلط ہیں

(c) بیان (i) غلط اور (ii) صحیح ہیں

(d) بیان (i) اور (ii) غلط ہیں

9۔ مسلم لیگ کے زیر اہتمام براہ راست ایکشن ڈے منعقد کیا گیا

(a) 25 ڈسمبر 1942 (b) 16 آگست 1946

(c) 21 مارچ 1937 (d) 22 ڈسمبر 1939

10۔ لارڈ واویل کی جگہ لینے والا

(الف) لنتھ گو (ب) پیتک لارنس

(ج) ماؤنٹ بیٹن (د) چیمس فورڈ

12th History 6 ipage
Saturday, May 01, 2021 4:29:33 PM

11۔ دعویٰ (A) برطانوی حکومت نے علیحدہ حلقہ انتخاب قائم کر کے فرقہ واریت کو پھیلانے کی پالیسی پر عمل کیا۔
سبب (R) عوام کو الگ الگ انتخابی حلقوں میں تقسیم کر دیا گیا تاکہ وہ اجتماعی طور پر ووٹ نہ ڈالیں

a۔ دعویٰ درست ہے لیکن وجہ اس دعویٰ کی وضاحت نہیں کرتی ہے
b۔ دعویٰ صحیح ہے اور وجہ غلط ہے۔
c۔ دعویٰ اور وجہ غلط ہے۔
d۔ دعویٰ درست ہے وجہ دعویٰ کی وضاحت کرتا ہے

12۔ مندرجۂ ذیل کو جوڑ لگائیں اور ذیل میں دئے گئے کوڈس کی مدد سے صحیح جواب منتخب کریں

A۔ ہندوازم کا احیاء	1۔ ایم۔ایس گولوالکر
B۔ خلافت کا خاتمہ	2۔ آریہ سماج
C۔ لالہ لجپت رائے	3۔ 1924
D۔ آر۔ایس۔ایس	4۔ پنجاب کی تقسیم ہندو اور مسلم صوبوں میں ہوئی

	A	B	C	D
(a)	2	4	3	1
(b)	3	4	1	2
(c)	1	3	2	4
(d)	2	3	4	1

II۔ مختصر جواب لکھیں۔

1۔ سرسید احمد خان نے انگریزوں کی حمایت کیوں کی؟
2 علاحدہ انتخابی حلقے پر ایک مختصر نوٹ لکھئے۔
3۔ آغا خان کی سربراہی میں مسلمانوں کی طرف سے گیا، مطالبات کئے گئے۔
4۔ 1923ء میں وارانسی میں منعقدہ چھٹی ہندو مہاسبھا کانفرنس پر ایک نوٹ لکھئے۔

III۔ مختصر جوابات لکھیں۔

1۔ 1921ء کے ملابار بغاوت کے بارے میں گاندھی جی کا کیا نظریہ تھا؟
2۔ مسلمانوں کی پہلی مرکزی سیاسی جماعت کے مقاصد کو اجاگر کریں۔
3۔ 1909ء کی منٹو مارلے اصلاحات کی اہمیت بیان کریں۔
4۔ 1927 میں مسلمانوں کی دہلی کانفرنس کی تجاویز کیا تھیں؟

IV۔ تفصیلی جوابات لکھئے:

1۔ برطانوی ہندوستان میں فرقہ واریت کی اصل اور ترقی کا پتہ لگائیں۔
2۔ برطانوی حکومت کی پھوٹ ڈالو اور حکومت کرو کی پالیسی نے ہندوستانی قوم پرستی پر کیا اثر ڈالا؟
3۔ ہندو قوم پرستی مسلم قوم پرستی اور ہندوستانی قومیت پرستی ملک کی تقسیم کے لئے یکساں ذمہ دار ہیں۔ کیسے؟

V۔ سرگرمیاں

1۔ 1875ء سے ہندوستان میں ہندو مسلم فسادات کا ایک جائزہ مرتب کریں۔
2۔ اس پر بحث کریں کہ ''مذہب عوامی دائرے میں آسکتا ہے۔ یا نہیں۔

حوالہ جات

1. Anil Seal, *The Emergence of Indian Nationalism*, Cambridge University Press, 1968.
2. S. Gopal, *British Policy in India, 1858-1905*, Cambridge University Press, 1992 (reprint).
3. K.N. Panikkar, *Communalism in India: A Perspective for Intervention* (New Delhi, Tulika, 1991)
4. Richard Gordon, "The Hindu Mahasabha and the Indian National Congress, 1915–1926", *Modern Asian Studies*, vol. 9, no. 2 (1975).
5. Chandini Saxena, "The Partition of India: Contestation, Appeasement and Culmination", *Proceedings of Indian History Congress*, Vol. 76 (2015).

12th History 6 ipage
Saturday, May 01, 2021 4:29:34 PM

فرہنگ الفاظ

communalism	سماجی وسیاسی گروہ بندی جو مذہبی یا نسلی وابستگی پر مبنی ہے۔	فرقہ واریت
nationalism	اپنی قوم کے مفادات پر زور دینے کی پالیسی یا نظریہ	قوم پرستی
Divide and Rule	چھوٹے چھوٹے گروہوں میں طاقت کے سب سے بڑے مراکز کو توڑنا	پھوٹ ڈالو اور حکمرانی کرو
revivalism	پرانے عمل کے رواج کی شکل کو بحال کرنے کی خواہش	حیات نو، احیاء
imperialism	ایک طاقتور ملک کا ایک کمزور ملک پر اپنا سیاسی یا اقتصادی قبضہ جمانا	آمریت
jizya	اس سے پہلے اسلامی سلطنتوں کے مسلمانوں کے علاوہ مذہبی گروہوں کے ذریعہ پول ٹیکس ادا کیا جاتا تھا۔	جزیہ
shariat	قرآن اور پیغمبرؐ کی تعلیم پر مبنی، اسلامی ضابطہ، اخلاق	شریعت
communal award	مذہب پر مبنی فیصلہ	فرقہ وارانہ انعام

12th History 6 ipage
Saturday, May 01, 2021 4:29:34 PM

اکائی 7

ہندوستانی قومی تحریک کا آخری مرحلہ

(Last Phase of Indian National Movement)

سیکھنے کے مقاصد

خود کی آگاہی کے لئے

- کرپس مشن اور اس کی ناکامی
- ہندوستان چھوڑ دو تحریک اور گاندھی جی کا قول ''کرو یا مرو''
- سبھاش چندر بوس اور انڈین نیشنل آرمی (آئی۔این۔اے)
- راجہ جی کی سمجھوتہ کی تجاویز اور واویل پلان
- رائل انڈین نیوی بغاوت (1946)
- ماؤنٹ بیٹن پلان اور تقسیم

تعارف

دوسری عالمی جنگ کا آغاز اور صوبوں میں کانگریس کے وزارء سے مشورہ کے بغیر ہندوستان کو جنگ میں شامل کرنے کے فیصلے نے انڈین نیشنل کانگریس کے رہنماؤں اور گاندھی کو مشتعل کر دیا، کانگریس کے وزراء نے احتجاج کرتے ہوئے استعفیٰ دے دیا۔ گاندھی نے کانگریس کے حوصلوں کو برقرار رکھنے کے لئے اکتوبر 1940 میں انفرادی ستیہ گرہ شروع کی۔ اسی اثناء میں سبھاش چندر بوس کے بطور کانگریسی صدر کے انتخاب نے گاندھی کو پریشان کر دیا اور یہ بات بوس کے استعفیٰ کا سبب بنی۔ بعد میں بوس نے اپنی فارورڈ بلاک پارٹی شروع کی۔ جرمنی اور سنگاپور کی طرف فرار ہونے کے بعد انھوں نے انڈین نیشنل آرمی کی تشکیل دی۔ اور کانگریس کی تحریک سے آزاد ہو کر اپنی انقلابی سرگرمیاں انجام دیں۔

کرپس مشن مارچ 1942 میں قوم پرستوں کو مطمئن کرنے کے لئے آیا تھا۔ لیکن اس مشن کی تجویز کچھ نتیجہ نہیں نکلا۔ گاندھی نے اگست 1942 میں ہندوستان چھوڑ دو تحریک چلانے کا فیصلہ کیا۔ انگریزوں نے کانگریس کے تمام ممتاز رہنماؤں کو گرفتار کیا۔ اور اس تحریک کو مضبوط ہاتھوں سے روک دیا۔ گاندھی مئی 1944 تک جیل میں بند رہے۔ پھر کابینہ مشن آیا۔ جس کا منصوبہ آخر کار کانگریس نے قبول کر لیا۔ تاہم، جناح اور مسلم لیگ نے اپنے پاکستان کے مطالبے پر قائم رہتے ہوئے براہ راست 'ایکشن ڈے پروگرام' کا اعلان کیا، جس سے مشرقی بنگال میں فرقہ وارانہ فسادات بھڑک اٹھے۔ گاندھی نے اپنے دورے کا آغاز' فسادات سے متاثرہ 'نوکالی' کے علاقہ میں میں کیا تھا۔ راجہ جی کا سمجھوتہ کرنے والا فارمولہ اور واویل منصوبہ اور شملہ کانفرنس جو موخر الذکر منصوبہ پر غور کرنے کے لئے بلائی گئی تھی۔ اس تعطّل کو حل کرنے میں اس سے مدد نہیں ملی۔ اسی دوران میں رائل انڈین نیوی نے بغاوت کر دی، جس نے انگریزوں کو اشارہ دیا کہ وہ آزادی کے عمل کو تیز کر دیں۔ مونٹ بیٹن کو ملک کی آزادی اور ہندوستان اور پاکستان کی تقسیم کی نگرانی کے لئے گورنر جنرل مقرر کیا گیا۔

انفرادی ستیہ گرہ Individial Satyagraha

ماضی کے برعکس، جہاں گاندھی کی مہم (مشکل کام، جنگ، لڑائی) نے بڑے پیمانے پر کردار ادا کیا تھا۔ گاندھی نے انفرادی ستیہ گرہ کی حکمت عملی اپنانے کا فیصلہ کیا۔ تاکہ فاسیزم کے خلاف جنگ میں رکاوٹ نہ ڈالی جائے۔ ستیہ گرہیوں کو گاندھی نے اپنے ہاتھوں سے چنا تھا اور ان کا مطالبہ جنگ میں حصہ لینے کے خلاف تبلیغ کرنے کے لئے ان کی

12th History 7 UM
Saturday, May 01, 2021 3:15:43 PM

آزادی اظہار پر زور دینے محدود تھا۔ ضلع مجسٹریٹ حاکم فوج داری' کو احتجاج کی تاریخ، وقت اور جگہ سے آگاہ کرنا تھا۔ مقررہ وقت پر وہاں پہنچنے پر اور عوامی طور پر وہاں مندرجۂ ذیل اعلان کریں۔ 'افراد قوت یا پیسوں سے برطانوی جنگ کی کوششوں میں مدد کرنا غلط ہے۔ قابل تعریف کوشش صرف یہی ہے۔ کہ 'عدم تشدد' کے ساتھ جنگ کی تمام کوششوں کا مقابلہ کرنا اور اپنی گرفتاری پیش کرنا تھا۔



پانار آشرم، مہاراشٹرا

اس پروگرام کا آغاز 17/اکتوبر 1940 کو وینوبھیو نے مہاراشٹرا میں اپنے پانار آشرم کے قریب ستیہ گرہ پیش کرتے ہوئے کیا۔ گاندھی نے ڈسمبر 1940 میں ستیہ گرہ معطل کو کر دیا۔ اسے کچھ تبدیلیوں سے بحال کیا گیا اور گروپوں نے جنوری 1941 سے ستیہ گرہ پیش کیا۔ اور با لآخر اگست 1941 میں اسے واپس لے لیا گیا۔

اگسٹ کی پیشکش: (August Offer)

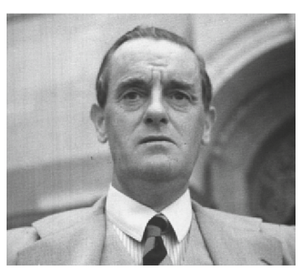

لارڈ لن لیتھگو

وائسرائے لارڈ لن لیتھگو (Lord Linlithgow) کی اگسٹ کی پیش کش پر کانگریس کا ردعمل انفرادی ستیہ گرہ تھا۔ 1940ء کو لن لتھگو نے مندرجۂ ذیل پیش کش کی 'کچھ غیر مخصوص مستقبل میں تسلط (Dominion) کی حیثیت، اس میں مزید ہندوستانیوں کو جگہ دینے کے لئے وائسرائے کونسل یا مجلس عاملہ کی توسیع، اس میں ہندوستانیوں کے ساتھ جنگی مشاورتی کونسل کا قیام، اقلیتوں کے حقوق کو تسلیم کرنا، اور یہ وعدہ ہے کہ جنگ کے بعد آئندہ کسی تاریخ میں ہندوستانی عوام کے آئین کا مسودہ تیار کرنے کے حق کو تسلیم کیا جائے۔

کانگریس سے بوس کو ہٹانا :
(Removal of Bose from Congress



سبھاش چندر بوس

آگست کی پیشکش کے لئے کسی سمجھوتے پر بات چیت کرنے میں بہت دیر ہو چکی تھی۔ کانگریس اس وقت اپنی اہمیت کھو رہی تھی۔ کانگریس کی رکنیت جو 1938-39 میں 4.5 ملین تھی 1940-41 کے سال کم ہو کر 1.4 ملین ہوگئی۔ سبھاش چندر بوس کو کانگریس میں الگ تھلگ کر دیا گیا۔ کیونکہ تنظیم کے اعلیٰ قائدین نے ان کے ساتھ تعاون سے انکار کر دیا۔ بوس نے استعفیٰ دے دیا۔ اور AICC کے کلکتہ اجلاس میں نے راجندر پرساد کو صدر منتخب کیا گیا۔ بوس نے کانگریس کے اندر کام کرنے کے لئے فارورڈ بلاک (Forward Block) کی بنیاد رکھی۔ اور بالآخر اگست 1939 میں تنظیم کے تمام عہدوں سے انھیں ہٹا دیا گیا۔

لاہور قرارداد: (Lahore Resolution)

نوآبادیاتی حکومت کی طرف سے دکھایا گیا تکبر اس کے مستقبل کی کسی تاریخ میں ہندوستانیوں کو اختیارات دینے اور کانگریس کی طرف سے جنگ کے بعد مکمل آزادی کے مطالبہ کے درمیان ایک نقطۂ اتحاد پر اتفاق کے لئے انگریز حکومت انکار کر رہی تھی۔ کانگریس نے جنگ کے خاتمے کے بعد آزادی کے وعدہ کا مطالبہ کرنے کی شرط پر جنگ کی کوششوں کی حمایت کی تھی۔ ایک اور ترقی کے لحاظ سے یہی مسلمانوں کیلئے علحدہ ملک کا مطالبہ تھا۔ اگرچہ مشرقی اور شمال مغربی ہندوستان میں مسلم اکثریتی خطوں پر مشتمل علحدہ یونٹ یا اکائیوں کی ابتداء 1930 کی دہائی سے جاری تھی۔ لیکن 23 مارچ 1940 کو لاہور میں ہونے والی قرارداد اپنا الگ ایک امتیاز رکھتی تھی۔

اس بات کے کافی ثبوت موجود ہیں، کہ نوآبادیاتی انتظامیہ کے ذریعہ مسلم لیگ اور اس کے ساتھیوں کو اس طرح کے مطالبے کے لئے جانے کی ضروری ترغیب دی گئی تھی۔ اس قرارداد کے بعد نوآبادیاتی حکمرانوں کو انڈین نیشنل کانگریس کے ساتھ بات چیت سے انکار کرنے کی ہمت کا ایک خاص احساس ہوا۔ اس کے باوجود وہ جنگ کی کوششوں میں ان سے تعاون لیتے تھے۔

بہت سی حیثیتوں سے اس وقت کی کانگریس تنظیمی لحاظ سے کمزور

12th History 7 UM
Saturday, May 01, 2021 3:15:44 PM

تھی۔ مزید براں، اس کے رہنما اس خیال پر کار بند تھے کہ برطانوی جنگ کی کوششوں نے محوری طاقتیں جرمنی، اٹلی اور جاپان کے فاشسٹ (facist) ہونے اور جمہوریت کے لئے خطرہ ہونے کی وجہ سے حمایت کا مطالبہ کیا۔ بوس وہ واحد رہنما تھے جنھوں نے اتحادی افواج کے ساتھ عدم تعاون اور محوری طاقتوں کے ساتھ متحرک طریقہ سے تعاون کے خواہاں تھے۔

یہ سب 1940 کے اہم نشان لگانے والے تھے۔ تاہم جنوب مشرقی ایشیاء میں جاپانی پیش قدمی اور برطانوی فوج کے ٹوٹ جانے کے ساتھ ہی معاملات جلد ہی تبدیل ہو گئے۔ اس سے نو آبادیاتی حکمرانوں میں آزادی کا عہد پورا کرنے سے بڑھ کر ہندوستان میں جنگی کوششوں کے لئے تعاون کو یقینی بنانے کے سلسلہ میں تیزی لانے کا احساس پیدا ہوا۔ ونسٹن چرچل Winston Churchill (جس نے جنگی کابینہ کی سربراہی کی تھی) نے سر اسٹافورڈ کرپس Stafford Cripps) کو کانگریس سے بات کرنے کے لئے روانہ کیا۔

7.1 کرپس مشن (Cripps Mission):

جاپان پر زبردست حملہ جنوب-مشرقی ایشیاء : (Japan Storm South - East Asia)

سال 1941 اتحادی افواج کیلئے بُرا تھا۔ فرانس پولینڈ، بیلجیم، ناروے اور ہالینڈ، جرمنی کے سامنے شکست کھا گئے اور برطانیہ کو بھی تباہی کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ ہندوستان کے لئے اہم بات جاپان کا جنوب مشرقی ایشیاء کی طرف پیش قدمی تھی۔ یہ پرل بندرگاہ پر حملہ کے ساتھ ہی ہو رہا تھا، جہاں 7 دسمبر 1941 کو جاپانی جنگی طیاروں نے امریکی بندرگاہ پر زبردست بمباری کی، امریکی صدر ایف، ڈی، روس ویلٹ اور چین کے صدر چیانگ کائی شیک جاپان کو آگے بڑھنے سے روکنے کے سلسلہ میں فکرمند تھے۔ اس طرح ہندوستان اپنے راڈر پر آ گیا اور دونوں نے برطانوی وزیر اعظم چرچل پر دباؤ ڈالا کہ وہ ہندوستانی عوام سے جنگ کیلئے تعاون کو یقینی بنائے۔

1941 کے آخر تک، جاپانی افواج نے فلپائن، انڈوچین، انڈونیشیاء، ملیشیاء اور برما کے راستے داخل ہوئیں ان حالات میں آگے چل کر انڈین نیشنل آرمی (INA) تشکیل پائی اور شمال مشرق میں ہندوستان کے دروازے کھٹکھٹانے کے منتظر تھے۔ جس طرح سے جنوب مشرقی ایشیائی خطے میں گر پڑے۔ اس سے برطانیہ اور انڈین نیشنل کانگریس کیلئے خدشات بڑھ گئے۔ برطانوی افواج بغیر کسی مزاحمت کے بھاگ کھڑی ہوئیں۔ برطانوی ہندوستانی فوج کے ہندوستانی سپاہی جاپانی افواج کے رحم کرم کے محتاج ہو گئے تھے۔ ان حالات میں آگے چل کر انڈین نیشنل آرمی (INA) تشکیل پائی، اس کے بارے میں اس سبق میں تفصیل سے پڑھیں گے۔ چرچل کو خدشہ تھا کہ کلکتہ اور مدراس جاپانیوں کے ہاتھ آ جائیں گے۔ کانگریس کے رہنماؤں کے ذہنوں میں بھی اسی طرح کے خیالات چل رہے تھے۔ اور وہ بھی جنگ کی کوششوں میں تعاون کی پیشکش کیلئے کوئی معزز راستہ تلاش کرنے کے لئے بے چین تھے۔

اس صورتِ حال میں ہی کانگریس کی ورکنگ کمیٹی نے ڈسمبر 1941 میں جنگی کوششوں کے ساتھ تعاون کی پیشکش کے لئے ایک قرار داد منظور کی۔ جس کے تحت برطانیہ نے جنگ کے بعد ہندوستان کو آزادی دینے کا وعدہ کیا تھا۔ اور فوری طور پر ہندوستانیوں کی طرف کافی حد تک اقتدار کی منتقلی کی تھی۔

کرپس کی آمد

مارچ 1942 میں سر اسٹافورڈ کرپس کی سربراہی میں ایک وفد ہندوستان پہنچا۔ چرچل کے ماتحت جنگی کابینہ میں لیبر پارٹی کے نمائندے کرپس کو اس مشن میں ساکھ دینے کیلئے وفد کی سربراہی کے لئے منتخب کیا گیا۔ ہندوستان روانگی سے قبل انھوں نے اعلان کیا کہ ہندوستان میں برطانوی پالیسی کا مقصد ''ہندوستان میں خود کی حکومت کا جلد از جلد قیام ہے''۔ لیکن بات چیت شروع کرنے سے پہلے انھوں نے جو مسودۂ اعلان پیش کیا وہ آزادی سے کہیں کم رہا۔

کرپس کی تجاویز (Cripps Proposal)



سر اسٹافورڈ

کرپس نے جنگ کے بعد تسلط کی حیثیت اور آئین سازی کا ادارہ دینے کا وعدہ کیا۔ آئینی ادارہ کا حصہ جزوی طور پر صوبائی اسمبلیوں کے ذریعہ منتخب کیا جانا تھا جو شاہی ریاستوں کے نامزد ممبران تھے۔ اس مسودہ میں پاکستان کے امکان کو بھی واضح کیا گیا تھا۔ اس میں کہا گیا ہے کہ کوئی بھی صوبہ جو نئے آئین کو قبول کرنے کیلئے تیار نہیں ہے۔ انہیں آئندہ اپنی حیثیت سے متعلق برطانیہ کے ساتھ الگ معاہدہ کرنے کا حق حاصل ہوگا۔ اس مسودہ میں کوئی نئی بات نہیں تھی۔ نہرو کو بعد میں یاد آیا جب میں پہلی بار یہ تجاویز پڑھی تو شدید افسردہ ہونے لگا۔

12th History 7 UM
Saturday, May 01, 2021 3:15:45 PM

کرپس کی تجاویز کو مسترد کرنا (Rejection of Cripps Proposal)

تسلط کی حیثیت کی پیشکش بہت کم تھی۔ کانگریس نے دستور ساز ادارہ کے لئے نامزد ممبران کے خیال کو بھی مسترد کیا اور صوبوں کی طرح شاہی حیثیت رکھنے والی ریاستوں میں بھی انتخابات کی خواہش کی۔ ان سب سے بڑھ کر تقسیم کا امکان تھا۔ مذاکرات ٹوٹ پھوٹ کے پابند تھے اور یہ ہو کر رہا۔

موتی (Pearl) بندرگاہ حملے کے بعد کانگریس کے لئے اختیار

عام طور پر ہندوستانیوں کے لئے اور خاص طور پر گاندھی کی جانب سے آزادی کے لئے چلائی جانے والی انڈین نیشنل تحریک کے تعلق سے چرچل کا رویہ اس سے قبل بھی ایک توہین آمیز تھا۔ چرچل اس وقت بھی تبدیل نہیں ہوا۔ جب برطانیہ کو جنگی کوششوں میں ہندوستانیوں کی اشد ضرورت تھی۔ لیکن اس پر امریکہ اور چین کا دباؤ پڑا۔

اس دوران انڈین نیشنل کانگریس کو دھکا دے کر ایک طرف کنارے کر دیا گیا۔ یہ دو طریقوں سے ہوا: ایک طرف نو آبادیاتی حکومت کا آزادی کی کسی بھی یقین دہانی کے خلاف ڈٹ جانے والا موقف اور سبھاش چندر بوس کی آزادی کی جنگ میں محور طاقتوں کے ساتھ ہاتھ ملانے کی مہم، بوس نے مارچ 1942 میں جرمنی کے نشریاتی ادارہ آزاد ہند ریڈیو پر ہندوستان کے عوام سے خطاب کیا تھا۔ یہ وہ تناظر تھا جس میں گاندھی نے ہندوستان چھوڑو کی تحریک کے بارے میں سوچا تھا۔

7.2 ہندوستان چھوڑو تحریک (Quit India Movement)

مئی 1942 میں گاندھی نے انڈین نیشنل کانگریس کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کے لئے خود کو مصروف کر لیا۔ گاندھی کا اس بار بڑے پیمانے پر جدو جہد شروع کرنے کا فیصلہ تھا۔ تاہم، راجہ جی سے اتنا ہی تحفظ ملا۔ جتنا نہرو سے ملا تھا۔ اس وقت احتجاج کے لئے حالات ٹھیک تھے۔ اشیاء کی قیمتوں میں کئی گنا اضافہ ہو گیا تھا۔ اور ملک میں اناج کی بھی قلت تھی۔

وردہ میں کانگریس کا اجلاس (Congress Meeta at Wardha)

اسی تناظر میں انڈین نیشنل کانگریس کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس 14 جولائی 1942 کو وردہ میں ہوا۔ اجلاس میں عوامی سطح پر سول نافرمانی تحریک چلانے کا عزم کیا گیا۔ سی۔ راجہ جی اور بھولہ بھائی دیسائی جنھیں اس وقت تحریک چلانے کے خلاف تحفظات حاصل تھے۔ انھوں نے کانگریس کی ورکنگ کمیٹی سے استعفیٰ دے دیا۔ نہرو ان لوگوں میں شامل ہونے کے باوجود جو تحریک چلانا نہیں چاہتے تھے۔ اس کے باوجود وہ ورکنگ کمیٹی میں اکثریت کے فیصلہ کے پابند ہو گئے۔

کرو یا مرو : (Do or Die)

کرپس مشن کی نشاندہی کرنے والی فضولیت نے گاندھی اور نہرو کو پہلے کے مقابلے میں انگریزوں کے خلاف ترش رو بنا دیا۔ گاندھی نے اس کا اظہار 16 مئی 1942 کو ایک پریس انٹرویو میں کیا: جہاں انھوں نے کہا کہ 'ہندوستان کو خدا کے لئے چھوڑ دو'۔ اگر یہ بہت زیادہ ہے، تو پھر اسے انتشار پر چھوڑ دو۔ یہ حکم منظّم انتشار کو دور کر دے گا۔ اور اگر وہاں مکمل لاقانونیت ہو تو میں اسکا قطرہ مول لے سکتا ہوں۔ مہاتما نے لوگوں سے 'کرو یا مرو' کا مطالبہ کیا۔ اور اس تحریک کو 'لڑائی ختم کرنے'' کے طور پر بلایا گیا۔



مہاتما گاندھی

ہندوستان چھوڑ دو : (Quit India)

نو آبادیاتی حکومت نے صبر و انتظار نہیں کیا۔ حکومت کی طرف سے گاندھی سمیت انڈین نیشنل کانگریس کے تمام رہنماؤں کو 9 اگست 1942 کو صبح سویرے گرفتار کر لیا گیا۔ ہندوستانی عوام نے بھی صبر و انتظار نہیں کیا۔ صبح سویرے ہونے والی گرفتاریوں کا فوری ردِعمل تقریباً تمام شہروں میں ہڑتالوں کی شکل میں سامنے آیا۔ جہاں پولیس کے ساتھ اکثر لوگوں نے سخت ٹکر لی۔ ہندوستان بھر میں صنعتی کارکنان ہڑتال پر چلے گئے۔ جمشید پور میں ٹاٹا اسٹیل پلینٹ کو ہڑتالی کارکنوں نے 20 اگست سے شروع ہونے والے ہڑتال کے بعد 13 دن کے لئے بند کر دیا۔ احمد آباد میں ٹیکسٹائیل کے کارکنوں نے تین ماہ سے زیادہ عرصے تک کام بند کر دیا۔ ہندوستان کے تمام صنعتی شہروں میں متنوعہ مدت کے لئے ہڑتال جاری رہی۔

وحشیانہ جارحیت

نو آبادیاتی حکومت نے وحشیانہ جبر کے ساتھ جواب دیا اور پولیس نے کئی جگہوں پر فائرنگ کی، یعنی گولیاں چلائیں۔ احتجاج کو دبانے کے لئے فوج کو طلب کیا گیا تھا۔ تحریک کی شدت اور جبر کو اس حقیقت سے

12th History 7 UM
Saturday, May 01, 2021 3:15:46 PM

بخوبی سمجھا جا سکتا ہے کہ مجموعی طور پر 57 بٹالینس (Battalinos) طلب کی گئیں ۔ مظاہرین پر حملے کرنے کیلئے ہوائی جہاز استعمال کئے گئے ۔ اسکی رفتار اور اسکی شدت اس قدر تھی کہ لن لیتھگو نے، چرچل کو لکھا، 'کہ 1857، کے غدر کے بعد سے اب تک کی یہ سب سے سنگین بغاوت اور احتجاج ہے، جس کی شدت اور جدت فوجی سلامتی کی وجوہات کی بناء پر دنیا سے پوشیدہ ہیں'۔

اگر چہ احتجاج کے اس مرحلہ میں خاص طور پر شہری، جس میں صنعتی کارکنان اور طلباء شامل تھے، ظالمانہ طاقت کے ذریعہ احتجاج کو ختم کیا گیا، لیکن یہ بغاوت ختم نہیں ہوئی۔ یہ اپنے دوسرے مرحلے میں دیہات میں پھیل گئی۔ 1942 کے اپریل اور اگسٹ کے درمیانی عرصے میں ریکارڈ شدہ ایشیائی خوردونوش کی قیمتوں میں 60 گنا اضافہ نے ناراضگی کا بیج ڈال دیا۔ اس کے علاوہ کانگریس کے ان رہنماؤں نے خاص طور پر اندر موجود سوشلسٹ (اشتراکی) جو 9 اگسٹ کو گرفتاری سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ انھوں نے دیہی علاقوں میں انھوں نے نوجوانوں کو گوریلہ کاروائیوں میں منظّم کیا۔

تشدد کا پھیلنا: (Out break of voilence)

ستمبر 1942 کے آخر میں اس تحریک نے ٹیلی گراف لائنوں، ریلوے اسٹیشنوں اور پٹریوں اور سرکاری دفاتر میں آگ لگا نے مواصلاتی سہولیات پر حملوں جیسی تباہی کی شکل اختیار کر لی۔ یہ تشدد پورے ملک میں پھیل گیا اور مشرقی متحدہ صوبوں، بہار، مہا راشٹر، اور بنگال میں سب سے زیادہ شدید تھا۔ یہاں تک کہ باغیوں نے نو آبادیاتی انتظامیہ سے آزادی حاصل کر کے اپنی خودمختار قومی حکومتیں قائم کی۔ اس کی ایک مثال بنگال کے میدنا پور ضلع میں 'تملک جاتیہ سرکار' تھی۔ جو ستمبر 1944 تک جاری رہی، ستارہ میں یہ ایک متوازی حکومت تھی۔

جے پرا کاش نارائن، اچیوت پٹوردھن، آصف علی، یوسف مہرالی، اور رام منوہر لوہیا، جیسے سوشلسٹوں نے قیادت فراہم کی 10 فروری 1943 کو گاندھی کے 21 روزہ جیل میں، بھوک ہڑتال نے ایک اہم موڑ کی نشاندہی کی۔ اور اس تحریک کو (اور یہاں تک کے محدود معنی میں تشدد کو بھی) ایک زبردست دھکا دیا۔

تحریک کا پھیلاؤ اور شدت (Spread and intesity of Movement)

اس تحریک کے پھیلاؤ اور اس کی شدت کا اندازہ اس حد سے لگایا جا سکتا ہے کہ نو آبادیاتی انتظامیہ اس کو ختم کرنے کے لئے جو طاقت استعمال کرتی تھی۔ 1943 کے آخر تک ہندوستان بھر میں گرفتار افراد کی تعداد 91.836 اس عرصے میں پولیس نے 1060 افراد کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ اسی دوران پولیس کی 208 چوکیاں، 332 ریلوے اسٹیشن اور 945 پوسٹ آفس تباہ یا خراب ہو گئے۔ کم از کم 205 پولیس اہلکار ناکارہ ہو کر باغیوں میں شامل ہو گئے۔ مشرقی متحدہ صوبوں میں اعظم گڑھ کے ضلعی کلکٹر کی حیثیت سے خدمات انجام دینے والے R.H.Niblett کو باغیوں کے ساتھ نرم سلوک کرنے پر ملازمت سے ہٹا دیا گیا تھا۔ اس کی ڈائری میں یہ درج ہے کہ انگریزوں نے 'آگ لگانے والی پولیس' کو حکم دیتے ہوئے کئی میلوں تک دیہات میں آگ لگا دی' اور وہ پاداش اس دن کی حکمرانی 'بن گئی تھی ہے'۔ اس گاؤں کے تمام لوگوں پر اجتماعی جرمانے عائد کئے گئے، جہاں عوامی جائیداد کو تباہ کیا گیا۔

خفیہ ریڈیو: (Clandestine Radio)

ہندوستان چھوڑو تحریک کی ایک اور نمایاں خصوصیت باغیوں کا خفیہ ریڈیو کا استعمال تھا۔ پریس سنسر ہونے کے بعد باغیوں نے ممبئی سے ایک خفیہ ریڈیو نشریاتی نظام قائم کیا۔ ٹرانس میٹر ایک جگہ سے دوسری جگہ شہر اور اس کے آس پاس منتقل کیا گیا تھا۔ اوشاء مہتا ء خفیہ ریڈیو کا رروائیوں کے پیچھے ایک طاقت تھی اور اس کی نشریات کافی دور تک یعنی مدارس تک بھی سنی جاتی تھیں۔

بھارت چھوڑو تحریک نو آبادیاتی ریاست کے خلاف اب تک کا سب سے طاقتور حملہ تھا۔ اس تحریک میں کانگریس، سوشلسٹ، اور فارورڈ بلاک شامل تھے۔ اس تحریک نے لوگوں کے بے مثال اتحاد کا مشاہدہ کیا اور ایسا پیغام بھیجا کہ نو آبادیاتی حکمران اسے نظر انداز نہیں کر سکتے تھے۔

گاندھی کی رہائی (Release of Gandhi)

صحت کے ساتھ گاندھی کی جیل سے رہائی 6 مئی 1944 تعمیری پروگرام کی بحالی کا باعث بنی۔ کانگریس کمیٹیوں نے اپنے لباس میں سر گرمیاں شروع کی۔ اور ہندوستان چھوڑو تحریک کے بعد کانگریس پر

12th History 7 UM
Saturday, May 01, 2021 3:15:47 PM

عائد پابندی کا خاتمہ ہوا۔ اس دوران نوآبادیاتی حکومت نے مذکرات کا لائحہ عمل پیش کیا۔ لارڈ آرکیبالڈ وایویل، (جنھوں نے اکتوبر 1943 میں لنلتھگو کی جگہ وائسرائے کی حیثیت سے جگہ لی تھی) انہوں نے مذاکرات کے ایک اور دور کی طرف کام کرنا شروع کر دیا تھا۔ پیغام صاف تھا: انگریز کے پاس مذاکرات کے سواء کوئی چارہ کار نہیں تھا۔

7.3 نیتاجی سبھاش چندر بوس اور INA



INA کے ساتھ بوس

ہندوستانی فوج کا ایک بڑا دستہ جنوب مشرقی ایشیائی ممالک پر عارضی طور پر متعین کر دیا گیا تھا۔ جو سلطنت برطانوی ریاست کا حصہ تھا۔ وہ ملایا برما اور کہیں اور تھے۔ تاہم وہ افواج جاپانی فوج کے سامنے کھڑی نہیں ہوسکی۔ جنوب مشرقی ایشائی محاز (میدان) میں برطانوی ہندوستانی فوج کا حکم محض جنگی قیدیوں (pows) کی حیثیت سے پیچھے کر دیا گیا، ہندوستان سے نہیں تھے۔

ملایا میں برطانوی ہندوستانی فوج کے افسر موہن سنگھ نے مدد کے لئے جاپانیوں سے رابطہ کیا۔ اور انھیں اس بات کا موقع ملا۔ جاپان کے مفادات زیادہ تر چین کو نوآبادیاتی بنانے میں مضمر تھے، ہندوستان سے نہیں تھے۔ جاپانیوں کے ساتھ ہندوستانی جنگی قیدی موہن سنگھ کی قیادت (کمانڈ) میں رہ گئے تھے۔ سنگاپور کے جاپانی افواج کے زوال نے جنگی قیدیوں کی طاقت کو مزید بڑھا دیا۔ اور موہن سنگھ کے پاس اس کی کمانڈ میں اب pows 45,000 جنگی قیدی تھے۔ ان میں سے موہن سنگھ نے 1942 کے آخر تک انڈین نیشنل آرمی میں اندازاً 40,000 لوگوں کا اندراج کیا تھا۔ خطے میں ہندوستانیوں نے INA کو جاپانی توسیع پسندی کے خلاف سفارشی کے طور پر دیکھا۔ جتنا کمانڈر اور دیگر افسروں کا خیال تھا۔ کہ یہ فوج صرف انڈین نیشنل کانگریس کی دعوت پر ہی مارچ کرے گی۔

2 جولائی 1943 کو سبھاش چندر بوس سنگاپور پہنچے۔ وہاں سے وہ ٹوکیو گئے۔ اور وزیر اعظم ٹوجو سے ملاقات کے بعد جاپانی رہنما نے اعلان کیا کہ ان کا ملک ہندوستان میں علاقائی توسیع کا خواہاں نہیں ہے۔ بوس سنگاپور واپس آئے 21 اکٹوبر 1943 کو آزاد ہندوستان کی عارضی حکومت کا قیام عمل میں آیا۔ اس عارضی حکومت نے برطانیہ اور دیگر اتحادی ممالک کے خلاف جنگ کا اعلان کیا۔ محوری طاقتوں نے بوس کی عارضی حکومت کو اس کی حلیف (حکومت) تسلیم کر لیا۔

اگست 1939 میں انڈین نیشنل کانگریس نے بوس کے خلاف کارروائی کی اور بنگال کانگریس کمیٹی کے صدر سمیت سبھی عہدوں سے دست بردار ہو جانے کے بعد بوس نے انتخابی مہم چلانے کے لئے پورے ہندوستان میں اپنے عہدے کی حمایت کے لئے اپنے آپ کو متحرک کیا۔ انھیں انگریزوں نے 3 جولائی 1940 کو (ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ) کے تحت گرفتار کیا تھا۔ اور انہیں مسلسل نگرانی میں رکھا گیا تھا۔ جیسے جیسے یورپ میں جنگ بڑھ رہی تھی بوس کو یقین تھا کہ جرمنی کی جیت ہوگی۔ انھوں نے اس خیال کو پروان چڑھانا شروع کیا کہ محوری طاقتوں سے ہاتھ ملا کر ہندوستان کی آزادی حاصل کی جاسکتی ہے۔ 17-16 جنوری 1941 کی آدھی رات کو بوس کلکتہ سے باہر چلے گئے اور وہ مارچ کے آخر میں اٹلی کے پاسپورٹ پر کابل اور سوویت یونین سے ہوتے ہوئے برلن پہنچ گئے۔ بوس نے برلن میں ہٹلر اور گوئبلز سے ملاقات کی۔ دونوں نازی رہنما نے سرد مہری دکھائی اور انھوں نے صرف آزاد ہند ریڈیو قائم کرنے میں رعایت دی تھی۔ ہٹلر اور اس کے معاونین کے ساتھ حوالگی سے کچھ زیادہ حاصل نہیں ہوا۔ جرمنی کو جب الٹے ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑا تو بوس جولائی 1943 میں سنگاپور چلے گئے۔

سبھاش اور INA

بوس نے عام شہریوں کو بھی INA میں شامل کیا۔ اور رجمنٹ میں سے ایک عورت بھی شامل تھی۔ INA کی جھانسی رانی کی قیادت ایک میڈیکل ڈاکٹر آزادی کی لڑائی لڑنے والے اموسوامی ناتھن کی بیٹی ڈاکٹر لکشمی مداراسی نے کی۔ 6 جولائی 1944 کو سبھاش چندر بوس نے گاندھی کو رنگون سے ایک پیغام دیا۔ آزاد ہند ریڈیو پر انھیں بابائے قوم کا نام دیتے ہوئے، بوس نے گاندھی سے ان سے دعائے برکت کی اپیل

12th History 7 UM
Saturday, May 01, 2021 3:15:48 PM

کی ،جس میں انھوں نے ''ہندوستان کی آزادی کی آخری جنگ'' کی وضاحت کی تھی۔

جنگ میں محوری طاقتوں کے ساتھ INA

شاہ نواز کی زیر قیادت INA کی ایک بٹالین جاپانی فوج کے ہمراہ امپال میں مارچ کیا۔ یہ 1944 کے اواخر میں تھا۔ اور محوری طاقتیں بشمول جاپانی افواج ہر طرح سے مشکلات میں پڑ گئی۔ امپال مہم کامیاب نہیں ہوسکی اور جاپانی سن 1945 کے وسط میں برطانوی کمانڈ کے سامنے آخری ہتھیار ڈالنے سے پہلے ہی پسپائی اختیار کر لی۔ شاہ نواز اوران کے INA کے سپاہی قیدی ہوگئے۔ اوران پر غدّاری کا الزام لگایا گیا تھا۔

INA کے مقدمہ کی سماعت :(INA Trail)

INA کے مقدمات کی سماعت نئی دہلی کے لال قلعے میں ہوئی۔ انڈین نیشنل کانگریس نے INA فوجیوں کے دفاع میں اپنے بہترین وکلاء میدان میں اتارے۔ نہرو، جنھوں نے سن 1920 کی شروعات میں ہی، گاندھی کے عدم تعاون کے مطالبے کا جواب دیتے ہوئے اپنا قانونی عمل ترک کر دیا تھا، انھوں نے اپنا کالا رنگ کا لباس پہن کر دفاع میں حاضر ہوگئے۔ اگر چہ INA نے عسکری طور پر زیادہ کامیابی حاصل نہیں کی لیکن ان کے مقدمہ کی سماعت نے عوام کو بہت زیادہ متاثر کیا۔

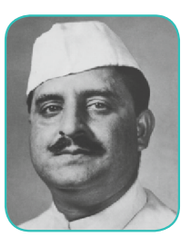

شاہ نواز خان



پی کے۔ سہگل



جی یس۔ ڈھلن

نوآبادیاتی حکومت کے تکبر نے ایک بار پھر بڑے پیمانے پر عوامی تحریک کو ابھارا۔ انڈین نیشنل کانگریس ، شملہ کانفرنس (25 جون اور 14 جولائی 1945) میں تباہی کے بعد ملک بھر میں جلسوں کے ذریعہ عوام تک پہنچنے میں کامیاب رہی۔ (1935 کے ایکٹ کے تحت) ہونے والے انتخابات میں INA کو تمام اجلاسوں میں نمایاں مقام حاصل ہوگیا جب کہ کانگریس کو انتخابات میں اٹھا کر پھینک دیا گیا اور اسی بات کی توقع کی جارہی تھی۔

اسی تناظر میں نو آبادیاتی حکمرانوں نے INA کے تین نامور افسران شاہ خان، پی کے۔ سہگل اور جی یس ڈھلن کو مقدمہ کی سماعت کے لئے بھیج دیا۔ ہندوستان میں پریس نے تمام تر ہمدردی کے ساتھ ان سماعتوں کی اطلاع دی۔ اور ادارتی مضامین کے ذریعہ فوجیوں کو فوری طور پر رہا کرنے کی کوشش کی۔ INA ہفتہ میں فوجیوں کی رہائی کا مطالبہ کرتے ہوئے ملک بھر میں جلوسوں ہڑتالوں اور یہاں تک کہ عام احتجاجوں کے مظاہرے ہوئے۔

مقدمہ کی سماعت کے لئے بھیجے جانے والے تینوں افراد کے انتخاب کا اختتام اس مہم کے پیچھے تمام سیاسی رائے پر مبنی تھا۔ مسلم لیگ، شورومینی اکالی دل اور ہندو مہا سبھا اور وہ تمام افراد جو ہندوستان چھوڑو مہم سے متفق تھے۔ احتجاج ، میں شامل ہوئے۔ اوران کے دفاع کے لئے فنڈ اکٹھا کئے۔ اگر چہ ٹرایل کورٹ نے سہگل ، ڈھلن اور شاہ نواز خان کو غدّاری کا مجرم پایا۔ لیکن کمانڈر ان چیف نے ان کو سزا سے معافی دے دی۔ اور انھیں 6 جنوری 1946 کو رہا کر دیا۔ INA کے مقدمے کی سماعت نے درحقیقت فروری 1976 میں ہندوستانی قومی تحریک کی تاریخ میں ایک اور اہم مرحلہ کی بنیاد رکھی۔ رائل انڈین نیوی (RIN) نے بغاوت کا علم بلند کیا۔

7.4 شاہی ہندوستانی بحریہ کی بغاوت

جنگ کا اقتصادی اثر بڑھتی ہوئی قیمتوں ، اشیائے خورد ونوش کی قلت اور جنگی وقت کی صنعتوں کی بندش سے عیاں تھا۔ جس کی وجہ سے ملازمتوں اور روزگار میں کمی ہوتی ہے۔ اس کا نتیجہ برطانوی مخالف جذبات کے سامنے آیا، جو بڑے پیمانے پر مظاہروں کی طرف سے INA کی مقدمہ کی سماعت کے گرد گھومتے رہے۔

بی سی دتھ ، ایچ ایم آئی ایس تلوار میں، درجہ بندی (مختلف جنگی جہازوں میں اور رائل انڈین نیوی میں کہیں بھی کام کرنے والے ہندوستانیوں کے لئے عہدہ) جہاز کے پینل پر 'ہندوستان چھوڑ' تحریک چلانے کے الزام میں گرفتار ہوا تھا۔ اس نے جہاز پر 1100 ریٹنگ (درجہ بندی) کے ذریعہ ہڑتال کو اکسایا۔ اس درجہ بندی سے انگریز کمانڈروں کے نسل پرستانہ سلوک ، کھانے کے ناقص معیار اور غلط استعمال جو عام تھا۔ دتھ کی گرفتاری 18 فروری 1946 کو بغاوت

12th History 7 UM
Saturday, May 01, 2021 3:15:48 PM

کا محرک بنا یا۔ اس دن کے بعد بیرکس اورقلعہ کی درجہ بندی میں (ریٹنگ) میں شامل ہونے کے بعدان میں سے ایک بڑی تعداد میں کمانڈر ٹرک میں ممبئی شہروں میں کانگریس کے پرچم لہرائے۔اور انگریز مخالف نعرے بلند کئے گئے۔

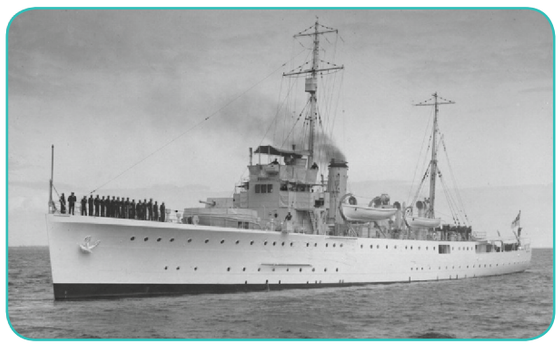

رائل انڈین نیوی ریولٹ

جلد ہی ،بمبئی کی ٹیکٹسا ئل ملوں کے کارکن جدوجہد آزادی کی جدوجہد میں شامل ہوگئے۔بمبئی اورکلکتہ میں ٹریڈ یونینوں نے ہمدردی کی ہڑتال کا مطالبہ کیا۔اور یہ دونوں شہر جنگی علاقوں میں بدل گئے۔تمام جگہوں پر نا کہ بندی کردی گئی اورلڑائی لڑی گئیں۔دکانداروں نے شٹر بند کردئے۔اور ہڑتالیں کا دن اس کا آرڈ بن گئیں۔پٹریوں پرلوگوں کے بیٹھنے سے دونوں شہروں میں ٹرینیں رک گئی۔ممبئی کے بغاوت کی خبر جب کراچی پہنچی توHMIS ہندوستان اور کراچی میں دیگر بحری اداروں میں 19 فروری کوبجلی کی ہڑتال ہوئی۔ہڑتال کی لہر ہندوستان کے تقریباً تمام بحری اداروں میں پھیل گئی۔اور78 جہازوں سے کم ازکم 2000 ریٹنگ 18 ساحل کے 20 اداروں نے 18 فروری 1946 کے بعد کے دنوں میں بغاوت پرختم ہوئی۔رائل میں درجہ بندی کی حمایت کا اظہار کرتے ہوئے ہڑتالیں ہوئیں۔ہندوستانی فضائیہ ممبئی، پونہ،کلکتہ، جیسو راورامبالہ یونیٹوں میں قائم ہے۔جبل پور میں آرمی چھاؤنی اسٹیشن کے سپاہی بھی ہڑتال پر چلے گئے۔

اس بغاوت کی جدوجہد میں شامل ملاحوں نے مختلف بندرگاہوں پر جہاز کے تختہ پر ایک ساتھ کانگریس، کمیونسٹ اور مسلم لیگ پارٹیوں کے پرچم لہرائے دئے۔

نوآبادیاتی حکومت کا ردِعمل وحشیانہ جبر تھا۔جب کہ یہ بغاوت بغیر کسی قیادت کی تھی اوردرجہ بندی بھی غیر منظم تھی۔جب کہ ٹریڈ یونینوں نے کسی بھی وقت میں درجہ بندی کے ساتھ اظہار یکجہتی کیا۔اور ممبئی کلکتہ اور مدراس میں ہڑتالیں ہندوستان میں برطانوی حکمرانی کے خلاف شدید ردعمل کا اظہار تھا۔لیکن یہ زیادہ دیر تک برقرار نہ رہا۔اوردرجہ بندی کوجلد ہتھیار ڈالنے پر مجبور کردیا گیا۔

اس کے بعد ممبئی میں سردار وللا بھائی پٹیل نے اس بغاوت کوختم کر نے کیلئے پہل کی تھی۔تاہم RIN بغاوت، واقعتاً ہندوستانی قومی تحریک کا ایک شاندار باب تھا۔اورآزادی کی راہ میں اس طرح کی بہادری کی طویل داستان میں بغاوت کا آخری عمل تھا۔

23 مارچ 1940 کی قرارداد کومندرجہ ذیل طور پر پڑھا گیا: 'یہ کہ جغرافیائی طور پر متضاد اکائیوں کوان خطوں میں متعین کردیا گیا ہے، جن کواتنی تشکیل دی جانی چاہئے، اس طرح کہ علاقائی اصلاحات کے ساتھ جوضروری ہوسکتے ہیں۔یہ کہ ہندوستان کے شمال مغربی اورمشرقی زونوں کی طرح مسلمان جن اکثریتی تعداد میں ہیں ان کو'' آزاد ریاستوں'' کی تشکیل کیلئے گروپ بنایا جائے، جسمیں حلقہ بندیاں خود مختار ہوں گی۔ (ماخوذ : سومت سرکار ماڈرن انڈیا 1885-1947 پیئرسن 2018 صفحہ 324)۔

7.5 راجہ جی کی تجویز اورواویل منصوبہ

علیحدہ ملک کا مطالبہ

درین اثناء فرقہ وارانہ چیلنج برقرار رہااورمسلم لیگ نے علیحدہ ملک کے مطالبے کے لئے دباؤڈالا۔مارچ 1940 میں مسلم لیگ کی لاہور قرارداد نے ایک ''اقلیتی'' ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کوایک الگ ملک تشکیل دینے والی گفتگو میں تبدیل کردیا تھا۔محمد علی جناح مسلمانوں کے واحد ترجمان کی حیثیت سے اس حق پرزوردے رہے تھے۔

راجہ جی کی تجاویز

اپریل 1944 میں، جب کانگریس قائدین جیل میں تھے۔سی۔راجہ جی نے اس مسئلے کوحل کرنے کی تجویز پیش کی۔اس میں درجِ ذیل باتیں تھیں۔

100 95 75 25 5 0

12th History 7 UM
Saturday, May 01, 2021 3:15:49 PM

- جنگ کے بعد ایک کمیشن تشکیل دی جائے جس کے تحت ان متنازعہ اضلاع کی نشاندہی کی جا سکے۔ جہاں مسلمان مطلق اکثریت میں ہیں۔ اور وہاں کی بالغ آبادی کی رائے سے یہ معلوم کرنے کے لئے کہ وہ پاکستان کو ترجیح دیں گے یا نہیں۔

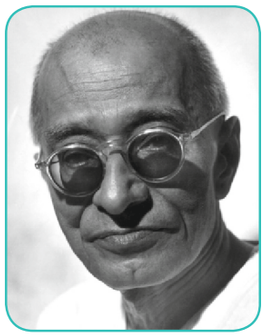

راجا گوپال آچاریہ

- تقسیم کی صورت میں کچھ ضروری خدمات کو چلانے کے لئے باہمی معاہدہ ہوگا، جیسے دفاع یا مواصلات۔
- سرحدی اضلاع دونوں خودمختار ریاستوں میں سے کسی ایک میں شامل ہونے کا خود انتخاب کر سکتے ہیں۔
- اقتدار کی مکمل منتقلی تک انتظار کر کے اس اسکیم پر عمل کیا جائے گا۔

جیل سے رہائی کے بعد، گاندھی نے، جولائی 1944 میں، جناح کے ساتھ 'راجاجی ضابطہ' کی بنیاد پر بات چیت کی تجویز پیش کی تھی۔ مگر وہ مذاکرات کہیں نہیں ہو سکے۔

واویل کا منصوبہ:



لارڈ واویل

جون 1945 میں لارڈ واویل مذاکرات کے لئے آگے بڑھے اور انھوں نے شملہ کانفرنس کا مطالبہ کیا۔ جواہر لال نہرو، سردار ولا بھائی پٹیل اور کانگریس کے صدر، مولانا ابو الکلام آزاد سمیت کانگریس کے باقی رہنماؤں کو جیل سے رہا کر دیا گیا۔ واویل مارچ 1945 میں اس پروجیکٹ کو شروع کر کے لندن کے لئے روانہ ہوا۔ وہاں انہوں نے چرچل کو جنگ کے بعد کے سیاسی بحران سے نمٹنے کیلئے کانگریس اور مسلم لیگ کی ایک مخلوط حکومت بنانے کو لازمی قرار دیا۔

وائسرائے کی تجویز تمام سیاسی رہنماؤں اور خاص طور پر کانگریس اور مسلم لیگ کو سامنے لا کر اس ذریعہ ایک ایگزیکٹیو کونسل کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جس میں خاص طور پر ہندوستانیوں کے ساتھ ذات پات کے ہندوؤں اور مسلمانوں کی نمائندگی ہو رہی تھی جس میں وائسرائے کے ساتھ کمانڈر ان چیف بھی موجود تھا۔ اس کے ساتھ اس میں شیڈول کاسٹ قوموں کے لئے علاحدہ نمائندگی تھی اور ایک نئے آئین کی تشکیل کے لئے گفتگو کا آغاز ہوا۔

اس تجویز نے سب کو ناراض کیا۔ 25 جون اور 14/ جولائی 1945 کے درمیان منعقدہ شملہ کانفرنس کسی قرارداد کے بغیر ختم ہوئی۔ یہ بات انڈین نیشنل کانگریس اور مسلم لیگ کے وائسرے کونسل میں ممبروں کو نامزد کرنے کے حق پر ٹوٹ گئی۔

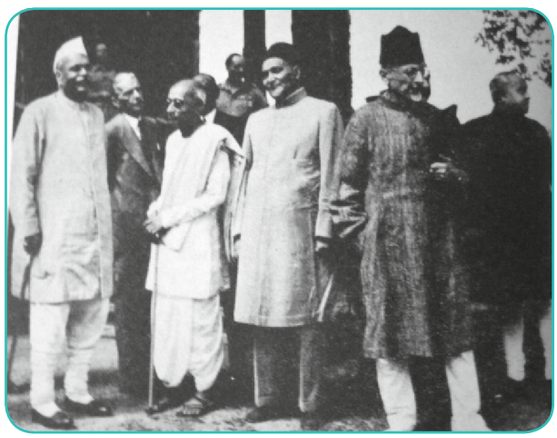

شملہ کانفرنس (1945)

مسلم لیگ نے کونسل میں مسلم ممبروں کو نامزد کرنے کے خصوصی حق پر زور دیا۔ اس کا مطالبہ یہ تھا کہ کانگریس کے نامزد کردہ ذات پات ہندو ہی ہوں گے اور ہندوستانی نیشنل کانگریس اس کو کسی مسلمان یا شیڈول کاسٹ ذات سے نامزد نہیں کرے گی۔ اس سے مزید فرقہ وارانہ پھوٹ پڑنے کا خطرہ تھا اور کانگریس کو ہندوستان کے عوام کی نمائندگی کے حق سے انکار کیا گیا۔ لارڈ واویل نے مسلم لیگ کی نمائندگی کے بغیر ہونے والی کونسل ناقابل عمل سمجھا اور اس طرح اس نے شملہ مذاکرات کو ترک کر دیا۔

1940 کی لاہور قرارداد اور 1945 شملہ کانفرنس کے مابین سالوں نے مسلم قومی شناخت کو مضبوط بنانے اور جناح کا وجود مسلم قومی شناخت کے واحد ترجمان کے طور پر سامنے آیا۔ اپریل 1946 میں دہلی میں مسلم لیگ کے قانون سازوں کے خصوصی معاہدہ میں پاکستان کو 'خود مختار آزاد ریاست' کے طور پر مان لیا گیا تھا۔ پہلی بار مسلم لیگ نے جغرافیائی لحاظ سے بھی اس تشکیل کا اعلان کیا کہ شمال مشرق اور بنگال

12th History 7 UM
Saturday, May 01, 2021 3:15:50 PM

آسام کے مسلم اکثریتی صوبوں اور شمال مغرب میں پنجاب، شمال مغربی سرحدی صوبے، سندھ اور بلوچستان پر مشتمل خطہ پاکستان کا ہوگا کانگریس کے صدر مولانا ابوالکلام آزاد نے اس خیال کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ کانگریس مکمل آزادی کے ساتھ متحدہ ہندوستان کے ساتھ کھڑی ہے۔

جون جولائی 1945 کی شملہ کانفرنس اور چرچل کو ووٹ ڈالنے کے بعد اور کلیمنٹ اٹلی (Clement Attlee) کی سربراہی میں لیبر پارٹی کی حکومت کی طرف سے ان کی جگہ لینے کے بعد یہ سب پیش رفت ہوئی۔ وقت حقیقی احساس میں تبدیل ہو چکا تھا۔ برطانوی وزیر اعظم، اٹلی نے ہندوستان کو آزادی کی یقین دہانی کرائی تھی۔ جسمیں صرف شرائط طے کرنے باقی تھے۔

7.6 کابینہ مشن اور مونٹ بیٹن منصوبہ

کابینہ مشن

دوسری عالمی جنگ کے بعد دنیا کا منظر نامہ تبدیل ہوا۔ کابینہ مشن کے قیام کے نتیجہ میں یہ عمل ہوا۔ سکریٹری خارجہ برائے ہندوستان، سر اسٹافورڈ کرپس (Sir Stafford Cripps) کے سربراہی میں اے وی الیکسینڈر (A.V.Alexander) اور پیٹک لارنس (Pethick Lawrence) کے ممبروں کے ساتھ مارچ 1946 میں وہ مشن ہندوستان پہنچا۔ اور شروع کیا جس کا خلاصہ یہ ہے اقتدار کی آخری منتقلی سے قبل ایک قومی حکومت قائم کرنا۔ مشن نے صوبوں اور ریاستوں میں انتخابات کے ذریعہ ایک 'نمائندہ' تنظیم کی تشکیل دینے کی تجویز پیش کی اور اس تنظیم کو آزاد ہندوستان کے لئے آئین بنانے کا کام سونپ دیا۔ اس مرحلے پر تقسیم کا خیال نہیں آیا۔ اس کے بجائے، مشن کی تجویز ایک نرم گوشے والے متحدہ ریاستوں کی تھی۔ جس میں مسلم لیگ شمال مشرقی اور شمال مغربی صوبوں میں انتظامیہ پر حاوی ہوگی۔ جبکہ کانگریس باقی صوبوں کا انتظام کرے گی۔

جناح نے 6 جون 1946 کو اس خیال کو قبول کرنے کی آواز دی۔ اسی دوران کانگریس نے کابینہ مشن کے اس منصوبہ کو دستور ساز اسمبلی کے قیام کی واضح منظوری کے طور پر سمجھا۔ نہرو نے 7 جولائی 1946 کو اے آئی سی سی، میں اپنی تقریر کے ذریعہ یہ پیغام دیا کہ انڈین نیشنل کانگریس نے اس تجویز کو قبول کر لیا۔ اس کے بعد۔ 29 جولائی 1946 کو جناح نے اس پر اپنا ردعمل ظاہر کیا۔ اور اعلان کیا کہ لیگ اس منصوبے کے مخالف ہے۔



نہرو اور جناح

وسیع مشوروں کے بعد، وائسرائے نے 15 جون 1946 کو چودہ افراد کو عارضی (عبوری) حکومت میں شامل ہونے کے لئے دعوت نامے جاری کئے۔ اس میں جواہر نہرو، وللا بھائی پٹیل، راجیند ر پرشاد، راجا جی اور ہری کرشنا مہتاب (آئی این سی کی طرف سے): محمد علی جناح، لیاقت علی خان، محمد اسماعیل خان، خواجہ سر نظام الدین، اور عبدالرب نشتر (مسلم لیگ سے) اور سردار بلدیو سنگھ (سکھ کے نمائندہ) سر این پی انجنیئر (پارسیوں کی نمائندگی کرنے کے لئے)، جگجیون رام (شیڈول ذات کی نمائندگی کرتے ہوئے) اور جان متھائی (ہندوستانی عیسائیوں کے نمائندے)۔

دریں اثناء، کانگریس نے ذاکر حسین کو اپنے نامزد امیدواروں کے حصہ (کوٹے) سے عارضی کونسل کے لئے تجویز کیا، مسلم لیگ نے اس پر اعتراض کیا، اور 20 جولائی 1946 کو، جناح نے اعلان کیا کہ لیگ دستور ساز اسمبلی کی تشکیل کے عمل میں حصہ نہیں لے گی۔ اس سے برطانوی انتظامیہ کی طرف سے شدید ردِعمل سامنے آیا۔ 12 آگست 1946 کو، وائسرائے نے اعلان کیا کہ وہ عارضی حکومت کی تشکیل کے لئے نہرو (کانگریس کے صدر) کو دعوت دے رہے ہیں۔ نہرو کے ساتھ مشاورت کے بعد، 25 آگست 1946 کو قومی عبوری حکومت کے 12 ممبروں کا اعلان کیا گیا۔ نہرو کے علاوہ، دوسرے ممبران یہ تھے:

ولا بھائی پٹیل، راجندر پرساد، آصف علی، سی راجہ جی، سبھاش چندر بوس، جان متھائی، سردار بلدیو سنگھ، سر (شفاعت احمد خان) سید احمد خان، جگ جیون رام، سید علی ظہیر، اور کو روجی، ہرموبجی بھابھا، اس میں بتایا گیا تھا۔ کہ دو اور مسلمان بھی وقتی طور پر نامزد ہوں گے۔

پانچ ہندو تین مسلمان اور شیڈول ذات سے تعلق رکھنے والے میں سے ایک ایک، ہندوستانی عیسائی سکھ اور پارسی نے اس فہرست کی بنیاد

12th History 7 UM
Saturday, May 01, 2021 3:15:51 PM

رکھی۔ بعد میں ہری کرشنا مہتاب کی جگہ سبھاش چندر بوس نے لے لی۔ پارسی نامزد امیدوار، این پی، انجینئر کی جگہ کوروجی ہرمس جی بابا نے لی۔ لیگ کے نامزد امیدواروں کی جگہ، کانگریس نے اپنے تین افراد: آصف علی، شفاعت احمد خان، اور سید علی ظہیر کے نام رکھے گئے۔


ROHTAS

The Sunday Statesman

OVER 270 KILLED, 1,600 INJURED IN TWO DAYS

Communal Riots in Calcutta

Troops Called Out to Help Police

"Lawlessness Shall Not Prevail"

Governor's Broadcast to Citizens

JINNAH CONDEMNS VIOLENCE

Latest T

Propos

Egypt Repor

Dispos

براہ راست ایکشن ڈے پر تشدد تصادم

اسی اثنا میں، لیگ نے، 16 اگست 1946 کو ''براہِ راست ایکشن'' کا مطالبہ کیا۔ کلکتہ اور دلی سمیت متعدد دیگر مقامات پر خون ریزی ہوئی۔ یہ وہ وقت تھا جب گاندھی کلکتہ پہنچنے کے لئے اپنے راستے پر روانہ ہوئے۔ اور بیلیا گھاٹہ کے ایک ویران مکان میں ٹھہرنے کا فیصلہ کیا۔ یہ وہ علاقہ تھا جو سب سے زیادہ متاثر ہوا۔ اس کے ساتھ مٹھی بھر پیروکار تھے۔ دہلی میں اپنے گھروں سے نکلے ہوئے مسلمانوں کو راہ داری کیمپوں' (پرانا قلعہ اور دیگر مقامات پر) رکھا گیا تھا۔ گاندھی کے وہاں پہنچنے کے بعد ہی (9 ستمبر 1946 کو) یہ پیغام پہنچا کہ مسلمان ہندوستانی شہری ہیں۔ لہذا ہندوستانی ریاست کو ان کا تحفظ کرنا ہوگا۔ (اس وقت تک نہرو عبوری حکومت کے سربراہ تھے) کہ دہلی کے حکام نے راشنوں کی تقسیم کا اہتمام کرنا، اور بیت الخلا تعمیر کرنا شروع کیا۔

اسی تناظر میں ہی کانگریس عبوری حکومت کے قیام پر راضی ہوگئی۔ نہرو نے 2 ستمبر 1946 کو اقتدار سنبھال لیا۔ پھر بھی ملک بھر میں اور خاص طور پر بمبئی اور احمد آباد میں عام تشدد کا ایک اور دور شروع ہوا۔ لارڈ واویل نے ایک اور بحث کا آغاز کیا۔ اور نہرو کو آواز دینے کے بعد، انھوں نے ایک بار پھر جناح کو تجویز کیا کہ لیگ عبوری حکومت میں حصہ لے۔ مسلم لیگ نے اس تجویز کو قبول کر لیا۔ لیکن جناح نے کابینہ میں شامل ہونے سے انکار کر دیا۔

عبوری کابینہ کی تشکیل نو 26 اکٹوبر 1946 کو کی گئی تھی۔ لیگ کی جانب سے شامل ہونے والوں میں لیاقت علی خان، ائی ائی۔ چندری گار، اے آر۔ نشتر، غضنفر علی خان اور جوگندر ناتھ منڈل تھے۔

لیکن کانگریس اور لیگ کے مابین دشمنی میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ اور اسکی جھلک وزیروں کی عبوری کونسل کے کام (غیر فعال) سے ظاہر ہوتی ہے۔ دریں اثناء، لیگ حلقۂ اسمبلی کی تشکیل میں تعاون کے خلاف پر عزم تھی۔ ایک اور سطح پر، ملک غیر معمولی شدت کے فرقہ وارانہ تشدد کی لپیٹ میں تھا۔ مشرقی بنگال میں نوکالی کو فرقہ وارانہ تشدد نے تباہ کیا۔ عبوری حکومت کا حصہ بننے والے لیگ کے ممبر وائسرائے کی موجودگی میں کابینہ کے باضابطہ اجلاس سے قبل نہرو کے منعقدہ 'غیر رسمی' مشاورت میں شریک ہونے سے انکار کر دیا۔ ایسا لگتا ہے کہ مسلم لیگ اندرونی طور پر عبوری حکومت کو ختم کرنے کے لئے پر عزم تھی۔


گاندھی نوکالی میں

جبکہ کانگریس نے جولائی تا آگست 1946 کے انتخابات میں متاثر کن فتوحات حاصل کیں۔ اور 210 عام نشستوں میں سے 199 میں کامیابی حاصل کی، مسلم لیگ نے مسلمانوں کے لئے مخصوص نشستوں پر بھی اتنی ہی اچھی کامیابی حاصل کی۔ لیگ کی اصل تعداد 76 تھی۔ 76 نشستوں میں سے ایک کے علاوہ باقی تمام مسلم محفوظ حلقہ ہائے انتخاب سے آئے تھے۔ تاہم، لیگ نے دستور ساز اسمبلی میں حصہ لینے کے خلاف فیصلہ کیا۔ لہذا، 9 دسمبر 1946 کو دستور ساز دستور کے پہلے اجلاس میں صرف 207 ارکان نے شرکت کی۔

12th History 7 UM
Saturday, May 01, 2021 3:15:52 PM

اسی دوران عبوری حکومت کا کام دن بہ دن بڑھتے ہوئے کانگریس اور لیگ کے مابین دشمنی کے ساتھ ہموار تھا۔ کابینہ کے 'غیر رسمی' اجلاسوں کا ارادہ تھا کہ کسی بھی تجویز کو باضابطہ اجلاس میں لے جانے سے پہلے ہی اختلافات کو دور کیا جائے جس کی صدارت وائسرائے کر رہے تھے، لیکن وہ کام شروع ہی سے نہیں ہوسکا۔

مارچ 1947 میں لیاقت علی خان کی پیش کردہ بجٹ کی تجاویز آخری زبان زد سہارا تھا۔ وزیر خزانہ نے صنعت اور تجارت پر متعدد ٹیکسوں کی تجویز پیش کی اور ایک کمیشن کو تجویز کیا کہ وہ لگ بھگ 150 بڑے کاروباری اداروں کے امور میں جا کران کے خلاف ٹیکس چوری کے الزامات کی تحقیقات کرے۔ خان نے اسے 'سوشلسٹ بجٹ' قرار دیا۔ واقعتاً یہ ہندوستانی صنعت کاروں کو مارنے کیلئے ایک حربہ تھا۔ جو اس وقت تک کانگریس کے سب سے زیادہ طاقتور حامی بن کر ابھرے تھے۔ نیت واضح تھی: کہ تقسیم میں جلد بازی اس وجہ سے تھی کہ لیگ اور کانگریس آزادی کی سمت مل کر کام نہ کریں۔

برطانوی وزیر اعظم اٹلی نے 20 فروری، 1947 کو پارلیمنٹ میں یہ بیان دیا کہ انگریز جون 1948 تک ہندوستان چھوڑنے کے اپنے ارادے پر قائم ہیں، ایک اور مرحلے کی رفتار طے کی ہے، 22 مارچ 1947 کو لارڈ ویل کی جگہ لارڈ مونٹ بیٹن کو وائسرائے بنا کر بھیجا گیا۔

ماؤنٹ بیٹن کا منصوبہ: (Mountbatten Plan)


لارڈ ماؤنٹ بیٹن

ماؤنٹ بیٹن تقسیم کے لئے ایک قطعی فیصلہ لے کر آیا تھا۔ اس میں پنجاب کو مغرب اور مشرق میں جدا کیا گیا (جہاں مغربی حصہ، پاکستان کو جائے گا) اور اس طرح بنگال کی تقسیم ہوئی جس میں مغربی حصے ہندوستان میں رہیں گے۔ اور مشرقی حصہ پاکستان بن جائے گا۔ کانگریس کی ورکنگ کمیٹی نے یکم مئی 1947 کو ماؤنٹ بیٹن کو تقسیم کے عمل کی منظوری دے دی۔ وائسرائے جلد ہی لندن روانہ ہوا۔ اور واپسی پر تقسیم کے خاکہ کو ظاہر کیا۔ اور اہم بات یہ کہ برطانوی انخلاء کی تاریخ 15 آگست 1947 کرنے کی خواہش کا اظہار کیا گیا۔ اس وقت اور آزادی کے آخری دن کے درمیان صرف 11 ہفتے باقی تھے۔ اے آئی سی سی (AICC) کا اجلاس 15 جون 1947 کو ہوا۔ یہیں پر تقسیم قبول کرتے ہوئے (Govind Ballabh Pant) نے قرارداد کو منظور کیا۔ اس کے لئے نہرو اور پٹیل کی منوا لینے کی قوت کے ساتھ ساتھ گاندھی کے اخلاقی اختیار کی بھی ضرورت تھی۔ تاکہ قرارداد کے حق میں اے آئی سی سی میں اکثریت حاصل کی جاسکے۔

مارچ 1946 اور آگست 1947 کے درمیانی عرصے میں بہت سے ہنگامہ خیز واقعات دیکھنے میں آئے جیسے (i) کابینہ مشن کا قیام، (ii) عارضی حکومت کا قیام (iii) دستور ساز دستور کی ابتداء (iv) کانگریس اور مسلم لیگ کے مابین پھوٹ پڑ جانے سے تقسیم اور آخر کار آزادی کی صبح کا نمودار ہونا۔

خلاصہ

- ہندوستان کی جدوجہد آزادی کے آخری مرحلے کا آغاز نومبر 1940 میں انسدادِ (روک تھام) جنگ کے انفرادی ستیہ گرہ سے ہوا تھا۔
- پرسکون، اس طوفان کا صرف ایک خاکہ تھا جس نے برطانوی سلطنت کو 1942 کی ہندوستان چھوڑو تحریک سے لرزا اٹھا۔
- سفاکانہ جابرانہ اقدامات کے باوجود، بڑے پیمانے پر شورش ختم نہیں ہوئی۔ اور INA کے آزمائشی مقدمات اور RIN بغاوت اس کا ثبوت ہے۔
- مسلم لیگ کے لاہور اجلاس میں، مبہم اظہار خیال کرتے ہوئے، آزادی کے لئے جدوجہد کا تاریک پہلو سات سالوں کے دوران مسلمانوں کے لئے علیحدہ ملک کے خیال سے ظاہر ہونا تھا۔
- اس کا اختتام آزادی کے ساتھ ساتھ تقسیم ہندوستان میں ہوا، جس نے فرقہ وارانہ فسادات میں بھاری انسانی جانوں کو نشانہ بنایا۔ آزاد ہندوستان سیکولرزم کے نظریہ کو چیلنج دینے کے ساتھ پیدا ہوا تھا۔

12th History 7 UM
Saturday, May 01, 2021 3:15:52 PM



مارچ تا آزادی

ان سالوں کے درمیان رونما ہونے والے واقعات لکھیے:

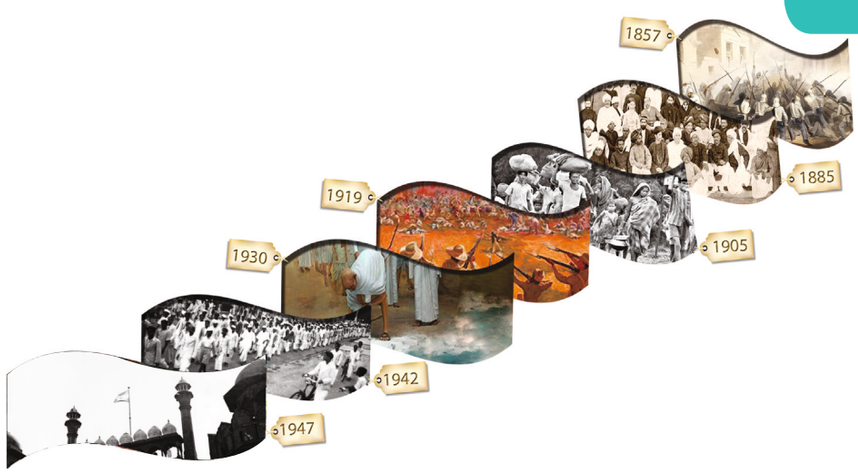

12th History 7 UM
Saturday, May 01, 2021 3:15:53 PM

مشق

FSY87

I۔ صحیح جواب کا انتخاب کریں۔

1۔ 'انفرادی ستیہ گرہ' کب سے شروع ہوا؟

(a) 23 مارچ 1940 (b) 8 آگست 1940

(c) 17 اکٹوبر 1940 (d) 9 آگست 1942

2۔جوڑ لگائیں :

(a) ہندو مسلم فسادات	• موہن سنگھ
(b) اگست کی پیشکش	• گووند بلّاب پنتھ
(c) تقسیم کی قرارداد کی تجویز	• لارڈلن لتھگو
(d) انڈین نیشنل آرمی	• نوکالی

	A	B	C	D
(a)	3	4	2	1
(b)	4	2	1	3
(c)	4	3	2	1
(d)	3	2	4	1

3۔کرپس مشن نے.....کی حکومت کے دوران ہندوستان کا دورہ کیا۔

(الف) لارڈواویل (ب) لارڈلن لتھگو

(ج) لارڈمونٹ بیٹن (د) اس میں سے کوئی بھی نہیں

4۔ جوڑ لگایئے:

(A) ۔امریکی صدر	ٹوجو
(B)۔چینی صدر	ونسن چرچل
(C)۔برطانوی وزیراعظم	چیانگ کئی شیک
(D)۔جاپانی وزیراعظم	ایف ڈی روزویلٹ

	A	B	C	D
(a)	1	4	3	2
(b)	1	3	2	4
(c)	4	3	2	1
(d)	4	2	3	1

5۔سبھاش چندر بوس کو کانگریس سے کب نکالا گیا؟

(a)1938 (b) 1939 (c) 1940 (d)1942

6۔ گاندھی نے..... کے دوران ''کرو یا مرو'' کا نعرہ دیا۔

(الف) سول نافرمانی تحریک (ب) عدم تعاون تحریک

(ج) ہندوستان چھوڑ دو تحریک (د) مندرجہ بالا تمام تحریکیں

7۔ ہندوستان چھوڑ دو تحریک کے دوران بمبئی میں خفیہ ریڈیو آپریشن کس نے چلایا تھا۔

(الف) اوشاء مہتا (ب) پرتھی وڈیدار

(ج) آصف علی (د) کیپٹن لکشمی

8۔ INA کے نوجوانوں کے دفاع میں عدالت میں کون پیش ہوئے؟

(الف) جواہر لال نہرو (ب) موتی لال نہرو

(ج) راجاجی (د) سبھاش چندر بوس

9۔ 1942 میں جب ہندوستان چھوڑ دو تحریک شروع ہوئی تو اس وقت کا ہندوستان وائسرائے کون تھا؟

(الف) لارڈواویل (ب) لارڈلن لتھگو

(ج) لارڈماؤنٹ بیٹن (د) ونسٹن چرچل

10۔دعویٰ: A:ہندوستان چھوڑ دو تحریک اپنا مقصد حاصل نہیں کر سکی۔

سبب :R:اس وقت کی حکومت نے انتہائی جابرانہ پالیسی اپنائی۔

(الف) Aاور R صحیح ہیں اور R صحیح وضاحت ہے A کی

(ب) Aاور R صحیح ہیں اور R وضاحت نہیں ہے A کی

(ج) A صحیح ہے مگر R غلط ہے۔

(د) A غلط ہے مگر R صحیح ہے۔

11۔INA کی بنیاد.....کی مدد سے ہوئی۔

(الف) جرمنی (ب) جاپان

(ج) فرانس (د) امریکہ

12۔خواتین فوجیوں پر مشتمل انڈین نیشنل آرمی کا نام بتائیں۔

(الف) سبھاش رجمنٹ (ب) کستوربا رجمنٹ

(ج) کیپٹن لکشمی رجمنٹ (د) جھانسی کی رانی رجمنٹ

12th History 7 UM
Saturday, May 01, 2021 3:15:53 PM

13۔ نیتا جی سبھاش چندر بوس نے آزاد ہندوستان کی صوبائی حکومت کہاں تشکیل دی؟

(الف) رنگون (ب) ملایا

(ج) امفال (د) سنگاپور

14۔INA کے مقدمہ کی سماعت.....میں ہوئی۔

(الف) لال قلعہ، نئی دہلی (ب) پنانگ

(ج) وایس ریگل لاڈج، شملہ (د) سنگاپور

15۔کون سے وائسرائے نے 1945 میں 'شملہ کانفرنس' کا انعقاد کیا تھا؟

(الف) لارڈ واویل (ب) لارڈ لن لتھگو

(ج) لارڈ مئونٹ بیٹن (د) کلیمنٹ اٹلی

16۔ 1946 کی عبوری حکومت کی سربراہی.....نے کی۔

(الف) جواہر لال نہرو (ب) مولانا ابوالکلام آزاد

(ج) راجندر پرساد (د) ولا بھائی پٹیل

17۔ مندرجۂ ذیل کو صحیح ترتیب سے لکھیں:

(الف) انڈین نیشنل آرمی کی تشکیل

(ب) رائل انڈین نیوی بغاوت

(ج) انڈین نیشنل آرمی کے مقدمہ کی سماعت

(د) راجاجی فارمولہ

دئے گئے کوڈز کے ذریعہ صحیح جواب منتخب کر کے لکھیں:

ii, i, iii, iv (a)

i, iv, iii, ii (b)

iii, iv, i, ii (c)

iii, iv, ii, i (d)

18۔ مندرجۂ ذیل واقعات کا صحیح تسلسل کونسا ہے؟

(الف) INA کے مقدمہ کی سماعت

(ب) براہِ راست ایکشن ڈے

(ج) اگسٹ کی پیشکش

(د) انفرادی ستیہ گرہ

i, ii, iii, iv (a)

iii, i, ii, iv (b)

iii, iv, i, ii (c)

i, iii, iv, ii (d)

19۔ اس برطانوی وزیر اعظم کا نام بتائیں جس نے ہندوستان کے ہاتھوں اقتدار کی منتقلی کا اعلان کیا تھا؟

(الف) ونسٹن چرچل (ب) لارڈ ماؤنٹ بیٹن

(ج) کلیمنٹ اٹلی (د) ایف ڈی روزویلٹ

20۔انگریزوں کا ارادہ تھا کہ.....میں ہندوستان چھوڑ دیں گے۔

(الف) 15 آگسٹ, 1947 (ب) 26 جنوری, 1950

(ج) جون, 1948 (د) ڈسمبر, 1949

II۔ مختصر ترین جوابات لکھیں۔

1۔ لاہور قرارداد کی اہمیت کیا ہے؟

2۔ اگسٹ کی پیش کش کی اہم خصوصیت بیان کرو۔

3۔ کرپس مشن کو کانگریس نے کیوں مسترد کیا؟

4۔ شملہ کانفرنس کے مذاکرات کیوں ٹوٹ پڑے؟

5۔ کیپٹن موہن سنگھ نے INA کو کس طرح منظّم کیا؟

III۔ مختصر جوابات لکھیں :

1۔ ان تنظیموں کے نام بتائیں جنھوں نے ہندوستان چھوڑ دو تحریک میں حصہ نہیں لیا تھا؟

2۔ سر اسٹرافورڈ کرپس (Sir Strafford Cripps) کی تجاویز پر تبادلہ خیال کریں۔

3۔ سبھاش چندر بوس کو INC سے ہٹانے کے وجوہات بیان کریں۔

4۔ 1946 میں تشکیل کردہ عبوری حکومت میں مسلم لیگ کے نمائندے کون تھے؟

5۔ وہ منظر نامہ کیا تھا جس میں گاندھی نے ہندوستان چھوڑ و تحریک کے بارے میں سوچا تھا؟

12th History 7 UM
Saturday, May 01, 2021 3:15:53 PM

IV۔ مندرجۂ ذیل سوالات کے تفصیل سے جوابات دیں۔

1۔ ہندوستان چھوڑو تحریک کے طریقۂ کار کے بارے میں گفتگو کریں۔

2۔ آزادی کی جدوجہد کو تیز کرنے میں INA ٹرائل کس حد تک کار آمد تھا؟

3۔ راجاجی فارمولہ کے متعلق ایک پیراگراف لکھیں۔

4۔ رائل انڈین بغاوت کو ہندوستانی قومی تحریک کی تاریخ کا شاندار باب کیوں سمجھا جاتا ہے؟

V۔ سرگرمیاں:

1۔ تمل ناڈو سے ہندوستانی قومی تحریک کے ممتاز رہنماؤں کی معلومات اور تصاویر جمع کریں۔

2۔ ان لوگوں کی ایک فہرست مرتب کریں جنھوں نے اپنے خاندانی پس منظر کے ساتھ آپ کے علاقے سے INA کی خدمت کی ہو۔

حوالہ جات

- Bipan Chandra, et. al, *India's Struggle for Independence,* Penguin Books, New Delhi, 2016.
- Sumit Sarkar, *Modern India 1885-1947,* Pearson, New Delhi, 2018.
- Sekhar Bandopadhyay, *From Plassey to Partition and After: A History of Modern India,* Orient BlackSwan, Hyderabad, 2009.

فرہنگ الفاظ

dominion status	ملکی اور بیرونی امور کے ہر پہلو میں ایک ایسے سیاسی نظام کے اندر خود مختار اکائیاں جو مساوی حیثیت رکھتی ہیں۔	غلبہ کی حیثیت
Axis Powers	جرمنی، اٹلی اور جاپان کے ذریعہ سہ فریقی معاہدہ پر دستخط ہونے کے بعد ''محور طاقتوں'' نے باضابطہ طور پر یہ نام لیا۔	محور طاقتیں
prisoners of war	ایک مسلح تصادم کے دوران، دشمن کی افواج کے جنگ کے قیدی	جنگی قیدی
partition	کسی ملک کو دو یا دو سے زیادہ ممالک میں تقسیم کرنے کا عمل۔ علیحدگی	تقسیم

12th History 7 UM
Saturday, May 01, 2021 3:15:54 PM

اکائی
8

نوآبادیاتی دور کے بعد ہندوستان کی ازسرنو تعمیر

(Reconstruction of Post-colonial India)

سیکھنے کے مقاصد

خود کی واقفیت کے لئے

- تقسیم کے چیلنجز
- دستور کی تشکیل: طریقۂ کار اور روح
- ریاستوں کو انڈین یونین میں ضم کرنا
- لسانی بنیادوں پر ریاستوں کو ازسرنو تنظیم
- پڑوسی ممالک کے ساتھ ہندوستان کے تعلقات اور عالمی امور میں اس کا کردار

CXHUQ

تعارف

نوآبادیاتی حکومت سے آزادی بھاری قیمت پر حاصل ہوئی۔ تقسیم ہند میں بنگال اور پنجاب کی ریاست کو دو حصوں میں تقسیم کرنا شامل تھا۔ اگرچہ تقسیم کے وقت اس کا تصور نہیں کیا گیا تھا، اس کے بعد مشرقی بنگال سے مغربی بنگال ہندوؤں نے ہجرت کی اور بہار اور مغربی بنگال سے مشرقی بنگال کی طرف مسلمانوں کی ہجرت ہوئی۔ اسی طرح، مغربی پنجاب سے میں ہندوؤں اور سکھوں کو مشرقی پنجاب کی طرف اور مشرقی پنجاب سے مسلمانوں کو مغربی پنجاب کی طرف ہجرت کرنا پڑی۔ ہندوستان اور پاکستان کے مابین حدود کا تعین اپنے مذہب پر ہر گاؤں میں لوگوں کی ترکیب پر کیا جاتا تھا اور جہاں ہندو اکثریت میں تھے اسے ہندوستان بنایا گیا اور جس علاقہ میں مسلمان اکثریت میں تھے اسے پاکستان بنایا گیا۔ اس کے علاوہ اور بھی عوامل تھے: دریاؤں، سڑکوں اور پہاڑوں نے حدود کے نشان کے طور پر کام کیا، تجویز یہ تھی کہ مذہبی اقلیتیں، چاہے ہندوؤں ہوں یا مسلمان۔ دیہاتوں میں مسلمان اقلیت میں ہندوستانی بن کر رہیں گے اور پاکستان میں ہنعو اقلیت میں پاکستانی بن کر رہیں گے۔

ان دیہات کے لئے ایک علحیدہ منصوبہ تھا جہاں مسلمان اکثریت میں تھے اور اس کے باوجود یہ گاؤں مجوزہ علاقہ پاکستان سے ملا ہوا نہیں تھا اور وہ گاوں جہاں ہندو اکثریت رکھتے تھے اور اس کے باوجود ہندوستان کے مجوزہ علاقے سے ملا ہوا نہیں تھا۔ اور وہ حصہ جس ملک کے ساتھ ملا ہوا تھا اسی کا علاقہ سمجھا گیا۔ اس وقت تک ایک نئی پیچیدگی پیدا ہوگئی تھی اور وہ یہ کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے علاوہ پنجاب میں سکھوں کی ایک مذہبی شناخت کے طور پر رہنے کی منظوری اکالی دل نے یہاں دیہات میں رہنے والے لوگوں سے قطع نظر ہندوستان کے ساتھ ہی رہنے پر اپنی ترجیح کا اعلان کیا تھا ورنہ بصورت دیگر وہ پاکستان کا حصہ بن جاتے۔

یہ پیچیدہ صورتحال ہندوستان کو آزدی دینے کے معاملے پر برطانیہ میں ہونے والے جلد باز فیصلہ کا نتیجہ تھا۔ 20 فروری، 1947 کو وزیر اعظم اٹلی کے ذریعہ، اس اعلان کے تحت، انگریزوں کے ہندوستان سے دستبرداری کے لئے 30 جون 1948 کا دن مقرر کیا گیا تھا اور واویل کی جگہ ماؤنٹ بیٹن کی آمد 22 مارچ، 1947 کی تاریخ میں ہندوستانیوں کی طرف کو اقتدار کو منتقلی کا مرحلہ طئے کر چکی تھی۔ یہ وہ وقت تھا جب مسلم لیگ کی قیادت کو اس کے پیچھے مسلم قوم کی ایک بڑی اکثریت کی حمایت اکھٹی کی تھی اور کانگریس کے تمام ہندوستانیوں کی نمائندگی کرنے کے دعوی کو متنازعہ قرار دیا تھا۔ 3 جون 1947 کو ماؤنٹ بیٹن نے برطانوی انخلا کی تاریخ کو 15 اگست 1947 تک

12th History 8 UM
Saturday, May 01, 2021 3:28:50 PM

بڑھادیا۔ یہاں تک کہ فرقہ وارانہ سوال اور دو ملکوں ہندوستان اور پاکستان کی تجویز کو اقتدار سونپنے تھی۔ جیسا کہ، بنگال اور پنجاب کی تقسیم کا مطلب تقسیم کی ایک حقیقت تھی جس کے ساتھ کانگریس نے بالآخر مفاہمت کی۔ 14 جون 1947 کو میرٹھ میں AICC کے اجلاس میں تقسیم ہند کے ساتھ آزادی کے لئے ماونٹ بیٹن منصوبے کو قبول کیا گیا۔

ماضی میں گاندھی، جنہوں نے تقسیم کے نظریہ کی پوری شدت کے ساتھ مخالفت کی تھی، اب انہوں نے ناگزیر سمجھ کر قبول کرلیا۔ گاندھی نے اس تبدیلی کی وضاحت کی۔ انہوں نے کہا کہ بنگال اور پنجاب میں بلا مقابلہ فرقہ وارانہ تشدد اور اس میں لوگوں کی شمولیت نے اپنے آپ کو اور کانگریس کو تقسیم کے خلاف مزاحمت کرنے کی کوئی طاقت نہیں چھوڑی ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ فرقہ واریت اور تقسیم ملک کا ناسور، جو نوآبادیاتی ساتھیوں نے تیار کیا، اس کا اثر بھولے بھالے ہندوستانی عوام پر پڑا۔ اس کی شروعات 30 جنوری 1948 کو مہاتما کے قتل سے ہوئی۔ نومولود ملک نے کس طرح اس چیلنج کا مقابلہ کیا، آنے والے سالوں میں کچھ دوسرے کے ساتھ جکڑے رہے۔

جواہر لال نہرو نے 14/15 اگست، 1947 کی درمیانی شب میں حلقہ اسمبلی کے ممبروں سے اپنے خطاب میں، جس میں انہوں نے روڈ میپ، اس کے نظریات اور اس طرح کا راستہ اپنانے میں ناگزیر ہونے کی نشاندہی کی۔ ''بہت سال پہلے ہم نے مقدر کے ساتھ ایک کوشش کی، اور وقت آگیا ہے جب ہم اپنے عہد کو مکمل طور پر نہیں بلکہ بہت حد تک آزاد کریں گے'' اساتذہ جواہر لال نہرو کی مکمل تقریر اسکرین پر ڈال سکتے ہیں اور اس کو سننے کا تجربہ کلاس کے ساتھ شیئر کرسکتے ہیں: تقریر https://www.youtube سے حاصل کی جاسکتی ہے watch?v=Uj4TfcELODM

8.1 تقسیم کے نتائج

آزاد ہندوستان کے سامنے آنے والے چیلنجوں میں تقسیم کے نتائج سے نپٹنا، معیشت کی منصوبہ بندی اور نظام تعلیم میں اصلاحات شامل ہیں (جس کو اس سبق میں سمجھایا جائے گا)، ایک ایسا دستور بنایا گیا جس میں آزادی کی جد وجہد کی امنگوں کی عکاسی ہوتی تھی، شاہی ریاستوں کا انضمام ہوتا تھا۔ ریاستیں (تعداد میں 500 سے زیادہ اور مختلف سائز کے) اور تنوع کو لوگوں کے ذریعہ قومی ریاست کی ضروریات کے ساتھ بولی جانے والی زبانوں کی بنیاد پر حل کرنا۔ مزید یہ کہ جمہوریہ، خودمختاری اور برادری کی نظریات کے مطابق ایک خارجہ پالیسی مرتب کرنی پڑی۔

ہندو مسلم خطوط کی تقسیم کو مسلم لیگ نے اس کے لاہور اجلاس (مارچ 1940) کے بعد سے ہی مبہم الفاظ میں مطالبہ کے طور پر پیش کیا تھا۔ لیکن اس کی نقشہ سازی اور اس پر عمل درآمد صرف 3 جون 1947 کو لارڈ ماؤنٹ بیٹن کے اپنے منصوبے کے اعلان اور 15 اگست 1947 کو اقتدار کی منتقلی کی تاریخ کو آگے بڑھانے سے شروع ہوا۔ دونوں تاریخوں کے مابین وقت صرف 72 دن کا تھا۔

سرسیرل ریڈکلف، جو بھارت اور اس کی حقیقت سے ناوقف تھے لیکن وہ ایک وکیل تھے، ان کو لندن سے ہندوستان کا نقشہ کھینچنے کے لئے بھیجا گیا تھا۔ اس پر عمل درآمد کو ہندوستان اور پاکستان کی حکومتوں کے پاس 15 اگست 1947 کے بعد چھوڑ دیا گیا تھا۔


سرسیرل ریڈکلف

ریڈکلف 8 جولائی 1947 کو ہندوستان پہنچا۔ انہیں دو باؤنڈری کمیشنوں کی صدارت کا چارج سونپا گیا: ایک پنجاب کے لئے اور دوسرا بنگال کے لئے۔ اس کام میں مسلم برادری کے دو جج اور ہندو برادری کے دو جج شامل تھے۔

1941 کے مردم شماری کے بنیاد پر دیہات کو ہندو یا مسلم اکثریت کے طور پر شناخت کرنے کے لئے کمیشنوں کو پانچ ہفتوں کا وقت دیا۔ یہ بات بڑے پیمانے پر قبول کی گئی ہے کہ دوسری جنگ عظیم کے وسط میں 1941 کی مردم شماری کے نتیجے میں ہر جگہ ناقص نتائج برآمد ہوئے۔

کمیشنوں کو گاؤں کی آلودگی جیسے اہم عوامل اور سکھ برادری کے مطالبے کے ذریعہ بھی پابند کیا گیا تھا کہ مغربی پنجاب کے گاؤں جہاں ان کے مزارات واقع ہیں ان گاؤں میں سکھوں کی آبادی سے قطع نظر ہندوستان میں لے لیا جائے۔ دونوں کمیشن نے 9 اگست 1947 کو رپورٹ پیش کی۔ اس دوران، ماؤنٹ بیٹن کی منتقلی کے بعد حدود پر عمل

12th History 8 UM
Saturday, May 01, 2021 3:28:50 PM

درآمد کو ایک تاریخ تک ملتوی کرنے کا فیصلہ کیا۔ ہندوستان اور پاکستان کے دونوں ملکوں کی حکومتوں نے 14/15 اگست 1947 کے معاہدے کے تحت یوم آزادی منایا تو نئے نقشے کے بارے میں لوگوں کو آگاہ نہیں کیا گیا۔

ریڈکلف کے ایوارڈ میں ہر طرح کی بے ضابطگیاں تھیں۔ پنجاب میں صوبائی اسمبلی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ مغربی پنجاب پاکستان میں جائے گا۔ دوسرے صوبے، جو پاکستان کے ساتھ جغرافیائی موافقت پذیر تھے جیسے سندھ، بلوچستان اور شمال مغربی سرحدی صوبوں نے اس کی پیروی کی۔ اس طرح، بنگال اسمبلی، نے یہ عزم کیا کہ صوبے کے مشرقی حصوں کو اس طرف پاکستان تشکیل دینا ہے۔ یعنی مشرقی پاکستان۔

9/اگست 1947 کو ریڈکلیف نے جو ایوارڈ پیش کیا، اس میں 62,000 مربع میل اراضی کا نشان لگایا گیا جو اب تک پنجاب کا حصہ تھا وہ پاکستان کو دیا گیا۔ اس خطے کی کل آبادی (1941 کی مردم شماری پر مبنی ہے) 15,800,000 افراد تھے جن میں سے 11,850,000 مسلمان تھے۔ اس سرزمین مغربی پنجاب میں آبادی کا ایک چوتھائی حصہ غیر مسلم تھے اور ماؤنٹ بیٹن منصوبے کا سر ریڈکلیف نے عمل میں لایا تھا اس کا مطلب ہے کہ وہ پاکستان اقلیتوں کی حیثیت سے زندہ رہیں۔ اسی طرح مشرقی پنجاب جو ہندوستان کا حصہ بننا تھا جس کی آبادی 12,600,000 افراد پر مشتمل تھی 37,000 مربع میل علاقے پر مشتمل تھی۔ اس میں سے 4,37,5000 مسلمان تھے۔ دوسرے لفظوں میں، مشرقی پنجاب میں آبادی کا ایک تہائی سے زیادہ افراد مسلم ہوں گے۔

بنگال کے ہندوستانی اور پاکستان کے حصوں کی آبادیاتی تشکیل کم پیچیدہ نہیں تھی۔ مغربی بنگال جو ہندوستان کا حصہ رہا اس کا رقبہ 28,000 مربع میل ہے جس کی مجموعی آبادی 21,200,00 ہے جس میں سے 5,30,000 مسلمان تھے: دوسرے لفظوں میں، مسلمانوں نے ہندوستان کے ایک حصے کی آبادی کا ایک چوتھائی حصہ کو سابق صوبہ بنگال نے تشکیل دیا۔ سر ریڈیکلیف کے کمیشن نے سابق بنگال سے 49,400 مربع میل کا علاقہ پاکستان کے لئے 39,100,000 افراد کے ساتھ نشان لگایا تھا۔ 1941 کی مردم شماری کے مطابق وہاں کی مسلم آبادی 27,700,000 تھی دوسرے لفظوں میں، آبادی میں 29 فی صد ہندو تھے۔ مشرقی پاکستان (جو ڈسمبر 1971 میں بنگلہ دیش بن گیا) منقسم بنگال کے مشرقی حصے، آسام کا ضلع سلہٹ، اس خطے کا ضلع خولنا اور چٹاگانگ پہاڑی علاقے کو ایک ساتھ رکھ کر تشکیل دیا گیا تھا۔ بنگال کے ایسے اضلاع جیسے مرشدآباد، مالدہ اور نادیہ جن میں مسلمانوں کی آبادی کافی زیادہ تھی وہ ہندوستان کو دیا گیا تھا یہ عمل اور طریق کار کے خلاف تھا۔

نوآبادیاتی حکمرانوں نے ہندوستان کا از سر نو نقشہ دو آزاد حکومتوں کے پاس چھوڑ دیا تھا۔ عین حدود طئے کرنے کے لئے ہندوستان اور پاکستان کی آزاد حکومتوں پر چھوڑ دیا گیا تھا، تاہم، سمجھا جا رہا تھا کہ دونوں اقوام میں مذہبی اقلیتوں۔ مغربی اور مشرقی پاکستان کے ہندو اور ہندوستان کے مسلمان، مشرقی پنجاب اور مغربی بنگال کے ساتھ ساتھ متحدہ صوبوں اور کہیں اور بھی اقلیتوں کی حیثیت سے زندگی بسر کرتے رہیں گے، لیکن شہریوں کی حیثیت سے۔

تقسیم کے بعد، ہندوستان میں زیادہ سے زیادہ 42 ملین مسلمان اور پاکستان میں 20 ملین غیر مسلم (ہندو، سندھی اور سکھ) تھے۔ ہندوستان میں اس طرح ہندو مسلم مذہبی تشدد ہوئے تھے۔ ایک ہموار منتقلی ناممکن ہوگئی تھی۔ RIN بغاوت اور INA,trials کے دوران ہندوؤں اور مسلمانوں کے اتحاد کے نمایاں نمائش کے باوجود اس وقت کی سیاست ایک آتش فشاں بن چکی تھی۔ (پچھلا سبق ملاحظ کریں) ہندوستان کے بہت سے علاقوں میں فرقہ وارانہ فسادات معمول بن چکے تھے اور سب سے زیادہ پنجاب اور بنگال میں فرقہ وارانہ فسادات ہوئے۔

دونوں ملکوں میں رہنے والی اقلیتیں خوف اور عدم تحفظ کے احساس کے ساتھ رہنے لگیں تھیں۔ گاندھی، جنہوں نے اپنے محاذ سے آزادی کی جدوجہد کی رہنمائی کی تھی اور نوآبادیاتی اصولوں کو نظر انداز کرنا ناممکن پایا تھا، نئی دہلی سے دور رہے اور 15 اگست 1947 کو علامتی طور پر ایک دن کا روزہ رکھا۔ اس تقسیم نے ایک ایسا نظام قائم کیا جہاں دونوں طرف کی اقلیتیں خوف اور عدم تحفظ کی وجہ سے دوسری طرف ہجرت کرنے کے بارے میں سوچنا شروع کر دیا تھا۔

جب تشدد پھیل گیا تھا تو پولیس خاموش تماشائی بنی رہی۔ اس سبب سے دونوں ممالک سے اقلیتوں کی زیادہ ہجرت ہوئی۔ اگست اور نومبر 1947 کے درمیان چار مہینوں میں، تقریباً ساڑھے چار لاکھ ملین نے مشرقی پنجاب یا دہلی کے شہروں میں آکر سکونت اختیار کی۔ اس طرح مغربی پاکستان سے وہ ہندوستان میں آکر سکونت اختیار کئے۔

دریں اثناء پاکستان میں رہنے کے لئے ساڑھے پانچ ملین مسلمان ہندوستان (مشرقی پنجاب، متحدہ صوبوں اور دہلی) میں اپنے گھر

12th History 8 UM
Saturday, May 01, 2021 3:28:51 PM

تقسیم

کم سے کم غیر جانبدار ور بے تعصب ہو کر جب وہ اپنے مشن پر پہنچے تو،
کبھی اس سرزمین پر نظریں اٹھا کر نہیں دیکھیں جس کو تقسیم کے لئے بلایا گیا تھا
دو لوگوں کے درمیان، تعصب سے فرق کرتے ہوئے
ان کی مختلف غذا اور متضاد خداؤں کے ساتھ،
''وقت''، انہوں نے اسے لندن میں مختصر طور پر آگاہ کیا تھا، 'وقت کم ہے۔ اب بہت دیر ہو چکی ہے
باہمی مفاہمت یا عقلی بحث کے لئے:
اب واحد حل علیحدگی ہی میں ہے۔
وائسرائے کا خیال ہے، جیسا کہ آپ اس کے خط سے سمجھ لیں گے،
یہ کہ آپ کو اس کی ساتھ داری میں کم دیکھا جائے گا،
لہذا ہم نے آپ کے لئے دوسری رہائش فراہم کرنے کا انتظام کیا ہے۔
ہم آپ کو چار جج دے سکتے ہیں، دو مسلمان اور دو ہندو،
مشورہ کرنے کے لئے لیکن حتمی فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔'

رات دن پولیس کی نگرانی کے ساتھ، تنہا حویلی میں بند رہو۔
قاتلوں کو دور رکھنے کے لئے باغات میں گشت کرنا،
وہ لاکھوں لوگوں کی تقدیر کو طے کرنے کے کام پر اتر گیا ہے۔
اس کے اختیار میں نقشے پرانے تھے
اور مردم شماری تقریباً یقینی طور پر غلط لوٹ آئی،
لیکن ان کو چیک کرنے کا کوئی وقت نہیں تھا، نہ ہی مقابلہ شدہ علاقوں کے معائنہ کرنے کا وقت تھا۔
موسم خوفناک حد تک گرم تھا،
اور پیچش نے اسے مستقل طور پر دوڑائے رکھا
لیکن سات ہفتوں میں، یہ سب کچھ ہو گیا، اور سرحدوں کا فیصلہ کر دیا گیا،
بہتر یا بدتر تقسیم کے لئے ایک براعظم۔

اگلے دن وہ انگلینڈ کے لئے روانہ ہوا، جہاں وہ جلدی سے بھول سکتا تھا
ایک اچھے وکیل کی حیثیت سے مقدمہ حل کرنا لازمی ہے۔ لیکن وہ واپس ہو کر حل نہیں کرے گا،
خوفزدہ ہو کر جیسے ہی اس نے اپنے کلب کو بتایا، کہ شاید اسے گولی ماردی جائے۔

یہ نظم W.H. آڈن کی لکھی ہوئی ہے

چھوڑ گئے۔ ان لوگوں کی ایک بڑی تعداد جو نئے نشان زدہ سرحد کے دونوں کناروں پر اپنے گھر چھوڑ گئے تھے ان کا خیال تھا کہ حالات کے معمول پر آنے کے بعد وہ واپس آجائیں گے: لیکن ایسا نہیں تھا۔ اسی طرح کی نقل مکانی بنگال میں بھی نئی سرحد کے دونوں اطراف کے درمیان ہوئی۔

مورخ گیندرا پانڈے نے 48-1947 میں 500,000 غیر مسلم (ہندو اور سکھ) پناہ گزینوں کا پنجاب اور دہلی میں داخلہ ریکارڈ کیا۔ پانڈے نے یہ بھی ریکارڈ کیا ہے کہ ہزاروں مسلمانوں پر دہلی اور آس پاس کے علاقوں میں پرتشدد ہجوم نے اپنے گھروں سے لال قلعے اور پرانے قلعے کے آس پاس قائم کیمپوں میں پناہ لینے پر مجبور کیا تھا۔ مہاجر کیمپ لگائے گئے تھے لیکن وہاں صفائی اور پانی کی فراہمی شاید ہی تھی۔

دونوں ممالک میں بھاگنے والے خاندانوں کے پیچھے رہ گئی جائیداد وں پر لوگوں نے قبضہ کیا۔ سرحدوں کو عبور کرنے والے پناہ گزینوں کی لمبی لائن کو 'کا قافلہ کہا جاتا تھا۔ مارچ کرنے والے مہاجرین انتقامی کاروائی کرنے والی 'دوسری' جماعت سے تعلق رکھنے

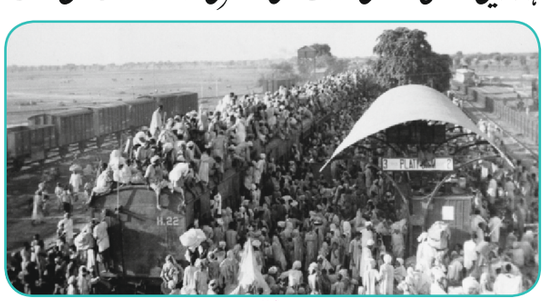

مہاجرین کا نقل وحمل

12th History 8 UM
Saturday, May 01, 2021 3:28:52 PM

والے گروہوں کے نشانے پر تھے ۔ پنجاب میں نئی سرحد کے دونوں طرف سے آنے والی ٹرین کو قاتل ہجوم نے نشانہ بنایا اور ان میں سے بہت سے افراد لاشوں کے ڈھیر کو ساتھ لے کر اپنی منزل تک پہنچے۔اس قدر بڑے پیمانے پر تشدد ہوا کہ ان افراد کی ہلاکت محض تخمینہ ہے۔اس تعداد میں 200,000 سے 500,000 افراد تک ہلاک ہوئے اور 15 ملین افراد بے گھر ہوئے تھے۔

یہاں تک کہ اپریل 1950 کے آخر تک، دونوں ملکوں کی سیاسی قیادت نے معمول کی بحالی اور دونوں طرف کے گھر چھوڑنے والوں کی واپسی کی امید کی۔8 اپریل 1950 کو، نہرو اور لیاقت علی خان نے اقلیتوں اور دونوں طرف کے فریقوں میں اعتماد بحال کرنے کے مقصد سے دہلی معاہدے پر دستخط کئے ۔تاہم، یہ معاہدہ زمینی حقیقت کو تبدیل کرنے میں ناکام رہا۔اس وقت بھی جب معاہدے پر دستخط ہوئے تھے۔ حکومت ہند ان لوگوں کی بحالی کے اقدامات پر بھی کام کر رہی تھی جو مغربی پنجاب سے مشرقی پنجاب اور دہلی گئے تھے تاکہ انہیں پیشہ وارانہ مہارت اور تربیت فراہم کریں۔ تقسیم کے تشدد کی وجہ سے ہونے والے زخم دہائیوں کے بعد بھی مشکل سے ٹھیک ہوئے ہیں۔ تقسیم کے صدمے کے بارے میں بہت سے ادبی تخلیقات گواہ ہیں۔

اس تقسیم نے نہرو اور آئین ساز اسمبلی کے سامنے ایک بہت بڑا چیلنج کھڑا کیا، اس وقت جب قانون ساز اسمبلی وطن اور قوم کے بنیادی قانون کا مسودہ تیار کرنے میں مصروف تھی ایک ایسے قانون کا مسودہ تیار کرنا جو سیکولر، جمہوری اور ریپبلیکن ہو، اسلامی جمہوریہ پاکستان بننے کے فیصلے کے برخلاف ہو۔

8.2 آئین کی تشکیل



یہ انڈین نیشنل کانگریس کا مطالبہ تھا، جس نے 1934 میں باضابطہ طور پر آواز اٹھائی، کہ ہندوستانی لوگ برطانوی پارلیمنٹ کے بجائے اپنا خاص دستور تیار کریں۔ کانگریس نے اس طرح نوآبادیاتی حکومت کے ذریعہ تقسیم کردہ وائٹ پیپر کو مسترد کر دیا۔گاندھی نے 1922 میں ہی ابتدائی اصول اپنایا تھا کہ ہندوستانی اپنا دستور بنائیں گے۔ گاندھی کا خیال تھا کہ برطانوی پارلیمنٹ کے تحفہ کو لینے کے بجائے، سوراج (آزادی) 'ہندوستانی عوام کی خواہش کے مطابق ہونا چاہتے ہیں جیسا کہ ان کے آزادانہ نمائندوں کے ذریعہ اظہار خیال کیا گیا ہے'۔

اگست 1946 میں صوبائی اسمبلیوں کے لئے 1935 کے ایکٹ کے بنیاد پر انتخابات ہوئے۔ان منتخب شدہ اسمبلیوں کو مرکزی اسمبلی کا انتخاب کرنا تھا جس سے، آئین ساز اسمبلی بھی بننے والی تھی۔ جولائی 1946 کے صوبوں میں ہونے والے انتخابات میں ووٹر وہ تھے جن کے پاس جائیداد تھی۔ عام بالغ حق رائے دہندگی کا اصول اس وقت تک بہت دور کی بات تھی۔نتائج نے مسلم اکثریتی انتخابی حلقوں میں مسلم لیگ کی تائید کا انکشاف کیا جب کہ انڈین نیشنل کانگریس نے انتخابات کو کہیں اور تیز کر دیا۔ لیگ نے آئین سازی کے عمل سے دور رہنے کا فیصلہ کیا اور علیحدہ ملک کے لئے سخت دباؤ ڈالا۔کانگریس حلقہ اسمبلی کے لئے گئی۔

مختلف صوبائی اسمبلیوں کے منتخب ممبروں نے کانگریس کے نامزد امیدواروں کو حلقہ اسمبلی میں ووٹ دیا۔حلقہ اسمبلی (224 نشستیں) اس وقت معرض وجود میں آئیں، حالانکہ کانگریس کا غلبہ تھا، اس میں چھوٹی تنظیموں جیسے کمیونسٹ، سوشلسٹ اور دیگر شامل تھے۔کانگریس نے ڈاکٹر بی آر امبیڈکر کے انتخاب کو یقینی بنایا۔بمبئی کی ایک نشست سے اس کا انتخاب ہوا اور اس کے بعد انہیں مسودہ کمیٹی کا صدر منتخب کیا گیا۔ کانگریس کی قیادت نے اسمبلی میں اپنے وفادار ارکان (Stalwarts) کا انتخاب کرنے کے علاوہ سرکردہ آئینی وکلاء کے بھیجنے کی بات کی۔

یہ ایک ایسا آئین بن رہا تھا جس میں اصول پرستی موجود تھی جس میں آزادی کی جدوجہد اور سوراج کے معنی کا لحاظ تھا، جیسا کہ انڈین نیشنل کانگریس نے اپنے کراچی اجلاس (مارچ 1931) میں منظور کردہ بنیادی حقوق قرارداد میں واضح کیا تھا۔حقیقت میں، اس نے ہمارے دستور کو ایک دستاویز بنانے کی بنیاد رکھی جس میں شہریوں کو بنیادی حقوق کی ایک سیٹ کی ضمانت کی ایک ایسی دستاویز دی گئی جس میں ریاست کی پالیسی کے ہدایتی اصولوں کا ایک مجموعہ ہے۔دستور نے قوم کو عام بالغ رائے دہندگی کی بنیادی حقیقت، اور ایک خودمختار الیکشن کمیشن کا بھی پابند کیا۔آئین اور دستور میں عدلیہ کی آزادی پر بھی اتنا زور دیا گیا جتنا اس نے عوامی نمائندوں کے ساتھ مل کر خودمختار قانون سازی کے اختیارات دیئے۔

حلقہ اسمبلی کے ممبران پوری دنیا کے دستوروں سے خوبیاں سیکھنے اور اسے لینے کے مخالف نہیں تھے اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے واضح کیا کہ وہ پوری دنیا کے مختلف دستوروں کی دفعات کی نقل کرنے والے نہیں ہیں۔

جواہر لال نہرو نے حلقہ اسمبلی کے سامنے مقاصد کے قرارداد رکھ کر، 13/ڈسمبر 1946 کو بال رولنگ کا آغاز کیا۔اسمبلی کا اجلاس

12th History 8 UM
Saturday, May 01, 2021 3:28:53 PM

پہلی مرتبہ 9 ڈسمبر 1946 کو بلایا گیا تھا۔راجیند رپرساد ایوان کے چیرمین منتخب ہوئے۔



راجیند رپرساد

مقاصد کو حل کرنا واقعتاً ہندوستان کے آئین و دستور کے جذبے اور مندرجات کا انتہائی جامع تعارف ہے۔ اس قرارداد کی اہمیت کو سمجھا جا سکتا ہے اگر ہم دستور کی پیش کش اور اس میں شامل کردہ ریاستی پالیسی کے بنیادی حقوق اور ہدایت نامے دیکھیں اور جس طرح اس کو 26 نومبر 1949 میں اپنایا گیا تھا۔



دستور کی اسمبلی کا اجلاس

اس طرح ہندوستان کے دستور نے ایک نئی شروعات کی علامت درج کی ہے کہ اس کا ماضی کے ساتھ تسلسل قائم ہے۔ بنیادی حقوق نے مقاصد کی قرارداد کی شق 5 سے ہر چیز کو متوجہ کیا جتنا کہ انڈین نیشنل کانگریس اور اس کے کراچی اجلاس کے مطابق جس کے بارے میں سبق 5 میں گفتگو کی گئی ہے آئین کی روح آزادی کی جدوجہد کے تجربے اور قانونی زبان کے مقاصد سے لیا گیا ہے اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ 10 ڈسمبر 1948 کو اقوام متحدہ کے ذریعہ جاری کردہ انسانی حقوق کے عالمی اعلامیہ (UDHR) سے اسے لیا گیا ہے۔

8.3 ریاستوں کا انضمام

26 نومبر 1949 کو آئین کا نفاذ نوزائیدہ ملک کے ایک بے باک تجربے کی شروعات سے ہوا۔ یہاں بہت سارے چیلنجز تھے جن کا سامنا قوم اور اس کے رہنماؤں نے کیا اور انھوں نے خطاب کیا اور اس وقت بھی جب حلقہ اسمبلی نے آزاد ہندوستان کے دستور کا مسودہ تیار کرنے کا کام شروع کیا۔ ان میں ہندوستانی ریاستوں یا شاہی ریاستوں کا انضمام تھا۔

ریاستوں کو ہندوستانی یونین میں ضم کرنے کا کام اس تیز رفتاری سے ہوا کہ 15 اگست 1947 تک کشمیر، جوناگڑھ اور حیدرآباد کے علاوہ ، ہندوستان کے دفاع ، مواصلات اور خارجہ امور سے متعلق مرکزی اختیارات کو تسلیم کرتے ہوئے، ہندوستان کے ساتھ الحاق کے معاملہ پر دستخط کے ذریعہ اتفاق ہو گیا تھا۔

ان ریاستوں کو، ہندوستانی یونین کے ایک یا دوسرے صوبوں کے ساتھ ملانے کا کام آسانی کے ساتھ انجام پا گیا۔ یہ قرارداد آل انڈیا ریاستوں کے عوامی کانفرنس (ڈسمبر 1945 اور اپریل 1947) میں منظور ہوئی تھی جس میں ریاستوں نے شرکت سے انکار کر دیا تھا۔ کیونکہ بیشتر معاملات میں حکمرانوں کو الحاق کے معاملہ پر دستخط کرنے کے لئے کافی تھا۔ شہزادوں کو ایک بھاری رقم سے پر مخفی تھیلی کی پیش کش تھی۔ ہندوستان کے اتحاد کو تیزی سے کرتے ہوئے اسے مکمل طور پر سنبھالنے اور حاصل کرنے کا کام سردار ولے بھائی پٹیل نے کیا تھا، جو عبوری کا بینہ میں وزیر داخلہ کی حیثیت سے کام کر رہے تھے۔ بھی اس مقصد کے لئے ریاستوں کی وزارت (بھی ان کے سپرد تھی) ۔ عوامی تحریکوں نے شہزادوں پر دباؤ ڈالا کہ وہ ہندوستانی یونین میں جڑ جائیں۔ ویکنال تریوانکور ریاست میں دیوان ، سر سی پی راما سوامی، پرجا منڈل اور اس طرح کچھ قبائلی مظاہرے جو اڑیسہ کے علاقے نیلگری اور تال چر میں ہوئے تھے، کے خلاف پنا پرا۔ ویلار مسلح جدوجہد کو انجام دینے کے لئے تریوانکور ریاست میں ایک طویل، عسکریت پسندوں کی جدوجہد جاری رہی، انڈین نیشنل کانگریس کے ذریعہ، میسور کے مہاراجہ کے خلاف تحریک ، چلی اور اس نے ریاستوں کے نضمام میں اہم کردار ادا کیا۔



سردار ولے بھائی پٹیل

پھر بھی حیدرآباد کے منحرف حکمران کے ذریعہ ایک مسئلہ پیدا ہوا، نظام نے اپنی بادشاہی کو آزاد قرار دیا۔ جوناگڑھ کا حکمران لوگوں کی خواہشات کے برخلاف پاکستان میں شامل ہونا چاہتا تھا۔ اسی طرح،

12th History 8 UM
Saturday, May 01, 2021 3:28:53 PM

الحاق کا نفاذ (Instrument of Acession)
ایک قانونی دستاویز، جو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1935 میں متعارف ہوئی، جس سے ہندوستانی حکمرانوں کو تقسیم ملک کے بعد ان کی ریاست کو ہندوستان یا پاکستان کے ساتھ الحاق کا اختیار دیا گیا تھا اور اس الحاق کو منظوری دینا تھا۔


حیدرآباد کا نظام

کشمیر کے ہندو حکمران مہاراجہ ہری سنگھ نے اعلان کیا کہ کشمیر آزاد رہے گا جبکہ نیشنل کانفرنس کی سربراہی میں ریاست کے عوام نے مہاراجہ کے خلاف ''کشمیر چھوڑو'' احتجاج کیا تھا۔ یہاں یہ بات اہمیت سے سمجھنا ہوگی کہ کشمیر کے ساتھ ساتھ دوسری ریاستوں میں بھی تحریک آزادی جاگیردارانہ زمینوں اور سماجی تعلقات کے زوال پذیر عمل کے خلاف تھی۔

نظام کے اعلان کردہ ارادوں کے ظاہر ہونے کے 48 گھنٹوں کے اندر حیدرآباد میں ''پولیس ایکشن'' پر عمل درآمد کیا گیا اس کا ثبوت یہ ہے کہ ہندوستان کا مطلب کاروبار ہے۔ یہ نظام اور اس کے بے قاعدہ فوج کے خلاف عوامی غیظ وغضب تھا، جو رضا کار کے نام سے جانا جاتا ہے، یہ تلنگانہ کی عوامی کمیونسٹ کے زیر انتظام عوامی تحریک میں ظاہر ہوا جس نے ''پولیس ایکشن'' کو جواز فراہم کیا۔


مہاراجہ ہر سنگھ

اگرچہ پٹیل 1946 سے کشمیر کے مہاراجہ کے ساتھ بات چیت کررہے تھے، ہری سنگھ الحاق کے مخالف تھے۔ تاہم، آزادی کے بعد چند مہینوں میں اکٹوبر 1947 میں پاکستان سے آئے ہوئے مال غنیمت کے لئے حملہ آوروں نے کشمیر پر چھاپہ مارا اور ایسا کوئی طریقہ نہیں تھا کہ مہاراجہ ہری سنگھ خود ہی اس حملے کا مقابلہ کرسکے۔ اس سے پہلے کہ ہندوستان ان کے بچاؤ کے لئے آئے۔ پٹیل کے کہنے پر اس نے الحاق کے نفاذ پر دستخط کردئے۔ اس طرح کشمیر بھی ہندوستانی یونین کا لازمی جزو بن گیا۔ اس عمل اور آزاد ہندوستان کے رہنماؤں کی کشمیری عوام کے تحفظات سے وابستگی سے آئین کی آرٹیکل 370 کے تحت دستور ساز اسمبلی کے ذریعہ ریاست جموں وکشمیر کو خودمختار حیثیت فراہم کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔

8.4 لسانی بنیادوں پر ریاستوں کی تنظیم نو

آزاد ہندوستان کی تشکیل کا ایک اہم پہلو لسانی بنیادوں پر ریاستوں کی تنظیم نو تھا۔ نوآبادیاتی حکمرانوں نے برصغیر کو انتظامی اکائیوں میں بانٹ دیا تھا، ایوان صدر یا صوبوں کے ذریعہ زمین کو تقسیم کرتے ہوئے زبان اور اس کے کسی خطے کی ثقافت پر پڑنے والے اثرات کو خاطر میں نہیں لایا تھا۔ آزادی اور آئینی جمہوریت کے خیال کا مطلب یہ تھا کہ عوام خودمختار تھے اور یہ کہ ہندوستان ایک کثیر الثقافتی قوم ہے جہاں وفاقی اصولوں کو جامع معنوں میں اپنایا جانا چاہیے نہ کہ انتظامی حکمت عملی کے طور پر۔

ریاستوں کی لسانی بنیادوں پر تنظیم سازی کے معاملہ کو 1947 اور 1949 کے درمیان حلقہ اسمبلی میں اٹھایا گیا اور اس پر بحث کی گئی۔ تاہم اسمبلی نے اس معاملہ کو تھوڑی دیر کے لئے اس بنیاد پر روکنے کا فیصلہ کیا کہ یہ کام بہت بڑا ہے اور اس تقسیم کے نتیجے میں اور اس کے ساتھ ہونے والے تشدد میں بھی مشکلات پیدا ہوسکتی ہیں۔

آئین کے نافذ ہونے کے بعد اس پر عمل درآمد شروع ہوا، جس کا آغاز 1956 میں آندھرا پردیش کی جامع تشکیل سے ہوا۔ اس کا اختتام پنجاب کو پنجابی بولنے والی ریاست بنانے اور ہریانہ اور ہماچل پردیش کو موجودہ ریاست پنجاب سے نکالنے کے لئے 1966 میں کام ہوا۔

1920 سے کم از کم، ریاستوں کی تنظیم نو کا خیال قومی تحریک کے لئے لازمی تھا۔ انڈین نیشنل کانگریس نے اپنے ناگپور اجلاس (1920) میں ریکارڈ کیا کہ قومی شناخت کو لسانی شناخت کے ذریعہ لازمی طور پر حاصل کرنا ہوگا اور صوبائی کانگریس کے اتحاد کو لسانی بنیادوں پر مرتب کرنے کا عزم کیا جائے گا۔

12th History 8 UM
Saturday, May 01, 2021 3:28:54 PM

اس نے 1928 کی نہرو کمیٹی کی رپورٹ میں ٹھوس اظہار کیا تھا۔ نہرو کی رپورٹ کے سیکشن 86 میں لکھا گیا ہے: ''صوبوں کی تقسیم کا کام لسانی بنیادوں پر ہونا چاہئے جس سے متعلقہ علاقے کی اکثریت والی آبادی کے مطالبہ پر مالی اور انتظامی تحفظات کئے جائیں گے۔''

اس خیال کا اظہار، 1945 میں مرکزی اور صوبائی قانون ساز اسمبلیوں کے انتخابات کے لئے ہندوستانی نیشنل کانگریس کے منشور میں واضح الفاظ میں کیا گیا تھا۔ منشور میں صوبوں کی تنظیم نو کے بارے میں ایک واضح حوالہ دیا گیا ہے :".... یہ (کانگریس) قوم کے اندر ہر گروہ اور علاقائی زبان کی آزادی کے لئے بھی کھڑی ہوئی ہے تاکہ وہ بڑے فریم ورک کے اندر اپنی اپنی زندگی اور ثقافت کو ترقی دے سکے، اور اس میں کہا گیا کہ اس مقصد کے لئے لسانی اور ثقافتی بنیادوں پر اس طرح کے علاقائی علاقوں یا صوبوں کی تشکیل کی جانی چاہئے جہاں تک ممکن ہو....."

حلقہ اسمبلی کے انتخابات کے صرف ایک ماہ بعد 31 راگست 1946 کو، پٹابی سیتارامیہ نے آندھرا صوبے کا مطالبہ اٹھایا: ''اس نے لکھا ہے کہ'' سارا مسئلہ، اس مسئلے کے طور پر اٹھایا جانا چاہئے جس کے حل کے لئے سب سے پہلے اور سب سے اہم مسئلے کو حل کرنا ہے، حلقہ اسمبلی"۔ انہوں نے 8 ڈسمبر 1946 کو ایک کانفرنس کی صدارت بھی کی، جس میں ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں مطالبہ کیا گیا کہ حلقہ اسمبلی ریاستوں کی لسانی تنظیم نو کے اصول کو قبول کرے۔ حکومت ہند نے کہا ہے کہ آندھرا کو نئے آئین میں ایک علیحدہ اکائی کے طور پر ذکر کیا جاسکتا ہے جیسا کہ حکومت ہند ایکٹ، 1935 کے تحت سندھ اور اڑیسہ کے معاملے میں کیا گیا تھا۔

تاہم، حلقہ اسمبلی کی ڈرافٹنگ کمیٹی کو، معلوم ہوا کہ اس طرح کی وضاحت آندھرا کے لئے اس وقت ممکن نہیں ہے جب تک کہ اس صوبے کے جغرافیائی نظام کی نشاندہی نہیں کی جاتی۔ چنانچہ، 17 جون 1948 کو، چیرمین راجندرا پرساد نے ایک 3 رکنی کمیشن تشکیل دیا، جس نے لسانی صوبائی کمیشن کو مختصر خصوصی جانچ کے ساتھ طلب کیا، تاکہ آندھرا، کیرالہ، کرناٹک اور مہاراشٹرا کے نئے صوبوں کی تشکیل کے بارے میں جانچ پڑتال کی جاسکے۔ اس کی رپورٹ، جو 10 ڈسمبر 1948 کو پیش کی گئی تھی، اس میں دئے گئے سیاق وسباق میں لسانی تنظیم نو کے خیال کے خلاف وجوہات بیان کی گئیں۔ اس نے چار مجوزہ ریاستوں آندھرا، کرناٹک، کیرالہ اور مہاراشٹرا میں سے ہر ایک کے ساتھ معاملہ کیا اور اس خیال کے خلاف نتیجہ اخذ کیا۔

تاہم، ریاستوں کی لسانی تنظیم نو کا مطالبہ ختم نہیں ہوا۔ جئے پور اجلاس میں کانگریس کے صدر منتخب ہونے کے بعد پٹابی سیتارامیہ کے انتخاب کے ساتھ ہی اس معاملے نے مرکزی حیثیت حاصل کرلی۔ وہاں کے ایک قرارداد کی وجہ سے سردار ولے بھائی پٹیل، پٹابی سیتارامیہ اور جواہر لال نہرو (جسے جے وی پی کمیٹی بھی کہا جاتا ہے) کے ساتھ ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔

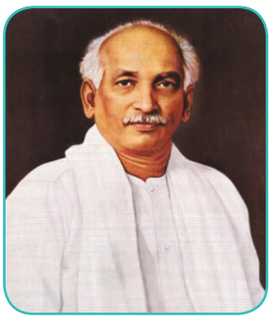

پٹابی سیتارامیہ

جے وی پی کمیٹی نے 1 اپریل 1949 کو اپنی رپورٹ پیش کی۔ اس نے یہ بھی کہا کہ لسانی ریاستوں کے مطالبہ کو، '' تنگ نظری صوبائیت'' کے بقول اور یہ ملک کی ترقی کے لئے ''خطرہ'' بن سکتا ہے۔ جے وی پی کمیٹی نے یہ بھی کہا کہ ''جب کہ زبان ایک پابند قوت ہے، یہ الگ کرنے والی بھی ہے''۔ تاہم، اس نے زور دیا کہ یہ ممکن ہے کہ ''جب حالات زیادہ مستحکم ہوں اور لوگوں کے ذہن کی کیفیت بہتر ہو تو، ان حدود میں ہم آہنگی یا نئے صوبوں کی تشکیل کا تعلق نسبتاً آسانی اور تمام متعلقہ افراد کے لئے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔''

کمیٹی نے یہ نتیجہ اخذ کرتے ہوئے کہا کہ یہ مناسب وقت نہیں ہے کہ ریاستوں کی لسانی بنیادوں پر تنظیم نو کے خیال کو اپنایا جائے.... دوسرے لفظوں میں، اتفاق رائے یہ تھا کہ ریاستوں کی لسانی تنظیم نو کو ملتوی کردیا جائے۔ ریاستوں کے مابین حدود کو دوبارہ کام کرنے اور موجودہ ریاستوں کے کچھ حصوں سے نئے ریاستوں کے قیام کی بھی تیاری کرنی تھی۔

12th History 8 UM
Saturday, May 01, 2021 3:28:55 PM

دستور اور آئین کے بنانے والوں نے صرف لسانی بنیادوں پر ہی ریاستوں کی تنظیم نو کا اہل نہیں بنایا، لیکن جب تک اس طرح کی تنظیم نو پر معاہدہ ہوتا ہے اس کو کھلا چھوڑ دیا۔

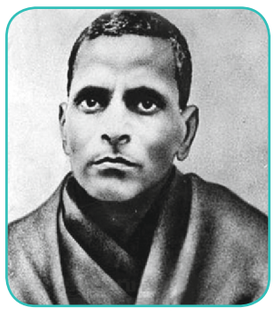

پوٹی سری راملو

پہلے عام انتخابات ختم ہونے کے بعد ہی لسانی ریاستوں کا نظریہ بحال ہوا۔ پوٹی سری راملو کی بھوک ہڑتال 19 اکتوبر 1952 سے شروع ہوئی جس کے ذریعہ وہ الگ ریاست آندھرا کا مطالبہ کر رہے تھے اور اس کے بعد ان کی موت 15 ڈسمبر 1952 کو ہوئی تھی۔

مندرجۂ ذیل آرٹیکل 3 کو پڑھیں:

پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ (a) کسی ریاست سے کسی علاقے کو الگ کرکے یا ریاست کے دو حصوں کو متحد کرکے ایک نئی ریاست تشکیل دے سکتی ہے۔؛

(b) کسی بھی ریاست کے رقبہ میں اضافہ کرسکتی ہے۔

(c) کسی بھی ریاست کا رقبہ کم کرسکتی ہے۔

(d) کسی بھی ریاست کے حدود کو تبدیل کرنے کا اختیار رکھتی ہے

اس کے نتیجہ میں ریاستوں کے تنظیم نو کمیشن کا قیام عمل میں آیا، اس کے ساتھ ہی فضل علی کو چیر پرسن بنایا گیا، اور کے یم پنیکر اور ہیج ین کنزرو بطور ممبر۔ کمیشن نے اکتوبر 1955 میں اپنی رپورٹ پیش کی۔ کمیشن نے مندرجہ ذیل ریاستوں کو ہندوستانی یونین میں تشکیل دینے کی سفارش کی۔ مدراس، کیرالہ، کرناٹک، حیدرآباد، آندھرا، بمبئی، ودھاربھا، مدھیہ پردیش، راجستان، پنجاب، اتر پردیش، بہار، مغربی بنگال، آسام، اڑیسہ اور جموں و کشمیر۔ دوسرے الفاظ میں، کمیشن کی سفارشات انتظامی سہولت اور لسانی خدشات کے مابین ایک سمجھوتہ تھیں۔

تاہم، اس وقت تک، نہرو دور حکومت ریاستوں کی لسانی تنظیم نو کی پابند تھی اور اس طرح ریاستوں کی تنظیم نو ایکٹ 1956 کو نافذ کرنے میں وہ آگے بڑھے تھے۔ حیدرآباد ریاست سمیت آندھرا پردیش وجود میں آیا۔ کیرالہ میں ٹراونکور۔کوچین ریاست اور مدراس کا ضلع ملابار، شامل ہوا۔ کرناٹک میسور ریاست میں شامل ہوا اور بمبئی اور مدراس ریاستوں کے کچھ حصے اس میں شامل ہوئے۔ ان تمام معاملات میں، بنیادی اصول لسانی شناخت تھی۔

مئی 1960 میں گجراتی بولنے والے لوگوں کی مانگ کو پورا کرنے کے لئے مہاراشٹرا سے الگ کرکے گجرات ریاست کو تشکیل دیا گیا تھا۔ اس کے بعد، پنجابی سبھا کے مطالبے کو عملی تقرر کے ذریعہ 1966 تک علیحدگی پسند قرار دیتے رہے۔ پنجاب کی تقسیم، سہ شاخہ یعنی پنجاب تین حصوں میں منقسم ہوا اس طرح اس عمل کا اختتام ہوا جو 1920 میں انڈین نیشنل کانگریس نے صوبوں کی تنظم نو کا کام لسانی بنیاد پر شروع کیا تھا۔

8.5 ہندوستان کی خارجہ پالیسی
India's Foreign Policy

آزاد ہندوستان کی خارجہ پالیسی کے بنیادی اصول درحقیقت آزادی سے کم از کم تین دہائیاں پہلے تشکیل دئے گئے تھے۔ یہ تحریک آزادی کی جدوجہد کے دوران ہی تیار ہوا ہے اور اس کی جڑیں کسی بھی طرح کے استعمار کے خلاف عیاں ہیں۔ وزیر اعظم جواہر لال نہرو اس کے اولین معمار تھے۔

ہندوستان کی خارجہ پالیسی کچھ اصولوں پر مبنی تھی۔ وہ اصول یہ ہیں: استعمار مخالف، سامراجیت مخالف، رنگ اور نسل پرستی مخالف، سوپر پاؤر طاقتوں سے غیر جانب داری، افریقی ایشیائی اتحاد، عدم جارحیت، دوسروں کے معاملات میں عدم مداخلت ایک دوسرے کی خودمختاری اور علاقائی سالمیت کے لئے باہمی احترام، اور عالمی امن وسلامتی کو فروغ دینا۔ اقوام عالم کے مابین امن کے عزم کو خلاء میں نہیں رکھا گیا تھا۔ اس کو انصاف کے مساوی پختہ عزم کے ساتھ رکھا گیا تھا۔

جس سیاق وسباق میں ہندوستان کی خارجہ پالیسی مرتب کی گئی تھی، وہ جنگ کے بعد کے منظرنامے میں دنیا پر غلبہ حاصل کرنے والے دو مدمقابل طاقتوں کے ذریعہ مزید پیچیدہ ہوگئی تھی: امریکہ اور یو ایس ایس آر۔ آزاد ہندوستان نے ان طاقتوں کے ساتھ غیر جانبدارانہ خارجہ پالیسی کو اپنایا۔

اس سے پہلے کہ ہم غیر جانبداری کی تفصیلات پر جائیں، آزادی کے بعد سے چین کے ساتھ ہندوستان کے تعلقات کو دیکھنا مفید ہوگا۔ چین کو ہندوستانی آزادی کے صرف دو سال بعد، 1949 میں اپنے عوام

12th History 8 UM
Saturday, May 01, 2021 3:28:56 PM



12th History 8 UM
Saturday, May 01, 2021 3:28:56 PM

نے جاپانی نوآبادیاتی توسیع پسندی سے آزاد کیا تھا۔نہرو نے چین کے ساتھ دوستی کو بہت اہمیت دی، جس کے ساتھ ہندوستان کی ایک لمبی سر حد ملی ہوئی ہے ۔

یکم جنوری 1950 کو ہندوستان نے عوامی جمہوریہ چین کو سب سے پہلے تسلیم کیا تھا۔نوآبادی کے خیال میں نوآبادیاتی طاقتوں اور اس کے نتائج سے حاصل ہونے والی غربت اور پسماندگی کے ہاتھوں تکلیف کا مشترکہ تجربہ اتنا زبردست تھا کہ دونوں ممالک نے ایشیاء کو دنیا میں اس کا مناسب مقام دلانے کے لئے ہاتھ ملایا تھا۔نہرو نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں اشتراکی چین کی نمائندگی کے لئے دباؤ ڈالا۔ تاہم، جب 1950 میں چین نے تبت پر قبضہ کیا تو، ہندوستان ناخوش تھا کہ اس کو اعتماد میں نہیں لیا گیا تھا۔ 1954 میں ہندوستان اور چین نے ایک معاہدے پر دستخط کئے جس میں ہندوستان نے تبت پر چین کے حقوق کو تسلیم کیا اور دونوں ممالک نے اپنے تعلقات کو اصولوں کے ایک سیٹ میں رکھے، اس کے بعد سے وہ بڑے پیمانے پر پنچ شیل کے اصولوں کے طور پر جانا جاتا ہے۔

پنچ شیل (پانچ خوبیاں)

1. ایک دوسرے کی علاقائی سالمیت اور خودمختاری کے لئے باہمی احترام
2. باہمی عدم جارحیت
3. باہمی عدم مداخلت ایک دوسرے کے داخلی امور میں
4. باہمی مفاد کے لئے مساوات اور تعاون
5. پرامن بقائے باہمی

دریں اثناء، نہرو نے اپریل 1955 میں منعقد بینڈ نگ کانفرنس میں چین اور چو۔ین۔لائی (Chou En Lai) کو پیش کرنے کے لئے خصوصی کوشش کی۔1959 میں، بدھسٹوں کی بغاوت کو چین کی حکومت نے کچل ڈالا، دلائی لامہ ہزاروں مہاجرین سمیت تبت فرار ہو گئے۔دلائی لامہ کو ہندوستان میں سیاسی پناہ دی گئی اور اس سے چینی ناخوش ہوگئے۔اس کے فوراً بعد ہی اکتوبر 1959 میں، چینیوں نے لداخ میں کانگکا پاس کے قریب ایک بھارتی گشت پر فائرنگ کی جس کے نتیجہ میں 5 ہندوستانی پولیس اہلکار ہلاک ہوئے اور ایک درجن افراد کو گرفتار کرلیا گیا۔اگرچہ چو ین لائی کے ساتھ مختلف سطحوں پر بات چیت ہوئی، لیکن زیادہ پیش رفت نہیں ہوئی۔

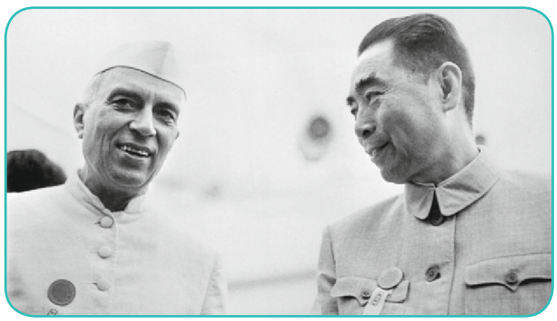

نہرو اور چوین لائی

اس کے بعد چین کے ساتھ 1962 کے سال جنگ ہوئی۔8 ستمبر 1962 کو، چینی افواج نے ٹھگلہ کی پشت پر حملہ کیا اور ہندوستانی فوج کو وہاں سے نکل دیا۔دنیا میں ایشین بلاک بنانے کی تمام خیر سگالی کی کوششیں رک گئیں ۔ ہندوستان نے اپنی عزت نفس کو پہنچنے والے دھچکے سے ٹھیک ہونے میں ایک طویل وقت لیا، اور شاید یہ بنگلہ دیش کی جنگ میں صرف پاکستان پر فتح تھی، جس میں چین اور امریکہ بھی پاکستان کی حمایت کررہے تھے، جس نے عزت نفس کے احساس کو بحال کیا۔

تاہم، دنیا کے لئے ہندوستان کی شراکت صرف چین اور پنچ شیل کے ساتھ اپنے تعلقات تک ہی محدود نہیں تھی۔یہ بینڈ نگ کانفرنس میں غیر جانبداری اور ٹھوس موقف کی شکل میں ظاہر ہوا۔

مارچ 1947 میں ،نہرو نے ایشیائی تعلقات کانفرنس کا انعقاد کیا، جس میں بیس سے زیادہ ممالک نے شرکت کی۔کانفرنس کا موضوع ایشیائی ممالک کی آزادی اور عالمی اسٹیج پر اپنا مثبت موقف تھا۔اس طرح کی ایک اور کانفرنس ڈسمبر 1948 میں انڈونیشیا کو دوبارہ نوآبادیاتی بنانے کی ڈچ کوشش کے مخصوص ردعمل میں منعقد ہوئی۔ کالونیوں سے دست برادری کا اقدام 1954 میں کولمبو میں ایشین رہنماؤں کی کانفرنس میں مزید آگے بڑھایا گیا، جس کا اختتام 1955

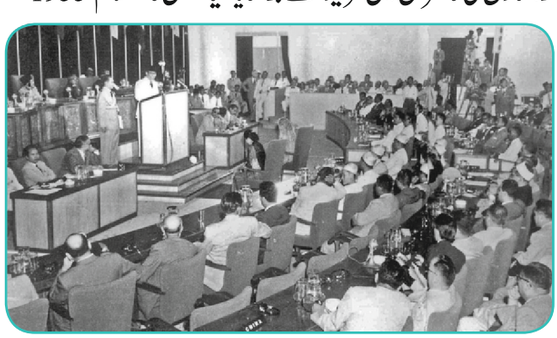

بانڈونگ کانفرنس

12th History 8 UM
Saturday, May 01, 2021 3:28:57 PM

میں انڈونیشیا کے شہر بانڈونگ میں ہونے والی افرو۔ایشین کانفرنس میں ہوا۔اس کانفرنس نے بیلگریڈ میں اقوام عالم کے اجلاس اور غیر جانبدار تحریک کی پیدائش کے لئے ایک مرحلہ طے کرتی ہے۔

آزاد ہندوستان کی خارجہ پالیسی کے معمار، واقعتاً، جواہر لال نہرو تھے اور اس میں ان کو اعلیٰ مقام 1961 میں اس وقت پہنچا ملا جب وہ مصر کے ناصر اور یوگوسلویا کے ٹیٹو کے ساتھ کھڑے ہو کر جوہری تخفیف اسلحہ بندی اور امن کا مطالبہ کر رہے تھے۔اس طرح دنیا میں غیر جانبداری کے نظریہ کی اہمیت اور اس کے جوہر کو نہرو نے بہترین طور پر بیان کیا ہے۔

بنڈونگ کا اعلان

اقوام متحدہ کے منشور کے اصولوں کو شامل کرتے ہوئے، عالمی امن اور تعاون کے فروغ کے بارے میں 10 نکاتی ''اعلامیہ'' کو متفقہ طور پر منظور کیا گیا :

1. انسانی بنیادی حقوق اور اقوام متحدہ کے منشور کے مقاصد اور اصولوں کا احترام
2. تمام قوموں کی خودمختاری اور علاقائی سالمیت کا احترام
3. تمام نسلوں کی مساوات اور بڑے اور چھوٹے تمام ممالک کی مساوات کا اعتراف
4. کسی دوسرے ملک کے اندرونی معاملات میں عدم مداخلت یا مداخلت سے باز رہنا
5. اقوام متحدہ کے منشور کے مطابق، یکجہتی یا اجتماعی طور پر ہر قوم کے اپنے دفاع کے حق کا احترام
6. (a) بڑی طاقتوں کے کسی خاص مفاد کو پورا کرنے کے لئے اجتماعی دفاع کے انتظامات کے استعمال سے باز رہنا
   (b) کسی بھی ملک کا دوسرے ممالک پر دباؤ ڈالنے سے پرہیز کرنا
7. کسی بھی ملک کی علاقائی سالمیت یا سیاسی آزادی کے خلاف کاروائیوں یا جارحیت یا طاقت کے استعمال سے پرہیز کرنا
8. اقوام متحدہ کے منشور کے مطابق، بین الاقوامی تنازعات کو پرامن ذرائع سے، جیسے مذاکرات، صلح، ثالثی یا عدالتی تصفیہ کے ساتھ ساتھ فریقین کی اپنی پسند کے دیگر پرامن ذرایع سے حل کرنا۔
9. باہمی مفادات اور تعاون کو فروغ دینا
10. انصاف اور بین الاقوامی ذمہ داریوں کا احترام

"جہاں تک استعمار اور نسل پرستی (Fascim) کی یہ تمام بری قوتیں یا ایٹمی بم اور جارحیت اور دباؤ کا تعلق ہے، ہم ان کے خلاف انتہائی ہمدردی اور غیر متزلزل طور پر قائم ہیں ..... ہم اس کے ساتھ سرد جنگ کے سلسلے میں غیر متفق ہیں۔فوجی معاہدے۔ہمیں ایشیاء اور افریقہ کی نئی اقوام کو ان کی سرد جنگ کی مشین میں جھونکنے کے اس سارے کاروبار پر اعتراض ہے۔بصورت دیگر ہم کسی بھی ایسی ترقی کی مذمت کرنے کے سلسلہ میں آزاد ہیں جس کو ہم دنیا یا اپنے آپ کے لئے نقصاندہ سمجھتے ہیں اور جب بھی موقع پیدا ہوتا ہے ہم اس آزادی کو استعمال کرتے ہیں۔

خلاصہ

- برصغیر کی دو ریاستوں، ہندوستان اور پاکستان میں تقسیم، اور اس کے نتیجے میں غیر معمولی فرقہ وارانہ تشدد کے پھوٹ پڑنے سے، ہماری مشقت سے حاصل کی ہوئی آزادی کو ایک سنگین خطرہ لاحق ہے۔
- نہرو اور پٹیل کی کوششوں سے آزمائشی وقت کے باوجود، امن و امان کا مسئلہ اور بے گھر لوگوں کو جو اپنے ہی وطن میں مہاجروں کی حالت میں ڈالے گئے تھے ان کو آباد کرنے کا مسئلہ بڑی حد تک حل ہو گیا۔
- دباؤ ڈالنے والے مسائل جن کا سامنا ہندوستانی رہنماؤں نے کیا، جیسے آئین سازی، ہندوستانی یونین کے ساتھ ریاستوں کا انضمام، کچھ صحیح اور کچھ غلط سائنسی بنیادوں پر تنظیم نو اور ملک کے لئے ارتقاء اور دیرپا خارجہ پالیسی کو حل کیا گیا، کئی مشکلات اور چیلنجوں کے باوجود ان کو ترجیح دی گئی اور سوسائٹی کے ہر حصے کے اطمینان سے نمٹا گیا۔
- اگر چہ بہت ساری سلطنتوں نے الحاق کے نفاذ پر دستخط کرنے کے معاملے میں اتفاق کیا، لیکن ٹراونکور، حیدرآباد، اور کشمیر جیسی ریاستوں نے اختلاف ظاہر کیا لیکن ان کے ساتھ سختی سے نمٹا گیا۔
- ہندوستان نے بنیادی اصولوں کو اپناتے ہوئے اپنی خارجی پالیسی تیار کی۔بھارت جنگ کو روکنے اور عالمی امن کو فروغ دینے کے لئے غیر اجنب داری کی پالیسی پر قائم رہا۔

12th History 8 UM
Saturday, May 01, 2021 3:28:58 PM

مشق

J2MPG

I. صحیح جواب کا انتخاب کریں۔

1. جوڑ لگائیں۔

(A) جے وی پی کمیٹی - 1۔ 1928

(B) سر سیرل ریڈکلف - 2۔ ریاستی تنظیم نو کمیشن

(C) فضل علی - 3۔ 1948

(D) نہرو کمیٹی رپورٹ - 4۔ باؤنڈری کمیشن

	A	B	C	D
(a)	1	2	3	4
(b)	3	4	2	1
(c)	4	3	2	1
(d)	4	2	3	1

2۔ تاریخ کے مطابق ترتیب دیں۔

(i) اٹلی کا ہندوستان کی آزادی سے متعلق اعلان

(ii) نہرو کے ماتحت عبوری حکومت

(iii) لارڈ ماؤنٹ بیٹن کا منصوبہ

ذیل میں دئے گئے کوڈز سے جواب منتخب کریں

(a) iii, i, ii (b) iii , ii, i

(c) i, ii, iii (d) i, iii, ii

3۔ جوڑ لگائیں۔

(A) عوامی جمہوریہ چین - 1. بلگریڈ

(B) بینڈنگ کانفرنس - 2. مارچ 1947

(C) ایشیائی تعلقات کانفرنس- 3. اپریل 1955

(D) غیر جانبدار تحریک کا آغاز- 4. 1 جنوری 1950

	A	B	C	D
(a)	3	4	2	1
(b)	4	2	3	1
(c)	4	3	2	1
(d)	3	2	4	1

4۔ مندرجہ ذیل واقعات کا صحیح تسلسل کونسا ہے؟

(i) عوامی جمہوریہ چین

(ii) چین کے ساتھ ہندوستان کی جنگ

(iii) حلقہ اسمبلی کا اجلاس

(iv) پنچ شیل

(v) نہرو۔لیاقت علی خان معاہدہ

ذیل کے کوڈز سے جوابات منتخب کریں۔

(a) v, iv, iii, ii, i (b) ii, iv, v, i, iii

(c) ii , v,iv, iii (d) ii, v, iv, iii, i

5۔ مہاتما گاندھی کا قتل کب ہوا تھا؟

(a) 30 جنوری 1948 (b) 15 اگست 1947

(c) 30 جنوری 1949 (d) 2 اکتوبر 1948

6۔ سب سے پہلے کون تھے جنہوں نے صوبہ آندھرا بنانے کا مطالبہ بلند کیا؟

(a) پوٹی سری رامولو (b) پٹابی سیتارامیہ

(c) کے یم پنیکر (d) ٹی پرکاسم

7. آئینی قرارداد یدیں حلقہ اسمبلی میں لانے والے

(a) راجیند راپرساد (b) جواہر لال نہرو

(c) ولا بھائی پٹیل (c) مولانا ابوالکلام آزاد

8. کانگریس نے ایک سیٹ .....حلقہ سے ڈاکٹر بی آر امبیڈکار کے انتخاب کو یقینی بنایا تھا۔

(a) امبیٹھی (b) بمبئی

(c) ناگپور (d) مہو

9۔ دعویٰ (A) ریڈکلف کے ایوارڈ میں ہر طرح کی بے ضابطگیاں تھیں۔

سبب (R) بے ضابطوں کے باوجود ایوارڈ کو تمام اسٹیک ہولڈرز نے قبول کرلیا۔

(a) A اور R دونوں صحیح ہیں R صحیح وضاحت ہے A کی۔

(b) A اور R دونوں صحیح ہیں R صحیح وضاحت نہیں ہے A کی۔

(c) A صحیح ہے مگر R غلط ہے۔

(d) A غلط ہے مگر R صحیح ہے۔

12th History 8 UM
Saturday, May 01, 2021 3:28:58 PM

10. دستور ساز اسمبلی پہلی بار ____ میں بلائی گئی۔

(a) 22 مارچ 1949 (b) 26 جنوری 1946

(c) 9 ڈسمبر 1946 (d) 13 ڈسمبر 1946

11. آئین کو____ میں اپنایا گیا تھا

(a) 30 جنوری 1949 (b) 15 اگست 1947

(c) 30 جنوری 1949 (d) 26 نومبر 1949

12. لسانی بنیادوں پر تشکیل پانے والی پہلی ریاست ____ تھی

(a) کشمیر (b) آسام

(c) آندھرا (d) اڑیسہ

II۔ مختصر ترین جوابات لکھئے۔

1. الحاق کے نفاذ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟
2. حلقہ اسمبلی کی تشکیل کی وضاحت کریں۔
3. آئین کے دفعہ 370 کی کیا اہمیت ہے؟
4. یونین آف انڈیا میں ضم ہونے کے لئے حیدر آباد میں ''پولیس ایکشن'' کے لئے کیا جواز پیش کیا گیا؟
5. جے وی پی کمیٹی کی سفارشات کا خلاصہ کیا تھا؟

III۔ مختصر جوابات لکھئے۔

1. کس طرح کشمیر کے راجہ کو الحاق کے نفاذ پر دستخط کرنے کے لئے آمادہ کیا گیا تھا؟
2. ہمارے ہندوستانی دستور کی خصوصیات کیا ہیں؟
3. تقسیم کے المناک نتائج کو اجاگر کریں۔
4. پنچ شیل کے پانچ اصول بیان کریں۔

IV۔ ذیل کے سوالوں کا تفصیلی جواب دیں۔

1. ہندوستانی یونین کے ساتھ شاہی ریاستوں کو انضمام میں کیا پریشانی تھیں اور پٹیل اور نہرو کے ذریعہ ان کا کس طرح حل کیا گیا تھا۔
2. 1920 سے 1956 تک ہندوستانی ریاستوں کی تنظیم نو میں مختلف مراحل کا سراغ لگائیں۔
3. ہندوستان کی خارجہ پالیسی کے بنیادی اصول کیا تھے؟ افریقی ایشیائی ممالک کو غیر جانبدار تحریک میں منظّم کرنے میں وزیر اعظم نہرو نے کیا کردار ادا کیا ؟

V۔ سرگرمی

1. شناخت کی سیاست پیشہ وارانہ اصول پر بحث کرنے لئے خصوصی میٹنگ کا انعقاد کیا؟
2. اساتذہ طلباء کو انگریزی کے ذیلی عنوانات کے ساتھ ٹامس اوریم لیس سچیو کی فیچر فلم ''گرم ہوا'' کے عنوان سے گووند نہلانی کی ٹیلی فلم کی نمائش کا اہتمام کر سکتے ہیں اور طلباء کے ساتھ بات چیت کا آغاز کر سکتے ہیں۔
3. خوشونت سنگھ کی پاکستان جانے والی ٹرین بھی اس تناظر میں پڑھنے کے لئے ایک عمدہ کتاب ہے۔

حوالہ جات

1. Bipan Chandra, et. al., *India Since Independence*, Penguin, New Delhi, 2010.
2. Bipan Chandra, et. al., *India's Struggle for Independence,* Penguin Books, New Delhi, 2016 (Revised and Updated).
3. Sekhar Bandopadhyay, *From Plassey to Partition and After*: A *History of Modern India*, Orient BlackSwan, Hyderabad, 2009.

انٹرنیٹ کے ذرائع

1. اساتذہ مندرجہ ذیل URL کے ذریعہ طلباء کو انکشاف کرا سکتے ہیں کہ UDHR اور اس کی موادکی وجہ کیا ہے

https://www.humanrights.com/what-are-human-rights/brief-history/the-united-nations.html

12th History 8 UM
Saturday, May 01, 2021 3:28:59 PM

فرہنگ الفاظ A-Z

constitution	fundamental principles by which a state is governed.	آئین
anomalies	a deviation from the common rule, type, arrangement, or form.	بے ضابطگیاں
demographic	of human population	لوگوں کی وَبادی کے تعلق سے جاننا مردم نگاری
symbolic	serving as a symbol of something.	رمزی
constituent assembly	is a body of representatives that is elected to formulate or change their country's Constitution	دستور ساز اسمبلی
autonomous	Self governing; independent.	خودمختار، آزاد
Objectives Resolution	a resolution spelling out the	مقاصد کے حل
Princely states	Indian rulers and their States under British rule	برطانوی دور کی شاہی ریاستیں
privy purse	the sum from the public revenues granted to the sovereign as compensation for their loss of kingdom	صرف خاص
linguistic	relating to language.	لسانی

ICT کارنر

نوآبادیاتی ہندوستان کی تعمیرِ نو

Reconstruction of Post-colonial India

اس صفحہ کے ذریعہ آپ ہندوستان کے آئین کے بارے میں جان سکتے ہیں۔



مرحلہ 1 : 1۔ براوزر کھولیں اور نیچے دیئے گئے URL کو ٹائپ کریں یا QR Code اسکین کریں۔

مرحلہ 2 : 2۔ نیچے سکرول کریں، آئین سازی کے عمل پر کلک کریں۔

مرحلہ 3 : مراحل منتخب کریں اور آئین اجلاسوں کو تلاش کریں۔

Web URL:
http://cadindia.clpr.org.in/

- Pictures are indicative only
- If browser requires, allow Flash Player or Java Script to load the page

12th History 8 UM
Saturday, May 01, 2021 3:28:59 PM

اکائی 9

ایک نئی سماجی اور اقتصادی ترتیب کا تصور

(Envisioning a New Socio-Economic Order)

سیکھنے کے مقاصد

آزادی کے موقع پر ہندوستان کی معاشی حالت کو سمجھنا۔

- ہندوستان کو ایک اشتراکی اور جمہوری ملک کے طور پر سمجھنا اور اس کی نشاندہی کرنا۔
- کاشتکاری اور دیہاتی معیشت کو ترقی دینے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کو جاننا۔
  - (a) زمینی اصلاحات اور تشخیص اور ان کی تاثیر
  - (b) سبز انقلاب کے ذریعہ تکنیکی ترقی
  - (c) دیہاتی ترقی کا منصوبہ
  - (d) دیہاتی روزگار منصوبے
- صنعتی ترقی
  - (a) حکمت عملی اور بھاری صنعتوں میں سرمایہ کاری کے بنیادی اسباب
  - (b) صوبائی حکومتوں کا کردار اور نجی صنعت پر حکومت کی پابندیاں اور صنعتی ضابطہ پالیسیاں اور قانون سازی کے ذریعہ کھپت
  - (c) عوامی سکٹر کا کردار
  - (d) آزادی کے بعد
- ہندوستان میں پنج سالہ منصوبہ
- تعلیم۔خواندگی میں ترقی اور اسکول کی تعلیم میں توسیع
- سائنس اور تکنالوجی میں ترقی ۔ ہندوستان میں ٹکنالوجی اور سائنسی تحقیقی اداروں کی نشونما اور ترقی۔

تعارف

جب ہندوستان 1947 کو آزاد ہوا تو ملک کی معاشی حالت بہت خراب تھی اور بہت سارے مسائل کا اسے سامنا کرنا پڑا۔ غربت کی سطح بہت زیادہ تھی۔تقریباً 80% آبادی دیہاتی علاقوں میں بستی تھی ان کی زندگی کا گذر کاشکاری پر منحصر تھا۔انگریزی حکومت کے دوران بہت سارے ہنرمند پیشے والے جیسے دستکاری وغیرہ زرائع معاش کو کھونا پڑا۔جس کے نتیجہ میں زراعت تو ہوتی تھی مگر فی کس آمدنی زراعت کی وجہ سے بہت کم تھی۔ نیم جاگیرداروں کے تعلقات اور کسانوں یا کاشتکاروں کے ذریعہ زراعت بھی خصوصیت سے ہوتا تھا۔زمیندار اکثر استحصال کا شکار ہوئے۔

آزادی سے دسیوں سال پہلے سے صنعتی شعبہ ترقی پر تھا۔مگر یہ بہت نا کافی تھا۔ ٹاٹا لوہے اور فولاد دھات کی صنعت کا کارخانہ ہی بھاری صنعت کے لئے مشہور ہے۔اس کے علاوہ کپاس کی صنعت، کپڑے بننے کے کیمیائی اشیاء، کاغذ، شکر، پٹ سن، سمنٹ وغیرہ تیار

12th History 9 um
Saturday, May 01, 2021 3:37:34 PM

کرنے کے اہم اشیاء تھے۔ان صنعتوں کے ضروری مشینوں کو انجینیر وں نے فراہم کئے۔ یہ شعبہ چھوٹا ہونے کے سبب زراعتی شعبہ میں مناسب روزگار دینے کے قابل نہیں تھا۔ 1950 میں ملک کی کل پیداوار میں شعبہ صنعت کا حصہ 13% ہی تھا۔صارفین کے لئے ضروری اشیاء درآمد کئے گئے۔ ہندوستان میں غیر ملکی کمپنیوں کے دفاتر میں مارکیٹنگ کرنے والے فروخت کرنے ہی میں مشغول تھے کوئی چیز تیار نہیں کرتے تھے۔

لہذا آزاد ہندوستان کی حکومت نے اقتصادی ترقی کو آگے بڑھا کر زراعتی شعبہ کو ترقی دے کر، پیداواری شعبہ کو توسیع دے کر روزگاری کو بڑھایا، یا غریبی کو دور کیا جیسے عظیم کام کئے۔

اشتراکی طرز کا سماج :

اقتصادی ترقی کئی طریقوں سے حاصل کر سکتے ہیں۔ آزادانہ کاروبار کرنا ایک طریقہ ہے۔ یہی سرمایہ داری کا طریقہ ہے۔ دوسرا طریقہ اشتراکیت کی پیروی ہے۔ ہندوستان یدوسرے طریقے کا انتخاب کیا ہے۔جیسے پہلے سبق میں کہا گیا۔ ہندوستانی دستور کے تمہید میں ایک خودمختار، اشتراکی، جمہوریہ جیسے الفاظ کی وضاحت کے ساتھ نشاندہی کیا گیا ہے۔اشتراکی طرز کی ترقی کے مقاصد: چھوت چھات کو ختم کرنا، استحصال کو ختم کرنا، مال و دولت کو ایک جگہ مسدود ہونے سے بچانا۔سماجی مساوات کا مقصد تمام شہریوں کو علم اور روزگاری کے شعبوں میں مساوی مواقع کا حاصل ہونا۔اس سے بنیادی طور پر ترقی سے متعلقہ سرگرمیوں میں ریاست کی موثر شرکت ضروری ہے۔

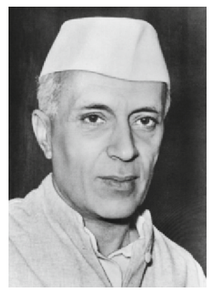

جواہر لال نہرو

زراعت میں سماجی اقتصادی انصاف کو زمینی اصلاحات کی سرگرمیوں کے ذریعہ حاصل کرنا ہوگا جو کسانوں کو با اختیار بنائے گا۔صنعتی شعبے میں حکومت عام شعبے کے تحت کلیدی صنعتوں کی تشکیل میں فعال کردار ادا کریگی۔پنج سالہ منصوبہ کے تحت ان سب کو مکمل منصوبہ بندی کے ذریعہ حاصل کرنا ہوگا۔ یہ منصوبہ سویت یونین میں وسیع معاشی ترقی کے تجربات کے ذریعہ لیا گیا۔نہرو سویت یونین کی اس جامع ترقی میں کامیابی پر حیران تھے۔لہذا اس سرگرم منصوبہ، کی بنیاد سے اس کو 'نہرو کی اشتراکیت' کہا جاتا ہے۔

زرعی پالیسی (Agricultural Policy)

آزادی کے وقت ہندوستان میں زراعت اور کاشتکاری کئی مسائل سے گھری ہوئی تھی۔ عام طور پر پیداوار کم تھی۔کل غذائی پیداوار ملک کی رعایا کے لئے ناکافی تھی۔کثیر تعداد میں اناج کو درآمد کرنے کی ضرورت پڑی۔کل آبادی میں سے 80% عوام کی معاش زراعت پر منحصر تھی۔اس کی وجہ سے فی کس آمدنی بہت ہی کم ہوگئی ایسے ماحول کو بالواسطہ بے روزگاری کہتے ہیں ۔ یہاں تک کہ اگر بہت سے لوگ دوسری صنعتوں کا رخ کرتے ہیں تو بھی، پیداوار میں کوئی تبدیلی نہیں آئی گی اور کھیتی باڑی جاری رکھنے کے لئے زائد افرادی قوت کی ضرورت نہیں ہوگی۔تو یہ عملی طور پر بے روزگار ہیں۔دیہاتی آبادی میں غربت بہت زیادہ تھی اور ان میں بیشتر اس حد تک مقروض تھے کہ وہ مہاجنوں کے سودی قرض دار ہوگئے تھے۔

زراعت کی پسماندگی کا تعلق دو عوامل سے ہوسکتا ہے (۱) ادارہ جاتی اور تکنیکی عوامل سماجی اور اقتصادی تعلقات کا حوالہ دیتے ہیں جو خاص طور پر زمیندار طبقے کاشتکار طبقات کے مابین مہیا کرتے ہیں۔ تکنیکی عوامل بہتر بیجوں کے استعمال سے تعلق رکھتے ہیں۔ کیمیائی کھادوں کے کاشت کاری میں استعمال مشنری، ٹراکٹر اور کٹائی کرنے والے مشین کا استعمال اور آبپاشی کی فراہمی، سے تعلق رکھتے ہیں، حکومت نے زراعت کے حالات بہتر بنانے کے لئے پہلے ادارہ جاتی خرابیوں سے نمٹنے اور زمینی اصلاحات کا ایک پروگرام شروع کرنے کا فیصلہ کیا۔ بنیادی مفروضہ یہ تھا کہ اس طرح کے اقدامات سے معاشی طور پر ایک منصفانہ نظام تشکیل دے کر وجوہات کو تقویت دینے کے علاوہ ہماری پیداواری صلاحیت کو بہتر بنانے کے لئے زمین کی استعداد کاری میں بہتری آئے گی۔

9.1 زمینی اصلاحات اور از سر نو دیہاتی تعمیر

حکومت ہند کے آئین کے مطابق، زراعت کو ریاستی حکومتوں کی فہرست میں شامل کیا گیا ہے۔اس کے مطابق، ہر ریاست کو زمینی اصلاحات سے متعلق الگ الگ قانون نافذ کرنا چاہیے۔اس طرح

12th History 9 um
Saturday, May 01, 2021 3:37:35 PM

جب زمینی اصلاحات کی بنیادی شکل تمام ریاستوں کے لئے مشترک ہے،لیکن کچھ خاص قسم کے زمینی اصلاحات کے قوانین کا نفاذ ریاستوں کی واحد یکسانیت ہے۔

(a) زمینداری نظام کا خاتمہ

ملک آزاد ہونے سے پہلے ہی زمینداری نظام کو ختم کرنا انڈین نیشنل کانگریس کے منشور کا ایک حصہ تھا۔

زمیندار کون تھے؟ زمینداروں کا تعلق زمیندار طبقے سے تھا۔ انگریزی حکومت کے وقت، مستقل ٹیکس منصوبہ کے تحت ثالث کی حیثیت سے ،انہوں نے مقررہ ٹیکس ادا کیا۔ یہ کاشتکار اپنی زمینوں پر کاشت کرتے ہیں۔وہ ہم سے رہن (گروی) وصول کرتے ہیں اور حکومت کو ٹیکس کی ایک مقررہ رقم ادا کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ چونکہ یہاں کوئی قانونی حد نہیں تھی۔لہذا زمیندار عام طور پر کسانوں سے بڑی رقم وصول کرتے تھے اور انہیں غربت کا نشانہ بنایا تھا عوام کی رائے کے مطابق زمینداروں کا ایک طبقہ وہ لوگ تھے جو غیر انصاف پسند،عیش وآرام کو چاہنے والے، بے کار لوگ تھے۔ جو اپنی آمدنی پر نہیں دوسروں کی آمدنی پر زندگی بسر کرتے تھے۔ان کے حقوق کو ختم کرنا اور دوبارہ زمین پر قبضہ حاصل کر کے کسانوں کو دینا حکومت کا بڑا مقصد بن گیا۔

> انگریزوں نے تین قسم کے ذخیرہ کرنے کا نظام متعارف کرایا تھا۔مستقل ٹیکس منصوبہ کے تحت بنگلہ دیش اور شمالی ہندوستان کے بیشتر علاقوں میں اس نظام کا تعارف کیا گیا۔زمینی ٹیکس کی ادائیگی کی ذمہ داری کرایہ داروں پر چھوڑ دی گئی جو جاگیرداروں کے نام سے جانے جاتے تھے ۔جنوبی ہندوستان میں رعیت ٹیکس (رعیت کا مطلب کسان ہے) طریقہ کے مطابق کسانوں نے براہ راست حکومت کو ٹیکس ادا کیا۔تیسرا طریقہ ملک کے چند علاقوں میں پایا گیا وہ (محل واری طریقہ) Mahalvari تھا اس میں ٹیکس ادا کرنا دیہات کی اجتماعی ذمی داری تھی۔

آئین تیار ہونے سے پہلے ہی ہندوستان کے بہت سارے صوبوں میں زمینداری نظام کو ختم کرنے کے لئے قوانین نافذ کئے گئے تھے۔1949 میں اتر پردیش، مدھیہ پردیش، بہار، چنئی، آسام اور ممبئی کے علاقوں میں یہ قانون متعارف کیا گیا۔اس قانون کو سب سے پہلے 1955 میں زمینداروں سے زمین لے کر کرایہ داروں کے درمیان اس کو تقسیم کیا گیا۔ ریاستی قانون ساز اسمبلی نے زمینداروں کو تلافی کی رقم ادا کرنے کی سفارش کی۔

ملک کے بیشتر علاقوں میں جاگیرداروں نے زمینوں کے حصول کے قوانین کو آئینی اعتراض کرتے ہوئے عدالت سے رجوع ہوئے اس کے بعد حکومت نے دو آئینی ترمیمات منظور کیں۔ 1951 میں پہلی ترمیم اور چوتھی ترمیم 1995 میں کی گئی۔اس سے زمینداروں نے اپنی زمینوں کے ضبطی یا معاوضہ پر سوال کرنے کا موقع گنوا دیا۔

آخر کار 1956 میں زمینداری نظام کا خاتمہ ہوا جو زمینی اصلاحات کے سلسلہ میں کامیاب ہوا۔اس کے نتیجہ میں 30 لاکھ کرایہ دار 62 لاکھ ہکٹر زمینوں کے مالک بن گئے۔ زمینداروں کو معاوضہ کی کل رقم کا 16420 لاکھ ہے۔ جو معاوضہ کا کل رقم ایک چوتھائی حصہ ہے۔

بہر حال منصوبہ بند مقاصد کا ایک چھوٹا سا حصہ اصلاحات کے ذریعہ حاصل کیا گیا۔ زمینداروں نے اس کو اپنی ذاتی کاشت کے تحت دعویٰ کیا اور کرایہ داروں کو زمین پر قبضہ کرنے سے بے دخل کر دیا۔ زمینداری نظام کے تحلیل ہونے کے باوجود، بہت سے زمینداروں کے پاس بڑے بڑے زمینی حصے تھے۔

(b) کرایہ دارانہ اصلاحات

ہندوستان میں کاشت کی جانے والی کل زمین کا تقریباً 50 فیصد حصہ کرایہ داری پر تھا۔ کچھ شرائط کے تحت زمینداروں سے کاشتکار کے ذریعے زمینی گروی (لیز) رکھا جاتا ہے۔تمام کرایہ دار بے زمین کے کاشکار نہیں ہیں۔ بہت سے چھوٹے زمینداروں نے دوسرے زمینداروں کے لئے رہن پر دی ہوئی زمین کے علاوہ بھی کھیتی باڑی کرنا چاہتے تھے۔ کچھ دولت مند زمینداروں نے اضافی زمین کرایہ پر لے کر اسے کھیت بنایا اور کھیتی باڑی کی۔ عام طور پر کرایہ دینے کا مطلب یہ ہے کہ اس پر حاصل ہونے والی پیداوار میں ایک حصہ ہوگا۔

12th History 9 um
Saturday, May 01, 2021 3:37:36 PM

بڑے بڑے زمیندار زمین کو لیز پر دینے کا معمول سے کام کرتے آرہے ہیں عام طور پر لیز پر دینے کا انتظام طویل عرصے تک جاری تھا۔ زمین کے مالک کے ذریعے حاصل کردہ گروی زمین کی پیداوار کا 50% یا اس سے زیادہ تھا۔ یہ بہت زیادہ ہوتا تھا۔ کرایہ داری ایک روایتی عمل تھا اور معاہدے کبھی کبھی درج ہوتے تھے۔ جیسے کہ طویل عرصے کے کرایہ دار جو کبھی بھی کرایہ داری کے حقوق سے محروم نہیں ہیں۔ تاہم کرایہ دار ہمیشہ کچھ غیر یقینی صورت حال میں رہتے تھے کیونکہ انہیں قلیل مدت میں ہی بے دخل کر دیا جا سکتا تھا۔

لیز اصلاحات دو مقاصد سے کی گئی تھی۔ کاشتکاروں کو زمینداروں کے ظلم سے بچا کر انہیں بااختیار بنانا، دوسرے یہ کہ زمین کے استعمال کو بہتر بنانا ہے، دوسرا مقصد اس تصور پر مبنی تھا کہ کرایہ پر دینے کا نظام نا کارہ تھا۔ زمینداروں کو شاید ہی کبھی زمین کی بہتری میں سرمایہ کرنے کی خواہش ہو۔ وہ صرف اپنی زمین سے آمدنی حاصل کرنے میں دلچسپی رکھتے تھے۔ ایسے کرایہ دار جن کے پاس زمین کے ملکیت کے حقوق نہیں ہیں انہیں زیادہ کرایہ دینا پڑتا ہے۔ ان کرایہ داروں کو بھی دیکھ بھال کی کوئی فکر نہیں ہے۔ ان کے پاس اتنی رقم نہیں ہے کہ وہ زمین میں سرمایہ کاری کر سکیں۔

کرایہ داری میں اصلاحات کے قانون کو تین مقاصد کو مدنظر رکھتے ہوئے نافذ کیا گیا تھا۔

i۔ کرایہ کو باقاعدہ بنانا۔

ii۔ کرایہ داروں کے حقوق کا تحفظ۔

iii۔ زمینداروں سے زمین ضبط کرنا اور اس کا کرایہ داروں کو مالک بنانا۔

ریاستوں میں لیز پر ضابطہ لگایا گیا تھا اور پیداوار کا جو ایک چوتھائی حصہ تھا۔ اسے ایک تہائی میں تبدیل کر دیا گیا اور قانون کو منظور کیا گیا۔ لیکن اس پر کبھی کامیابی کے ساتھ عمل درآمد نہیں ہوا۔ جب زراعت میں مزدوروں کی تعداد زائد ہے مگر زمین کافی نہیں ہے۔ اس ماحول میں قیمتوں پر قابو پانے کے اقدامات کا کوئی فائدہ نہیں ہے جہاں طلب رسد سے زیادہ ہے۔ مجموعی طور پر گروی (لیز) کی رقم بالواسطہ طور پر بغیر کسی دفتری اندراج کے بڑھا دی گئی تھی۔

کرایہ داروں کے حقوق کے تحفظ اور لیز پر حق کے وارث ہونے کے لئے منظور کردہ قانون کامیاب نہیں ہو سکا۔ گروی (لیز) معاہدے زبانی طور پر کئے گئے تھے۔ اور دستاویزات میں ان کو درج نہیں کیا گیا تھا۔ لہذا کرایہ دار کسی بھی وقت زمینداروں کے ذریعے بے دخل ہونے کے خوف میں رہتے تھے۔ جب لیز اصلاحات کے قوانین کا اعلان کیا گیا تھا۔ زیادہ تر زمینداروں نے زمین پر دوبارہ قبضہ کیا اور دعویٰ کیا کہ جن کا شتکاروں کے پاس ملکیت ہے اور وہ چل رہے ہیں۔ ایک مکمل طور پر قابل عمل زمینی حدود کے منصوبہ بندی کی عدم موجودگی میں (لیز) کرایہ اصلاحات بے کار تھی۔

کیرلا اور مغربی بنگال میں زمینی اصلاحات کی کوشش قابل ذکر حد تک کامیاب رہی ہے وہاں جاگیرداری کو ختم کرنے میں نمایاں کامیابی کے باوجود کرایہ داروں کو زمین کا مالک بنانے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کے ملے جلے نتائج برآمد ہوئے۔

(c) زمینوں کی ملکیت کی حد :

زمینوں کی ملکیت کی حد سے مراد یہ کہ انفرادی طور زمین زیادہ سے زیادہ کتنی مقدار میں قانوناً رکھ سکتا ہے۔ 1950 کے بعد یہ قانون بنائے گئے اور عمل میں لائے گئے۔ تمل ناڈو میں یہ قانون 1961 میں لاگو کیا گیا۔ 1972 میں زمیندار کی زمینوں کی ملکیت کی حد کو بڑھایا گیا۔ 1972 کے بعد متعین شدہ حد کو پوری فیملی میں بدل دیا گیا۔ یعنی زمیندار کا ہر فیملی ممبر زمین کا ایک حصہ خرید سکتا ہے جو کہ متعین شدہ حد سے کم ہو۔

زنین کی توسیع میں زمین کی ملکیت کی حد کے قانون کے تحت یہ ایک پیچیدہ کام تھا۔ کیونکہ زمین کا معیار یکساں نہیں تھا۔ آبپاشی والی زمینوں، بارش والے زمینیوں، ایک طرفہ زمینیوں اور دوطرفہ زمینوں میں فرق کرنے کی ضرورت تھی۔ اس کے ساتھ ہی مخصوص قسم کی زمین کو قانون سے مستثنیٰ قرار دیا گیا تھا۔ ان میں پھلوں کے باغات، چراگاہیں، خیراتی تنظیموں کی ملکیت، مذہبی اداروں کی ملکیت، گنا اگانے کے بڑے باغات وغیرہ شامل ہیں۔ اس اصلاح کو، کو ایک بہت بڑی کامیابی ملنی چاہیے تھی۔ زمینی فروخت قانون کے ذریعے فراہم کردہ جانوروں کے استعمال اور زمین کی دستاویزات میں ترمیم کے لئے جس طرح سے لوگوں کو استعمال کیا اس کی وجہ سے تنقید ہوئی۔

آخر کار تقریباً 65 لاکھ ہکٹر زمینیں بطور زائد زمینیں حاصل کی گئیں۔ اس زمین کو 55 لاکھ کرایہ داروں میں فی کس ایک ہکٹر سے تھوڑی زیادہ شرح پر زمین تقسیم کی گئی۔ صاف طور پر، اقتدار پر موجود طبقوں نے اپنی سیاسی طاقت سے جو بڑے زمیندار بھی تھے اس قانون کو ختم کر دیا۔

12th History 9 um
Saturday, May 01, 2021 3:37:36 PM

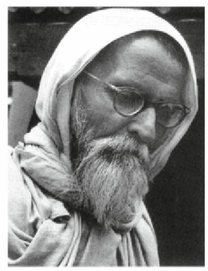

ونوبا بھاوے

ونوبا بھاوے نے اپنی زمینی تحریک Bhoodhan کے ذریعے بڑے زمینداروں کی متفقہ کاوشوں سے لوگوں کی توجہ اپنی طرف راغب کی، جنہوں نے اپنی بقیہ زمینیں رضا کارانہ طور پر دینے کے لئے خود تیار ہوئے۔

(d) مجموعی طور پر تشخیص (اندازہ) :

مجموعی طور پر زمینی اصلاحات کا قانون زیادہ کامیاب نہیں رہا ہے۔معاشی طور پر زرعی شہریوں کے تحت زمینی حقوق اور تحفظ حاصل کرنے اور زراعت پھولنے اور پھلنے کا خواب ہی خواب رہ گیا۔اور کارکردگی میں کوئی قابل ذکر بہتری نہیں آئی ہے۔حالیہ ٹکنیکی ترقی کی وجہ سے زراعت کی ترقی کے ساتھ، ایسا لگتا ہے کہ زیادہ موثر زمینی بازار چل رہا ہے جس کی وجہ سے طویل مدتی ترقی ہوگی۔

نیم جاگیرداری نظام سماجی انصاف کے طول و عرض میں زمینداری نظام کی وجہ سے فائدہ اٹھایا ہے زمینی اصلاحات کے اقدامات نے کسانوں کے ان کے حقوق سے سیاسی طور پر آگاہ کیا ہے اور انہیں بااختیار بنایا ہے۔

9.2 زراعتی ترقی

(a) سبز انقلاب

1960 کے آخر میں ہندوستان میں غذا کی پیداوار کی حالت تشویش ناک تھی۔ملک نے خوراک کی درآمد پر بہت زیادہ خرچ کیا۔ زمینی اصلاحات پر زرعی اصلاحات کا کوئی اثر نہیں ہوا۔لہذا حکومت نے زرعی انتظامیہ کو بہتر بنانے کے لئے ٹکنالوجی کے متبادل ذرائع تلاش کئے۔1965 میں آبپاشی کی سہولیات والے کچھ منتخب علاقوں میں زیادہ پیداوار (اعلیٰ معیار کے فعال بیج۔HYV) گیہوں، دھان وغیرہ کاشت کے لئے بوئے گئے۔

روایتی کاشتکاری کے برعکس، زیادہ پیداوار دینے والی HYV بیج اقسام میں زیادہ پانی مشنری جیسے ٹراکٹر کیمیائی کھاد اور کیڑے مار ادویات کی ضرورت تھی۔ابتدائی آزمائشی منصوبوں کی کامیابی کے نتیجے میں ملک میں زیادہ پیداور کے لئے اعلیٰ معیار کے فعال بیج کا ستعمال کیا



ہندوستان میں سبز انقلاب

گیا۔عام طور پر اس اقدام کو سبز انقلاب کہا جاتا ہے۔اس طرح کیمیائی کھاد اور کیڑے مار ادویات کی طلب میں زبردست اضافہ ہوا اور اس سے متعلقہ صنعتیں فروغ پذیر ہوئیں۔

20 سال کی مدت میں ہندوستان اناج کی پیداوار میں خود کفیل ہو گیا۔1960-1961 میں چاول کی پیداوار جو 35 ملین تھی آگے اضافہ ہوکر بڑھ کر 2011-2012 میں 104 ملین ٹن ہوگیا۔اس عرصے میں گندم کی پیداوار 11 ملین ٹن سے اضافہ ہوکر 94 ملین ٹن ہوگئی۔ پیداواری شرح میں اضافہ ہوا۔حکومت نے کاشتکاروں سے زائد غلہ (اناج) خرید لیا اور انہیں (Food Corporation Of India - FCI) کے زیر ملکیت گوداموں میں ذخیرہ کرلیا۔اس طرح سے ذخیرہ کردہ اناج کو عوام میں تقسیم عامہ اسکیم (Public Distribution System - PDS) کے ذریعہ لوگوں کو فراہم کیا جائے گا تاکہ لوگوں کے لئے خوراک کی حفاظت یقینی بنایا جاسکے۔

ایک اور مثبت پہلو یہ ہے کہ دودھ اور انڈوں کی پیداوار میں مسلسل اضافہ ہوا اس کی وجہ سے تمام آمدنی کے ذرائع، کھانے کے عادات و طریقہ میں مزید تنوع پیدا ہوا۔

سبز انقلاب کے اس حال میں بہت کامیاب ہونے کے باوجود، ہندوستان میں خوراک کی پیدوار بڑھانے کے لئے۔اس کے بعد کچھ منفی نتائج پیدا ہوئے۔ پہلے تو زیادہ قابل رسائی علاقوں اور کم رسائی علاقوں کے درمیانی اتار چڑھاؤ میں اضافہ ہوا۔ وقت گزرنے کے ساتھ، کسان کیمیائی کھاد اور کیڑے مار ادویات کے عادی ہوگئے، جس کے نتیجے میں ماحولیاتی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ ملک کے بیشتر علاقوں میں نامیاتی کھیتی کی طرف لوٹ جانے والی حالت پیدا ہوئی

12th History 9 um
Saturday, May 01, 2021 3:37:37 PM

ہے۔سبق یہاں یہ سیکھنا ہے کہ ترقی کسی خاص قیمت کی ادائیگی کے بعد ہی ہوتی ہے۔

(b) دیہاتی ترقیاتی منصوبہ (RDP)

1970 میں صنعت اور زراعت کی مجموعی ترقی کے باوجود غربت کی سطح کمی میں نہیں ہوئی۔ یہ مفروضہ کہ غربت کا مسئلہ ترقی کے ذریعہ حل ہوگا۔ یہ بھی پایا گیا کہ کل آبادی کا تقریباً نصف حصہ غربت کی لکیر سے نیچے زندگی گزارتا ہے کہ ایک شخص کھانے پر کتنا خرچ کرتا ہے جو ایسی حرارت (کاری) فراہم کرتا ہے جس کو زندہ رہنے کی ضرورت ہوتی ہے۔غربت کے نیچے زندگی گزارنے والوں کی شرح فی صد میں اضافہ نہیں ہوا ہے لیکن آبادی میں اضافہ کے ساتھ ہی غربت کی لکیر سے نیچے زندگی گزارنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔

دیہاتی اور شہری دونوں علاقوں میں آباد رہنے والے تین چوتھائی آبادی کے ساتھ، دیہاتی غربت ایک بڑا مسئلہ ہے۔لہذا فوری توجہ کی ضرورت ہے۔چھوٹے اور پسماندہ کاشتکار جو کچھ مخصوص گروہوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ بے زمین مزدور اور بنجر زمین سے تعلق رکھنے والے طبقات، اس علاقوں کے لوگوں میں غربت کی سطح بہت زیادہ ہے جن کو آبپاشی کی سہولیات اور زرخیز زمین تک رسائی حاصل نہیں ہے۔

دیہاتی غربت کے خاتمہ کے لئے حکومت نے دیہاتی ترقی کے مکمل پیمانے پر پروگرام متعارف کروائے تھے۔سماجی ترقی منصوبے، پنچایت راج جیسے بلدیاتی اداروں کی تجدید، اس میں ایسے منصوبے شامل ہیں جن کا مقصد مخصوص گروہوں جیسے چھوٹے پیمانے پر زمین رکھنے والے کسان ہیں۔دیہاتی گھرانہ زراعت سے حاصل ہونے والی خطیر آمدنی کو زیادہ سے زیادہ حد تک آمدنی کمانے کے لئے دوسرے راستوں کے قیام سے زیادہ فکر مند تھے۔ اس طرح کے دو بڑے منصوبوں کے ذیل میں اس کو بڑی تفصیلی سے بیان کیا گیا ہے۔

مربوط دیہاتی ترقیاتی پروگرام
1980 - 1999 (IRDP)

1980 میں مربوط دیہاتی ترقیاتی پروگرام نامی پروگرام کو متعارف کیا گیا۔ اس پروگرام کا مقصد دیہاتی گھرانوں کی اقتصادی حیثیت کو بہتر بنانے کے لئے کچھ اثاثے فراہم کرنا ہے، تاکہ وہ غربت سے چھٹکارا حاصل کرسکیں۔ یہ زمین میں بہتری ہوسکتی ہے، یہ دودھ کی کی تیاری کے لئے گائے یا بکریاں مہیا کرنے یا زمین کی بہتری کے لئے چھوٹی دوکانیں لگانے یا کاروبار سے متعلق یا دوسرے کاروبار کرنے میں مددگار ثابت ہوسکتا ہے۔ اس منصوبے کو ملک میں 5011 پنچایت یونینوں میں بھی متعارف کرایا گیا تھا۔اس کا مقصد یہ ہے کہ ہر پنچایت یونین میں 5 سال 1985-1980 میں 600 گھرانوں کی مدد کرنا ہے۔ اس امداد کا مقصد 15 ملین گھرانوں تک امداد پہنچانا تھا۔

اس طرح فراہم کردہ سرمایہ اثاثوں کا خرچ، مرکزی اور ریاستی انتظامیہ کے مابین گرانٹ اور قرضوں کو یکساں طور پر معاوضہ کے ذریعہ بانٹ لیا جاتا ہے۔موصولہ کنبے کی معاشی حیثیت کے مطابق بھی گرانٹ مختلف ہوتی ہے۔ وہ چھوٹے کسانوں کو 25% اور زراعتی مزدوروں کو 33.3%، اور قبائلی گھرانوں کو 50% تھا۔

منتخب کاشتکار گھرانوں کو بینک قرضوں کے ذریعہ جائیداد کی سرمایہ لاگت کا توازن وضع کیا گیا تھا۔1999 سال تک 53.5 ملین گھرانوں تک اس منصوبہ کو پہنچایا گیا۔کاشتکار گھرانوں کو ہی دئے گئے اثاثوں کو 50% چوپائیوں کی شکل میں (دودھ کی پیداوار) 25% غیر زرعی سرگرمیوں کے لئے 15% چھوٹے پیمانے پر آبپاشی کے کاموں کے لئے بھی تقسیم کیا گیا مخلوط دیہاتی ترقیاتی منصوبے کے کام بہت سارے ماہرین اقتصادیات کے ذریعہ اندازہ کیا گیا تھا۔اس منصوبے کے حتمی نتائج پر متعدد مطالعات کئے گئے۔

مستحقین کے انتخاب کے لئے واضح طریقہ کار کا فقدان، اور ہر خاندان میں سرمایہ کاری کی کمی تھی۔منصوبے پر عمل درآمد کے بعد آڈٹ کی مدت کا فقدان، علاقائی سطح پر مستحقین کو غربت کی لکیر سے اوپر لانے کے لئے عدم مساوات ایک اہم مسئلہ تھا۔

منصوبے کی نمایاں کامیابی کے پیشِ نظر دیہاتی غریبوں کے خودروزگار بہتر بنانے کے لئے ایک منصوبہ 1999 میں ازسرنو تشکیل دیا گیا۔

مہاتما گاندھی قومی دیہاتی روزگار گارنٹی قانون، 2005 (MGNREGA)

کئی سالوں سے ہندوستان میں کی جانے والی مندرجہ ذیل شدید کو ششوں کی وجہ سے، غربت کی لکیر سے نیچے زندگی گزارنے والے

12th History 9 um
Saturday, May 01, 2021 3:37:38 PM

گھرانوں کی تعداد میں نمایاں کمی واقع ہوئی ہے۔ یہ وسیع پیمانے پر مانا جاتا ہے کہ حالیہ دنوں میں غیر زرعی ملازمت میں اضافہ کر کے دیہاتی غربت کا خاتمہ کیا جاسکتا ہے اور یہ قبول کرلیا گیا ہے۔ پچھلے کئی سالوں میں نئی ملازمتوں کے مواقع پیدا کرنے کے لئے متعدد پروگرام متعارف کروائے گئے ہیں۔ ان میں سے بہت سارے افراد کو روزگاری کی گارنٹی منصوبے کے ساتھ شامل کیا گیا ہے۔ ہمارے ملک کے حالیہ دور میں یہی بڑا منصوبہ ہے۔

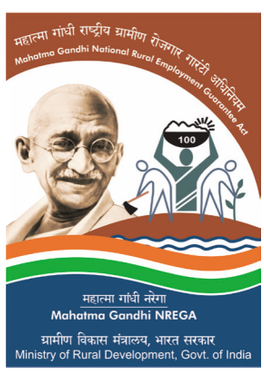

قومی روزگار گارنٹی قانون کو بعد میں مہاتما گاندھی قومی دیہاتی روزگار پروگرام کا نام دیا گیا۔ اسے دیہاتی غریب گھرانوں کی روزگاری کے مقصد کے ساتھ 2005 میں نافذ کیا گیا۔ ہر گھر کے بالغ افراد کو جو غیر ہنر مند، دست کاری کرنے کے لئے تیار ہیں ان کو ہر سال سودن اجرت ملازمت دے کر یہ مقصد حاصل کرنا تھا۔ یہ منصوبہ دیہاتی غریب گھر انوں کے لئے کچھ مدگار ثابت ہو گا۔ جو ہر سال غیر زرعی سرگرمیوں کے تین ماہ کے دوران کام نہیں ڈھونڈ سکتے ہیں۔ اس اقدام کے تحت کئے جانے والے کام، طویل مدتی فائدہ مند ہوں گے۔ جیسے سڑکیں، نہریں، دیہاتی علاقوں میں چھوٹے آبپاشی کے کام اور روایتی آبی ذخائر کی بحالی۔

دیہاتی ترقی سے پہلے ہدف کردہ پروگرام جہاں غربت کی لکیر سے نیچے کی شناخت پر مبنی ہے، جس کی وجہ سے متعدد شکایات پیدا ہوئیں کہ اہل کنبہ میں انتخاب کیا گیا ہے۔ MGNREGA، کا تاہم، تمام دیہاتی گھرانوں پر اطلاق ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ خود کو نشانہ بنانے والا منصوبہ ہے اور تعلیم یافتہ افراد کے لئے ہے۔ صرف وہ لوگ جو آرام دہ اور پرسکون پس منظر رکھتے ہیں کم اجرت کے لئے دستی مزدوری کرنے کے لئے آگے نہیں آئیں گے۔

روزگار پیدا کرنے والے منصوبوں میں دیہاتی غریبوں کے لئے کام کرنے کا موقع شامل نہیں تھا۔ قانون کی ایک نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ انہیں نوکری مانگنے کا قانونی حق دیا گیا تھا۔ اس منصوبے کو دیہاتی پنچایتوں میں نافذ کیا جارہا ہے۔ ملازمت کے متلاشیوں کو درخواست دینا ہوگا۔ ان کو ملازمتی کارڈ دیا جایگا۔ 15 دن میں پنچایت کے کارکنان ان کو ملازمت دیں گے۔ بصورت دیگر درخواست دہندے بے روزگاری کے فوائد حاصل کرنے کا حقدار ہو جائے گا۔ کام کی جگہ سے درخواست دہندہ کا مکان 5 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہونا چاہیے۔

ٹھیکیداروں کو اس کام میں شامل نہیں ہونا چاہیے۔ یہ بندوبست مزدوروں کی اجرت سے اپنا نفع لینے والے ثالثوں سے گریز کرنا ہے۔ تنخواہ اور سرمایہ کی سرمایہ داری کے درمیان تناسب 60:40 شرح ہوگا۔ ملازمت کرنے والوں میں ایک تہائی خواتین ضرور ہونی چاہئیں۔ مرد اور خواتین کو ایک جیسا معاوضہ دینا چاہیے۔

عوامی فلاح و بہبود کے منصوبوں کے صحیح نفاذ کے بارے میں مطالعات انجام دئے گئے ہیں۔ مثبت پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے، مزدوروں کی سودا بازی میں اضافہ ہوتا رہا زرعی کاموں کے لئے اجرت میں اضافہ ہوا۔ اس سے خشک سالی کے دوران زرعی مزدوروں کی شہروں میں نقل مکانی میں کمی آئی۔ یہ حقیقت ہے کہ خواتین کی بڑی تعداد ان ملازمتوں میں حصہ لے رہی ہے اور اس نے اپنے اس منصوبے میں تقویت بخشی ہے وہ مقام کا سب سے اہم فائدہ ہے۔

تا کہ شفافیت اور ہموار تبادلہ کو یقینی بنایا جاسکے، کارکنوں کے لئے اجرت براہ راست ان کے بینک یا پوسٹل اکاونٹ میں ادا کی جاتی ہے۔ سول سوسائٹی کی تنظیموں کی شمولیت اور سیاسی نمائندوں کی شمولیت کے باوجود سرکاری ملازمین کی زیادہ سے زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ یہ قانون ٹملناڈو، آندھرا اور راجستھان جیسے صوبوں میں کافی اچھے انداز میں کام کرتا ہے۔ اس قانون کی عملی صلاحیت 97% بڑھی ہوئی ہے۔

اس منصوبے کے تحت 2006 سے 2012 تک کی مدت میں 1,10,000 کروڑ روپئے براہ راست اجرت کے طور پر تقسیم کئے گئے ہیں۔ 1200 کروڑ انسانوں کو ملازمت دی۔ بہت سی دھچکیوں کے باوجود، یہ پروگرام دیہاتی غریب سول سوسائٹی میں شعور کی سطح کو بہتر بنانے میں کامیاب ہے۔ یہ منصوبہ بعض ناقدین کے تنقید کے باوجود مقبول ہے کہ اس میں بھاری لاگت کے نتیجے میں بجٹ خسارہ بڑھ گیا ہے۔ دیہاتی علاقوں میں ایک چوتھائی گھر ہر سال اس پروگرام میں حصہ لیتے ہیں۔

12th History 9 um
Saturday, May 01, 2021 3:37:39 PM

9.3 صنعتی ترقی

ہندوستان اقتصادی ترقی کے لئے صنعتی ترقی کے فروغ دینے کے خیال پر کاربند ہے۔ ترقی کو مختلف طریقوں سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ ہندوستان جیسے کثیر آبادی والے ملک میں زیادہ سے زیادہ قسم کے خام مال کی دستیابی مزدوری یا دستیاب پیداوار زیادہ تر عملی صنعتوں کے لئے صنعتی ترقی کا باعث بنی ہے اور اس کے برعکس گاندھی جی نے دیہاتی ترقی پر زور دیا ہے۔

لیکن حکومت نے بڑے پیمانے پر بھاری صنعتوں کو فروغ دینے کے لئے بڑے پیمانے پر بھاری صنعت پر توجہ مرکوز کرنے کے نہرو کے طرز کو اپنایا۔ اشتراکی سماج کے بنیادی اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے ریاست مکمل ملکیت میں یونٹ قائم کرنے کے ذریعہ صنعتی شعبے کی ترقی میں اہم کردار ادا کرے گی۔ بھاری صنعت پر فولاد کی پیداوار درمیانی مصنوعات، کیمیائی اشیا، کھاد کی ترقی کو فروغ دینا تھا۔ اس ترقی کے سماجی مقصد پر نجی سرمایہ کاری کو ایک چھوٹے سی اجرت کے ذریعہ قابو میں رکھنا ہے، جس میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ کاروباروں کی افزائش استحصالی اور نفع پر مبنی چیزوں کے لئے ہو، جس سے صرف اعلیٰ طبقے کو فائدہ ہوتا ہے۔

(a) صنعتی پالیسی

یہ مقاصد کو بہتر بنانے کے لئے صنعتی پالیسی اعلانات کا ایک سلسلہ اپنایا گیا تھا۔ پہلے پالیسی بیان کا 1948 میں اعلان کیا گیا۔ یہ صنعتوں (کارخانوں) کو چار قسم میں تقسیم کرتا ہے۔

1۔ ترجیحی صنعت سے وابستہ کارخانے پورے طور پر حکومت کے ماتحت ہونگے (نوکلیر، ریلوے، ہتھیاروں کی فوجی رسد)

2۔ ملکی اہمیت کے حامل 18 کارخانے (بھاری مشنری، کھاد کیمیائی اشیاء، دفاعت ہتھیار وغیرہ) ریاست کے ماتحت رہیں گے۔

3۔ کارخانے جن میں سرکاری اور نجی دونوں شعبے شامل ہیں۔

4۔ نجی شعبے کے کارخانے۔

1956 میں منظور کی جانے والی صنعتی پالیسی کی قرارداد، اس کے بارے میں انتہائی حتمی پالیسی ہے۔ اس نے کارخانوں کو تین حصوں میں منقسم کیا ہے۔ ''A'' صنعتیں جو ریاست کی اجارہ داری کے تحت ہیں۔ فہرست ''B'' میں رہنے والے کارخانے اس میں حکومت نئی یونٹوں (حصوں) کو شروع کرسکتی ہے مگر نجی شعبے والے اپنے حصوں میں شروع کرسکتے ہیں یا توسیع کرسکتے ہیں بقیہ کارخانے C فہرست میں شمار کردہ ہیں۔

1951 کا صنعتی ترقی اور ضابطہ قانون نجی شعبے کو کنٹرول کرنے کا اہم ذریعہ ہے۔ قانون میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ حکومت کی اجازت کے بغیر نئے کارخانے قائم نہیں کرنے چاہئیں اور کارخانوں کی گنجائش بڑھانے کے لئے بھی اجازت اور لائنس لینے کی ضرورت ہے۔

1973 میں جاری کردہ پالیسی بیان، ترقی میں علاقائی تفاوت کے خاتمے کے مقصد سے دیہاتی اور پسماندہ علاقوں میں بڑے کاروباری اداروں کو کام کرنے کی ترغیب دینا ہے۔ 1977 میں جاری کردہ پالیسی بیان کو جنتا حکومت نے مختصر اقتدار کے دوران تیار کیا تھا۔ اس کا مقصد دیہاتی علاقوں کی بہتری کے ساتھ ساتھ چھوٹے کاروبار کی ترقی بھی ہے۔

1980 میں کانگریس حکومت کی طرف سے جاری کردہ پالیسی بیان کا مقصد بھی متوازن ترقی برقرار رکھنا تھا۔ بصورت دیگر یہ سارے بیانات ایک مضبوط سرکاری اور نجی شعبے اور خاص کر بڑے کاروبار کو قابو کرتے رہیں۔

اور بھی مداخلتیں تھیں جن سے بازار کی معیشت میں دراندازی ہوئی۔ نجی شعبے میں تیار سمنٹ جیسے آدانوں کی تقسیم کے نظام کے تحت لایا گیا تھا افراد کو مکانات تعمیر کرنے کی اجازت بھی حاصل کرنی پڑی۔ لائسنسنگ پالیسی کے تحت صارف اشیاء کی پیداوار پر سختی سے پابندی عائد تھی۔ معاشرے میں متمول اور پسماندہ افراد کے مابین کھپت میں عدم مساوات کو مساوی کرنے کے نظریہ کا اظہار ہے۔ جب کہ طویل مدتی معاشی ترقی کے لئے درکار شعبہ جات جیسے جنگ کے لئے درکار چیزوں کی صنعتوں کے لئے غیر معمولی خام مال جیسے فولاد، سمنٹ کے استعمال کو یقینی بنانا۔

بہت سی اہم صنعتوں اور خدمات کو قومی شکل دی گئی۔ کوئلے کی کان، پٹرولیم کمپنیاں، بینک اور لائف انشورنس خدمات وغیرہ اس

12th History 9 um
Saturday, May 01, 2021 3:37:39 PM

میں شامل ہیں ۔صرف حالیہ دنوں ہی میں نجی شعبے کو اس طرح کی سرگرمیوں میں ملوث ہونے کی اجازت دی گئی ہے۔

(b) عوامی اور سرکاری شعبے (Public Sector)

1951 میں ہندوستان کے سرکاری شعبوں میں صرف پانچ کمپنیاں تھیں ۔2002 میں یہ تعداد 225 تک اضافہ ہوئی حکومت کی سرمایہ کاری 1951 میں 29 کروڑ سے بڑھ کر 2012 میں 7.3 لاکھ کروڑ ہوگئی تھی ۔ایک بار پھر دو اہم پہلوں نے سرکاری شعبوں میں بھاری صنعت کی تشکیل کا عزم کیا پہلے تو حکومت کے متوازن ترقی کا وعدہ کیا اس میں ریاست کی معیشت پر زیادہ سے زیادہ اختیار شامل تھا۔لیکن دوسرا عمل یہ تھا کہ عملی طور پر حکومت کو بھاری صنعتیں بنانے کی ذمہ داری قبول کرنا پڑی کیوں کہ ان کی تعمیر وتشکیل میں بہت زیادہ سرمایہ کاری کی ضرورت تھی اور ان منصوبوں کے پیداوار شروع ہونے میں کئی سال لگیں گے۔تو یہ طویل تعمیراتی منصوبے (Long Gestation) کہلائے گئے۔

1950 کی دہائی میں ایسے سرمایہ کاری کرنے کے موقعے ، سہولت، خواہش، نجی شعبوں میں نہیں تھی۔ بھیلائی (چھتیس گڑھ)، رورکیلا (اڈیسہ)، درگاہ پوع (مغربی بنگال)، بکارو (جھارکھنڈ) وغیرہ مقامات میں فولاد کے کارخانے، 1950 میں انگلستان، جرمنی اور روس جیسے ممالک کے اشتراک اور بھارت میگو پاور کمپنی تکنیک کی مدد سے (Bharat Heavy Elecricals-BHEL) ہندوستان مشین ٹولز (HMT) جیسے انجینیر نگ کارخانے قائم کئے گئے۔

صنعتی اور اقتصادی ترقی کے علاقائی دباؤ کو دور کرنے کے لئے وہ صنعتیں جو قریب سمجھی جاتی ہیں، جہاں خام مال دستیاب ہو ان کو پسماندہ



اسٹیل پلانٹ، بوکارو

علاقوں میں قائم کیا گیا ہے۔ بھارت میگا پاور کمپنی کا قیام سب سے پہلے بھوپال میں ہوا تھا۔ بعد میں ترو چراپلی، حیدرآباد اور ہریدوار میں قائم ہوا۔اسی طرح اڈیسہ بہار اور مغربی بنگال کے پسماندہ علاقوں میں اسٹیل کے کارخانے قائم کئے گئے۔اس طرح عوامی شعبے کی ترقی نے ملک کو زیادہ پیشہ وار بنایا اور متعدد اقتصادی وسماجی ضرورت کو پورا کیا۔

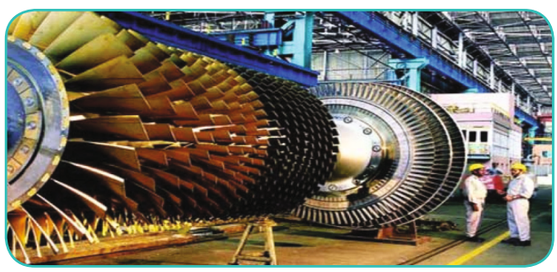

BHEL ترو چراپلی

(c) سرکاری شعبے کے کارخانوں میں بحران

1991 سے سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں میں یہ صاف ظاہر ہوا کہ انہیں شدید مشکلات کا سامنا ہے مجموعی طور پر نصف منافع پٹرولیم کمپنیوں کو دیا گیا۔ جب انہوں نے منافع ظاہر کیا۔ بہت ساری کمپنیوں کو نقصانات کا سامنا کرنا پڑا۔اس مسئلہ کا حصہ غیر ترجیحی شعبے جیسے سیاحت، ہوٹل ۔صارفین کے سامان (مثال کے طور پر 1970 میں ٹیلی وژن سیٹ صرف عوامی کمپنیوں کے ذریعہ بنائے جاتے تھے) وغیرہ۔

مختلف عوامل نے سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں کے غیر معیاری کام کرنے میں بھی اہم کردار ادا کیا۔مقامات کے متعلق مختلف رائے سیاسی حیثیت سے سامنے آگئے نہ کہ بہتر کارکردگی کے لئے ۔ تعمیرات کو مکمل کرنے میں تاخیر کے نتیجے میں زیادہ لاگت اور زیادہ سرمایہ کاری ہوئی انتظامی اخراجات ہمیشہ پابند نہیں ہوتے جب اس بات کا احساس ہوتا ہے جب سرکاری کمپنیوں کے تیار کردہ مصنوعات نجی شعبے میں بطور خام مال استعمال کیا جاتا ہے۔سرکاری شعبے کی کمپنیوں میں زیادہ سے زیادہ روزگار (مزدور) مقرر کئے گئے۔ بھاری فیکٹریوں کی ٹکنالوجی میں اتنے مزدوروں کی ضرورت نہیں ہے ۔ اس طرح آپریٹنگ کمپنیوں کی لاگت میں اضافہ ہوا۔ان تمام امور کو تسلیم کرنے

12th History 9 um
Saturday, May 01, 2021 3:37:40 PM

کے لئے 1991 میں حکومت نے غیر ترجیحی کمپنیوں میں ہونے والے نقصانات اور سرمایہ کاری کی وصولی کے لئے ایک پروگرام شروع کیا ہے۔

تمام کوتاہیوں کے باوجود ہندوستان میں صنعت کاری پروجکٹ کا طرقیۂ کار جدید ہے جس کی توجہ بھاری صنعت کے فن اور طویل مدتی صنعتی صلاحیت کی ترقی پر ہے اس نے صنعتی معیشت کو ایک ملک میں تبدیل کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے۔

(d) 1991 میں لبرلائزیشن، صنعتی پالیسی کا بیان

آخر کار 1991 میں حکومت ہند نے اپنی صنعتی پالیسی میں تبدیلی کا اعلان کیا۔ اور اجازت کے اجزاء پر پابندیوں کو ختم کرنا اور آزاد خیال معیشت کی طرف گامزن ہے۔ اس میں نجی شعبے سے زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی اجازت بھی دی گئی ہے۔ غیر فعال فیکٹریوں کو بند کرنا، یہ کارروائی سرمایہ کاری پر واپسی کی پالیسی کے ذریعہ عوامی شعبے کے حصے کو بند کرنے کے لئے کی گئی تھی۔ اس کی وجہ سے ملک میں خاص طور پر صارفین میں معیشت کے تئیں رویوں میں بڑے پیمانے پر ردو بدل ہوا ہے۔ مصنوعات اور خدمات کو دستیاب کر کے، نہ کہ صرف بڑھتے ہوئے درمیانی طبقے نے مطلوبہ اعلی معیار زندگی کو حاصل کیا۔ بلکہ یہاں تک کہ کم آمدنی والے گھر والے سامان خرید سکتے ہیں۔

ایک مثبت پہلو سے آزادی نے ہندوستان کو غیر ملکی سرمایہ کاری کے لئے ایک پرکشش مقام بنا دیا ہے۔ ریاستی حکومتیں کاروبار کو آسان بنانے کے لئے پابندیوں کو آسان کرنے کے لئے اشتہار میں دلچسپی لیتی ہیں۔ ان سب نے خوش حال عوامی ماحول پیدا کیا ہے۔ یہ مجموعی معیشت کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے۔

منفی پہلو سے لبرلائزیشن اور عالمگیریت نے کم تنخواہ لینے والے اور کم اجرت پانے والے افراد اور اعلیٰ اجرت پانے والے افرد کید رمیان خلیج کو بڑھا دیا ہے۔ اس طرح عدم مساوات میں اضافہ ہوا ہے۔ کیوں کہ بڑی کمپنیوں میں اجرت کے بالائی اخراجات خارج کر دینے کی وجہ سے تنخواہ دار کاروباری طبقہ اور مزدور طبقہ کے مابین زیادہ فرق ہو گیا۔ اس نظام پر مبنی صنعتوں میں نئے روزگار کے مواقع بہت کم ہیں۔ غیر رسمی کاروبار میں ایسے مواقعہ بہت زیادہ ہوتے ہیں اور دونوں شعبوں کے مابین اتار چڑھاؤ میں اضافہ ہوا ہے۔

تاہم آزاد معیشت کے حامی معیشت اور بائیں بازو کے ماہرین اقتصادیات دونوں خوش نہیں ہیں۔ آزاد معیشت کے حامیوں نے بازاری قوتوں کے عدم استحکام اور عدم مساوات کے خاتمہ کے لئے مزید آزادی کا مطالبہ کیا جو تا حال ترقی کی راہ پر گامزن ہیں۔ نج کاری کو آزادی دے کر، سماجی انصاف اور عوامی بہبود کو یقینی بنانے کے تعلق سے، کچھ معاشی ماہرین نے اس تشویش کا اظہار کیا ہے کہ حکومت نے بیش رفت کرنے کی اپنی ذمہ داری سے کنارہ کشی اختیار کر لی ہے۔

9.4 پنج سالہ منصوبے (Five year Plans)

ہندوستان میں ترقی کی منصوبہ بندی سوویت یونین کی مثال کی پیروی میں کی گئی۔ 1950 میں منصوبہ بند پلاننگ کمیشن نے معیشت کو ترقی دینے کے منصوبوں کو دیا گیا۔ ہر منصوبے میں معیشت سے ہونے والی سرگرمیوں اور مستقبل کی ترقی کے لئے دستیاب وسائل کا جائزہ لیا گیا۔ زراعت، فیکٹری، توانائی ٹکنالوجی اور مجموعی اقتصادی ترقی کے مقصد کے ساتھ سماجی شعبوں اور مختلف شعبوں میں رقوم مختص کی گئیں۔ خود کفیل معیشت کا حصول منصوبہ بندی کے بنیادی مقاصد میں سے ایک تھا۔

1951-1956 میں پہلے پنج سالہ منصوبے کی مدت۔ اب تک 12 پنج سالہ منصوبے گزر چکے ہیں ان کے علاوہ 1966-1969 تک تین سالہ منصوبہ کو بھی لاگو کیا گیا۔

کسی منصوبے کے لئے پہلے سے طے شدہ سرمایہ کاری۔ اس میں سرکاری اور نجی دونوں شعبوں میں سرمایہ کاری کو مدنظر رکھا گیا۔ پہلے پانچ سالہ منصوبے کے لئے طے شدہ کل سرمایہ کاری 3870 کروڑ روپے تھے گیارواں پنج سالہ منصوبے میں 36.44 لاکھ کروڑ روپئے کو عبور کیا۔ اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ 60 سال سے بھی کم عرصہ میں کسی حد تک ہندوستان نے ترقی کی تھی۔ دوسرے اور چھٹے منصوبے کے درمیان، سرکاری منصوبے کی کل منصوبہ بندی میں 60 سے 70 فی صد حصہ ہے۔ لیکن اس کے بعد سے، سرکاری شعبے کا حصہ آہستہ آہستہ کم ہو گیا، اور نجی منصوبے نے منصوبہ بندی کے پورے منصوبے پر غلبہ حاصل کرنا شروع کر دیا۔

پہلا پانچ سالہ منصوبہ (1951-1956) میں زراعت کی ترقی پر خاص طور پر زرعی پیداوار کی کاشت پر توجہ دی گئی۔ کل سرمایہ کاری کا 31 فیصد حصہ زراعت اور آبپاشی کے لئے مختص کیا گیا تھا۔ اس کے بعد

12th History 9 um
Saturday, May 01, 2021 3:37:41 PM



پی سی مہالانوبس

انڈسٹری پر زور دیا گیا۔کل سرمایہ کاری میں زراعت کا حصہ 20 فیصد اور 24 فیصد کے درمیان تھا ۔ گیارواں پانچ سالہ منصوبے میں یہ 20 فیصد سے بھی کم تھا۔(1956-1961) کا دوسرا پنج سالہ منصوبہ جسے عام طور پر مگلہ نوپس پلان کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اقتصادی ترقی حاصل کرنے کے لئے بھاری صنعتوں پر توجہ مرکوز کرتا ہے پہلے منصوبے میں صنعت کا حصہ، جو 6 فیصد پر تھا دوسرے منصوبے کے بعد بڑھ کر 24 فیصد ہو گیا۔لیکن یہ حصہ چھٹے منصوبے کے عرصہ سے کم ہو رہا ہے شاید پبلک سکٹر میں کی جانے والی بڑی سرمایہ کاری مکمل ہو چکی ہو۔ پہلے چار منصونوں میں ایندھن اور بجلی کے لئے سرمایہ کاری کا مختص بہت کم تھا۔

پہلے دو منصوبوں میں اعتدال پسند 4 فیصد اضافہ کا ہدف تھا ۔ ماہرین اقتصادیات اس کو ''ہندکی ترقی کی شرح'' Hindu rate of grace کہتے ہیں ۔ چونکہ اس شرح نے ترقی کو حاصل کیا تھا اس لئے پہلے دو منصوبوں میں سے کامیاب منصوبوں میں سے سمجھا جاتا تھا ۔ مندرجہ ذیل منصوبے مختلف وجوہات کی بنا پر طے شدہ اہداف حاصل نہیں کر سکتے ہیں ۔(1969-1974) کے چوتھے منصوبے سے غربت کے خاتمے پر زور دیا گیا۔اس طرح اس میں سماجی مقاصد کو شامل کیا گیا تھا، چھٹے منصوبے کی مدت سے طے شدہ ترقی کے اہداف کو حاصل کیا گیا ہے۔

آٹھویں منصوبے کی مدت (1992-1997) کے دوران معیشت کو آزاد رکھا گیا۔اس وقت سے ترقی کی شرح 7 فیصد سے زیادہ ہی رہی ہے۔(نویں منصوبے میں سست رفتاری کے باوجود) سبھی عدل و انصاف کی، صداقت کے ساتھ، طویل مدتی ترقی پر زیادہ زور دیا جارہا ہے۔

1951 سے 2017 تک 12 پانچ سالہ منصوبے بنائے گئے ۔ بارہواں پانچ سالہ منصوبہ (2012-2017) آخری منصوبہ ہے۔ 2015 میں پلاننگ کمیشن کو تحلیل کر کے NITI Aayog میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔

ہندوستان میں پانچ سالہ منصوبوں کی کارگزری پر مثبت اور منفی دونوں طرح سے جائزہ لیا گیا ہے۔

کارنامے

1. معیشت کو وسعت دینا
2. قومی آمدنی اور فی کس آمدنی میں نمایاں ترقی
3. صنعتی پیداوار میں اضافہ
4. زراعت میں جدید آلات کے استعمال میں اضافہ ہوا ہے اور زرعی پیداوار میں بھی اضافہ ہوا ہے
5. انتہائی متنوع معیشت

9.5 تعلیم، سائنس اور ٹکنالوجی

(a) تعلیم

سماجی میدان میں تعلیم اور صحت کی جگہ کسی ملک کی معاشرتی ترقی کا اندازاہ لگانے کا معیار ہے۔ ہندوستان میں خواندگی سال 1951 میں 18.3 فیصد سے بڑھ کر 2011 میں 74 فیصد ہوگئی ہے۔مردوں میں 82 فیصد اور خواتین میں 65 فیصد خواندگی حاصل ہوئی ہے۔اس کے مقابلہ میں خواتین خواندگی میں پیچھے رہی ہے۔ ابتدائی تعلیم سے ہائی اسکول تک اسکولوں کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔اعلیٰ تعلیمی مراکز کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا ہے۔2014-15 میں ملک میں 12.72 لاکھ پرائمری اور اپر پرائمری اسکولس، 2.45 لاکھ سکنڈری اور ہائر سکنڈری اسکولس، 38,498 کالج اور 43 مرکزی یونیورسٹیاں، 316 صوبائی یونیورسٹیاں، 122 یونیورسٹی میں شمار کردہ، 181 سرکاری نجی یونیورسٹیاں ملک بھر میں قائم ہوئے۔

شہری اور دیہاتی علاقوں میں اسکول سے ٹہر جانے والے طلباء زیادہ تر غریب گھرانوں سے تھے۔خاص طور سے اسکول سے رکے ہوئے طلباء میں لڑکیاں تھیں۔ داخلے کی شرح میں بھی، اسکول سے رکنے والوں میں بھی بڑے علاقائی اختلافات دیکھے گئے۔لہذا پسماندہ صوبوں میں، علاقوں میں بھی اسکول کی تعلیم کا برا حال تھا۔اسکول سے ٹہر جانے کے مسئلہ کو دور کرنے کے لئے حکومت نے 'سب کو، سب کو متوسط تعلیم کا منصوبہ (راسٹریہ مدھیہ مک شیکھشا ابھیان RMSA) اور حال میں انٹگریٹڈ اسکیم آف سمگرا شیکھشا ابھیان) اس طرح کے مختلف کوششیں کی جارہی ہیں۔

12th History 9 um
Saturday, May 01, 2021 3:37:42 PM

(b) سائنس اور ٹکنالوجی

ہندوستان نے سائنسی تحقیق اور ٹکنالوجی اداروں کی ترقی میں بہت ساری بہتری لائی ہے۔ آزادی سے قبل ہندوستان میں واحد سائنسی تحقیقی ادارہ انڈین انسٹی ٹیوٹ آف سائنس (Indian Institute Of Science - IISC) کو جو 1909 میں جے آر ڈی ٹاٹا اور میسور کے مہاراجہ کی مالی مدد سے بنگلور میں قائم کیا گیا۔



انڈین انسٹی ٹیوٹ آف سائنس، بنگلورو

1945 میں ہومی جے بھابھا کی رہبری میں ٹاٹا کی مالی امداد سے (The Tata Institute Of Fundamental Research -TIFR) کا قیام ہوا۔ یہ ریاضی اور سائنس کے شعبوں میں تحقیق کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ پونہ میں قومی کیمیکل لیبوریٹری (The Matianal National Chemical Laboratory) اور دہلی میں قومی طبعیاتی لیبوریٹری (The Physics Laboratory) قائم کی گئی یہ ملک کی آزادی کے دور میں سب سے پہلے تشکیل دی گئی تھی۔ یہ سائنس کا سب سے پہلا اور اہم شعبہ فلکیات (Astrophysics)، ارضیات (Geology)، ارضیاتی طبعیات (Geo-physics)، خلیہ اور سالماتی حیاتیات (Cellular and molecular biology)، ریاضی سائنس (Mathematical Science) مختلف شعبوں میں تحقیق کرنے والی کمپنیوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہوتا جارہا ہے۔

سائنسی اور صنعتی ریسرچ فورم (The Council of Scientific and Industrial Research - CSIR) بیشتر جیسے تحقیقی ادارے ایک چھتری تنظیم کے تحت کام کرتے آرہے ہیں۔ یہ ادارے (CSIR) اطلاقی سائنس ہنگامہ خیز مشین، ادویات، ہوائی جہاز وغیرہ پر اعلیٰ درجہ کی تحقیق کرتا ہے۔

جوہری سائنس کی ترقی میں جوہری توانائی کمیشن مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ دونوں جوہری طاقت ہتھیاروں کی تیاری پر توجہ دے گی۔ یہ فوجی اہمیت کا حامل ہے۔ جوہری توانائی کمیشن متعدد تنظیموں کو سائنسی تحقیق کے لئے مالی اعانت فراہم کرتا ہے۔

زراعت ایک اور شعبہ ہے جو تحقیق اور ترقی کے معاملے میں توسیع کررہا ہے۔ اس شعبے میں کئے جانے والے مطالعات ہندوستان کی زرعی تحقیقاتی ادارہ (The Indian Council of Agricultural Research - ICAR) کے ذریعہ کئے جاتے ہیں اس کی تحقیق نہ صرف بنیادی زراعت پر ہے بلکہ ماہی گیری، جنگلات، دودھ کی ڈائریاں، پودوں کی جینیات، حیاتی ٹکنالوجی، کئی فصل کے اقسام جیسے چاول، آلو، جڑ کے اقسام پھلوں کے کیڑوں پر قابو پانے کی سرگرمیاں بھی کرتی ہیں۔ یونیوسٹیوں کے ذریعہ سے زراعتی تعلیم، زرعی طریقوں پر تحقیق میں شامل ہیں ہندوستان میں 67 زرعی یونیورسٹیاں ہیں اس میں سے تین یونیورسٹیاں ٹملناڈو میں ہیں۔



IIT، چنئی

ہندوستانی ٹکنالوجی ادارے (Indian Institutes of Technology- IIT's) انجینیر نگ کے مختلف شعبوں کے لئے قائم کردہ خصوصی ادارے۔ پہلا IIT گھورکھپور میں قائم ہوا، پھر دہلی، بمبئی، کانپور اور مدراس (چینئی) وغیرہ مقامات پر قائم کئے گئے۔ ملک میں اب 31 ین آئی ٹی (نیشنل انسٹیٹیوٹ آف ٹکنالوجی) کے علاوہ 23 انڈین انسٹی ٹیوٹ آف انفرمیشن ٹکنالوجی (IIIT) کے ادارے ہیں۔

ترقی کے باوجود، عام خیال یہ ہے کہ ہندوستان میں سائنس کی تحقیق کو ابھی بھی زیادہ ترقی یافتہ ممالک اور چین جیسا ہونے کے لئے بہت طویل سفر کرنا ہے۔ ملک میں تحقیقی ادارے کی تعداد کے باوجود نظریاتی شعبوں کے بجائے مایوس کن اور بہت کم ہیں۔

12th History 9 um
Saturday, May 01, 2021 3:37:43 PM

خلاصہ

- آزادی کے وقت ہندوستان اقتصادی طور پر ترقی پر نہیں تھا۔ دستور بنانے والوں نے ملک کو ایک منصفانہ جمہوریت کی شکل دینے کا فیصلہ کیا۔ لہذا سماجی انصاف کو یقینی بنانا حکومت کی اولین ترجیح بن گئی تھی۔

- زراعت میں جمود کو بہتر بنانے کے لئے اقدامات کرنا حکومت کی اولین ترجیحات میں سے ایک ہے زمینداری نظام کا خاتمہ، لیز اصلاحات زمینی بالائی اخراجات کے نفاذ کے ذریعہ تنظیمی کمزوریوں کے خاتمہ کے لئے اصلاحی اقدامات اٹھائے گئے۔ یہ کسی حد تک کامیاب رہے ہیں لیکن حقیقت میں زرعی حالات میں ابھی بہتری نہیں آئی ہے۔

- 1960 میں غذائی اجناس کی قلت تھی۔ اس لئے حکومت نے خود زراعت کو فروغ دینے کے لئے ٹکنیکی موڑ تبدیل کیا۔ اس طرح اعلیٰ پیداوار دینے والے فعال بیج متعارف کروائے گئے تھے۔ آبپاشی، کیمیائی کھاد اور حشرات کش میں سرمایہ کاری کی گئی۔ اگر چہ ان اقدامات سے ہندوستان کی آبادی میں غذائی تحفظ کو یقینی بنایا گیا تھا لیکن اس کا ماحول پر منفی اثر پڑا تھا۔

- غربت میں زندگی گزارنے والے لوگوں کی، خاص کر دیہاتی علاقوں میں کمی نہیں آئی، دیہاتی غربت کو نمٹنے کے لئے (IRDP) یہ ایک مشترکہ منصوبہ تھا۔ جس نے دیہاتی غربت کی سطح کو کم نہیں کیا آبادی میں اضافہ کی وجہ سے غربت کی سطح سے نیچے زندگی گزارنے والوں کی تعداد میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔

- MGNREGA منصوبہ، جس نے دیہاتی گھرانوں کو قانونی طور پر ملازمت کے لئے درخواست دینے کا حق دیا تھا، اس وقت روزگار پیدا کرنے کا سب سے بڑا منصوبہ تھا۔

- وزیر اعظم نہرو جی ایک اشتراکی معاشرے کی تشکیل کے لئے پر عزم تھے انہوں نے یہ اعلان کیا کہ حکومت بھاری مشنری کی صنعت میں سرمایہ کاری کر کے صنعتی ترقی کی راہ پر گامزن ہوگی، انہوں نے یہ بھی اعلان کیا کہ حکومت نے نجی کمپنیوں کو ترقی کے طویل مدتی اہداف کو یقینی بنانے اور نجی شعبے کے آجروں پر استحصال کو روکنے کے لئے پابندی لگائی گئی تھی۔

- اسٹیل، ہیوی انجینیر نگ اور مشین ٹول تیار کرنے والی صنعتوں کو ریاست کے ذریعہ ملک کے مختلف حصوں میں بڑی سرمایہ کاری کی ضرورت تھی۔ اگر چہ اس حکمت عملی نے ہندوستان کو صنعتی طور پر ترقی یافتہ معیشت بننے پر مجبور کر دیا، لیکن بہت ساری مصنوعات اور خدمات میں سرکاری شعبے کے حد سے زیادہ توسیع کے نتیجے میں بھاری نقصان ہوا۔ اس کے نتیجے میں حکومت معیشت کو آزاد کرانے اور لائسنسوں اور کنٹرول کو ختم کرنے اور آزاد بازار قوتوں کو معیشت کی رہنمائی کرنے کی اجازت دے دی۔

- پنج سالہ منصوبوں کو بنانے کے لئے ایک کمیٹی کی تشکیل دی گئی۔ اس سے ملک میں وسائل کا جائزہ لیا گیا، معیشت میں مجموعی طور پر ترقی کے لئے معیشت میں شعبوں کی ترقی کے اہداف کا تعین کیا گیا۔ خواندگی اور ملک میں اسکولس اور کالجوں کے قیام میں اہم پیش رفت ہوئی۔

- سائنسی تحقیقی اداروں (بنیادی اور مفید اداروں)، کی تعداد میں خاص ضافہ ہوا ہے، اس طرح انجینیر نگ کے مختلف مضامین پر تعین کی فراہمی کے لئے ملک کے بہت سے حصوں میں ٹکنالوجی ادارے قائم کئے گئے ہیں۔ اسکے علاوہ نجی انجینیر نگ کالجوں کی تعداد تیزی سے بڑھ رہی ہے۔

12th History 9 um
Saturday, May 01, 2021 3:37:43 PM

مشق

KZQHM

I. صحیح جواب منتخب کریں

1. تاریخ کے مطابق ترتیب دیں۔

(i) زمینداری نظام کو ختم کرنے والے قوانین

(ii) اعلیٰ معیار کے فعال بیج کے استعمالات

(iii) ٹملناڈو میں First land Ceiling Act

مندرجہ ذیل کوڈس کے ذریعہ جواب منتخب کریں

(a) ii, i, ii (b) ii ,iii, i

(c) i ,ii, iii (d) i,iii,ii

2. حکومت ہند ___ قسم کی ترقی کے لئے پُرعزم ہے

(a) سرمایہ داری (b) اشتراکی

(c) مذہبی (d) صنعتی

3. ہندوستانی آئین میں پہلی ترمیم کب کی گئی؟

(a) 1951 (b) 1952

(c) 1976 (d) 1978

4. مندرجہ ذیل میں دئے گئے کوڈس کے ذریعے جوڑ لگائیں۔

A. صنعتی پالیسی کا قرارداد نامہ	1. 1951-56
B. ہندوستانی سائنسی ادارہ	2. دوسرا پنج سالہ منصوبہ
C. مگلہ نوپیس	3. 1909
D. پہلا پنج سالہ منصوبہ	4. 1956

	A	B	C	D
(a)	1	2	3	4
(b)	3	1	4	2
(c)	4	3	2	1
(d)	4	2	3	1

5. ٹملناڈو میں زمینی اصلاحاتی قانون دوسری مرتبہ لاگو کیا گیا؟

(a) 1961 (b) 1972

(c) 1976 (d) 78

6. بھودن تحریک _____ نے شروع کی۔

(a) رام منوہر لوہیہ (b) جئے پرکاش نارائن

(c) ونوبھا بھاوے (d) سندرلال بگونا

7. دعویٰ (A) : زمینداری نظام کا خاتمہ اپنے بنیادی مقاصد کے ایک حصے تک پہنچا ہے۔

سبب (B) : بہت سے زمینداروں نے کرایہ داروں کو بے دخل کر دیا اور اپنے زیر اقتدار کھیتی باڑی کا دعویٰ کیا۔

(a) دعویٰ اور سبب صحیح ہے ،سبب اس دعویٰ کی وضاحت کرتا ہے۔

(b) دعویٰ اور سبب صحیح ہیں، سبب اس دعویٰ کی وضاحت نہیں کرتا ہے۔

(c) دعویٰ درست ہے، سبب غلط ہے

(d) دعویٰ غلط ہے، سبب درست ہے

8. صنعتی ترقی اور ضابطہ کا قانون .....سال لاگو کیا گیا؟

(a) 1951 (b) 1961

(c) 1971 (d) 1972

9. مہاتما گاندھی دیہاتی روزگار ضمانتی قانون (MGNREGA) ..... میں سال منظور ہوا؟

(a) 2005 (b) 2006

(c) 2007 (d) 2008

10. کس سال میں ہندوستانی سرکاری اداروں کو شدید مسائل کا سامنا کرنا پڑا؟

(a) 1961 (b) 1991

(c) 2008 (d) 2005

11. مہاتما گاندھی قومی دیہاتی روزگار ضمانتی قانون میں فی فرد کے لئے _____ دن روزگار فراہم کرتا ہے۔

(a) 200 (b) 150 (c) 100 (d) 75

12. ٹاٹا بنیادی تحقیقی ادارے کا قیام کب ہوا؟

(a) 1905 (b) 1921 (c) 1945 (d) 1957

13. 1951 میں ہندوستان میں کتنے سرکاری کارخانے عمل میں آئے؟

(a) 5 (b) 7 (c) 6 (d) 225

II. مختصر ترین جواب لکھئے۔

1. ملک جب آزاد ہوا تو ہندوستانی معیشت پر ایک نوٹ لکھیں۔
2. جواہر لال نہرو کی صدارت میں نئی حکومت کی اہم ذمہ داریاں کیا تھیں؟
3. اشتراکیت طرز کے سماج کے تعلق سے تمہاری کیا رائے ہے؟

12th History 9 um
Saturday, May 01, 2021 3:37:44 PM

4. ہندوستان کی آزادی کے بعد عوامی شعبے کے کاروباری اداروں کے قیام کے سلسلے میں پیش کردہ دو اہم خیالات کی نشاندہی کیجئے۔
5. بھودن تحریک کے بارے میں لکھیں۔

III. مختصر جوابات لکھئے

1. کرایہ داری میں اصلاحات کے اہم مقاصد کیا ہیں؟
2. ہندوستان میں سبز انقلاب کے نتائج کیا ہیں؟
3. مرکزی حکومت کے ذریعہ شروع کردہ مخلوط دیہاتی ترقیاتی منصوبے (IRDP) کی وضاحت کیجئے۔
4. ہندوستانی زراعت کی پسماندگی کے وجوہات کیا ہیں؟
5. سرکاری کمپنیوں میں کم کارکردگی کے عوامل کیا ہیں؟

IV. تفصیلی جوابات لکھئے

1. دیہاتی تعمیر نو کے لئے حکومت ہند کے اختیار کردہ اقدامات کو اجاگر کریں۔
2. آزاد ہندوستان میں ہونے والی تعلیمی پیش رفت کا اندازہ لگائیں۔
3. پہلے دو پنج سالہ منصوبوں کی کامیابیوں کا اندازہ لگائیں۔
4. ہندوستان کی آزادی کے بعد سائنسی تحقیق اور ٹکنالوجی کی ترقی کا جائزہ لیں۔

V. سرگرمیاں

1۔ لبرلائزیشن، عالمگیریت اور نجکاری کے پالیسی، مثبت اور منفی دونوں کے اثرات پر کلاس میں تبادلہ خیال کیا جاسکتا ہے۔

حوالہ جات

1. Gaurav Dutt and Ashwani Mahajan Sundaram, *Indian Economy,* S. Chand and Co., 2015.
2. C.S. Murty, "Agrarian Relations and Policy", in Kanakalatha Mukund (ed.) *Andhra Pradesh Economy in Transition,* (1990), Centre for Economic and Social Studies and Booklinks Corporation, Hyderabad.
3. Official Websites of the Council for Scientific and Industrial Research (CSIR), Indian Council of Agricultural Research (ICAR) and Ministry of Human Resources Development (MHRD).

فرہنگ الفاظ

socialism	*a political and economic theory which advocates that the means of production, distribution and exchange should be owned by the community as a whole.*	اشتراکیت
reconstruction	the process of rebuilding or creating something again.	تعمیر نو
zamindari system	a system of landholding and tax collection in British India.	زمین داری نظام
tenancy	*occupancy of land, a house, under a lease or on payment of rent*	کرایہ داری
legislation	the act of making or enacting laws.	قانون سازی
land ceiling	quantum of land to be owned by an individual or a family under the prescribed law	قانون کے تحت زمین کی ملکیت
public sector	*economic fields under the control of state*	عوامی سکٹر (شعبہ)
literacy	*the quality or state of being literate, especially the ability to read and write.*	خواندگی

12th History 9 um
Saturday, May 01, 2021 3:37:44 PM

اکائی 10

جدید دنیا : عقلیت پسندی کا دور

(Modern World: The Age of Reason)

سیکھنے کے مقاصد:

خود کی واقفیت کے لئے:

- اٹلی میں نشأۃ ثانیہ اور مغربی یوروپ میں اس کا پھیلاؤ
- نئے زمینی اور سمندری راستوں کی دریافت
- تجارتی انقلاب اور اس کے اثرات
- پروٹسٹنٹ اصلاح اور کیتھولک انسداد اصلاح
- نئی سلطنتوں کا عروج اور مغربی یوروپ میں خودمختار ریاستوں کا ظہور

تمہید

پندرھویں اور سولہویں صدیوں کے اہم اور عظیم واقعات جو رونما ہوئے وہ یہ تھے۔ نشاۃ ثانیہ، جغرافیائی دریافتیں اور اصلاحات۔ یہ واقعات قرون وسطیٰ اور جدید دور کے درمیان عبوری واقع ہوئے۔ نشأۃ ثانیہ کی روح انسانیت اور فطرت کو مرکزیت دینے کے لئے تھی۔ اس کے ساتھ ہی مذہب کو اس کے مقام سے ہٹا کر ماتحت کرنے میں تھی۔ جدید دنیا کی تشکیل میں نشأۃ ثانیہ کے گہرے اثرات موجود تھے۔ اس نے یوروپ کے جغرافیائی تصور کو ابھارا۔ کولمبس کے کامیاب بحری سفر نے سمندری کاروبار کو بڑے پیمانے پر بڑھاوا دیا۔ اصلاح درحقیقت کیتھولک چرچ کے خلاف ایک بغاوت تھی۔ اس نے مذہبی خدوخال کو تبدیل کیا اور مذہب کے متعلق نقطۂ نظر کو بدلنے میں ایک اہم کردار ادا کیا۔ بادشاہت کو مستحکم کرنے کی کوششوں کے نتیجہ میں اسپین، فرانس اور انگلینڈ بطور قومی ریاست تیار ہوئے۔

10.1 اٹلی میں نشأۃ ثانیہ اور مغربی یوروپ میں

اس کا پھیلاؤ

نشأۃ ثانیہ لاطینی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی دوبارہ پیدا ہونا یا احیاء وتجدید کے ہیں۔ اس نشأۃ ثانیہ نے یونان اور روم کے قدیم روایتی تعلیمی نظام کے احیاء وتجدید میں دلچسپی پیدا کی تاہم اس ترقی کے دوران صرف کلاسیکی نظام تعلیم کے احیا سے آگے بڑھ کر بہت کچھ ہوا۔ اس نشأۃ ثانیہ میں آرٹ، ادب، سائنس، فلسفہ، تعلیم، مذہب اور سیاسیات کے سلسلہ میں نئی کامیابیاں بھی موثر انداز میں شامل ہیں۔ نشأۃ ثانیہ نے متعدد نظریات وخیالات کو تشکیل دی۔ ان نظریات میں نمایاں مقام انسانیت پسندی (humanism) تشکک (Scepticism)، انفرادیت پسندی (Individualism) اور لادینیت (secularism) کو ملا۔ اس نشأۃ ثانیہ کی خاص بات یہ تھی کہ اس کی تشکیل میں راہبوں اور شرفاء کا ہاتھ نہیں بلکہ کم علم عوام کا دخل تھا۔

نشأۃ ثانیہ کے اسباب :

(i) صلیبی جنگوں کے دوران نئے تجربات کا حصول (صلیبی جنگیں وہ مقدس سمجھی جانے والی جنگیں تھیں جو یہود و نصاری نے مسلمانوں سے ارض مقدس کے حصول کے لئے لڑی تھیں)، آزاد تجارتی شہروں کا عروج جیسے وینس، فلورنس، جینوا، لزبن، پیرس، لندن، اینٹ ورپ، ہیمبرگ اور نیورم برگ وغیرہ۔ جہاں مختلف سیاح آتے تھے اور پیرس (فرانس)، آکسفورڈ (برطانیہ) اور بولوگنو (اٹلی) میں یونیورسٹیوں کا قیام ہوا۔ ان سب باتوں نے نشأۃ ثانیہ کے وقوع کے لئے لازمی ابتدائی حالات پیدا کئے۔

(ii) گیارھویں صدی سے بھی پہلے فلسفیانہ بحثوں کا آغاز ہوا، اس کے تسلسل کی وجہ سے عالی دماغ رکھنے والے دانشور پیدا ہوئے۔ تیرھویں صدی کے ان دانشوروں میں سب سے نمایاں روگر بیکن

12th History 10 um
Saturday, May 01, 2021 3:47:43 PM

(1214 تا 1294) تھا۔ بیکن ایک انگریز فلاسفر تھا جو آکسفورڈ میں رہتا تھا۔ وہ جدید تجرباتی سائنس کا باوا آدم سمجھا جاتا ہے۔ وہ چاہتا تھا کہ انسانیت پر عقیدہ اور اقتدار کی حکمرانی نہ ہو بلکہ عقلیت پسندی کی حکومت ہو۔



روگر بیکن

(iii) 1393ء میں قسطنطنیہ سے ایک مشہور فاضل مینول کرائی سلوراس نامی وینس آیا جو ایک مشن کے تحت بازنطینی حکمران کی طرف سے بھیجا گیا تھا، جس کا مقصد ترکوں کے خلاف ہونے والی جنگ میں مغرب کی مدد حاصل کرنا تھا۔ آخر کار کرائی سلوراس کو فلورنس کی یونیورسٹی میں پیشۂ معلّمی قبول کرنے پر آمادہ کرلیا گیا۔ جہاں یونانی قدیم علوم کو پڑھانے کی ذمہ داری تھی۔ پندرھویں صدی کی شروعات میں بہت سے بازنطینی فضلاء اٹلی پہنچے۔ ان فضلاء کے اثر ورسوخ نے اطالوی عالموں کو مخطوطات کی جستجو میں قسطنطنیہ اور دوسرے بازنطینی شہروں کی طرف سفر کرنے پر متوجہ کیا۔ 1413ء اور 1423ء کے درمیان گیووانی آریسپا نے تقریباً 250 قلمی کتابیں (مخطوطات) دریافت کئے جن میں صوفکلس، یوریپائڈس اور تھاسیڈائڈس کے کام شامل ہیں۔ 1453ء میں قسطنطنیہ کے زوال کے بعد بڑے بڑے کلاسیکی علماء فضلاء نے مغربی یورپ کی طرف ہجرت کی، جس کی وجہ سے لوگ کلاسیکی علوم حاصل کرنے کی طرف متوجہ ہوئے۔

(iv) بازنطینی دنیا نے نہ صرف یہ کہ نصاریٰ کے ممالک کو اپنے عالموں اور فلسفیوں کے ذریعہ متحرک کیا بلکہ ساتھ ہی ان ممالک کو کاغذ بھی فراہم کیا۔ اگرچہ کہ کاغذ کی ایجاد چین میں دوسری صدی قبل مسیح میں ہوئی اور جرمنی تک کاغذ چودھویں صدی عیسوی میں ہی پہنچا۔ اس کے فوراً بعد ٹائپ اور پرنٹنگ پریس کی ایجاد جوہانس گوٹن برگ نے کی۔ چھپائی (پرنٹنگ) کی ایجاد کے ساتھ ہی دنیا کی دانشورانہ زندگی نے بہت تیزی کے ساتھ ایک مضبوط مرحلہ کی طرف قدم بڑھایا۔ علوم وفنون بہت تیزی سے پھیلنے لگے۔

اٹلی نشأۃ ثانیہ کا مقامِ آغاز:

نشأۃ ثانیہ اطالوی شہروں سے شروع ہوئی اور بعد میں مغربی یوروپ میں اس کا پھیلاؤ ہوا۔ اطالوی لوگ اس بات پر یقین رکھتے تھے کہ وہ قدیم رومیوں کی نسلوں میں سے ہیں۔ وہ اپنے آباء واجداد پر فخر کرتے تھے۔ لاطینی ممالک نصاریٰ کے بہت سارے علاقوں سے زیادہ اٹلی میں سیکولر تہذیب موجود تھی۔ اٹلی والے کیتھولک چرچوں اور ان کی نقاشی کو تاریک اور غیر مہذب دور کی یادگار سمجھتے تھے۔ لہذا اپنی مزید پسندیدہ چیزوں کی جستجو میں انہوں نے لاطینی زبان میں لکھی گئی کتابوں کو دریافت کیا۔ وہ قدیم رومیوں کی محبت میں لاطینی تحریری زبان کو سیکھتے تھے۔ انہوں نے یونانی زبان بھی سیکھی۔ اس کے نتیجہ میں پیریکلس کے دور کی یونانی کارناموں کو انہوں نے دریافت کیا۔ اس طرح انہوں نے قدیم اور پچھلے دور کے یونانی اور رومی تہذیب کو زندہ کیا۔ اطالوی یونیورسٹیوں کا قیام بنیادی طور پر قانون اور فلسفہ کی تعلیم کے لئے ہوا۔

میڈیسی خاندان: The medici Family

فلورنس اٹلی کے ان شہروں میں سے ایک ہے جو ایک طاقت ور تاجر خاندان کے زیر اثر تھا۔ اس تاجر خاندان کو میڈیسی کہا جاتا تھا۔ پورے ملک اٹلی میں بینک کی شاخوں کو پھیلانے والا کوسمو ڈی میڈیسی تھا جس کا بالواسطہ کنٹرول حکومت کی کارگزاریوں پر 1434 اور 1464 کے درمیان رہا۔ اس کے فوت ہونے کے بعد اس کا پوتا لورینزو نے حکومت پر اپنے کنٹرول کو برقرار رکھا۔ وہ شاندار لورینزو کے نام سے پہچانا جاتا تھا۔ اس مدت میں میڈیسی خاندان نے میکل اینگلو اور لیونارڈو ڈاوینسی جیسے بہت سارے فن کاروں کی سرپرستی کی۔

اٹلی بحیرۂ روم کے مرکز میں واقع ہے لہذا اطالوی شہر مشرقی دنیا کے ساتھ ہونے والی تجارتوں سے بھرپور فوائد حاصل کرتے تھے۔ چودھویں صدی کے شروع ہونے کے ساتھ ہی اطالوی شہروں نے سمندری تجارت میں خوب حصہ لیا اور وہ حیرت انگیز طور پر امیر اور مالدار بن گئے۔

نشأۃ ثانیہ کی تحریک کو دو خوش حال خاندانوں نے تیز تر کردیا۔ ایک فلورنس میں میڈیسی خاندان اور دوسرے میلن شہر میں فورزا خاندان پوپ جیسے نیکولاس پنجم، پیوس دوم، جولیس دوم اور لیو دہم نے اطالوی نشأۃ ثانیہ کے ذہین ترین فن کاروں کی خوب سرپرستی کی۔

12th History 10 um
Saturday, May 01, 2021 3:47:44 PM

فلورنس۔نشأۃ ثانیہ کا گھر

نشأۃ ثانیہ میں ادب



ڈانٹے



پیٹرارک

تیرھویں اور چودھویں صدیوں میں فلورنس میں دو بڑے اطالوی زبان کے شاعر پیدا ہوئے ۔ایک ڈانٹے (1265 تا1321) اور دوسرا پیٹرارک ڈانٹے کی مقدس مزاحیہ شاعری، قرون وسطی کے کلچر کا خلاصہ ہے ۔اس کا اصل موضوع عقلیت پسندی اور مقدس لطف وکرم کے ذریعہ انسانیت کی نجات ہے مگر اس کے ساتھ ہی دوسرے موضوعات پر بھی اس نے لکھا ہے جیسے انسانیت سے محبت، حبّ وطن ،قدرتی مظاہر سے دلچسپی اور یہاں تک کہ ایک آزاد اور متحدہ اطالوی ملک کی چاہت پر بھی اس کا کلام ہے۔

پیٹرارک (1304 تا1374) نے لاطینی اور اطالوی دونوں زبانوں میں لکھا ہے۔ایک ابتدائی انسانیت پسند ہونے کی وجہ سے وہ نشأۃ ثانیہ کے دور کا بابائے اطالوی ادب سمجھا جاتا ہے۔ پیٹرارک کو اس کے تحقیقی دماغ اور کلاسیکی مصنفین کے ساتھ شدید محبت نے اسے سفر پر ابھارا۔وہ تعلیم یافتہ لوگوں سے ملاقات کرتا اور کلاسیکی مخطوطات کی تحقیق وجستجو میں راہبوں کے کتب خانوں تک پہنچتا۔ یہ بات تسلیم کی جاتی ہے کہ اس کی سسیرو کے خطوط کی دوبارہ دریافت چودھویں صدی کے اطالوی نشأۃ ثانیہ میں ایک کلیدی اقدام ہے۔



بوکاسیو

گیووانی بوکاسیو (1313 تا1375) بھی فلورنس کا ایک باشندہ ہے جس نے 100 کہانیوں کا ایک مجموعہ دیکامیران نامی لکھا۔اس کہانی کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ سات جوان عورتیں اور تین جوان مرد وبائی موت کے حملہ سے بچنے کے لئے فلورنس سے باہر ایک مضافاتی مکان میں رہتے تھے،اس کے بارے میں لکھا گیا ہے۔

نیکولو ماکیاویلی (1469ء تا1527ء)

نیکولو ماکیاویلی جو کہ ایک شہزادہ تھا،حکمرانوں کے لئے ایک سیاسی رہنما ہونے کی وجہ سے مشہور ہو گیا تھا۔اس کے نظریہ کے مطابق حکمران کے اہم اور بڑے فرائض میں سے اپنے ماتحت ملک میں اقتدار کی قوت اور تحفظ کو برقرار رکھنا ہے ۔انصاف یا رحم دلی یا معاہدوں کے بارے میں شفّافیت کے سلسلہ میں کسی بھی قسم کی رعایت نہ ہونی چاہئے ۔ماکیاویلی نے اس بات کو برقرار رکھا کہ سارے لوگ اپنی ذاتی دلچسپی کے محرکات کے ساتھ حکومت کے فرامین کے لئے آمادہ رہیں اور حکومت کا سربراہ اپنے وزراء کی وفاداری یا چاہت پر اعتماد کے ساتھ انہیں منظورِنظر رکھے۔



ماکیاویلی

شہزادہ ماکیاویلی کہتا تھا کہ اس بات کو جاننا ضروری ہے کہ بیک وقت کس طرح انسان اور حیوان، شیر اور لومڑی کے ساتھ برتاؤ کرنا چاہئے۔

He neither should nor can keep his word when to do so with turn against him '.....

میں اس بات کو جانتے ہوئے کہ ہمیشہ امانت داری اور سچائی کو اختیار کرنے میں نقصانات بھی ہوتے ہیں، پھر بھی میں امانت داری کو برقرار رکھنے کی جرأت رکھتا ہوں ۔دوسری طرف دینداری، وفاداری، انسانیت اور راست بازی کے فوائد بھی ہیں۔نیکی اور بھلائی سے زیادہ کوئی چیز مفید نہیں ہوسکتی۔

آرٹ میں نشأۃ ثانیہ:

لیونارڈو ڈاوینسی (1452ء تا1519ء)



لیونارڈو ڈا وینس

فلورنس میں ایک فن کار تھا جو چاہتا تھا کہ ان تمام اشیاء کی اچھی طرح جان کاری رکھے جن کی نقاشی اس نے کی، اور ان کے آپس کے تعلق کے بارے میں بھی واقفیت رکھتا تھا اور وہ فن کار لیونارڈو ڈاوینسی تھا ، جو کہ کھیت میں مزدوری کرنے والی ایک عورت کا بیٹا تھا۔وہ لاطینی زبان اور ریاضی میں خود اپنے ذاتی مطالعہ سے معلومات رکھتا تھا۔وہ ایک سنگ تراش، ایک عظیم مفکر اور سائنسدان بھی تھا۔وہ قبرستانوں سے لاشوں کو نکال کر انہیں چیرتا پھاڑتا اور انسانی علم الاعضاء کے تعلق سے جانکاری حاصل کرتا تھا۔اس کے نتیجہ میں وہ انسانی جسم کے اعضاء کی اصلیت کے ساتھ نقشے کھینچتا تھا۔وہ پہلا شخص تھا جس نے دریافت کیا کہ انسانی جسم میں خون کا دوران ہوتا ہے۔مختلف زاویوں میں قابلیت کی بنیاد پر ڈاوئنسی کو نشأۃ ثانیہ کے دور کا ایک بہترین مثالی شخص سمجھا جاتا ہے

لیونارڈو ڈاوینسی کے شاہ کاروں میں چٹانوں کی دوشیزہ

12th History 10 um
Saturday, May 01, 2021 3:47:45 PM

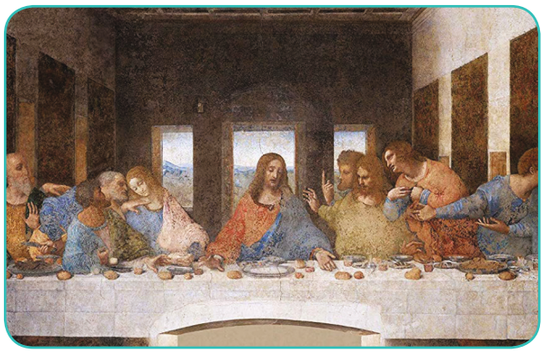

آخری عشائیہ (Last supper)

(Virgin of the Rocks)، آخری عشائیہ (Last supper) اور Mona Lisa ہے۔ چٹانوں کی دوشیزہ میں کنواری مریم کو اندھیرے سے نکلتے ہوئے دکھایا گیا ہے جو ان جان کو بچہ عیسی کی نام رکھائی کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔اس نے حضرت عیسیٰؑ کا اپنے حواریوں کے ساتھ رات کا آخری کھانا کھاتے ہوئے بھی اپنی نقاشی کے ذریعہ ظاہر کیا ہے اور یہ میلان میں ڈومینیک خانقاہ کے لئے اس نے کیا ہے۔اس کی بہت ہی مشہور نقاشی کا نمونہ مونالیسا ہے، جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ تصویر فلورنس کے ایک دولت مند تاجر فرانسیکو ڈیل جیوکاندو کی بیوی لیسا گھیرادینی کی ہے، جس نے اسے عہدہ دار بنایا تھا۔



مونالیسا

میکائیل اینجیلو (1475ء تا 1564ء)

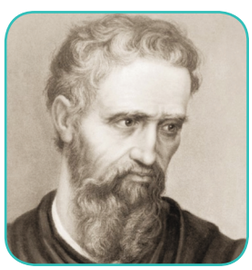

میکائیل اینجیلو

ڈونٹیلو ایک ابتدائی فن کار تھا جس نے بہت ہی حقیقی اور پُر شکوہ نقاشی حضرت داؤدؑ کی تصویر کی کی تھی ۔ حضرت داؤدؑ کو 1460 میں انجیلی ہیرو سمجھا جاتا تھا۔اس نے نشاۃ ثانیہ کے دور کے عظیم سنگ تراش میکائیل اینجیلو ڈی لوڈوویکو بیونروتی سمیونی پر اپنا اثر ڈالا۔ روم کے سینٹ پطرس کے کیتھولک چرچ کو میکائیل اینجیلو نے ڈیزائن کیا تھا۔روم کے سینٹ پطرس کا گنبد جو کہ داؤد کے مجسمہ کا بے مثال نمونہ ہے۔ وہ میکائیل اینجیلو کا تیار کردہ ہے۔اور سیسٹین چیپل کی چھتوں پر خوب صورت نقاشی اور کاریگری نشاۃ ثانیہ کے دور کے ممتاز نمونے ہیں۔اس نے مشہور Pieta کی چٹان کو تراش کر کنواری مریم کا مجسمہ بنایا ہے، اس مجسمہ میں مریم کو عیسیٰ کے جسم پر غم زدہ نظر ڈالتے ہوئے دکھایا گیا ہے اور اس مجسمہ کو ایک ہی پتھر (سنگ مرمر) سے تراشا گیا ہے جو مرکزی اٹلی کے Carrera سے لایا گیا تھا۔

رافیل (Raphael) 1483ء تا 1520ء



رافیل

رافیل کا مشہور کام حضرت مریم اور بچہ حضرت عیسیٰ کا مجسمہ ہے جس میں کنواری مریم اور بچہ عیسیٰ کی شبیہ بنائی گئی ہے۔رافیل نے پوپ جیولیس دوم کے لائبریری کی دیواروں پر مختلف مذہبی موضوعات کی نقاشی کی ہے۔ان میں سے ایک ایتھین کا اسکول ہے جس میں نمایاں کیا گیا ہے کہ کس طرح نشاۃ ثانیہ کے آرٹ پر کلاسیکی اثرات پائے جاتے ہیں۔اس نے لیونارڈو اور میکائیل اینجیلو کی نقاشیوں کے ساتھ خود کی نقاشی کی ہے۔

سائنس اور ٹیکنالوجی:

پندرھویں اور سولھویں صدیوں کے دوران سائنس نے بھی بہت تیزی کے ساتھ ترقی کی۔اس کے نتیجہ میں سائنسی انقلاب رونما ہوا۔اس دور کے سائنس دانوں کی چرچ نے مخالفت کی۔ اس لئے کہ چرچ والے مذہبی لوگ نہیں چاہتے تھے کہ لوگ آزادی سے سوچیں، تجربات کریں اور مذہب اور خدا کے بارے میں سوالات کریں۔



نیکولاس کوپرنیکس

نیکولاس کوپرنیکس (1473 تا 1543) ایک منجھا ہوا پولینڈ کا سائنس دان تھا، اس نے یہ نظریہ پیش کیا کہ شمسی نظام میں سورج مرکز میں ہے اور سارے سیارے اور زمین بھی سورج کے اطراف چکر لگاتے ہیں۔اس نظریہ میں آفتاب کی مرکزیت ثابت کی گئی۔ یہ اس نظریہ کے بالکل خلاف تھا جو چرچ والے پھیلاتے تھے کہ زمین کو مرکزیت حاصل ہے۔کوئی بھی نظریہ جو چرچ کے نظریات کے خلاف ہوتا تھا اسے بدعت کہا جاتا تھا۔فلکیاتی نظام کے سلسلہ میں اپنے انقلابی نظریہ کو کوپرنیکس نے تقریباً اپنی زندگی کے آخری دنوں تک شائع نہیں کیا۔ایک اطالوی سائنس دان جیورڈانو برونو کو 1600 میں چرچ والوں نے اس نظریہ کی اشاعت میں جلاڈالا کہ وہ زمین کی سورج کے اطرف گردش کے نظریہ کو پُر زور انداز میں پیش کرنا تھا۔

سورج کی مرکزیت کے نظریہ کو مضبوط ثبوت کے ساتھ پیش کرنے والا عظیم ماہر فلکیات گیلیلیو گیلیلی (1564 تا 1642) تھا۔ایک دوربین کے ذریعہ اس نے مشتری سیارہ زحل سیارے کے حلقے اور سورج کے داغ دھبے دریافت کئے۔اسے طب اور ریاضی کا پروفیسر یونیورسٹی آف Pedua میں میڈیسی فیملی نے بنایا اور وہ یونیورسٹی وینس کے جمہوریہ

12th History 10 um
Saturday, May 01, 2021 3:47:46 PM

میں واقع تھی۔اس نے کوششیں کیں کہ سائنس کو مذہب سے علاحدہ کردیا جائے ۔اس نے کوپرنیکس کے پیش کردہ نظریات بابت سورج کی مرکزیت کوتسلیم کیا۔اس کوبھی بدعت کا مجرم بنایا گیا اور چرچ والوں نے اسے خانہ بند(یعنی گھر ہی میں قید) کردیا۔

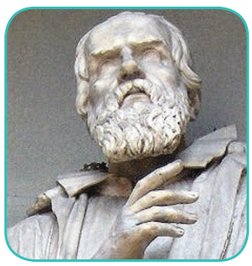

گیلیلو گیلیلی

سولھویں صدی کے سائنس دانوں میں ایک نمایاں شخص ولیم ہاروے (1578 تا1657) تھا جس نے آخر کار انسانی جسم میں خون کے دوران کو ثابت کیا۔



ولیم ہاروے

مغربی یوروپ میں نشأۃ ثانیہ کی اشاعت

برطانیہ میں نشأۃ ثانیہ:



الزبیتھ I

نشأۃ ثانیہ کے اثرت نہ صرف یہ کہ اٹلی میں پائے جاتے تھے بلکہ یوروپ کے مختلف حصوں میں بھی پائے جاتے تھے جیسے فرانس اور جرمنی۔اس کا گہرا ٹھپہ انگلینڈ پر بھی پڑا۔الیز بتھ اول(1558 تا1603) کا دورِ حکمرانی الزبیتھ کا دور کہلاتا ہے۔الیز بتھ کے دور میں نشأۃ ثانیہ کے دوران بہت سے فاضل پیدا ہوئے۔ان میں نمایاں ولیم شیکسپیر، کرسٹوفر مارلواور فرانسیسی بیکان تھے۔کرسٹوفر مارلو ایک انگریزی ڈرامہ نگار تھا جس کے اہم ڈرامے ڈیڈو (Dido)، کارٹ ہیج کی ملکہ اور عظیم تمبورلین ہیں۔

انگریزی زبان کا عظیم ادیب ولیم شیکسپیر تھا۔وہ اسٹراٹ فورڈ میں پیدا ہوا۔اس نے 38 ڈرامے لکھے اور بہت ساری نظمیں لکھیں۔ان نظموں کے عناوین مختلف انسانی جذبات جیسے محبت، غصہ، المیہ، حسد اور حیلہ سازی وغیرہ ہوتے تھے۔اس کے طربیہ ڈراموں میں شامل یہ ڈرامے تھے Asyou like it، Taming of the Shrew، اور ایک گرمائی رات کا خواب، جب کہ اوتھیلو دیہات، بادشاہ لیر اور رومیو اور جولیٹ وغیرہ المیہ ڈرامے ہیں۔لندن کے گلوب تھیٹر میں اس کے چلنے والے ڈرامے بہت مشہور تھے۔اس کے ڈراموں کے گہرے اثرات انگریزی زبان وادب پر پائے جاتے ہیں اور جب برطانیہ صنعتی انقلاب کے بعد ایک عظیم سلطنت بنا تو اس کے ڈرامے ساری دنیا میں پھیل گئے۔

فرانسیس بیکان بابائے تجربہ کاری مانا جاتا ہے۔اس نے دلائل سے ثابت کیا کہ استقرائی اسباب ہی علم سائنس کے لئے اصل بنیاد ہے(استقرائی اسباب کو منطقی سوچ کے ذریعہ دریافت کیا جاتا ہے جس میں مقررہ تفصیلات کی بنیاد پر عمومیت پیدا کرنا شامل ہے اور یہ قیاسی اسباب کے برعکس ہے)۔اس کی اہم تصنیف نووم آرگانم ہے جو لاطینی زبان میں فلسفیانہ انداز سے لکھی گئی ہے۔اس کتاب میں حقائق کے بالترتیب مشاہدے کو مطالعہ اور قدرتی مظاہر کی تشریح کے لئے ذریعہ بنایا گیا ہے۔

10.2 مشرق کی جانب نئے سمندری راستوں کی دریافت

ترکی فتوحات اور قسطنطنیہ کے زوال کے نتیجہ میں یوروپی اقوام کو نئے ساحلی ملکوں پر نگاہ ڈالنے کی ضرورت ہوئی تا کہ مشرق کی طرف ایک نیا سمندری راستہ دریافت کیا جاسکے۔لہذا ان کو عثمانیوں کے کنٹرول والے پرانے زمینی راستوں پر سے انحصار کو ختم کرنا پڑا۔ان کوششوں نے آخر کار بڑے بڑے جغرافیائی دریافتوں تک یوروپیوں کو پہنچایا جس سے انہیں بحر اوقیانوس کی دوسری جانب ایک نئی دنیا کا وجود نظر آیا۔

سمندر کی سیاحت اور کھوج کی طرف لے جانے والے گوناگوں عوامل:

(a) صلیبی جنگوں کے دوران جنگجو مختلف اقسام کی اشیاء مشرق سے لے آئے۔یوروپی اقوام مشرقی پیداوار کو پسند کرتی تھیں خصوصاً مصالحے جنہیں مغرب میں غذاؤں کے تحفظ کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔اس وقت تک ایشیائی ملکوں کے ساتھ زمینی اور سمندری تجارتوں پر عربوں کا کنٹرول تھا۔ان ایشائی ملکوں میں ہندوستان اور مشرق بعید شامل تھے۔وہ ایشیا کی مختلف اشیاء کا تبادلہ اطالیہ والوں کے ساتھ کرتے تھے اور اطالوی بعد میں ان کی تجارت یوروپ میں کرتے تھے۔یورپ کی حکومتیں خصوصاً پرتگال اور اسپین کی حکومتیں براہِ راست ایشیائی ملکوں

12th History 10 um
Saturday, May 01, 2021 3:47:47 PM

کے ساتھ تجارت کرنا چاہتی تھیں اس لئے وہ نئے سمندری راستوں کی کھوج کی حوصلہ افزائی کرتی تھیں، تا کہ وہ زیادہ منافع حاصل کرسکیں۔ یہ ایک فیصلہ کن اقتصادی عامل تھا جس نے نئے تجارتی راستوں کی دریافت کو آگے بڑھایا۔

(b) جیسے جیسے مشرق کے پیداوار کی مانگ بڑھنے لگی ویسے ویسے یوروپی حکومتیں زیادہ سے زیادہ منافع حاصل کرنا اور سمندری تجارت پر اپنا کنٹرول بڑھانا چاہتی تھیں۔ لہذا وہ سمندری راستوں کی دریافت میں سرمایہ کاری کرنے میں دلچسپی لیتی تھیں۔

(C) اس دور کی اسپرٹ یہ تھی کہ دوسروں کو بے وقوف بنا کر مقابلہ کا میدان خود جیتا جائے اور ہمت و بہادری سے آگے بڑھ کر نئے راستوں کی تلاش میں کامیابی حاصل کی جائے اور آخر میں مال و دولت اوشہرت کو حاصل کیا جائے۔

(d) عیسائی مذہب کی اشاعت کے شوق نے بھی نئے ملکوں کی تلاش کی جد و جہد کو تیز تر کر دیا۔ اگر چہ کہ ابتدا میں یہ بنیادی عامل (مقصد) نہیں رہا تھا۔ انسداد اصلاح کے زمانہ میں خدا کے لفظ (نام) کی اشاعت سے نمایاں مقام ملتا تھا۔

(e) نشأۃ ثانیہ کے سبب سے مختلف شعبوں میں ٹیکنالوجی کی ترقی ہورہی تھی۔ ان شعبوں میں سے ایک نقشہ سازی (cartography) کا شعبہ بھی تھا۔ پہلی صدی عیسوی کے ٹولمی کے نقشہ کو نئے تکنیکی طریقوں سے دوبارہ ترقی یافتہ شکل میں چھڑایا گیا۔ نشأۃ ثانیہ کے دور کے ایک جغرافیہ دان گیراڈس مرکٹیر نے عرض البلد اور طول البلد کے تصور کو سامنے رکھ کر نقشے ترتیب دئے۔ وہ نقشے جہاز رانوں کے لئے بہت مفید رہے۔

(f) نئے ترقی یافتہ نمونے کے جہازوں نے طویل اور خطرناک سمندری سفروں کو آسان کرنے میں بڑا رول ادا کیا۔ بادبانی جہازوں کی ایجاد، ہلکے پھلکے چھوٹے جہاز جو کم گہرے پانی میں چلائے جاتے تھے، ان سب کا ٹیکنالوجی کی جدت میں بہت اہم مقام تھا۔

(g) سمندری سفر کے آفات وخطرات کو آتشیں اسلحوں اور توپوں کی فراہمی کے ذریعہ کم کیا گیا۔

(h) جہاز راں اس زمانے میں کشتیوں اور جہازوں میں سفر کرتے تھے تو رات کے اندھیرے میں ستاروں کے رخ سے راستے کی سمت معلوم کرتے تھے اور منزل کی طرف جاتے تھے جب میریز کا قطب نما (compass) ایجاد ہوگیا تو ان کے لئے آسانی ہوگئی اور وہ اس کی مدد سے سفر کرنے لگے تھے۔


میریز کا قطب نما

پرتگال کی ابتدائی کارروائیاں:


ہنری جہاز راں

پرتگال ایک چھوٹا سا ملک ہے جو یوروپ کے جنوب مغرب میں واقع ہے، اس نے سب سے پہلے بحری سفر کا آغاز کیا اور کئی علاقوں کی دریافت کی جیسے کینریس ، مڈیرا اور ازورس۔ 1442 میں جن جہاز رانوں کو شہزادہ ہنری کے حکم سے سفر پر روانہ کیا گیا وہ آفریقہ کے کینیا ساحل پر پہنچے اور بعد میں 1448 میں بارتھولومیو ڈیاز نے راس امید کا چکر لگایا۔

ہنری جہاز راں ایک پرتگالی شہزادہ تھا۔ اگر چہ کہ وہ کبھی سمندر کے سفر پر نہیں گیا تھا مگر اس نے پرتگال کے مقام سیگرس پر جہاز رانی کی ٹرینگ کا ایک اسکول قائم کیا تھا۔ اس نے جہاز رانوں کو اچھے منظّم بحری سفروں پر روانہ کرنے کے لئے بہت سے نقشہ نویس، جہاز کے معمار اور اوزار بنانے والے کاریگر تنخواہ پر ملازم رکھے ہوئے تھے۔

کرسٹوفر کولمبس (1451 تا 1506)


کولمبس

کرسٹوفر کولمبس ایک اطالوی سمندری سیاح تھا جو جینوا کا رہنے والا تھا۔ اس نے شروع میں بہت مشکلات جھیلیں، بعد میں اسے اسپینی حکمرانوں فرڈیننانڈ اور اسبیلا کی سرپرستی حاصل ہوئی۔ 3 آگست 1492 میں کولمبس نے تین چھوٹے چھوٹے (سانٹا ماریا، پینٹا اور نینا نامی) جہازوں سے اپنا سمندری سفر کیڈز کے قریب پالوز کی بندرگاہ سے

12th History 10 um
Saturday, May 01, 2021 3:47:47 PM

شروع کیا۔آخر کار دو مہینے اور نو دن کے سفر کے بعد 1492 میں وہ ایک زمینی حصے تک پہنچا جسے وہ ہندوستان سمجھتا تھا۔لیکن وہ ایک نیا براعظم تھا جو امریکہ کہلاتا ہے ۔وہ اسپین جب واپس لوٹا تو اس کے ساتھ سونا، کپاس، بدیسی حیوانات اور دو جنگلی آنکھوں والے ہندوستانی تھے جنہیں بپتسمہ کیا گیا تھا۔انہیں ہندوستانی کہا جاتا تھا،اس لئے کہ وہ آخری دنوں میں اپنے دریافت کردہ براعظم کو ہندوستان خیال کرتا تھا۔

واسکوڈا گاما:



واسکوڈا گاما

کولمبس کی کامیابی نے واسکوڈا گاما کو 1497 میں مشرقی حصہ کی طرف اپنے تاریخی سفر پر آمادہ کیا،اس نے اپنا سفر لیسبن سے چار جہازوں کے ساتھ کیا اور جزیرۂ موزمبیق پہنچا۔بعد میں وہ مزید آگے جنوب کی طرف بڑھا اور کالی کٹ کے قریب ایک ساحل کپڈ پہنچا۔اس نے ہندوستان کے ایک حصہ کیرلا پہنچ کر ہندوستان کے ساتھ براہِ راست تجارت کے لئے راستہ کھول دیا۔اس سفر کے نتیجہ میں ہندوستان کے چند علاقوں میں مغرب والوں کی نوآبادیات قائم ہوگئیں ،ان میں سے ایک گوا بھی تھا

پاپل بُل (1493)

اسپینی بادشاہ پرتگالیوں کے سمندری جرأت مندانہ سفروں کے متعلق اچھی گہری معلومات رکھتے تھے۔انہوں نے پوپ الگزینڈر ششم سے ایک حل نکالنے کے لئے درخواست کی ۔ 1493 میں پوپ نے پاپل بل کا اعلان جاری کیا۔اس اعلان نے شمال سے جنوب کی جانب یعنی قطبین کے سفر کا خاکہ پیش کیا جو کہ کیپ ورڈے جزائر کے مغرب میں 320 میلوں کے آس پاس کا دورہ تھا۔اس نے ڈکلیر کیا کہ مغربی پٹی میں آئندہ ہونے والی کوئی بھی دریافت اسپین کے حق میں ہوگی ۔ پرتگال اس اعلان سے خوش نہیں تھا۔آنے والے سال 1494ء میں اس نے اسپین کے ساتھ ایک معاہدہ کیا اور وہ معاہدۂ تورڈی سیلاس کہلاتا ہے۔اس معاہدے کے نتیجہ میں شمال جنوب کے رخ کی حد بندی کی گئی اور اس میں اضافہ کرکے 1185 میل دور تک کیپ ورڈے جزیروں کے مغرب تک کردیا گیا اور مان لیا گیا کہ مشرقی جانب جو بھی دریافت ہوگی وہ پرتگال کے حصہ میں آئے گی ، چھ سال بعد اپریل 1500 میں پرتگال کے حق میں اس کا فائدہ اس وقت سامنے آیا جب پیڈرو الویرس کیبرل نے برازیل کے مشرقی ساحل پر قدم رکھا اور اس علاقہ پر پرتگال کا قبضہ ہوا۔

پرتگالی جہازراں پیڈرو کیبرل :



پیڈرو کیبرل

1500ء میں پیڈرو کیبرل نے مغربی جانب سفر کرکے برازیل کی دریافت کی ۔اس نے اس جزیرے کو ''حقیقی کراس کا جزیرہ'' نام رکھا ۔ برازیل پرتگالیوں کے لئے ایک نوآبادیات بنا اور اس کی بعد کی تاریخ کو اکائی XI میں بیان کیا گیا ہے۔

کیبرل واسکوڈا گاما کے راستے کو اپناتے ہوئے ہندوستان کے کالی کٹ مقام کو پہنچا۔ابتدا میں زمورین حکمران نے پرتگالیوں کا اچھی طرح خیر مقدم کیا اور انہیں ایک قلعہ بنانے کی اور تجارت کرنے کی اجازت دے دی ۔لیکن اختلافات بہت جلد عرب تاجروں کے ساتھ رونما ہوگئے اور عرب سپاہیوں نے پرتگالیوں کی تجارتی چوکی پر حملہ کردیا اور بہت سے پرتگالی فوجیوں کا خاتمہ کردیا۔کیبرل نے پرتگال سے مدد حاصل کرکے ان سے پورا بدلہ لیا۔اس نے عربوں کے دس جہازوں پر قبضہ کیا اور جہازوں کے عملہ کو قتل کردیا۔اس نے اس کے بعد وہاں سے مزید جنوب کی طرف آگے بڑھتے ہوئے کوچین پہنچا جہاں اس کا گرم جوشی سے استقبال ہوا۔اور انہیں وہاں تجارت کی اجازت مل گئی ۔اس کے بعد وہاں کنور کے مقام پر ایک بندرگاہ کی تعمیر کرکے کیبرل 16 جنوری 1501 کو پرتگال واپس لوٹا۔اس کے ساتھ چھ جہاز مصالحہ جات سے لدے ہوئے تھے۔راستہ میں دو جہاز برباد ہوگئے اور کیبرل آخر کار 23 جون 1501ء کو کامیابی کے ساتھ چار جہازوں کو لے کر پرتگال پہنچا۔

میگلان کا سفر :



میگلان

فرڈیناڈ میگلان نامی ایک پرتگالی سیاح نے دنیا کی سیاحت کے لئے اسپینی مدد حاصل کی۔پانچ جہازوں کے ساتھ اس نے 1519 میں اپنے سفر کا آغاز Seville کے مغربی جانب کیا۔ اسے جنوبی امریکہ کے نوک پر ایک آبنا ملا جسے اس نے آبنائے میگلان کا نام دیا۔وہاں سے اس کا عملہ عظیم جنوبی سمندر تک پہنچا۔چونکہ وہ سمندر ساکن تھا۔لہذا اس نے اس سمندر کا نام بحرالکاہل رکھا۔ جسے انگریزی میں Pacific ocean کہتے ہیں۔اسپینی زبان میں Pacifico کے معنی خاموش پرامن کے ہیں۔

12th History 10 um
Saturday, May 01, 2021 3:47:48 PM

12th History 10 um
Saturday, May 01, 2021 3:47:49 PM

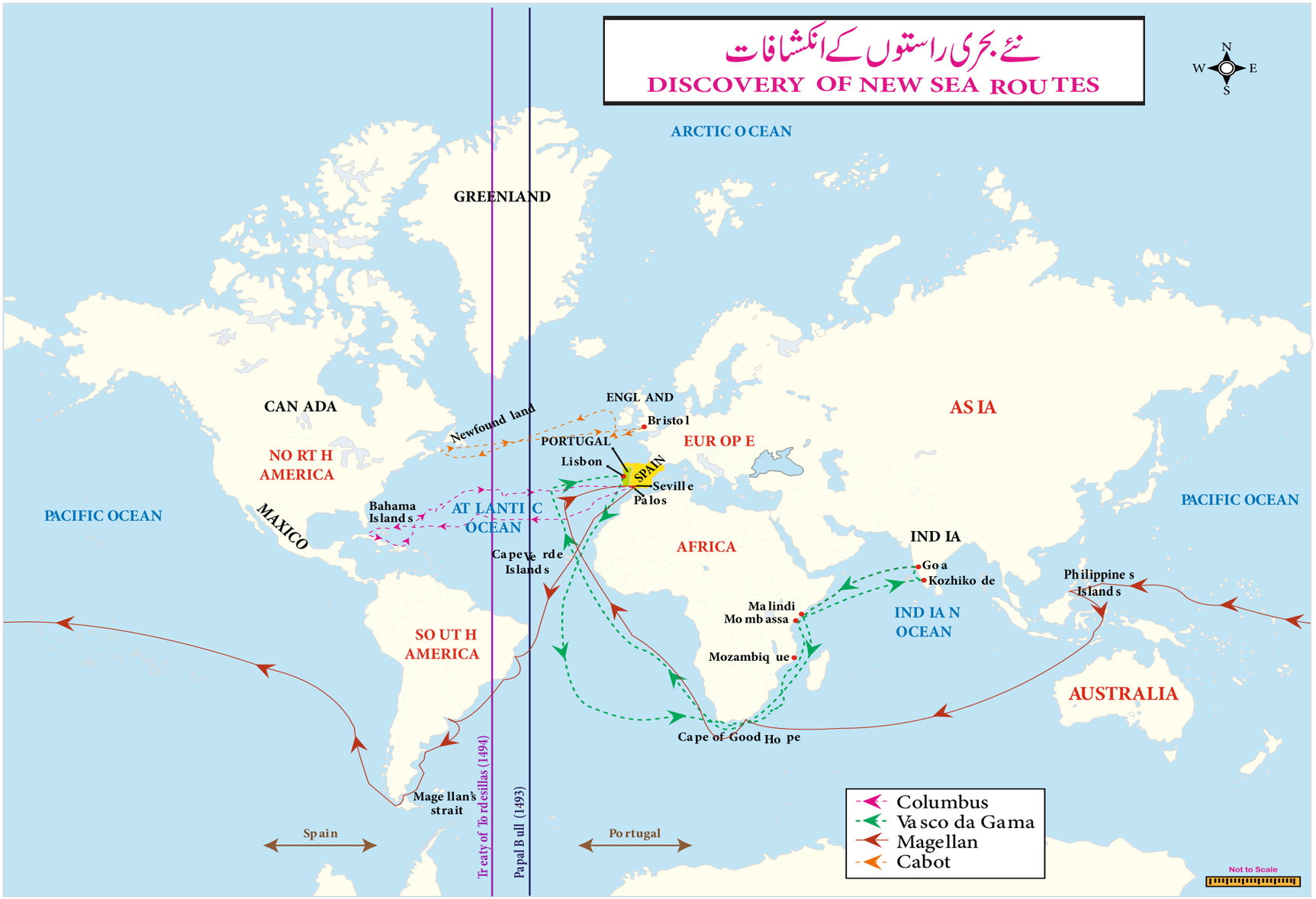

اس سفر میں بیماری کی وجہ سے بہت سارا عملہ ہلاک ہوگیا اور دو جہاز بھی غرق ہوگئے۔ میگلان خود بھی فلپین جزیرہ میں ہلاک ہوا۔ آخر کار وکٹوریہ نامی ایک جہاز جس میں 18 کشتی بان سوار تھے 1522 میں سیویلے واپس پہنچا۔ وکٹوریہ پہلا جہاز تھا جس نے دنیا کے گرد چکر لگایا۔

ترک، فرانسیسی، انگریز اور جرمن اس وقت تک ایشیا کی طرف نئے سمندری راستوں کی اہمیت کو نہیں پہچان سکے تھے۔ وہ اس وقت تک بھی یوروپیوں کی امریکی دریافت کی سیاسی اہمیت ہی کو جان سکے تھے۔ ایک اسپینی فاتح ہیرنان کورٹیس نے مٹھی بھر آدمیوں کے ساتھ میکسیکو کو فتح کیا تھا۔ Pizarro نے 1530 میں خاکنائے پناما کو پار کیا تھا اور جنوبی امریکہ میں Inca سلطنت کو برباد کر کے ایک اور ملک پیرو کو محکوم بنایا تھا۔

دیگر اہم یوروپی سفری مہّمات:

پرتگالیوں اور اسپینیوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دیگر یوروپی ممالک نے دنیا کی سیاحت شروع کی اور مختلف بحری سفر کئے۔ جان کیبوٹ نامی ایک اطالوی مسافر کو انگلینڈ کی طرف سے مقرر کیا گیا تا کہ وہ گلوب (دنیا) کے نئے زمینی خطوں کو دریافت کرے۔ اس نے اپنے سفر میں کینیڈا کی دریافت کی اور اسے انگریزوں کی نوآبادیات بنادیا۔ گیووانی ڈاویرازانو ایک اطالوی جہاز راں نے فرانس کے لئے نئے نو آبادیات دریافت کیں۔ اس نے مشرقی کینڈا کے صوبوں کو فرانس کے ساتھ جوڑ دیا۔ ہنری ہڈسن نامی ایک انگریز مسافر شمالی امریکہ سے بحر الکاہل کے لئے ایک راستہ دریافت کرنا چاہتا تھا۔ اگر چہ کہ وہ اس کام کے آغاز میں ناکام رہا مگر اس نے چونکہ اس علاقہ کی تلاش کی تھی اب وہ علاقہ (راستہ) دریائے ہڈسن کہلاتا ہے۔

انگلینڈ کی طرف سے بڑھتے مقابلہ کی وجہ سے اسپین اور انگلینڈ کے درمیان تنازعات ہونے لگے۔ فرانسیس دریک نے کیلی فورنیا کو انگلینڈ کے ساتھ ملادیا۔ غصہ میں آکر اسپین نے احتجاج کیا۔ اس کے نتیجہ میں دونوں ملکوں کے درمیان جنگ چھڑ گئی۔ 1588 میں اسپین کے بادشاہ فلیپ دوم نے 130 جہازوں کا ایک جنگی بیڑا اور 31000 سپاہی انگلینڈ پر حملہ کے لئے بھیجے۔ لیکن انگریزوں کے آسانی سے حرکت پذیر جنگی بیڑے نے بہت سہولت سے اسپینی بیڑے کو تباہ کر دیا۔ اس کے بعد برطانیہ جدید دنیا میں ایک بڑی قوت بن کر ابھرا۔

10.3 تجارتی انقلاب: Commercial Revolution

بنیادی اقتصادی تبدیلیوں کے ساتھ نشأۃ ثانیہ اور اصلاح برابر ہمراہ چلتے رہے۔ اقتصادی تبدیلیاں سلسلہ وار قرون وسطیٰ کے نیم ریاستی مقامی غیر منافع اقتصادیت اور چودھویں صدی کے متحرک عالمی سرمایہ دارانہ نظام حکومت کے درمیان عبوری حالت میں رہیں۔ اس چودھویں اور بعد میں آنے والی صدیوں کے انقلاب کو تجارتی انقلاب کہا جاتا ہے اور یہ انقلاب دھیرے دھیرے ہوتا رہا۔

انقلاب کی شروعات کے اسباب مندرجۂ ذیل تھے (a) اطالوی شہروں کا بحیرۂ روم کی تجارت پر قبضہ (b) اطالوی شہروں اور Hanseatic لیگ کے تاجروں کے درمیان خوش حال تجارت کی ترقی (c) وینیس کے ڈوکا اور فلورنس کے فلورین سکوں کا تعارف (d) تجارت، جہازوں کا لادنا اور کان کنی کے کاروبار سے ہونے والی زائد آمدنی کا بڑھ جانا (e) جنگی ساز وسامان کی مانگ اور ٹیکسوں سے زیادہ دولت کمانے کی خاطر تجارت کی ترقی کو نئے حکمرانوں کی جانب سے بڑھاوا دینا۔ ان عوامل کے مجموعے کے ساتھ اسپینی اور پرتگالی تاجروں کی طرف سے مشرقی جانب نئے سمندری راستوں کی دریافت کے لئے سفروں کی کثرت، اطالوی کنٹرول کی آزادی اور خودمختاری ان سب باتوں نے تجارتی انقلاب کو آگے بڑھایا۔

وسطی میکسیکو کے ہندوستانی باشندے جنہیں Aztecs کہا جاتا ہے وہ اگر چہ آتشیں اسلحوں اور اسٹیل کے بلیڈوں کے ساتھ بڑی تعداد میں موجود تھے یہاں تک کہ ایک ایک اسپینی درجنوں اور سینکڑوں حریفوں (دشمنوں) کو فنا کر سکتا تھا۔ ''اچانک واقعہ ایسا پیش آیا کہ انہوں نے نیزوں بھالوں سے لوگوں کو دھکیل کر ان کی دھجیاں اڑادیں''۔ ایک دیسی روزنامچہ نے لکھا ہے کہ یہ یوروپی ہتھیاروں کے خوفناک اثرات کا ایک ثبوت ہے۔ ''دوسرے لوگ ایک ہی وار سے سر قلم کر دئے جاتے تھے... بہت سے لوگوں نے خون خرابہ سے بچ کر فرار ہونے کی کوشش کی مگر ان کے اندرونی اعضاء کٹ کر گرتے تھے اور ان کے پیر الجھ جاتے تھے۔'' اس کے علاوہ وہاں چیچک کی وبا کے پھیلنے سے بھی Aztec کی کمر ٹوٹ گئی۔ جب کہ وہ دوبارہ منظّم ہوئے اور لڑائی کر کے دوبارہ قبضہ کیا اور آخر کار فتح حاصل کی۔

12th History 10 um
Saturday, May 01, 2021 3:47:50 PM

تجارتی انقلاب کے اہم نتائج

تجارتی انقلاب کا ایک اہم عنصر بینکنگ کا فروغ تھا۔ مذہب کی طرف سے سودخوری کی سخت ممانعت کے سبب قرون وسطی میں بینکنگ کوئی اچھا پسندیدہ کاروبار نہیں تھا۔ مگر چودھویں صدی کے آتے آتے روپیہ کو نفع (سود) پر دینا ایک عام تجارت کی شکل اختیار کر گیا۔ بینک کے اداروں کے اصل بانی اطالوی شہروں کے بڑے بڑے تجارتی کمپنیاں چلانے والے لوگ تھے۔ پندرھویں صدی میں تو بینکنگ کی تجارت پھیلتے پھیلتے جنوبی جرمنی اور فرانس تک پہنچ گئی۔ حکومتی بینکوں کے قیام کے بعد پرائیوٹ مالیاتی ادارے ان بینکوں کی ماتحتی میں آ گئے۔ پہلا بینک سویڈن میں 1657 میں قائم ہوا اور 1694 میں بینک آف انگلینڈ قائم ہوا۔

نئی صنعتیں جیسے کان کنی اور دھاتوں کی صفائی عروج پر پہنچیں اور یہ کارخانے نئے تکنیکی طریقوں سے آگے بڑھ گئے۔ تجارتی آرگنائزیشن میں بھی تبدیلیاں ہوئیں۔ باقاعدہ کمپنیاں بنائی گئیں۔ مشترک مشکلات کو دور کرنے کے لئے باقاعدہ کمپنی تاجروں کی ایک انجمن ہوتی تھی۔ اس قسم کی کمپنی کی ایک اچھی مثال مرچنٹ اڈونچررس نامی ایک انگریز کمپنی تھی اور وہ کمپنی نیدرلینڈس اور جرمنی کے ساتھ تجارت کے مقصد سے قائم کی گئی۔

دست کاری کے پیشہ سے ہونے والی پیداوار نے بعد کے قرون وسطی میں دم توڑ دیا۔ سترھویں صدی میں باقاعدہ کمپنی کو ایک نئی تنظیم جوائنٹ اسٹاک کمپنی کے نام سے ترجیح دیا جانے لگا۔ جوائنٹ اسٹاک کمپنی جو کہ ایک محدود پیمانے پر چل رہی تھی۔ اسے ڈچ قوم نے ترقی دے کر بڑے پیمانے پر سرمایہ کاری کا ذریعہ بنا دیا، اس طرح کہ نقصان کے خطرات اور منافع کو لوگوں کی بڑی تعداد میں بانٹ کر اسے آگے بڑھایا۔

بعد کے مرحلوں میں نئے اصولوں اور طریق کار کے سلسلہ کو اپناتے ہوئے تجارتی انقلاب کو ترقی دی گئی اور اسے سوداگری (mercantilism) کہا جانے لگا۔ سوداگری حکومتی مداخلت کا ایک نظام ہے جو قومی خوش حالی اور ریاست کے اقتدار کو بڑھانے کے لئے بنایا گیا۔ حکومت کی اس مداخلت کا مقصد صرف پیداوار اور تجارت کی مقدار کو بڑھانا ہی نہیں تھا بلکہ حکومت کے خزانہ میں دولت کا اضافہ کرنا بھی تھا۔

تجارتی انقلاب کے دوسرے نمایاں نتائج میں سے درمیانی طبقہ کی اقتصادی قوت کی بہتری بھی ہے۔ درمیانی طبقہ کے لوگوں میں تاجر، سوداگر، بینکر، جہاز کے مالکان، بڑے سرمایہ کار اور صنعتی کاروباری بھی شامل تھے۔ ان کی طاقت کے بڑھنے کے نتیجہ میں دولت میں اضافہ ہوا اور جاگیردار طبقہ کی بالادستی کے خلاف بادشاہ کو مدد ملی۔

تجارتی انقلاب کا جو سب سے بڑا منفی نتیجہ سامنے آیا وہ غلامی کا احیاء تھا۔ پہلے ہزارہ کے آخر میں یوروپی سوسائٹی سے غلامی کا خاتمہ ہو چکا تھا۔ لیکن اسپینی، پرتگالی اور برطانوی کالونیوں (نو آبادیات) میں کان کنی اور باغات کی ترقی کی وجہ سے غلاموں کی بھرتی سستے مزدور کی حیثیت سے ہونے لگی۔ مقامی امریکیوں کو غلام بنا کر کام لینے کا منصوبہ ناکام ہو گیا۔ اس مسئلہ کا حل آفریقی غلاموں کو درآمد کر کے کیا گیا۔

اس بحر اوقیانوس کے پار سے افریقی غلاموں کے برآمدات کی تجارت کے نتیجہ میں 11 ملین افریقی سیاہ فام امریکہ پہنچے اور ان غلاموں کی منتقلی کی کہانی جس غیر اخلاقی طریقہ سے پوری ہوئی وہ جدید دنیا کے دور تعمیر کے لئے شرم کا باعث ہے۔

آخر کار تجارتی انقلاب نے صنعتی انقلاب کے لئے راستہ ہموار کیا۔ سرمایہ دار طبقہ کو وجود میں لا کر اور تجارتی پالیسی کو منوا کر پیداوار کو ترقی دی گئی۔ فیکٹری کی پیداوار کی نمایاں مثال پارچہ بافی کی صنعت رہی ہے۔

10.4 پروٹسٹنٹ اصلاح اور کیتھولک انسداد اصلاح



پوپ لیو X

قرون وسطی کے یوروپی لوگ اصلاً عیسائی تھے جو خدا کی قدرت کے قائل تھے۔ خدا کا ڈر رکھنے والے کیتھولکھی ان کے اور خدا کے درمیان چرچ کو واسطہ مانتے تھے۔ اس کے نتیجہ میں عام لوگوں کی پیدائش سے لے کر موت تک کے تمام امور کے لئے چرچ ایک مرکزی نکتہ بن گیا تھا۔ بعد میں آگے چل کر چرچ کے ذمہ دار اپنے اختیارات کو حد سے بڑھانے چلے گئے۔ اس وقت کے حکمران اور عوام اس بات کو اپنے اوپر بوجھ سمجھنے لگے تھے اور کبھی کبھار پوپ وغیرہ چرچ کے ذمہ داروں کی نافرمانی اور ان کے آڈرس کی خلاف ورزی کے واقعات بھی ہو جاتے تھے۔ چرچ والوں

12th History 10 um
Saturday, May 01, 2021 3:47:50 PM

نے اس نئی بدعت یعنی نافرمانی کے واقعات کو تحقیقات کے بعد سختی سے دبانا چاہا۔تحقیقات کے بعد ان لوگوں کے ریکارڈ تیار کئے گئے جو چرچ کے معاملات پر سوالات اٹھاتے تھے، اس قسم کے مردوں کو بے دین ملحد اور عورتوں کو جادوگرنیاں قرار دیا جاتا تھا۔

چرچ والوں کے غیر مشروط اقتدار کے خلاف بغاوت کرنے والے پروٹسٹنٹ کہلائے۔اس لئے کہ وہ روم کے کیتھولک چرچ کے قاعدے قانون کے خلاف احتجاج کرتے تھے۔اس تحریک کو اصلاح کہا گیا۔وہ تحریک چرچ کی بدعنوانیوں اور استبدادیت کے خلاف ایک مشہور بغاوت تھی اس کے ردعمل میں روم کے چرچ کے وفاداروں نے ا ندرونی برائیوں اور خرابیوں کی کچھ اصلاحات کیں۔اس قسم کی جزوی اصلاحات انسداد اصلاح کے نام سے معروف ہیں۔اس انسداد اصلاح تحریک کے مرحلہ میں دوبارہ احتجاجیوں کے ساتھ سختی کی گئی۔

اصلاحی تحریک کے اسباب :

چرچ کے ذمہ داروں کی بدعنوانیاں :

لوگوں کے گناہوں کے کفارے کے طور پر معافی ناموں کی فروخت (لوگوں سے بھاری رقم لے کر پوپ کی طرف سے معافی نامہ د ے دیا جاتا اور سمجھایا جاتا کہ پوپ کے معاف کر دینے سے آدمی بڑے سے بڑے گناہ سے بری ہوجاتا ہے)،اسی طرح اقرباء پروری اور کلیسائی منصبوں کو رشوت کی رقمیں لے کر فروخت کر دینا وغیرہ۔ ان سب برائیوں پر لوگ بھڑک اٹھے۔ان کفاروں کی رقمیں ادکرتے کرتے غریب لوگوں کی جیبیں خالی ہوتی جاتی تھیں اور لوگ تنگ آ چکے تھے۔ اس طرح کے واقعات کے بارے میں پوپ الگزینڈر ششم،جیولس دوم اور لیو دہم کے حکمرانوں کے ساتھ جھگڑے ہو چکے تھے۔اسی طرح کا ایک واقعہ یہ ہوا تھا کہ پوپ لیو دہم کو خاصی رقم ادا کر کے مینز کا البرٹ لاٹ پادری(Arch bishop) بن گیا تھا۔پوپ نے اس سے رقم لیتے وقت کہا تھا کہ لی ہوئی آدھی رقم بسلیکا کے سینٹ پیٹر کے استعمال کے لئے ہے۔

اپنی دولت کو بڑھانے اور اپنی ناجائز اولاد تک دولت کی منتقلی کے لئے بڑے بڑے تاجر خاندان جیسے میڈیسی کے لوگ چرچ کے پوپ بن گئے تھے۔ناتجربہ کار نوجوان بھی مال و دولت سمیٹنے کے لئے لاٹ پادری کے عہدہ پر آجاتے تھے۔کلیسان کے ممبران مختلف چرچوں سے آمدنی کو ہڑپ کر جاتے تھے مگر کوئی پکڑا نہیں جاتا تھا۔کسانوں اور مزدوروں نے دیکھا کہ چرچ والے ظلم کی بنیاد پر زمین دار بن رہے ہیں۔بہت سے شہزادے چرچوں کی بے پناہ جائیدادوں پر حریصانہ نظر ڈالتے تھے۔

اصلاحی تحریک کے پیچھے کارفرما لوگ :



John Wycliffe

اصلاحی تحریک کو شروع کرنے والے اولین افراد چند ہی تھے۔ایرا سمس ایک شخص تھا جو چرچ کی تعلیمات اور اطوار کے خلاف احتجاج کرتا تھا۔اس کی مشہور کتاب حماقت کی تعریف (The praise of Folly) 1511 میں لکھی گئی جس میں مذہبی علماء اور راہبوں کا مذاق اڑایا گیا ہے۔اس کے علاوہ دو اور شخص جان Wycliffe اور جان ہس تھے جنہوں نے اس سے دوصدی پیشتر اصلاحی کام کیا۔وہ لوگوں کو انجیل کی تعلیم ان کی زبان میں دیتے تھے۔لاطینی زبان میں نہیں۔جان وائی کلیف ایک انگریز رکن چرچ تھا جس نے پہلی بار بائبل کا انگریزی میں ترجمہ کیا۔وہ زندگی میں رومی چرچ کے غصہ اور عتاب سے بچا رہا۔مگر اس کے مرنے کے اکتیس سال بعد ایک چرچ کونسل نے آرڈر دیا کہ قبر سے اس کی ہڈیوں کو نکال کر جلا دیا جائے اور اس آرڈر پر عمل کیا گیا۔

اگرچہ وائی کلف کی ہڈیاں جلا دی گئیں لیکن اس کے خیالات جو لوگوں میں پھیل چکے تھے انہیں دبایا نہیں جا سکا۔وہ واقعہ بوہمیا تک پہنچا اور جان ہس پر اثر انداز ہوا۔ہس جو کہ پریگ یونیورسٹی کا سربراہ تھا، اسے اس کے نظریات و خیالات کی وجہ سے پوپ نے نکال باہر کر دیا چونکہ وہ اپنے شہر میں مشہور و معروف تھا اس لئے وہ چھپ کر فرار ہو گیا۔ وقت کے بادشاہ کی طرف سے حفاظت کے وعدہ کے ساتھ اسے سوئزرلینڈ کے کانٹینز میں بلایا گیا جہاں ایک چرچ کونسل کا اجلاس ہو رہا تھا۔وہاں اس پر دباؤ ڈالا گیا کہ وہ اپنی غلطی کا اقرار کرے۔جب اس نے انکار کیا تو باوجود حفاظتی وعدہ کے اس کو زندہ جلا دیا گیا۔

اصلاحی تحریک تین مقامات پر تین اصلاح کاروں کے ذریعہ مشہور ہوئی۔مارٹن لوتھر کے ذریعہ ویٹن برگ میں،زوریچ میں ہلڈریچ سے اور جینوا میں جان کالوین سے۔

12th History 10 um
Saturday, May 01, 2021 3:47:51 PM

مارٹن لوتھر (1483 تا 1546)

مارٹن لوتھر جرمنی کا ایک مسیحی پادری تھا جو روم کے خلاف بغاوت کے لئے کھڑا ہوا۔ اس نے روم کا ایک سفر کیا تھا، وہاں جا کر پادریوں اور چرچ والوں کی بدعنوانیوں اور عیاشیوں کو دیکھ کر وہ ان سے بہت متنفر ہوا ۔ اس نے رومی چرچ کے خلاف 95 شکایات لکھیں جو "95 مقالات'' کے نام سے مشہور ہیں۔ ان مقالات کو اس نے ویٹن برگ کے چرچ کے دروازے پر چسپاں کر دیا۔ اس نے چند اعتدال پسندانہ مشورے بھی چرچ کی اصلاح کے سلسلے میں پیش کئے۔ اس کے خیالات کی پرنٹنگ پریس کی سہولت کی وجہ سے دور دور تک اشاعت ہوئی۔ اس نے دلائل دئے کہ بائیبل (انجیل) ہی کو حاکمیت اعلیٰ کی حیثیت حاصل ہے پادریوں اور بشپوں کو نہیں۔ وہ مانتا تھا کہ دو رسمیں ہی بائبل میں ملتی ہیں ۔ ایک بپتسمہ (baptism) اور دوسری عشائے ربانی (Holy communion) وہ کہتا تھا کہ نجات کا عمل اور گناہوں کا کفارہ صرف خدا ہی کی طرف سے ہوتا ہے اس طرح سے پروٹسٹنٹ لوگوں کی بغاوت شروع ہوئی۔ لوتھر نے بائبل کا ترجمہ جرمنی زبان میں کیا اور لوتھر کے احتجاجیوں نے چند اصول وقواعد بنائے۔ وہ پوپ کے اختیارات کو تسلیم نہیں کرتے تھے۔ ان کے اپنے خاص گرجے، انتظامی ڈھانچے وغیرہ تھے اور وہ صرف بائبل کی حاکمیت کو مانتے تھے۔ پادریوں کے قواعد میں کمی لائی گئی اور انہیں شادی کرنے کی اجازت دی گئی۔




مارٹن لوتھر اور ان کا مقالہ 95

پوپ نے لوتھر کے ساتھ امن وصلح کی بات چیت کے لئے اسے کیڑوں کی خوراک کی دعوت پر بلایا مگر وہ بات چیت ناکام رہی۔ اس Diet of Worms نے اس کی کتابوں کو نامنظور کیا اور جلا دیا۔ مقدس رومی سلطنت کے حکمرانوں نے لوتھر کو قانونی حقوق سے محروم کر دیا۔ مارٹن لوتھر کے بنیادی خیالات نے بہت سوں کو متاثر کیا ان میں سے ایک تھامس مونٹزر تھا جس نے ذات پات سے پاک سماج کے لئے لڑائی لڑی۔ اسی کے نتیجہ میں جرمنی کے علاقوں میں کسانوں کی بغاوت شروع ہوئی۔ تاہم لوتھر نے اس لڑائی میں جاگیرداروں کا ساتھ دیا اور کسانوں کی تحریک کو الزام کا نشانہ بنایا جیسے ہی پروٹسٹنٹ مشہور ومعروف ہوئے جرمنی میں ایک خانہ جنگی ہونے لگی۔ آخر کار شمالی جرمنی پروٹسٹنٹ بن گیا اور جنوبی جرمنی کیتھولک رہا۔

زوینگلی (1484 تا 1531)

ہلڈریچ زوینگلی نے اسی طرح کی ایک تحریک سوئزرلینڈ میں شروع کی۔ وہ ڈچ انسانیت پسند ایراسمس سے متاثر تھا۔ وہ لوتھر کے چند خیالات ونظریات سے متفق نہیں تھا۔ زوینگلی کا کہنا تھا کہ حضرت عیسیٰؑ اپنے ماننے والوں کے دلوں میں رہتے ہیں نہ کہ روٹی اور شراب میں۔ اس نے 67 مقالات ومضامین لکھے جس میں کیتھولک چرچ کے خلاف اصلاح پسندوں کے خیالات کا خاکہ تیار کیا گیا تھا۔ زوینگلی راہبوں کے غیر شادی شدہ رہنے کے خلاف تھا اسی طرح وہ خانقاہوں کے بنانے، نفس پروری، روزے (فاقہ کشی) اور زیارت گاہوں کی طرف جانے کے بھی خلاف تھا۔ لوتھر اور زوینگلی کو متحد کر کے مضبوط پروٹسٹنٹ تحریک بنانے کی کوششیں ناکام ہوگئیں۔



زوینگلی

مقدس عشائے ربانی جسے یوکریسٹ بھی کہا جاتا ہے ایک مذہبی تقریب ہے جو کیتھولک چرچوں میں کی جاتی ہے۔ کیتھولک فرقہ کے عیسائی عشائے ربانی میں حضرت عیسیٰؑ کی قربانیوں کی یاد میں شرکت کرتے ہیں۔ وہ مانتے ہیں کہ روٹی اور شراب حضرت عیسیٰؑ کے جسم اور خون کے استحالہ (transubstantiation) کی علامت ہے۔

جان کالوین (1509 تا 1564)



جان کالوین

کالوین پروٹسٹنٹ تحریک کے بعد کے لیڈروں میں سے ایک ہے۔ ایک فرانسیسی پروٹسٹنٹ ہونے کی حیثیت سے اس نے چرچ کی کارروائیوں کی مخالفت کی۔ پوپ کے ساتھ لڑائی اور مخالفت کی وجہ سے اسے عیسائی برادری سے خارج کر دیا گیا۔ اس کے بعد سے وہ سوئزرلینڈ کے جینوا میں رہنے لگا تھا۔ اس کی ''مسیحی مذہب کے ادارے'' نامی کتاب (جو کہ لاطینی ز

12th History 10 um
Saturday, May 01, 2021 3:47:52 PM

بان میں ہے) میں اس کے بنیادی خیالات ملتے ہیں۔ کالوین ایک اچھا مدبر و منتظم تھا اس نے چند دنوں کے لئے جینوا شہر پر اپنا کنٹرول رکھا ہوا تھا۔ انجیل کی تعلیمات کی بنیاد پر قائم ایک منظّم سماج کے قیام کے لئے اس نے سخت محنت کی تھی۔ کالونیت یعنی کالوین کے خیالات اس کی زندگی ہی میں بہت مشہور و معروف ہو چکے تھے۔ اس کے خیالات یوروپ کے دوسرے علاقوں جیسے فرانس کے ہیوگوناٹس، انگلینڈ کے پورٹینس اور اسکاٹ لینڈ کے ریسبائی ٹرنیس میں پہنچ چکے تھے۔

برطانوی اصلاح (The English Reformation)

انگلینڈ میں اصلاح ماہرین دینیات نے شروع نہیں کیا بلکہ بادشاہوں نے شروع کیا تھا۔ وہ حکمران ہنری ہشتم تھا جس نے ریاست کو چرچ سے الگ کیا۔ حالانکہ وہ ابتدا میں کیتھولک چرچ کا ایک عبادت گذار تھا، مگر چونکہ اس کے ایک ذاتی معاملہ (اپنی بیوی آراگان کی ملکہ کیتھرین کو طلاق دے کر دوسری عورت ان بولین سے شادی کرنے کے مسئلہ) میں پروٹسٹنٹوں نے اس کی مدد کی تھی۔ وہ ان کا حامی ہو گیا تھا۔ اس نے 1534 میں حاکمہ (Suprermacy) کا قانون پاس کیا اور انگلینڈ کو روم کے اقتدار سے علاحدہ کر دیا۔ اس نے انجلی کان چرچ قائم کیا اور حکم صادر کیا کہ چرچ کی ساری جائیدادوں اور خانقاہوں کی ساری زمینوں کو ضبط کیا جائے۔ اس پروٹسٹنٹ تحریک نے انگلینڈ اور اس کی نوآبادیات میں پورٹین (ایک مسیحی فرقہ) کی قیادت کی۔

اصلاح کے اثرات (effects of the Reformation)

(a) **یوروپی ملکوں کی تقسیم** : چرچوں کے اندر تفرقہ نے ایک ہی ملک میں مذہبی رسومات کے طریقے الگ الگ کر دئے۔ شمالی جرمنی لوتھرن ہو گیا جب کہ جنوبی جرمن کیتھولک ہی رہا۔ انگلینڈ پروٹسٹنٹ ہو گیا اور اسکاٹ لینڈ، آئرلینڈ وغیرہ کے لوگ کیتھولک کے چاہنے والے ہی رہے۔

(b) **تعلیم و ادب** : پرنٹنگ پریس کی ایجاد نے مختلف مذہبی اصلاحی تحریکوں کی تعلیمات کو پھیلا دیا اور اسے عوام بھی پڑھنے لگے تھے۔ لوگوں کو بائبل کے پڑھنے اور سمجھنے پر ابھارا گیا۔ بائبل کے ترجمے دیسی زبانوں میں ہونے کے سبب اس کی تعلیمات تک عام لوگوں کے پہنچنے کے لئے ایک راستہ کھلا۔

(c) **عورت کا مقام و مرتبہ** : چرچوں میں پادریوں کے کنوارے رہنے کے سلسلہ میں مخالفت کی وجہ سے پروٹسٹنٹ چرچوں کے گرو شادی شدہ ہونے لگے۔ اس تبدیلی نے عورتوں کے کردار کو گھروں اور چرچوں میں بڑھا دیا۔ عورتوں کی اس بات پر ہمت افزائی کی گئی کہ وہ بائبل کا مطالعہ کریں اور اپنے بچوں کی پروٹسٹنٹ طریقوں سے تربیت کریں۔ اس بات نے عورتوں میں تعلیم کی سطح کو بڑھاوا دیا۔

(d) **بادشاہوں کے قوت و اقتدار میں اضافہ**: اصلاحی تحریک نے چند حکمرانوں کے قوت و اقتدار میں اضافہ کیا جیسے ہنری ہشتم جو ریاست اور چرچ دونوں کا سربراہ بن گیا تھا۔

(e) **نوآبادیات کے لئے دوڑ** : پروٹسٹنٹوں اور کیتھولکوں دونوں نے دنیا کے مختلف حصوں کے لوگوں کو بدل کر اپنے مذہبی عقائد پر لانے کی کوشش کی۔ جنوبی امریکہ میں اسپینی فتح جیسوٹ پرائسٹ (ایک نئے رومی کیتھولک فرقہ) کے ذریعہ ہوئی۔ پورٹینوں، کیتھولکوں اور انجلیکینوں نے شمالی مریکہ کے تیرہ برطانوی نوآبادیات میں اپنے چرچ قائم کئے۔

f) **عیسائیت کی تبلیغ** : یوروپین کے ہاتھ میں موجود سونا اور چاندی کی دولت سے انہیں عیسائیت کے مبلغوں کو ساری دنیا میں بھیجنے کا کام شروع کیا۔ پہلے مبلغ پھر گن بوٹ اس کے بعد علاقہ پر قبضہ جمانا، اس ترتیب کو انہوں نے انہوں نے عمل میں لانا شروع کیا۔ اس کے بعد کی نسل بھی اس پر عمل پیرا ہونا چاہئے۔

کیتھولک انسداد اصلاح؛ Catholic Counter Refomation

مسیحی سماج (The society of Jesus)



اگنیش آف لویولا

کیتھولک مذہب نے پروٹسٹنٹ تحریک کے ابھرنے کا بہت چوکسی اور بیداری کے ساتھ مشاہدہ کیا۔ مارٹن لوتھر کے شہرت پانے کے فوراً بعد پیرس (فرانس) کے ایک اسپینی اگنیش آف لویولا نے 15 اگست 1534 کو ایک نیا کلیسائی فرمان جاری کیا۔ اس وقت جب کہ وہ اور چھ یونیورسٹی کے طلباء نے پاکیزگی، غربت اور اطاعت اور یروشلم کی زیارت کرنے کا حلف اٹھایا۔ ان میں سے ایک طالب علم فرانسیس زیویر تھا جو بعد میں ہندوستان اور جاپان میں عیسائی مبلغ بن کر آیا۔ اس سوسائٹی نے مؤثر اور سرگرم رومی چرچ کے خادم تیار کرنے کے لئے لوگوں کی تربیت کی۔ اس نے عوام کو

12th History 10 um
Saturday, May 01, 2021 3:47:53 PM

کیتھولک مذہب کی تعلیم دینے کی خاطر تعلیم کو ذریعہ بنایا۔انہوں نے کیتھولک مذہب کو رواج دینے کے لئے متعدد تعلیمی ادارے قائم کئے۔ اس مسیحی سماج نے اچھے موثر اور کلیسا کے وفادار پیروکار تیار کرنے میں کامیابی حاصل کی ۔ وہ مذہبی لوگ یسوعی کہلاتے تھے جو یوروپ میں چرچ کے معیار کو بڑھانے میں مددگار تھے۔

رومی چرچ نے جو اقدامات کئے وہ زیادہ تر پروٹسٹنٹ بغاوت کے خوف سے تھے۔اس لئے اس نے چرچوں سے برائیوں کو ختم کرنے کی کوشش کی ۔ پادری(Pope) کے اقتدار کو بحال کرنا اور سات شعائر مقدسہ پر یقین کو دوبارہ پیدا کرنا، وہ سات شعائر یہ تھے (بپتسمہ ، Confimation، مقدس عشائے ربانی ہم آہنگ یا اعتراف کرنا۔ بیماروں کو اصطباغ دینا، مقدس اھکامات جاری کرنا اور شادی) یہ تحریک انسداد اصلاح کہلاتی ہے۔انسدادِ اصلاح کی نشاندہی کرنے والے تین بڑے واقعات یہ ہیں (1) کونسل آف ٹرنٹ (2) تحقیق وتفتیش (3) کیتھولک مذہب کو شہرت دینے کے لئے نئے مذہبی اسکولوں کا قیام

کونسل آف ٹرنٹ : (1545 تا 1563)



ٹرنٹ کونسل

کیتھولک چرچوں کی اصلاح کے لئے پوپ پال سوم نے کارڈنیلوں کا تقرر کیا۔ٹرنٹ کونسل نے اٹھارہ سالوں میں تین دفعہ میٹنگ کی اور بائبل پر عقیدہ کو مضبوط کرنے اور اس کی تعلیمات کو اپنانے پر زور دیا۔اس کے ساتھ نجات کے لئے سات شعائر مقدسہ پر مستقل رہنے کی بات کی۔ مذہب کے عالموں کے لئے کنوارہ رہنا ختم کردیا گیا اور پادریوں کی حاکمیت اعلیٰ کو اٹھادیا گیا۔ اس کونسل نے چرچ کی برائیوں اور غلط کاریوں کو بھی نکال دیا جیسے کفارہ نامہ لکھ کر دینا، اقربا پروری اور بشپ پادریوں کی غیر حاضری (بشپوں کا اپنی عمل داری کے ضلعوں میں نہ جانا) وغیرہ اس کونسل نے سقراطی طریقہ پر زور دیا جو کہ شعائر مقدسہ کے سلسلہ میں ایک ہدایت تھی۔اس نے سارے کلیساؤں میں حضرت عیسیٰ اور مریم کے مجسمہ کی پوجا کرنے کے بارے میں تائید کی۔کونسل آف ٹرنٹ کے سبب کیتھولک مذہب بہتر طریقہ پر منظم ہوگیا۔

تحقیق وتفتیش (Inquisition)

ملحدوں اور بے دینوں کو سزا دینے کے لئے خصوصی کلیسائی عدالتیں قائم کی گئیں۔ان عدالتوں سے مختلف حربے (طریقے) اپنائے جائے تا کہ ملحد شخص غلطی کا اعتراف کرلے۔ وہ سزائیں کوڑے مارنے سے شروع ہوتیں اور آگے بڑھ کر مجرم کو چوپ پر زندہ جلادیا جاتا۔رومی تحقیق وتفتیش پروٹسٹنٹوں کے معاملے کو دبانے کے لئے ہوتا تھا۔ چڑیل کا شکار ایک عام سی بات ہوگئی تھی ۔عورتوں عموماً بیواؤں یا تنہا رہنے والی عورتوں کو چڑیل کہا جاتا تھا اور ان پر الزام رکھا جاتا تھا کہ ان کی وجہ سے فصلیں تباہ ہوئیں، بیماریاں آئیں وغیرہ۔ان کو گرفتار کرا کے موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا تھا۔اس بات کا اندازہ لگایا گیا کہ تقریباً 110,000 لوگوں کو یوروپ میں trial پر رکھا گیا اور 60000 لوگوں کو تفتیش کے بعد ہلاک کیا گیا۔

انسدادِ اصلاح کے اثرات:

انسدادِ اصلاح کے سبب یوروپ مختلف مذہبی بنیادوں پر تقسیم ہوگیا تھا۔ملکوں کے اندر اور باہر مختلف ملکوں کے d رمیان مختلف مذہبی نظریات کی بنیاد پر جنگیں چھڑ گئیں 1618 اور 1648 کے درمیان مقدس رومن امپائر کے مختلف صوبوں میں تیس سالہ جنگ جو چلی ہے وہ عیسائی مذہب کے تقسیم ہونے کے اثرات کی مثال ہے۔ پروٹسٹنٹ چرچ سادگی پسند ہوتے تھے جب کہ کیتھولک چرچ زیبائشی ہوتے تھے۔ دونوں مذہبی فرقے اپنے مذہبی اور روحانی خیالات کی اشاعت کے لئے تعلیم کو ایک ہتھیار کے طور پر استعمال کرتے تھے۔

10.5 نئی سلطنتوں یا قومی ریاستوں کا عروج

جاگیرداری کے دور میں بادشاہوں نے دشمنوں سے جنگ کے لئے ہتھیاروں اور گولہ بارود کی فراہمی کے لئے امیر زادوں کے ساتھ معاہدے کئے۔اس کے معاوضے میں ان امیر زادوں کے لئے بادشاہوں نے منصب داری اور بلا ٹیکس کی زمینیں دینے کی پیشکش کی۔ جاگیر(Fief) نامی ایک قسم کی زمین امیر زادوں کو دی جاتی تھی ان کی خدمات کے بدلے میں جس پر ٹیکس عائد نہیں کیا جاتا تھا۔اس تعلق باہمی سے دونوں کو فائدہ پہنچتا تھا۔اس جاگیردارانہ اور منصب دارانہ نظام کو اس وقت زوال آیا جب نئی طاقتور حکومتیں نشأۃ ثانیہ اور اصلاح کے دور میں ابھریں۔

12th History 10 um
Saturday, May 01, 2021 3:47:54 PM

اسباب : (Causes)

جاگیرداری کا خاتمہ :

جاگیردارانہ نظام میں قرون وسطیٰ کے بادشاہ اپنے منصب داروں کے رحم و کرم پر ہوتے تھے اور وہ منصب دار کسی بھی وقت بادشاہ کے دشمنوں کے ساتھ صف بندی کر لیتے تھے ۔ بادشاہوں کا ان منصب داروں کی زمینوں پر کوئی کنٹرول نہیں ہوتا تھا۔اس لئے کہ ان منصب داروں کے نائب ہوتے تھے اور خاص فوج ہوتی تھی جو ان کی حفاظت کرتی تھی۔اس سبب سے بادشاہوں کی پوزیشن کمزور ہوتی تھی اور ان کا اقتدار محدود ہوتا تھا۔قرون وسطیٰ میں یوروپ میں جو طاعون کی وبا پھوٹ پڑی ۔اس نے منصب داری اور امیر زادگی کو کمزور کیا۔ چونکہ ہزاروں کسان موت کا شکار ہوئے اس وجہ سے امیر زادے کام کرنے والے مزدوروں اور ٹیکسوں سے محروم ہوگئے ۔اس کے علاوہ خود امیر زادے صلیبی جنگوں میں بڑی تعداد میں مارے گئے ۔ جاگیرداری کا زوال ایک فیصلہ کن عامل تھا جس نے نئی خودمختار حکومتوں کے پروان چڑھنے کا سبب ہوا۔

نئی جنگی تکنیکیں جیسے بارود کے استعمال نے بھی تبدیلیوں میں حصہ لیا۔تیس سالہ جنگ کے دوران منصب داروں کا کمزور طریقۂ جنگ بھی سامنے آیا۔منصب داروں کے منظّم حملوں کو برطانوی لمبی کمانیں بارود کے ساتھ مل کر زیادہ نقصان پہچاتی تھیں۔

چرچوں کی عدم شہرت کا آغاز
(Growing un popularity of the church)

قرون وسطیٰ میں چرچ ایک چھایا ہوا ادارہ تھا ۔ چرچوں کے کنٹرول میں بڑے بڑے زمینی قطعے ہوتے تھے ۔ چرچ کی قائم کردہ خانقاہیں، راہبات کے رہنے کی جگہیں اور عمارتیں بڑی بڑی زمینوں پر پھیلی ہوتی تھیں ۔ان زمینوں کو ٹیکسوں سے مستثنیٰ رکھا جاتا تھا۔اس پر مزید چرچ اپنی عدالتی کارروائیوں کے دوران لوگوں پر پیداوار کے دسویں حصہ کو ٹیکس کے نام پر وصول کرتے تھے ۔ یہاں تک کہ چرچ ریاستی حکومت سے زیادہ دولت مند ہوتے تھے ۔اس اپنی اقتصادی اور مذہبی طاقت کے بل بوتے پر چرچ بادشاہوں سے زیادہ بااختیار سمجھے جاتے تھے ۔ان چرچوں کا اپنا خاص عدالتی نظام بھی ہوتا تھا۔ پادریوں کے کورٹ مجرم بشپوں ، مذہبی عالموں اور ننوں کو سزا دینے کے لئے بنائے گئے تھے ۔شاہی عدالتیں ان کا مقابلہ نہیں کرسکتی تھیں اس لئے کہ پادریوں کی قائم کردہ عدالتیں، بادشاہوں کی عدالتوں سے زیادہ طاقت ور ہوتی تھیں اور یہ بات بادشاہوں کے اقتدار اور طاقت کو مزید کمزور کرتی تھی ۔ پوپ کی طرف سے دی جانے والی سزاؤں میں سخت سزا یہ ہوتی تھی کہ مجرموں کو ذات برادری سے الگ کردیا جاتا تھا یہاں تک کہ بادشاہ کو اس کے درباریوں اور رعایا کے سامنے ذلیل کردیا جاتا تھا۔جرمنی کے ہنری چہارم کو عیسائی برادری سے پوپ گریگوری ہفتم نے الگ کردیا اس لئے کہ وہ اس کے فرامین کی عزت نہیں کرتا تھا۔اسی لئے بادشاہ چرچوں کی مخالفت نہیں کرسکتے تھے ۔لیکن سیاہ موت (وبا) نے چرچ کی پوزیشن کو کمزور کردیا کیوں کہ چرچ نے سیاہ موت کا سبب نہیں بتا سکا تھا۔دھیرے دھیرے اختلافِ رائے رکھنے والے لوگوں کی طرف سے پوپ کے اختیارات کو مسلسل چیلنج کیا جانے لگا۔



پوپ جارج چہارم

اسپین ایک قومی ریاست کی حیثیت سے Spain as Nation state

اسپین کے اکثر علاقے حبشیوں ،مسلمان خانہ بدوشوں اور آنے والے عرب فاتحین کے کنٹرول میں تھے ۔وہاں دو اہم سلطنتیں تھیں ایک اراگان دوسرے کیسٹائل ۔اسپین کی تاریخ میں اس وقت بڑی تبدیلی آئی جب اراگان کے حکمران فرڈیننڈ نے کیسٹائل کی ملکہ اسابیلا کے ساتھ شادی کی ۔دونوں نے متحد ہوکر حبشیوں (Moors) کو متحدہ اسپین سے الگ کرنے کے لئے سخت کوششیں کی ۔ بادشاہ اور ملکہ نے 1479 میں اقتدار اپنے ہاتھ میں لے کر شاہی کونسل سے منصب داروں کو خارج کردیا۔اس طرح اسپین ایک قومی ریاست بن کر ابھرا۔

فرڈیننڈ اور اسبیلا نے مل اکر اسپین پر حکومت کی اور دونوں کیتھولک فرقہ سے تعلق رکھنے والے مذہبی تھے ۔حبشیوں کی حکومت کے دوران اسپین کی اقتصادیات یہودیوں کے کنٹرول میں رہی اور وہ پوری آزادی کے ساتھ فوائد اٹھاتے تھے ۔فرڈیننڈ کی حکومت قائم ہونے کے بعد حبشیوں اور یہودیوں پر عیسائیت اپنانے پر دباؤ ڈالا گیا۔اسپین کے بادشاہ نے تحقیقات بٹھائی جس کے ذریعہ یہودیوں اور حبشیوں کے تبدیلیٔ مذہب پر کڑی نگرانی رکھی جاتی تھی ۔ بہت سے مذہب تبدیل نہ کرنے والوں کو سخت اذیتیں دی گئیں یہاں تک کہ انہیں کھلے عام جلا دیا گیا۔شاہی محل چرچ سے زیادہ طاقتور ہوگیا۔

امریکہ کی طرف سمندری راستہ کی دریافت اور ساتھ اسپینیوں کی طرف سے Inca اور Aztec سلطنتوں کی فتوحات اپنے ساتھ بے پناہ دولت لے آئی ۔اس وجہ سے اسپین خوش حال ہوگیا۔اور اس کا یوروپی ممالک کی سیاست میں قائدانہ کردار رہا۔

انگلینڈ ایک قومی ریاست کی حیثیت سے:

انگلینڈ میں دو شاہی گھرانوں کے درمیان تخت کے حصول کے

12th History 10 um
Saturday, May 01, 2021 3:47:55 PM

سلسلہ میں اختلافات ہوئے ۔ وہ دو گھرانے ہاوز آف یورک اور ہاوز آف لینکاسٹر تھے ۔ اس کے نتیجہ میں گلابوں کی جنگ پیش آئی (جنگ کے سپاہی سفید گلاب اور سرخ گلاب کے نشان (badge) لگائے ہوئے تھے اس وجہ سے وہ نام پڑا) اس خانہ جنگی میں ہنری ٹیوڈر فاتح ہوا اور اس نے انگلینڈ میں ایک نئی سلطنت کی بنیاد ڈالی۔ اس نے ہنری ہفتم کا لقب اپنایا اور یورک خاندان کی الزبتھ کے ساتھ شادی رچائی ۔ اس واقعہ نے انگلینڈ کو ایک قومی ریاست کے طور پر مضبوط کیا۔

ہنری ہفتم نے اپنی حکومت کو امراء اور صوبے داروں کے خوف سے نجات دلانے کا فیصلہ کیا ۔ ان صوبے داروں نے اپنی خاص نجی فوجیں برقرار رکھیں ۔ ان فوجیوں کے خاص تمغے ہوتے تھے جنہیں ملازم کی وردی (livery) اور خبر گیری (maintenance) کہا جاتا تھا ۔ بادشاہ بننے کے بعد ہنری نے اس طریقہ کو ختم کر دیا ۔ اس نے تاجروں کے طبقہ اور چند اقلیتی طبقہ سے تعلق رکھنے والے منصب داروں کی تائید سے اپنی پارلیمنٹ میں قوانین پاس کرائے ۔ اس نے ایک خصوصی عدالت اسٹار چیمبر میں قائم کی اور اس سے باغی منصب داروں کو سزائیں دیتا تھا۔ اس کی سلطنت میں منصب داروں سے جرمانے وصول کئے جاتے تھے جس کی وجہ سے شاہی خزانہ میں اضافہ ہوا۔ پارلیمنٹ نے بادشاہ کو ٹیکس وصول کرنے کے اختیارات بھی دے دئے تھے۔ ہنری ہفتم جس نے 1485 اور 1509 کے درمیان حکومت کی ہے اس نے حکومت پر ایک مضبوط کنٹرول حاصل کر لیا تھا۔

ملازم کی وردی (Livery) ایک نظام تھا جس کے تحت صوبے داروں کے متبعین کو نشانات (badges) اور وردی (Uniform) دئے جاتے تھے ۔ خبر گیری (Maintenance) ایک نظام تھا جس کے تحت صوبے داروں کی جانب سے متبعین کی دلچسپیوں کی حفاظت و نگرانی کی جاتی تھی۔

اسٹار چیمبر ایک قانونی عدالت تھی جسے ہنری ہفتم نے شروع کیا تھا اور اس سے صوبیداروں کی جائیدادوں کے تعلق سے مقدمات دائر کر کے جانچ کی جاتی تھی ۔ اسٹار چیمبر کا نام ویسٹ منیٹر محل کے ایک کمرے کی چھت پر نقش شدہ تاروں پر کھا گیا تھا۔ اس محل میں عدالتی کارروائیاں انجام دی جاتی تھیں۔

بادشاہ نے اسکاٹ لینڈ کے ساتھ اپنے تعلقات اس طرح مضبوط کئے کہ اپنی بڑی بیٹی کی شادی اسکاٹ لینڈ کے شہزادے کے ساتھ کر دی ۔ اس نے بھی اسپین کے ساتھ اپنے تعلقات مضبوط کرنے کی خاطر اپنے بیٹے کی شادی اسپینی شہزادی کے ساتھ کر دی۔

فرانس بطور قومی ریاست: (France as nation - state)

فرانس کے مشرق میں واقع برگنڈی ایک طاقت ور ریاست تھی ۔ اگر چہ فرانس کے بادشاہ کے لئے برائے نام واسال تھا۔ لیکن یہ ایک ہنگامہ خیز جنگ تھی اور انگریزوں نے فرانس کے خلاف سازش کھڑی کی تھی ۔ مغربی فرانس کا ایک اچھا حصہ انگریزی قبضے میں کافی دن رہا۔ ویلوئس خاندان جو فرانس پر حکمرانی کر رہا تھا ، اس نے انگریزی کنٹرول سے فرانسیسی علاقوں کو برقرار رکھنے اور اس کی باز یافت کے لئے جدوجہد کی۔

چودھویں صدی کے اوائل سے لے کر پندرھویں صدی کے وسط تک انگلینڈ اور فرانس کے مابین سو سالہ جنگ رہی ۔ اس جنگ میں فرانسیسی بادشاہ چارلیس ہفتم کی جون آف آرک نامی ایک نوجوان لڑکی نے مدد کی ، وہ جوان لڑکی جرأت کے ساتھ لڑتے ہوئے اورلینز کی جنگ کو جیت لیا تھا۔ جون آف آرک کو میڈ آف اورلینز کا خطاب دیا گیا تاہم اسے انگریز نے پکڑ لیا اور عدالت نے اس دعوی کے ساتھ مقدمہ چلایا کہ وہ آسمانی آوازوں سے رہنمائی لیتی ہے ۔ 1430 میں اسے جادوگرنی کہہ کر مذمت کی گئی اور اسے چوپ پر جلا دیا گیا۔ 1920ء میں کیتھولک چرچ نے اس پر بیعت ولی عہدی کی۔

جون آف آرک کی موت کے بعد فرانسیسیوں نے سو سال کی جنگ جاری رکھی اور وہ فاتح بن کر سامنے آئے ۔ انگریزوں کو اپنے ملک سے باہر کرنے کے بعد چارلیس ہفتم کا بیٹا لوئس XI نے برگنڈی کا رخ کیا۔ اس تکلیف دہ ماتحت ریاست کو آخر کار قابو میں لایا گیا اور تقریباً 1483 میں برگنڈی ریاست فرانس کا حصہ بن گئی ۔ لوئس XI نے فرانس کو مضبوط اور متحد کیا۔ فرانس ایک مضبوط مرکزی سلطنت بن گیا۔ فرانس کی تاریخ میں پہلی بار صوبہ داروں کی حمایت پر بھروسہ کئے بغیر بادشاہ کے لئے ایک مستقل فوج تشکیل دی گئی ۔ اس کی شاہی کونسل کے پاس امراء سے زیادہ وکیل یعنی قانون دان تھے ۔ اسی طرح شاہی امور میں امراء کے اثر و رسوخ کو کم کیا گیا۔


Louis XI

خلاصہ

- اٹلی کی نشأۃ اور اس کے مغربی یورپ میں پھیلاؤ پر تبادلۂ خیال کیا گیا ہے۔
- ادب ، فن اور سائنس میں نشأۃ ثانیہ کے بارے میں نمایاں ، ہنر جہانی اسکالرز ، فن کاروں اور سائنس دانوں کے خصوصی حوالے کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔
- پندرہویں اور سولہویں صدی کی جغرافیائی دریافتوں کے ذمہ دار عوامل کی کھوج کی گئی ہے۔
- پرتگال اور اسپین کے قائدانہ کردار کرنے کو نمایاں کیا گیا ہے۔

12th History 10 um
Saturday, May 01, 2021 3:47:55 PM

- سمندری راستوں کی دریافت میں دیگر یوروپی ممالک کی کوششوں کی بھی تفصیل کی گئی ہے۔
- تجارتی انقلاب اوراس کے نتیجہ کی وضاحت کی گئی ہے۔
- اصلاحی تحریکات کے اسباب کا تجزیہ کیا گیا ہے۔
- انگریزی اصلاحات کی انوکھی نوعیت پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے مارٹن لوتھر،شونگلی اور کیلون کی خدمات کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔
- کیتھولک چرچ کی انسداد اصلاح کی تحریک اوراس کے اثرات کی وضاحت کی گئی ہے۔
- مغربی یورپ میں نئی بادشاہتوں کے عروج کی طرف جانے والے حالات کا سراغ لگایا گیا ہے۔
- انگلینڈ ،اسپین اور فرانس کے بطورِ قومی ریاستوں کے ظہور کی وضاحت کی گئی ہے۔



مشق

I۔ صحیح جواب منتخب کریں :

1۔ مندرجۂ ذیل میں سے کون سا شہر ایک آزاد تجارتی شہر نہیں تھا۔

(الف) نیورمبرگ (ب) اینٹورپ

(ج) جینیوا (د) سینٹ پیٹرزبرگ

2۔ مندرجۂ ذیل میں کس نے مذہب کے مقام و درجہ کو گھٹا کر اسے ماتحت کردیا۔

(الف) نشأۃ ثانیہ (ب) اصلاحات

(ج) جغرافیائی دریافت (د) تجارتی انقلاب

3۔ مندرجۂ ذیل پوپ میں سے کس نے اطالوی نشأۃ ثانیہ کی سرپرستی نہیں کی تھی۔

(الف) نکولس V (ب) جولیس دوم

(ج) پیاس دوم (د) پال III سوم

4۔ کس کی کامیابی نے سمندر پار تجارت وکاروبار کی حوصلہ افزائی کی۔

(الف) مارکوپولو (ب) روگر بیگن

(ج) کولمبس (د) بارتھولیومیوڈیاس

5۔ دعوی : (A) کاغذ کی بناوٹ چین میں دوسری صدی قبل مسیح میں شروع ہوئی۔

سبب : (R) جرمنی نے متحرک پرنٹنگ پریس ایجاد کیا

(1) دعوی اور سبب دونوں ہی صحیح ہیں۔R، A کی وضاحت کرتا ہے

(ب) دعوی اور سبب دونوں ہی صحیح ہیں ۔R، A کی وضاحت نہیں کرتا ہے

(ج) A صحیح ہے، R غلط ہے

(د) A غلط ہے۔ R صحیح ہے

(6) نشأۃ ثانیہ کے دوران مندرجۂ ذیل میں سے کون سا نظریہ ترقی یافتہ نہیں ہوا تھا؟

(الف) عقلیت پسندی (ب) تشکک

(ج) انتشاریت (د) انفرادیت

(7) جدید تجرباتی سائنس کا باپ کسے قرار دیا گیا ہے؟

(الف) ارسطو (ب) افلاطون

(ج) روگر بیکن (د) لیبڈسٹیریز

(8) کون چاہتا تھا کہ انسانیت پر مذہب اور اقتدار کی حکمرانی نہ ہو بلکہ معقولیت کی بنیاد پر حکومت ہو۔

(الف) دانٹے (ب) میکاویلی

(ج) روگر بیکن (د) پیٹرارک

(9) ترکوں کے خلاف جنگ میں مغربی ممالک کی مدد لینے کون اٹلی آیا تھا؟

(الف) جیونی او ریسپا (ب) مینوئل کرئی سلوراس

(ج) روگر بیکن (د) کولمبس

(10) دعویٰ (A) چرچ کی طرف سے گیلیلیو گیلیلی پر بدعت کے الزام میں مقدمہ چلایا گیا۔

سبب (R) اس نے کوپرنیکس کے آفتاب کی مرکزیت کے نظریہ کو قبول کیا

(a) Aاور Rدونوں صحیح ہیں۔R، A کی وضاحت کرتا ہے۔

(b) Aاور Rدونوں صحیح ہیں۔R، A کی وضاحت نہیں کرتا ہے۔

(c) دعوی A صحیح ہے سبب R غلط ہے۔

(d) دعوی A غلط ہے سبب R صحیح ہے۔

12th History 10 um
Saturday, May 01, 2021 3:47:56 PM

II۔ مندرجۂ ذیل میں سے کون سا بیان صحیح ہے۔

پہلا بیان : اطالیوں نے اس عقیدہ کو برقرار رکھنے کی کوششیں کیں کہ وہ قدیم وائکنگز کی اولاد ہیں

دوسرا بیان : آتشیں اسلحہ اور گولہ بارود کے ذریعہ سمندری سفر کا خطرہ کم ہوا۔

تیسرا بیان : مذہب (عیسائیت) کو پھیلانے کے جذبہ نے بھی نئی زمینوں کی تلاش کے لئے ایک محرک کا کام کیا۔

چوتھا بیان : فرڈیننڈ میگیلن نے مغرب کا سفر کیا اور برازیل دریافت کیا

(الف) I,II اور III (ب) II اور III

(ج) I اور III (د) سب درست ہیں

12۔ مندرجۂ ذیل میں سے کون سا لیونارڈو داونسی کا کام نہیں ہے؟

(الف) ورجین آف دی راکس (ب) آخری رات کا کھانا

(ج) مونالیزا (د) میڈونا اور بچہ

13۔ روم کے سینٹ پیٹرس کیتھورل چرچ کو ی زیبائش.....نے کی۔

(الف) ڈونا ٹیلو (ب) رافیل

(ج) لیونارڈو واوینسی (د) مائیکل اینجیلو

14۔ مندرجۂ ذیل میں کون سا صحیح جوڑ نہیں ہے۔

(الف) مارلو ڈیدو

(ب) شیکسپیئر کنگ لیر

(ج) فرانسیس بیکن نووم آرگانم

(د) روگر بیگن ڈیکامرون

15۔ دعویٰ (A) ترک فتوحات اور قسطنطنیہ کے زوال نے مشرق کی طرف سمندری راستہ تلاش کرنے کے لئے محرک فراہم کیا۔

سبب (R) جوں جوں مشرق کی طرف سے مصنوعات کی طلب میں اضافہ ہوا، یوروپی ریاستیں بحری جہاز سے پیدا ہونے والی تجارت کو کنٹرول کرنا چاہتی تھیں

(a) A اور R دونوں صحیح ہیں۔A،R کی وضاحت کرتا ہے۔

(b) A اور R دونوں صحیح ہیں۔A،R کی وضاحت نہیں کرتا ہے۔

(c) A صحیح ہے R غلط ہے۔

(d) A غلط ہے R صحیح ہے۔

(16) کون سا جہاز میگلان کی موت کے بعد واپس آیا؟

(الف) سانٹا ماریا (ب) پنٹا

(ج) نینسا (د) وکٹوریا

(17) اسپین کے لئے میکسیکو کس نے فتح کیا؟

(الف) پیڈرو کیبرل (ب) کولمبس

(ج) ہرنین کورٹس (د) جیمس کوک

(18) انگلینڈ مین ہنری ہشتم نے حاکمیت اعلیٰ کا ایکٹ کب منظور کیا؟

(الف) 1519 (ب) 1532

(ج) 1533 (د) 1534

(19) دعویٰ (A) سیاہ موت (طاعون) نے چرچ کی حیثیت کو کمزور کر دیا کیونکہ اس نے سیاہ موت کی وجوہات کی وضاحت نہیں کر سکا تھا۔

سبب (R) پوپ کی اتھارٹی کو روز بروز چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑا

(a) A اور R دونوں صحیح ہیں۔A،R کی وضاحت کرتا ہے۔

(b) A اور R دونوں صحیح ہیں۔A،R کی وضاحت نہیں کرتا ہے۔

(c) A صحیح ہے R غلط ہے۔

(d) A غلط ہے R صحیح ہے۔

(د) A غلط ہے۔R صحیح ہے

(20) گریگوری ہفتم نے کس حکمران کو ذات برادری سے الگ کیا تھا

(الف) ہنری ہفتم (ب) ہنری ہشتم

(ج) ہنری دوم (د) ہنری چہارم

II۔ مختصر ترین جواب لکھیں:

1۔ ایراسمس نے اصلاح کی راہ کیسے ہموار کی؟

2۔ فلورنس میں میڈسی خاندان کے بارے میں لکھیں۔

3۔ 1493 کے پاپل کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟

4۔ اسپینی افواج کے اہم نتائج کیا تھے؟

5۔ کیڑوں کی خوراک کے نتیجہ کی نشاندہی کیجئے۔

6۔ تاروں سے منقش چھت کس مقصد کو پورا کرتی ہے اور اسے اس طرح کیوں کیا گیا۔

7۔ قرون وسطیٰ کے آخری مرحلہ میں جاگیرداری کا نظام کیوں ناکام رہا۔

8۔ اسپین میں تحقیق و تفتیش سے کیا ہوا۔

12th History 10 um
Saturday, May 01, 2021 3:47:56 PM

9۔ ٹرینٹ کونسل کے کام کو اجاگر کریں۔

10۔ تاریخ میں جون آف آرک کو کیوں یاد کیا جاتا ہے؟

III۔ مختصر جوابات لکھئے :

1۔ اٹلی کیوں نشأۃ ثانیہ کا مقام آغاز (جائے پیدائش) بن گیا تھا؟

2۔ نشأۃ ثانیہ کے دوران انگلینڈ میں رونما ہونے والی ادبی کامیابیوں کو اجاگر کریں؟

3۔ اطالوی اور انگریزی سمندری مسافروں کے کارنامے کیا تھے؟

4۔ تجارتی انقلاب کے منفی نتائج کو سامنے لائیں۔

5۔ یوروپ میں انسداد اصلاح کی تحریک میں مسیحی سوسائٹی کی خدمات پر پر تبادلہ خیال کریں۔

6۔ 1492 میں کولمبس کے سفر کے بارے میں ایک نوٹ لکھیں۔

7۔ ہندوستان میں پرتگالی جہاز راں پیڈرو کیبرال کے سفر کی وضاحت کریں۔

IV۔ تفصیلی جوابات لکھئے:

1۔ اطالوی نشأۃ ثانیہ میں فلورنس کے عوام کی خدمات کا تجزیہ کیجئے۔

2۔ برطانیہ، فرانس اور اسپین کے بطورِ قومی ریاست تشکیل پانے سے متعلق ایک جامع نوٹ لکھیں۔

3۔ مشرق کی جانب کے نئے سمندری راستوں کی دریافت میں پرتگال اور اسپین کے اقدامات کی وضاحت کریں اور بتائیں کہ اسے جدید دنیا کی معاشی تاریخ کا اہم واقعہ کیوں سمجھا جاتا ہے۔

4۔ پروٹسٹنٹ اصلاحات کی وجوہات کیا ہیں؟ مارٹن لوتھر نے جرمنی میں اس تحریک کو کس طرح منظّم کیا؟

V۔ طلباء کی سرگرمیاں :

1۔ اساتذہ طلبہ سے عہد جدید کے معنی اور اہمیت پر تبادلہ خیال کریں۔

2۔ دنیا کے سرحدی نقشہ (خاکہ) میں کولمبس، واسکوڈاگاما، میگلن کے راستوں کی نشاندہی کریں

3۔ طلباء یوٹیوب میں نشأۃ ثانیہ کے فن پر ویڈیوز دیکھ سکتے ہیں۔

4۔ وہ امریکہ میں مقامی لوگوں پر یوروپ کی نسل کشی پر مبنی کچھ فلمیں ویڈیوز دیکھ سکتے ہیں۔

حوالہ جات

- Peter Burke. *The Italian Renaissance.* Cambridge: Polity Press, 2010.
- Cameron Euan. *Early Modern Europe.* Oxford: Oxford University Press, 2001.
- E. H. Gombrich. *A Little History of the World.* London: Yale University Press, 2008.
- Stephen J.Lee *Aspects of European History 1494–1789.* London: Routledge, 1978.
- Edward McNall Burns, *Western Civilizations,* Vol. 2, New York: W.W. Norton, 1973.

انٹرنیٹ ذرائع

- https://www.history.com/topics/reformation/martin-luther-and-the-95-theses
- http://www.newworldencyclopedia.org/entry/John_Calvin
- http://www.bbc.co.uk/history/british/tudors/english_reformation_01.shtml kids.britannica
- http://www.vcsd.k12.ny.us/cms/lib/NY24000141/Centricity/Domain/941/Impact%20of%20the%20Reformation%202.ppt
- https://www.coreknowledge.org/wp-content/uploads/2017/03/CKHG-G5-U5-about-the-counter-reformation.pdf

12th History 10 um
Saturday, May 01, 2021 3:47:57 PM

فرہنگ الفاظ

scepticism	doubt about the truth of something, disbelief	تشکک
irksome	irritating, teasing	غیر مہذب چڑچڑاپن
antagonise	act in opposition to, counteract	دشمنی کرنا
polish	relating to Poland or its people or its language	پولینڈ کے باشندے
heresy	a belief that rejects the orthodox tenets of a religion	بدعت
empiricism	the doctrine that holds that the most reliable source of knowledge is from experience or experimentation	وہ نظریہ جس کا خیال ہے کہ علم کا سب سے قابل اعتماد ذریعہ تجربہ یا تجربہ سے ہے۔
demarcation	dividing line	تقسیم کرنے والی لائن
retaliate	revenge, avenge	جوابی کارروائی
supercede	replace, take the place of	ایک کا دوسرے کی جگہ لینا
lucrative	producing a sizeable profit, money spinning	منافع بخش
disavow	refuse to acknowledge	تسلیم کرنے سے انکار کرنا مسترد
confiscation	seizure of property	ضبطی املاک پر قبضہ
schism	a division, split	منقسم تقسیم کرنے والا تقسیم پذیر جماعت
reconciliation	restoring friendly relations	دوستانہ تعلقات کو بحال کرنا
adherence	faithfully following a party or religion	ایمانداری سے مذہب کی ایک جماعت کی پیروی کرنا
diocese	the territorial jurisdiction of a bishop	ایک بشپ کا علاقائی دائرہ اختیار
catechism	religious instruction in question and answer form	مذہبی ہدایات
recantation	withdrawal of an early assertion	کسی بیان سے دست بردار ہونا
inquisition	interrogation, cross-examination	تفتیش کرنا
ecclesiastical	associated with church	چرچ سے وابستہ
turbulent	characterised by unrest, troubled	ہنگامہ خیز

12th History 10 um
Saturday, May 01, 2021 3:47:57 PM

ICT کارنر

جدید دنیا : عقلیت کا دور

Modern World: The Age of Reason

اس سرگرمی کے ذریعہ آپ تاریخ کے عالمی فن کی موضوعاتی، تاریخی اور جغرافیائی کھوج کے بارے میں جان لیں گے۔



مرحلہ 1 : براؤزر کھولئے، دئے گئے URL کو ٹائپ کیجئے یا Q.R کوڈ کو اسکین کیجئے

مرحلہ 2 : کوئی بھی جغرافیائی خطہ (مثال: یوروپ) کو منتخب کیجئے اور ''ٹائم لائن'' مرحلہ منتخب کریں۔
(مثال 1400 - 1600)

مرحلہ 3 : نشاۃ ثانیہ کی گیلری دیکھنے کے لئے نیچے اسکرول کریں اور کلک کریں۔

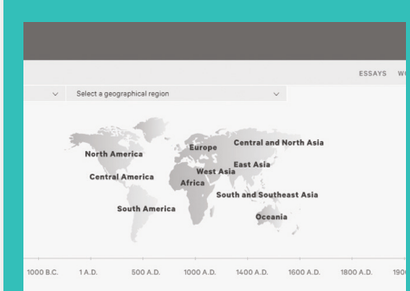

Step1

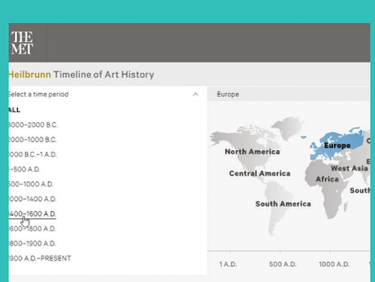

Step2

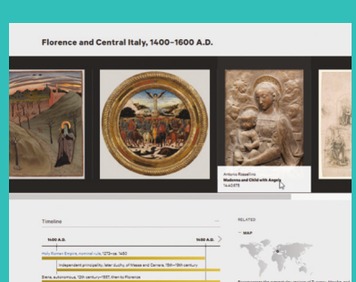

Step3

Web URL:

https://www.metmuseum.org/toah/chronology/

M7DI2

- Pictures are indicative only
- If browser requires, allow Flash Player or Java Script to load the page

12th History 10 um
Saturday, May 01, 2021 3:47:58 PM

اکائی 11

انقلابات کا دور
(The Age of Revolutions)

سیکھنے کے مقاصد

خود کی واقفیت کے لئے

- امریکی جنگ آزادی کے اسباب طریقۂ کار اور اثرات
- فرانسیسی انقلاب، اس کے اسباب، طریقۂ کار اور اس انقلاب کے یوروپ اور باقی دنیا پر اثرات
- لاطینی امریکہ میں انقلاب
- انگلینڈ میں اور بعد میں جرمنی اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ (USA) میں صنعتی انقلاب کی شروعات

تمہید

اٹھارویں صدی کی شروعات میں جغرافیائی دریافتوں ، نشأۃ ثانیہ، اصلاحات اور بادشاہوں کے دور کی وجہ سے سیاسی، مذہبی، سماجی اور اقتصادی حالات پوری دنیا میں بدلنا شروع ہو چکے تھے۔ اٹھارویں صدی کے اختتام تک دو انقلابات برپا ہوئے ۔ امریکی انقلاب (1775-1783) اور فرانسیسی انقلاب (1789-1795)۔ ان انقلابات نے سختی کے ساتھ شاہی حکمرانی کے نظام کو نکال باہر کیا اور آنے والے انسانی تاریخ پر اپنے اثرات چھوڑے ۔ اٹھارویں صدی میں شروع ہونے والے صنعتی انقلاب نے لوگوں کی زندگی میں بہت سی تبدیلیاں پیدا کیں۔ اور ایک نئے دور کا آغاز ہوا جس کی خصوصیت یہ تھی کہ ابتدائی زرعی بنیاد پر قائم اقتصادیات کو صنعتی بنیاد پر چلنے والی اقتصادیات میں تبدیل کر دیا۔ اس سبق میں ہم مذکورہ بالا واقعات کی عالمی اہمیت کو جان اور سمجھ سکیں گے۔

11.1 امریکی جنگ آزادی

نئی دریافتوں کے دور اور بحری سیاحوں کے سفری مہمات نے نئی دنیا کی دریافت کی اور شاہی تعاون کے ساتھ نئے تجارتی راستے دریافت کئے ۔ اس کی وجہ سے بہتر تعلقات قائم ہوئے اور منافع حاصل ہوئے اگرچہ کہ اسپین اور پرتگال نے نئے راستوں کی دریافت میں پہل کر کے اول تجارتی مراکز اور بعد میں نو آبادیات قائم کیں تھیں مگر آگے چل کر برطانیہ نے ساری دنیا میں اپنی نو آبادیات بنائیں اور کامیابی کے ساتھ بہت زمانہ تک ان پر اپنا کنٹرول برقرار رکھا تھا۔ اسی طرح اگرچہ برطانیہ نے شمالی امریکہ میں سب سے پہلے اپنا ٹھکانہ بنایا تھا لیکن وقت کے ساتھ ساتھ جرمن، سویڈنی، فرانسیسی، اطالوی اور ڈچ اقوام بھی امریکہ گئیں اور وہاں قیام پذیر ہو گئیں۔ نئی دنیا کی نو آبادکاری نے یوروپ کی بڑھتی آبادی کو نیز اقتصادی اور آبادیاتی ترقی کو اپنے اندر جذب کر لیا۔

بادشاہ جیمس اوّل نے ورجینیا کو ایک مہم بھیجی اور وہاں 1607ء میں ایک کالونی جیمس ٹاؤن نامی بنائی ۔ اس کے بعد برطانیہ سے زائرین مئے فلور نامی ایک جہاز میں سوار ہو کر میسا چوسٹیس کے پلائی موت پہنچ کر وہاں ایک کالونی بنائی ۔ دھیرے دھیرے دوسری نو آبادیات (کالونیاں) بھی وہاں قائم ہوئیں۔ ڈچ نے 1624ء میں ایک کالونی دریائے ہڈسن کے قریب بنائی اور اس کا نام نیو امسٹرڈام رکھا۔ بعد میں انگریزوں نے ڈچ سے اسے حاصل کر کے نیو یارک نام رکھا۔ 1700 کے ابتدائی سالوں میں غلام افریقی نو آبادیاتی آبادی میں زیادہ تعداد میں بس گئے، ان کا آبادی کا فی صد زیادہ رہا۔ 1770ء تک برطانیہ عظمیٰ کے شمالی امریکی 13 کالونیوں میں 2 ملین سے زیادہ لوگ رہنے اور کام کرنے لگے۔

12th History 11a page
Saturday, May 01, 2021 4:53:12 PM

1587ء میں سر والٹر رالیگ نے شمالی کرولینا کے رونوک جزیرے میں پہلی کالونی بنائی اور اس کا نام ورجینیا (ورجین ملکہ الزبتھ کے نام پر) رکھا۔ مقامی انڈین لوگوں کی سخت مزاحمت کی وجہ سے جا کر آباد ہونے والے انگلینڈ واپس آ گئے ۔ رونوک جزیرہ کھو گیا اس لئے کہ جب برطانوی مسافر چند سال پہلے وہاں پہنچے تو اس کا کچھ نام نشان نہیں تھا۔



مئے فلور شپ

تیرہ نوآبادیات میں زندگی
Life in the thirteen colonies

نوآبادیات جیسے حاصل کی جاتی تھیں ان سے طور طریق اور طرز زندگی میں مختلف ہوا کرتی تھیں ۔ وہ نوآبادیات جنوب اور شمال میں تقسیم ہو چکی تھیں ۔ جنوبی حصہ میں زرخیز زمین، زراعت اور زندگی کی بنیادی ضروریات پائی جاتی تھیں ۔ آفریقہ سے لائے گئے غلام کھیتوں میں کام کرتے تھے جہاں کپاس، گیہوں اور تمباکو کی کاشت کی جاتی تھی ۔ دوسری طرف شمالی علاقے زراعتی زمینوں سے محروم تھے ۔ وہاں عمارتی لکڑیوں کے کاٹنے کی ملیں، جہاز بنانے کے کارخانے اور اناج کی پسائی کی مشینیں ہوتی تھیں ۔ لوہا اور پارچہ بافی کے کارخانے بھی ہوتے تھے ۔ بندرگاہوں کی وجہ سے سمندر پار تجارت ہوتی تھی۔



یوروپ کی بے اطمینان زندگی سے تنگ آ کر لوگ ان آبادیات میں سکون کی آزاد زندگی گزارنے کے لئے وہاں آ بستے تھے ۔ وہ یہ بھی چاہتے تھے کہ انہیں مذہبی آزادی حاصل ہو اور وہ اپنی پسند کے مذہب کو اختیار کر سکیں ۔ اس کی مثال پیورتین ایک مسیحی فرقہ کی ہے ۔ ان نو آبادیات میں برطانوی نمائندے گورنروں کی حکومت ہوتی تھی جو انگریز بادشاہوں کی طرف سے مقرر ہوتے تھے ۔ ان گورنروں کی پارلیمنٹوں کی طرح اسمبلیاں ہوتی تھیں ۔ عورتوں کو ووٹ ڈالنے کا حق نہیں ہوتا تھا۔ مردوں میں بھی صرف انہیں کو ووٹ کا حق حاصل تھا جو ٹیکس ادا کرتے تھے اور ان کی ذاتی زمین بھی ہوتی تھی ۔ ابتدا میں ان کے امریکہ کے دیسی اور مقامی لوگوں کے ساتھ گہرے تعلقات ہو گئے تھے جنہیں امریکی ہندوستانی اور مقامی امریکی کہا جاتا تھا (انہیں بعد میں بے وقعتی سے سرخ ہندوستانی کہا جانے لگا) وقت کے ساتھ ساتھ انہیں اپنی زمینوں سے محروم کر کے ہٹا دیا گیا۔

بحر اوقیانوس کے پار غلاموں کی تجارت انسانیت کی تاریخ پر ایک سیاہ دھبہ ہے ۔ سترھویں صدی کی شروعات میں پرتگالیوں نے افریقی غلاموں کی تجارت کی ابتدا کی ۔ مسیحی یوروپ کے دوسرے ممالک نے بھی فوراً اس تجارت کو اپنا لیا ۔ سب سے پہلے 1619ء میں ڈچ جہاز میں غلاموں کو امریکہ لایا گیا ۔ پہلا انگریز جس نے اس بات پر توجہ دی کہ افریقہ سے غیر متوقع نیگروس کو ضبط کر کے انہیں نئی دنیا (امریکہ) میں باغات میں کام کرنے کے لئے فروخت کر کے خوب پیسہ کمایا جا سکتا ہے ، وہ نالائق جان ہاکنس تھا ۔ اس کی اس معاملہ میں کامیابی اور بے پناہ دولت کمانے پر اسے ملکہ الزبتھ کا منصب دار بنا دیا گیا تھا ۔ اس بات کا اندازہ کیا گیا کہ 11 ملین سے زیادہ افریقی غلام بنا کر امریکہ بھیجے گئے تھے۔

12th History 11a page
Saturday, May 01, 2021 4:53:15 PM



یورپیوں کی مقامی لوگوں کے ساتھ تشدد

1492ء میں جب کرسٹوفر کولمبس بحیرۂ کیریبین پہنچا تو وہاں US کی مملکت میں دس ملین دیسی لوگ موجود تھے۔ مگر 1900ء تک ان کی تعداد گھٹتے گھٹتے 300000 سے بھی کم ہوگئی تھی۔ مقامی آبادی کو کم کرنے کا ایک حربہ جو یوروپیوں کی طرف سے اپنایا جاتا تھا وہ بیماریوں کا پھیلانا ہوتا تھا۔ 1763ء میں پین سیلوانیا میں ایک زبردست چڑھائی نے برطانوی محافظ فوج کو خوف زدہ کردیا۔ محدود ذرائع اور مقامی امریکیوں کی طرف سے تشدد کے خطرہ کے بارے میں فکرمند ہوتے ہوئے شمالی امریکہ کے برطانوی افواج کے کمانڈر انِ چیف نے کرنل ہنری بوکے کو خط لکھا جس میں یہ تھا ''تمہیں ہندوستانیوں کو چیچک کے ٹیکے لحافوں کے ذریعہ لگانا ہوگا، اسی طرح اس نسل کو ختم کرنے اور جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لئے دوسرے طریقے بھی اپنانا ہوگا۔'' اس کے مطابق مقامی امریکیوں میں بیماری سے متاثر لوگوں کے استعمال شدہ لحاف تقسیم کرکے چیچک کی بیماری پھیلائی گئی۔ 1848ء میں نوآبادکاروں نے چھپی ہوئی فوج کے ذریعہ قبائلی آبادی کے دیہاتوں میں تشدد کرایا۔ بہت سی جنگیں قبائل اور امریکی آبادکاروں کے درمیان ہوئیں جن کے نتیجہ میں بڑے پیمانے پر اموات ہوئیں۔ مقامی لوگوں پر ظلم ڈھایا گیا انہیں ان کی زمینوں سے بے دخل کیا گیا اور سخت نسل پرستی کا مظاہرہ ہوا۔

امریکی جنگ آزادی۔ اسباب

نوآبادیاتی حاکمہ۔ جہاز رانی کے قوانین

انگلینڈ کی حکومت نوآبادیات کو اپنے ملک کا حصہ سمجھتی تھی اور وہاں کا انتظام اس طرح کرتی جس سے اس کے مفادات پورے ہوتے تھے لیکن ان نوآبادیات کے رہنے والوں کے مفاد کا انہیں ذرا بھی لحاظ نہیں ہوتا تھا۔ انگلینڈ سے ایک قانون، جہاز رانی کے قوانین (navigation acts) نامی بنایا گیا جس کے ماتحت سرکاری حکم نافذ کیا گیا کہ نوآبادیات کی پیداوار صرف برطانوی جہازوں پر برآمد کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ ایسے قوانین بھی بنائے گئے جس سے چند اشیاء کا بنانا ممنوع قرار دیا گیا جیسے کپڑے

IYS87

سات سالہ جنگ (1756 - 1763)

انگلینڈ کے خلاف نوآبادیات میں بسنے والے لوگوں کی طرف سے بغاوت کے نتیجہ میں براہِ راست انگلینڈ کی دست اندازی ہوئی اور سات سالہ جنگ واقع ہوئی۔ جنگ کے دوران نوآبادیات کی اسمبلیوں نے اپنے مادر وطن کے ساتھ ویسا تعاون نہیں کیا جیسا کہ ان سے توقع کی گئی تھی۔ انہوں نے ضرورت سے کم اشیاء کی فراہمی اور ان اشیاء پر بعض ٹیکسوں کی عائدگی کی مزاحمت کی جن اشیاء کا استعمال امریکی کرتے تھے۔ انگریزوں کی کینیڈا کی فتح اور فرانسیسیوں کی طرف سے ہونے والے خطرات کے تدارک نے برطانوی حکومت کو محفوظ اور سالم باور کرایا۔ اس بات نے کالونیوں کو خوفزدہ رکھا اور انگریزوں کے آمرانہ رویہ کے خلاف کم تیاری کرائی۔

کالونیوں پر ٹیکس Taxes on Colonies

شکر اور شیرہ پر ٹیکس

دوسرے یوروپی ممالک کے ساتھ مسلسل جنگوں کے نتیجہ میں مالی بحران پیدا ہوا۔ اس بحران کو دور کرنے کے لئے برطانیہ نے کالونیوں پر نئے ٹیکس عائد کئے۔ پہلا نیا ٹیکس جو برطانیہ نے 1764ء میں عائد کیا وہ شکر اور شیرہ پر تھا۔ شمالی امریکہ کی تمام نوآبادیات پر اس ٹیکس کی ادائیگی کے لئے دباؤ ڈالا گیا اور وہاں کے آبادکاروں نے اس ٹیکس کے خلاف بغاوت کی اور نعرہ لگایا ''بغیر نمائندگی کے کوئی ٹیکس نہیں ہوگا۔''

اسٹامپ ایکٹ :

1765 میں اسٹامپوں پر ایک نیا ٹیکس شروع کیا گیا۔ نوآبادکاروں پر تمام قانونی دستاویزات کے لئے اسٹامپ کے استعمال پر دباؤ ڈالا گیا اور اسٹامپ کے استعمال پر بھی ٹیکس لگایا گیا۔ آبادکاروں نے ان اسٹامپوں کے خریدنے کو رد کردیا اور برطانوی تاجروں نے نوآبادیاتی حکومت پر دباؤ ڈال کر اس قانون کو منسوخ کرادیا۔

ٹاؤن شینڈ ایکٹ

1766 میں اگرچہ اسٹامپ ایکٹ کو منسوخ کردیا گیا لیکن دوسرے ہی سال ایک نیا ایکٹ پاس کیا گیا جس کے ذریعہ برطانیہ سے

12th History 11a page
Saturday, May 01, 2021 4:53:16 PM

درآمد کی گئی چند اشیاء پر ٹیکس عائد کیا گیا۔ ٹاؤن شینڈ جو کہ برطانیہ کے محکمہ خزانہ کا چانسلر تھا اس نے اس قانون (ایکٹ) کو زبردستی لاگو کرایا تھا۔ اس لئے اس ایکٹ کو ٹاؤن شینڈ ایکٹ کہا جاتا ہے۔

بوسٹن قتل عام:

1770ء میں لارڈ نارتھ انگلینڈ کے نئے وزیر اعظم نے چائے کو چھوڑ کر ساری اشیاء کے ٹیکسوں کو منسوخ کر دیا۔ اس وجہ سے برطانوی پارلیمنٹ کے لئے یہ حق برقرار رکھا گیا کہ وہ براہِ راست یا بالواسطہ کالونیوں سے ٹیکس وصول کرے۔ جب بوسٹن کی گلیوں میں برطانوی افواج نے مارچ کیا تو امریکیوں نے انگریزوں کی حکومت پر تنقید کی۔ اس سے مشتعل ہوکر برطانوی افواج نے لوگوں پر گولیاں چلا دیں۔ اس بوسٹن قتل عام نے برطانوی حکومت کے جابرانہ اور استبدادانہ طرز عمل کو واضح کر دیا۔

بوسٹن چائے کی دعوت : Boston tea party (1773)

بوسٹن کے قتل عام کے بعد بیدار ہوکر تقریباً سو کارکنوں نے مقامی امریکیوں کا لباس پہن کر تین جہازوں پر چائے کے ڈبوں کو لادا اور 342 ڈبوں کو بوسٹن کے دریا میں پھینک دیا۔ اس واقعہ کو بوسٹن چائے کی دعوت کا نام دیا گیا۔

برطانوی حکومت نے اس کا سختی سے بدلہ لیا۔ جنرل گیج کو میسا کوسیٹ کا گورنر مقرر کیا گیا اور فوج کو حکم دے کر بھیجا گیا کہ پوری کالونی کو روند دیا جائے۔



بوسٹن ٹی پارٹی

ناقابل برداشت قوانین Intolerable Acts(1774)

بوسٹن ٹی پارٹی سے ناراض ہوکر برطانوی پارلیمنٹ نے بوسٹن پورٹ بل پاس کر دیا۔ بوسٹن کی بندرگاہ کو پھینکی گئی چائے کی قیمت وصول کرنے تک کے لئے بند کر دیا گیا۔ اس کے بعد پارلیمنٹ نے میسا کو سیٹ گورنمنٹ ایکٹ پاس کر کے حق انتخاب رکھنے والی مقامی کونسل کو بدل دیا اور فوج کے گورنر گیج کے اختیارات کو بڑھا دیا۔ تیسرا قدم جو کیا گیا وہ یہ تھا جسٹس ایکٹ کی انتظامیہ نے برطانوی عملہ کو اجازت دی کہ انگلینڈ میں یا دوسری نو آبادیات میں سخت جارحیت کا آغاز کیا جائے۔ چوتھا ناقابل برداشت قانون (ایکٹ) یہ بنایا گیا جو کہ کوارٹرنگ ایکٹ کی ہو بہو نقل تھا اور اس کے بعد ہی برطانوی افواج کے غیر مقبوضہ عمارتوں کو ٹھکانہ بنانے کی درخواست کو منظور کر لیا گیا۔ ناقابل برداشت قوانین (1774) کو تشدد آمیز coereive قوانین بھی کہا گیا اور اس نے کالونیوں میں ہوئے پرانے ظلم و تشدد کی یاد دلائی۔

کیوبیک ایکٹ : (Quebec Act)

برطانوی حکومت نے کیوبیک ایکٹ کو 1774ء میں پاس کیا جس کے تحت اوہیو اور میسی سیبی دریاؤں کے درمیان کے علاقے کو ریاست کیوبیک کے نام کر دیا۔ کیوبیک کے نام اوہیو زمینوں کی اس یک پہلو تفویض (حوالگی) سے نیویارک، پین سیلوانیا اور ورجینیا کی نوآبادیاتی حکومتیں ناراض ہوئیں اس لئے کہ ان زمینوں کو شاہی فرامین کے ذریعہ دیا گیا تھا۔ اس نئے کاٹے ہوئے علاقہ میں فرانسیسی شہری قوانین اور رومی کیتھولک مذہب کے اجازت پانے سے برطانیہ نے بھی پروٹسٹنٹ فرقہ کے کالونیاں بنائیں۔

1774 کے ناقابل برداشت قوانین نے فیلا ڈیلفیا میں پہلی بر اعظمی کانگریس بلانے کی معقولیت کے لئے راہ ہموار کر دی۔ ساری نوآبادیات کے نمائندے سوائے جیورجیا کے ناقابل برداشت قوانین کی منسوخی کا مطالبہ کرنے لگے۔ کانگریس نے اس کے بعد فوراً فیصلہ کیا کہ برطانوی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا جائے۔ انہوں نے امن کی تجویز کی علامت کے طور پر اپنے نمائندے کو زیتون کی شاخ کے ساتھ انگلینڈ کے بادشاہ جارج سوم کے پاس بھیجا۔ اسے زیتون کی شاخ کی عرضی کہا جاتا ہے لیکن اس بادشاہ نے امن کی درخواست کو ٹھکرا دیا۔

جنگ کا پھوٹ پڑنا : Out break of War



تھامس جافرسن

1775ء میں اس دوران میسا کوسٹیس کے لگزنیٹن میں کسانوں نے انگریزوں کے ساتھ لڑائی کی اس کے بعد مارچ کرتے ہوئے بنکر پہاڑ کے انگریز کے فوجی قلعہ کا محاصرہ کر لیا۔

4 جولائی 1776ء میں سارے تیرہ نوآبادیات نے انگلینڈ سے آزاد ہونے کا اعلان کر دیا۔ آزادی کا اعلان اصلاً تھامس جفرسن کا کارنامہ تھا جس نے ایک آزاد ملک کی تاریخ رقم کی جسے ریاست ہائے متحدہ امریکہ کہا جاتا ہے۔

12th History 11a page
Saturday, May 01, 2021 4:53:18 PM

آزادی کا اعلان (1776)

وہ رچرڈلی تھا جس نے نوآبادیات کے لئے آزاد ریاستوں کی تجویز پیش کی ۔ایک ڈرافٹ کمیٹی بنائی گئی جس کے ذمہ آزادی کے اعلان نامہ ترتیب دینے کا کام تھا اور اس کمیٹی کے ممبران تھامس جفرسن، بنجامن فرانکلین اور جان آڈمس تھے۔

انگریزی فوج کی قیادت ولیم ہووے نے کی اور امریکی افواج کی قیادت جارج واشنگٹن نے کی ۔اگرچہ شروع میں بروک لین، نیویارک اور نیوجرسی کے مقام پر کامیاب حملہ کرکے ہووے نے واشنگٹن کو شکست دی ۔مگر آخر میں واشنگٹن نے اپنے منصوبہ بند جنگی داؤ کے ذریعہ انگریز فوج کو شکست دے دی۔ 1777ء میں سراٹوگا کے مقام پر میدان جنگ میں برطانوی جنرل برگوائین پر ہتھیار ڈالنے کے لئے دباؤ ڈالا گیا۔آخر کار برطانوی افواج نے 1781ء میں نیویارک شہر میں امریکی افواج کے سامنے ہتھیار ڈال کر جنگ بندی کردی۔اس فتح کے ساتھ شمالی نو آبادیات آزاد ہوگئے ۔ ولیم ہووے تقریباً جنگ کے اختتام تک نیویارک ہی میں رہا۔



امریکی جنگ آزادی

یوروپی حکومتوں کا نوآبادیات بسانے والوں کے ساتھ باہمی اتحاد:

امریکی جنگ آزادی کے دوران یوروپی حکومتیں جو برطانیوں (انگریزوں) کے ساتھ دوستانہ معاہدات نہیں رکھتی تھیں ۔انہوں نے امریکی نوآبادیات کا ساتھ دیا۔شمالی یوروپ میں موجود ممالک جن میں پروشیا، سویڈن اور ڈن مارک شامل تھے۔انہوں نے برطانیہ عظمیٰ کے خلاف مسلح غیر جانب داری کی پالیسی اپنائی۔ برطانیہ میں ہنگامہ مچا ہوا تھا اس لئے کہ اسے دونوں طرف یعنی دشمنوں کی جانب سے بھی اور غیر جانب داروں کی طرف سے بھی جارحیت کا سامنا تھا۔

اسپینیو ں اور ڈچ کی پیروی کرتے ہوئے فرانسیسیوں نے اس جنگ آزادی میں امریکی نوآبادیات کا ساتھ دیا۔فرانس نے تھوڑے وقت کے لئے امریکیوں کا ساتھ دیا اس لئے کہ اسے کینیڈا کے نقصان کا بدلہ لینا تھا۔وہ فرانسیسی رضا کار جنہوں نے نوآبادکاروں کی ساتھ داری میں لڑنے کے لئے بحر اوقیانوس کو پار کیا تھا۔ انفرادی آزادی کے نظریات کے ساتھ واپس ہوگئے، جس کے سبب وہ بوربان سلطنت کی پابندیوں کے سلسلہ میں غیر روادار ہوگئے۔

تھامس (ٹام) پائنے اور عقل عام
Thomas (Tom) paine and common Sense

تھامس پائنے ایک انگریز نے 1776ء میں ایک کتابچہ ''کامن سنس'' نامی لکھا ۔اس کتابچے میں پائنے نے نوآبادکاروں کے مطالبات کو حق بجانب ٹھہرانے کے لئے دلائل فراہم کئے ہیں ۔اس نے ہوبس لاکے وولٹیر اور روسو کے آزاد خیال نظریات کو لے کر انہیں اس انداز میں پیش کیا ہے کہ ان نظریات کو عام لوگ بھی سمجھ سکتے ہیں۔ وہ کتابچہ مقبول عام ہوا اور 150000 سے زیادہ اس کی کاپیاں فروخت ہوئیں اور اس نے لوگوں پر غیر معمولی اثر ڈالا۔

بہت سے مالدار تاجر اور بڑے بڑے زمین دار انگریزی حکومت کے وفادار رہے اور وہ آبادی کے ایک بڑے حصہ پر خصوصاً نیویارک اور پین سیلوانیا کے لوگوں پر اثر انداز ہوئے۔نوآبادکار ٹوٹ کر دو حصوں میں تقسیم ہوگئے ایک محبین وطن جو آزادی چاہتے تھے، دوسرے حکومت کے وفادار جو انگریز تخت کے وفادار رہنا پسند کرتے تھے۔ ان حکومتی وفاداروں کو ٹوریس (Tories) کہا جاتا تھا۔ وہ چاہتے تھے کہ انگریز حکومت کرتے رہیں اس لئے کہ وہ انجلیکن چرچ سے تعلق رکھتے تھے۔ لہذا انقلاب کے درمیان ایک خانہ جنگی ناگزیر ہوگئی۔

پیرس کا معاہدہ Treaty of paris



جارج واشنگٹن

1783ء میں برطانوی پارلیمنٹ نے اس بات کا فیصلہ کیا کہ اب جنگ کرنا بے معنی ہے، لارڈ نارتھ نے وزارت عظمیٰ سے استعفیٰ (راضی نامہ) دے دیا۔ بادشاہ جارج کا دارالعوام پر سے کنٹرول ختم ہوگیا، نئے وزیر اعظم لاکنگ ہام نے امن کی بات چیت کا سلسلہ شروع کردیا۔1783ء میں

12th History 11a page
Saturday, May 01, 2021 4:53:19 PM



پیرس کے معاہدۂ ام پر دستخط

ایک معاہدۂ امن پیرس کے مقام پر برطانیہ عظمیٰ اور امریکہ کے درمیان ہوا۔ جارج واشنگٹن (1732 تا 1799) ریاست ہائے متحدہ امریکہ کا پہلا صدر بنا۔ وہ امریکہ کے بانیوں میں سے ایک تھا اس نے امریکی انقلاب میں ایک اہم رول ادا کیا اس نے اول فوجی عہدے پر رہتے ہوئے اور آخر میں ایک بیدار مغز سیاست دان کے طور پر خدمات انجام دیں۔

امن معاہدے کی اہم شرائط:
Importamt Provisions of the Treaty

- برطانیہ نے 13 کالونیوں کی آزادی اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ نامی ایک نئے ملک کی تشکیل کے لئے منظوری دے دی۔
- وہ علاقہ جو مغرب میں میسی سپی دریا کو گھیرے ہوئے تھا اور جنوب میں اکتیسویں نمبر پر متوازی تھا وہ USA کو چلا گیا۔
- ویسٹ انڈیس، ہندوستان اور آفریقہ کے بعض برطانوی صوبے فرانس کو ملے۔
- اسپین نے برطانیہ سے فلوریڈا کو حاصل کیا۔
- ہالینڈ اور انگلینڈ نے جنگ سے قبل کی صورت حال کو برقرار رکھا۔

امریکی انقلاب کی خصوصیت واہمیت:
Significance of American Revolution

- امریکی انقلاب نے عالمی تاریخ میں بہت سارے راستے کھولے۔
- جمہوریت کے تصورات دنیا میں پھیلنے لگے۔
- جمہوریت اور مساوات کے خطوط پر سیاسی اور سماجی تبدیلیاں واقع ہوئیں۔
- نوآبادکاروں کے لئے USA مواقع اور آزادی کی ایک سرزمین بن گئی۔
- تعلیم کی اہمیت نمایاں ہوگئی۔
- وفاقیت کے اصول کی عام اشاعت دور دور تک ہوگئی۔
- امریکی انقلاب نوآبادیات کے لئے ایک رکاوٹ بنا رہا۔
- نوآبادیات کے قائم کرنے والے لوگ کے خلاف آزادی کی کالونیوں کی مانگ دنیا کے بہت سارے حصوں میں پھیلنے لگی تھی۔
- ایک ایسے سماج کے لئے راہ ہموار ہوئی جہاں ہر فرد کے لئے بولنے، مذہب اور مساوی مواقع حاصل کرنے کی آزادی حاصل ہو۔

11.2 فرانسیسی انقلاب

اٹھارہویں صدی میں یوروپی ممالک میں مختلف خاندانوں کے لئے بادشاہ حکومت کرتے آرہے تھے اور وہ اپنا مکمل اقتدار رکھتے تھے۔ ان کے ساتھ منصب دار اور کلیسا والے موروثی خصوصی رعایتوں سے فائدے اٹھاتے تھے۔ فرانس میں اہلِ کلیسا اور منصب دار عام آدمیوں کی طرح ٹیکس ادا نہیں کرتے تھے۔ اس پس منظر میں فرانسیسی انقلاب برپا ہوا تھا اور اس انقلاب میں آزادی، مساوات اور بھائی چارہ کا مطالبہ کیا جانے لگا۔

اٹھارہویں صدی میں فرانس :



لوئیس XVI اور میری Antoinetho

فرانسیسی انقلاب سے پہلے کے فرانس میں سیاسی اور سماجی نظام کو ancien regime کہا جاتا تھا جس کے معنی قدیم قانون کے ہیں۔

اس قدیم قانون میں ہر فرد ریاست کا ایک ممبر ہوتا تھا۔ سارے حقوق اور درجے تین فرامین (قوانین) کلیسائیت، منصب داری اور تیسری ریاست سے تعلق رکھنے والوں کے حساب سے ہوتے تھے۔ فرانس پر بوربان خاندان کا ایک جوان بادشاہ لوئیس XVI حکومت کرتا تھا۔ اس نے آسٹریا کی شہزادی میری Antoinetho کے ساتھ شادی کی۔ اس بادشاہ کو مکمل اختیارات حاصل تھے اور وہ بے لگام طرز زندگی اپنایا ہوا تھا۔ حکومت غریبوں سے ٹیکس لیتی تھی امیروں سے نہیں۔

14 جولائی 1789ء میں فصلوں کی کمی کے سبب پیرس کے عوام بھوکوں مرنے لگے۔ ایسے وقت بادشاہ اور حکومت کے کارندوں کی دولت مندانہ طرز زندگی سے وہ بہت برہم اور ناراض ہوئے۔ انہوں نے Bastille کے قلعہ نما قید خانہ کے پاس ہنگامہ کھڑا کر دیا Bastille کے ہنگامہ کو دنیا کی نئی تاریخ کی شروعات کی علامت کے طور پر سمجھا گیا۔ اس انقلاب کے پھوٹ پڑنے کے کئی اسباب تھے۔

12th History 11a page
Saturday, May 01, 2021 4:53:21 PM



Storming of Bastille Prison

کسانوں کی حالت: Conditions of Peasantry

فرانسیسی سماج میں کسانوں کی ایک بڑی تعداد موجود تھی۔ کسان زرعی غلام ہوتے تھے۔ انہیں ہفتہ میں چند دن اپنے آقاؤں کے لئے بغیر معاوضہ کے کام کرنا پڑتا تھا۔ وہ اپنے آقاؤں کی اجازت کے بغیر نہ شادی کر سکتے تھے اور نہ اپنی زمینوں کو ٹھکانے لگا سکتے تھے۔

کسانوں سے ان کے آقا روٹی پکانے کے تنور کے استعمال پر اور بھیڑ بکری مویشیوں کے رکھنے پر محصول لیتے تھے۔ اس طرح کے زمیندارانہ ٹیکسوں کی وصولی کا اپنا حق کسانوں پر سمجھتے تھے۔ اس بات کا اندازہ کیا گیا کہ کسان اپنی آمدنی میں سے 80 فی صد ٹیکس ادا کرتے تھے۔ کارلیل نے لکھا ہے کہ ان میں سے ایک تہائی لوگوں کے پاس کچھ بھی نہیں ہوتا تھا بلکہ تیسرے درجہ کے معیار کے سستے آلو سال کے ایک تہائی دنوں میں وہ کھایا کرتے تھے۔

تین ریاستیں: Three Estates

فرانسیسی سماج میں تین اہم طبقات ہوتے تھے۔ ایک اہل کلیسا (مذہبی لوگ) دوسرے منصب دار (زمین دار اور دولت مند طبقہ) اور باقی عوام جنہیں کچھ بھی سہولتیں حاصل نہیں ہوتی تھیں۔ اہل کلیسا اور منصب دار لوگ خصوصی رعایتوں سے مزے اڑاتے تھے اور انہیں حکومت کے مختلف ٹیکسوں سے مستثنیٰ رکھا گیا تھا۔

ان تین طبقوں میں سے صرف تیسرے غریب طبقہ پر سارے ٹیکسوں کی مار پڑتی تھی۔ اوپر کے دو طبقے خصوصی رعایتوں کے ساتھ ٹیکسوں کی ادائیگی سے بچے ہوتے تھے۔ اہم ٹیکسوں میں سے ایک دسواں ٹیکس ہوتا تھا جو مجموعی طور پر عوام سے چرچ کے لئے لیا جاتا تھا۔ Taille ایک ٹیکس ہوتا تھا جو کسان ادا کرتے تھے، Gabelle نمک کا ٹیکس ہوتا اور تمباکو پر بھی ٹیکس لگتا تھا۔

کسان زمین دارانہ قوانین کے بارے میں خود سے لڑ نہیں سکتے تھے۔ وہ بیرونی مدد اور قیادت کی طرف دیکھتے تھے۔ اوپر اٹھنے والا متوسط طبقہ اپنی سیاسی طاقت کو اپنی اقتصادی حیثیت کے موافق کرنا چاہتا تھا۔ وہ حکومت میں اپنی سیاسی آواز پیدا کرنا چاہتا تھا۔ لہذا متوسط طبقہ نے قیادت سنبھالی اور فرانسیسی انقلاب لانے میں وہ مددگار رہے۔

متوسط طبقہ میں تعلیم یافتہ درمیانی طبقہ کے لوگ ہوتے تھے۔ اس طبقہ میں ڈاکٹر، ادیب، اساتذہ، قانون دان، جج اور شہری ملازم ہوتے تھے۔

اقتصادی دیوالیہ پن:

فرانس کی پڑوسی ملک برطانیہ کے ساتھ مستقل جنگ رہتی تھی۔ اس کی وجہ سے محکمہ مالیات پر برا اثر پڑتا تھا۔ فرانس نے برطانیہ اور پروشیا کے ساتھ سات سالہ جنگ میں بہت سا روپیہ برباد کیا تھا اور اس سے بڑھ کر برطانیہ کے خلاف امریکی جنگ میں روپیہ لٹایا تھا۔ فرانس نے امریکی نوآبادکاروں کی جو قیمتی مدد کی تھی اس کا معاوضہ اسے مل نہ سکا۔ حکومت قرضوں پر بھاری سودی رقم ادا کر رہی تھی۔ قرضوں کی ادائیگی کے لئے حکومت عوام پر زیادہ سے زیادہ ٹیکس عائد کر رہی تھی۔ منصب دار اور کلیسا والے آگے بڑھ کر رضا کارانہ طور پر ٹیکس ادا کر کے ریاست کو بچانے کی کوشش نہیں کر رہے تھے۔ یہ معاملہ اس وقت اور بھی پیچیدہ ہو گیا جب درباری لوگوں کی طرف سے فضول خرچیاں ہونے لگیں اور بادشاہ لوئیس XVI بالکل ہی ناکارہ نکلا۔

دانشوروں کا رول : Role of Intellectuals

1789ء کے انقلاب سے پہلے خیالات کی دنیا میں انقلاب آیا۔ عوامی دانشوروں (جنہیں فرانسیسی زبان میں فلاسفی) کہا جاتا تھا، وہ روشن خیالی کے نظریات سے متاثر تھے جن کا علم کے ہر زاویہ پر اطلاق ہوتا تھا۔ اس بات نے فرانسیسی انقلاب کو رونما کرنے کے لئے زمین ہموار کی۔ وولٹیر اور روسو کی کتابوں نے انقلاب کی قوت رفتار کو بڑھا دیا۔ Montes quiece (1755- 1689) نے اپنی کتاب ''قوانین کی روح'' میں اس بات پر بحث کی ہے کہ اقتدار کی تقسیم قانون ساز مجلس، مجلس عاملہ اور عدلیہ میں ہونی چاہئے اور اس بات کی مخالفت کی کہ پورا اقتدار ایک ہی ہاتھ میں ہو۔ وولٹیر 1694 تا 1778) نے اپنی کتاب حیات لوئیس XIV میں فرانسیسوں کے مذہبی توہمات کی مخالفت کی ہے اور بادشاہوں کی حکمرانی میں موجود فرانسیسی انتظامات پر تنقید کی ہے۔ روسو (1712 تا 1778) اپنے سماجی معاہدے میں حکمرانوں اور محکوموں (رعایا) کے درمیان آپسی تعلقات کے سلسلہ میں بحث کرتے ہوئے

12th History 11a page
Saturday, May 01, 2021 4:53:22 PM

لکھا ہے کہ وہ تعلقات ایک معاہدے کے پابند ہونے چاہئیں۔ اگر کوئی حکمران اپنے ملک میں عادلانہ طورز پر حکومت کرے تو رعایا کی طرف سے اسے عزت ملتی ہے۔ اگر وہ غیر عادلانہ طریقہ سے حکومت کرے، معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے تو اس حکمران کو سزا دینی چاہئے ۔انگریز فلسفی جان لاک نے حکومت کے دو معاہدوں میں مقدس حقوق اور مطلق العنان حکومت کی مخالفت کی ہے۔ یہی نظریات ڈیڈیراٹ اور انسائیکلو پیڈیا لکھنے والوں کے مضامین میں بھی ملتے ہیں۔

روسو (Rousseau) سماجی معاہدے کی ابتدا کرنے کے حوالے سے جو مشہور ہے وہ کہتا ہے ''انسان آزاد پیدا ہوتا ہے مگر وہ ہر طرف سے پابندیوں کی زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔''



مونٹیسکیو　　والٹیر　　روسو

فرانسیسی انقلاب: The French Revolition

ابتداء

مئی 1789ء میں ریاستوں کے جنرلوں کی میٹنگ ہونے کے بعد فرانسیسی انقلاب شروع ہوا۔ حکومتوں کے مالی مسائل سے دوچار ہونے کی وجہ سے ریاستوں کے جنرلوں کا طلب کرنا ضروری ہوگیا تھا۔ پہلے دو طبقوں اہل کلیسا اور منصب داروں نے اپنے 300 نمائندے و رسائلس میں ہونے والی میٹنگ میں بھیجا، جب کہ تیسرے طبقہ کے 600 مندوبین خصوصاً تاجر لوگ اور تعلیم یافتہ ممبران کو ان کے پیچھے کھڑا کیا گیا۔ ریاستوں کے جنرل، میں یہ سوال اٹھایا گیا کہ وہ کیسے ووٹ دیں۔ قاعدے کے مطابق ہر طبقہ کا ایک ووٹ ہوگا اور لوئیس XvI چاہتا تھا کہ وہی انتظام اور طریقہ کار جاری رہے لیکن تیسرے طبقہ نے چاہا کہ ہر ایک ممبر کے لئے ایک ووٹ کا حق حاصل ہو۔

ٹینس کورٹ کا حلف : Tennis court oath



میرابیو



Abbe Sieyes

جب تیسرے طبقہ کی یہ مانگ منظور نہ کی گئی تو ان نمائندوں نے 17 جون 1789ء کو ایک قومی اسمبلی قائم کرلی۔ اس کے بعد انہوں نے اسٹس جنرل کو چھوڑ دیا اور وہ 20 جون 1789ء کو ٹینس کورٹ میں اکٹھا ہوئے انہوں نے ٹینس کورٹ حلف کے ذریعہ بادشاہوں کے اختیارات کو محدود کرنا چاہا اور ایک نئے دستور کا تعارف کرایا۔ اس احتجاج میں ان کی قیادت ایک صوبے دار میرا بیو اور ایک اہلِ کلیسا Abbe Sieyes نے کی۔



ٹینس کورٹ حلف

باسٹائل کا ہنگامہ The Storming of the Bastille

جب تیسرے طبقہ کے نمائندے نیشنل اسمبلی کی تشکیل میں مصروف رہے اس وقت عام لوگ ضروریات زندگی کی مہنگائی اور قیمتوں کے بڑھنے سے بہت پریشان حال تھے۔ اس مشکلات کے دور میں بڑے تاجر اناج کی ذخیرہ اندوزی کرنے لگے تھے۔ عورتوں نے احتجاج کرتے ہوئے مارکیٹ کے علاقے میں ہنگامہ کھڑا کردیا۔ اس بے چینی کو دیکھ کر بادشاہ نے فوج کو پیرس کی گلیوں میں جانے کا حکم دے دیا۔ فوج کو دیکھ کر لوگ بھڑک اٹھے اور باسٹائل پر ہلہ بول دیا۔ باسٹائل پیرس شہر کا ایک بڑا قید خانہ تھا جو کہ اصل میں قلعہ تھا۔ لوگوں نے اس میں گھس کر وہاں کے قیدیوں کو 14 جولائی 1789 میں رہا کردیا۔

12th History 11a page
Saturday, May 01, 2021 4:53:24 PM

14 جولائی کو ابھی تک فرانس میں یوم باسٹائل یا فرانس کے قومی دن کے طور پر منایا جاتا ہے۔

قومی اسمبلی : National Assembly

باسٹائل کے سقوط سے قومی اسمبلی کو ہمت و حوصلہ ملا اور اس نے جاگیرداری کے نظام کو ملک سے ختم کر دیا۔ واقعات کی شدت نے حکومت کو اس طرح ہلایا کہ بادشاہ نے بھی نیشنل اسمبلی کی تشکیل کو قبول کر لیا۔ چرچ سے کہا گیا کہ وہ پہلے ہی اپنی رعایتوں اور سہولتوں سے دستبردار ہو جائے اور دسواں ٹیکس کو منسوخ کر دے۔ 1791ء میں نیشنل اسمبلی نے ایک دستور بنایا جس کے تحت بادشاہ کے اختیارات محدود ہو کر رہ گئے یہ بھی تجویز رکھی گئی کہ حکومت کے تین اعضاء ہونے چاہئیں۔ ایک قانون ساز مجلس، دوسرے مجلس عاملہ اور تیسرے عدلیہ۔ قومی اسمبلی کے ممبران بالواسطہ طور پر انتخاب کرنے والوں کے ایک گروپ کے ذریعہ چنے جاتے تھے۔ انتخاب کرنے والے مرد شہریوں کے ووٹ سے منتخب کئے جاتے تھے، وہ مرد شہری جن کی عمر 25 سال سے زیادہ ہوتی تھی اور وہ ٹیکس ادا کرنے والے ہوتے تھے۔ لہذا عام شہریوں کی اکثریت ووٹ کے حق سے محروم تھی۔

دستور سازی : Constitution Making

قومی دستور ساز اسمبلی نے دستور کو بنایا۔ 26 آگست 1789ء کو مردوں کے حقوق اور شہریت کے حقوق کو اپنایا گیا۔ اس دستور نے بادشاہت کو قانون کے ماتحت کر دیا اور انفرادی اور مجموعی حقوق کی وضاحت کر دی گئی۔ اس قانون نے اس بات کو برقرار رکھا کہ کسی بھی شخص پر الزام عائد کر کے اسے قید نہیں کیا جا سکتا اور سزا نہیں دی جا سکتی

لوگوں اور شہریوں کے حقوق کا اعلان جو دیا گیا ہے وہ تمہید کے طور پر ہے اور اس کے 17 دفعات ہیں پہلی دفعہ میں یہ بیان ہے ''آدمی آزاد پیدا ہوا ہے اور اسے آزاد ہونا چاہئے اور ایسے مساوی حقوق حاصل ہونے چاہئیں''۔ سیاسی انجمن کے مقصد کو اعلان کی طرح پیش کیا گیا ہے جس کے تحت ان مذکورہ حقوق کا تحفظ، آزادی کی حفاظت، جائیدادوں کی حفاظت اور جارحیت کی مزاحمت کا حق وغیرہ ہونا چاہئے۔ اس میں یہ بھی کہا گیا کہ حاکمیت اعلیٰ اور قانون دونوں کا انعقاد رائے عامہ کے ذریعہ ہونا چاہئے۔ اس دستور کے ذریعہ بولنے اور مذہب کی آزادی دی گئی تھی اور اس بات پر زور دیا گیا تھا کہ قانون کے آگے سب برابر ہیں۔ اس میں کہا گیا کہ ٹیکسوں کا ادا کرنا ہر شہری پر اس کی آمدنی کے ذرائع کے مطابق ضروری ہے۔ وہ اعلان 1791 کے دستور کے لئے تمہید ثابت ہوا۔

مگر صرف ان مقدمات میں جو قانون جزو 7 کے تحت آتے ہوں اور اس بات پر زور دیا گیا کہ ٹیکسوں میں اضافہ صرف عوام کی رضا مندی کے قانون کے دفعہ 14 کے تحت ہوگا۔ تھامس جیفرسن کے رسوخ کو صاف طور سے جزو 1 میں قابلِ امتیاز رکھا گیا جس سے اس بات کا اعلان ہوتا ہے کہ ''لوگ دنیا میں آزاد پیدا ہوتے اور رہتے ہیں اور سارے لوگ حقوق میں مساوی ہیں۔''

فرانسیسی انقلاب میں خواتین نے نمایاں رول ادا کیا تھا۔ پیرس کے غریب علاقوں سے عورتوں نے ورسائلس کی طرف مارچ کیا اور ان کی تائید 2000 مسلح مردوں نے کی۔ وہ محل کے اندر گھس گئیں اور بادشاہ پر دباؤ ڈالا کہ وہ ان کے ساتھ باہر پیرس شہر میں آئے اور وہاں اسے عوام کی کڑی نگرانی میں رکھا گیا بہت سی عورتیں سیاسی طور پر متحرک رہیں۔ اولمپی ڈی گوجس مردوں اور شہریوں کے حقوق کے اعلان سے غیر مطمئن رہی اس لئے کہ اس میں عورتوں کو شامل نہیں کیا گیا تھا۔ اس نے عورتوں اور شہریوں کے حقوق کا ایک اعلان لکھا جس میں عورتوں کے مساوات کے تعلق سے بحث کی گئی ہے۔



ورسائلس کی طرف عورتوں کا مارچ

آسٹریا اور پروشیا کے خلاف جنگ

ایک طرف بادشاہ نے دستوری حکومت کو منظوری دی اور دوسری طرف اس نے خفیہ طور سے آسٹریا اور پروشیا سے مدد کی درخواست کی۔ پڑوسی ممالک نے فرانس میں ہونے والی عوامی پیش رفت کا غور سے مشاہدہ کیا اور انہیں ڈر لگا کہ اس طرح عوام کا اٹھ کھڑا ہونا ان مطلق العنان حکمرانوں کے خاتمہ کا سبب ہو سکتا ہے اس لئے انہوں نے اپنی افواج کو فرانس بھیجا تا کہ عوامی انقلاب کو روکا جا سکے۔ اس دوران قومی اسمبلی نے آسٹریا اور پروشیا کے خلاف اعلانِ جنگ کر دیا۔ یہ سنتے ہی فرانس کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے لوگ بیرونی طاقت سے لڑنے کے لئے متحد ہو گئے۔ لوگوں کا ایک گروپ پیرس کی طرف پیش قدمی کرنے لگا اور ان کی زبانوں پر مرسیلائس گیت marseillaise Song تھے۔

12th History 11a page
Saturday, May 01, 2021 4:53:26 PM

(فرانسیسی فوجوں کے لئے مرسیلائیس گیت کو 1792 میں روگیٹ ڈی لسلے نے ترتیب دیا تھا اسے لامرسیلائس کہا گیا اور اسے 14 جولائی 1795 میں قانون کے ذریعہ فرانس کا قومی ترانہ قرار دے دیا گیا)

کلبوں کی تشکیل: (Formation of Clubs)

قومی اسمبلی کی تشکیل کے بعد بھی عوام کی مشکلات برقرار رہیں۔ اکثر لوگوں نے مشاہدہ کیا کہ اسمبلی صرف مالدار لوگوں کے لئے ہے اس میں غریب عوام کا حصہ نہیں ہے اور انہیں رائے دہی سے دور رکھا جاتا ہے۔ پیرس میں بنائی گئی مسلح قوت متوسط طبقہ سے بھرتی کئے گئے قومی گارڈز کے ہاتھوں میں تھی۔ لافائٹ (lafayette) جو امریکی جنگ آزادی میں فرنچ ایڈوائزر کے طور پر کام کرنے والے افسر کو اس کا چیف بنایا گیا تھا۔ اس وقت آزادی اور خوشی وانبساط کی کیفیت عمومی طور پر پائی گئی جب کہ بادشاہ، حکومت کے سابق وفادار، متوسط طبقہ کے افراد اور پیرس کے باشندوں نے مل کر باسٹائل کے زوال کا پہلا سالانہ تہوار یادگار کے طور پر منایا مگر وہ جذبۂ اتحاد زیادہ دن باقی رہ نہ سکا۔ غیر مطمئن لوگوں نے ان کے سامنے آنے والے مسائل کے حل کے لئے سیاسی کلبوں کا بنانا شروع کر دیا۔ ان میں سے ایک معروف کلب پیرس کا جیکو بن کلب تھا۔ اس کلب کے ممبران غریب طبقہ سے تعلق رکھنے والے لوگ تھے جیسے چھوٹے درجے کے تاجر، دست کار، نوکری کرنے والے ملازمین اور یومیہ مزدور وغیرہ۔ ان کا لیڈر میکسی میلین رابیس پیر تھا جیکو بن کلب کے اکثر ممبران امیر طبقہ کے لوگوں کے لباس کے خلاف لمبی پٹی کے پاجامے پہنتے تھے۔ اس لئے کہ امیر طبقہ کے لوگ صرف گھٹنوں تک کے نیکر پہنتے تھے۔ فرق کرنے کے لئے وہ لوگ اپنے آپ کو گھٹنوں تک کے نیکر کے بغیر The people Without Knee breeches) کہتے تھے ایک اور قانون دان ڈانٹن کارڈی لیر کلب پر چھایا رہا۔



لافائٹ رابس فیری ڈان ٹن

گیرونڈینس اور جیکوبینس

لافائٹ کی دستوری حکومت سیاسی منظر نامہ پر دو سال تک چھائی رہی۔ جون 1791ء میں بادشاہ کی طرف سے پیرس بھاگنے کی ایک کوشش ہوئی تا کہ ملک کی سرحد پر جمع ہونے والی مقامی جنگجو فوجوں کی انقلابی کارروائیوں کو روکا جا سکے۔ اس وقت تک کی غذائی اشیاء کی کمی، قیمتوں کی زیادتی اور بے روزگاری نے دست کاروں، تاجروں اور مزدوروں کو مایوسی کے نقطہ تک پہنچا دیا تھا۔ اٹھنے والے عوامی سیلاب کو تشدد کی کارروائیاں روک نہ سکیں۔ اعتدال پسند جو حکومت کو چلا رہے تھے وہ خود زوال پذیر ہو گئے۔ جیکو بین کلب میں سے گیرونڈینس نامی ایک گروپ جسے برلیسوئینس بھی کہا جاتا ہے، وہ گروپ رابیں پیر اور ڈانٹن سے کم بنیاد پرست تھا۔ اگر چہ ان کے درمیان خیالات ونظریات کا اختلاف تھا، ان میں سوائے رابیں پیر کے سارے ہی اس بات کو مانتے تھے کہ بیرونی اقتدار کے خلاف جنگ ہونی چاہئے۔ لیکن رابیں پیر اس بات کی دلیل دیتا تھا کہ جنگ کرنے سے انسداد انقلاب Counter Revolution کے لئے راستہ کھلے گا۔ مگر وہ گیرونڈینس کو بادشاہ کے ساتھ مل کر حکومت قائم کرنے اور بعد میں یعنی اپریل 1792ء میں ہونے والی آسٹریا اور پروشیا کے خلاف جنگ کو روک نہ سکا۔

قومی اجتماع: National convention

گیرونڈینس کا بنایا ہوا پلان ایک آفت میں تبدیل ہو گیا۔ جیکو بن کلب کے غصیلے ممبر ٹیولریس کے محل پر ٹوٹ پڑے اور لوئیس XVI کے دفتر پر چھاپہ مار دیا اور اسے ڈھونڈ کر پکڑ لیا۔ انہوں نے گارڈز کو قتل کر دیا اور بادشاہ کو قید کر لیا۔ ایک نئی اسمبلی (کنونشن نامی) نے رائے دی کہ بادشاہ کو قید میں بند رکھا جائے اور ایک نیا انتخاب کرا کے ملک کے لئے ایک لیڈر تجویز کیا جائے۔ اس انتخاب میں بغیر مالدار اور غریب کے کسی امتیاز کے ہر اس شخص کو ووٹ کا حق دیا گیا جس کی عمر 21 سال سے زیادہ تھی۔

ستمبر کا قتل عام: September Massacres

بادشاہت کے اکھاڑ پھینک دینے کے بعد لوگوں نے سمجھا کہ جیلوں میں سیاسی قیدی سارے مل کر انسداد انقلاب کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔ لہذا عوام الناس جیلوں میں گھس گئے اور جلدی سے ان شاہی وفاداروں کو پکڑ کر قتل کر دیا۔ 2 ستمبر 1792ء میں پیرس کے ابائے جیل میں اس قتل کا آغاز ہوا اس کے بعد چار دنوں تک شہر کے دوسرے

12th History 11a page
Saturday, May 01, 2021 4:53:27 PM

جیلوں میں بھی یہی ہوتا رہا۔اس وقت تقریباً 1200 قیدی قتل کئے گئے اس واقعہ کو ستمبر کا قتل عام کہا جاتا ہے۔اس ستمبر کے قتل عام کی خبر کو انقلابی خوف و دہشت کے ثبوت کے طور پر بیرون ملک پھیلایا گیا۔ گیرونڈنیس نے اپنے بنیادی دشمنوں پر الزام لگایا خصوصاً مراٹ، ڈانٹن اور رابیس پیر پر۔

قومی اجلاس کا کام :
Work of the National Convention

20 ستمبر 1792ء کو انقلابی فوج نے والمی کے مقام پر حملہ آور فوج کو روک دیا۔دوسرے دن نئے اجلاس نے بادشاہت کو منسوخ کر دیا اور فرانس کے ایک جمہوری ملک ہونے کا اعلان کر دیا۔

لوئیس XVI کو عوامی عدالت کے سامنے لایا گیا اور 21 جنوری 1793 کو مشین کے ذریعہ اس کا سر قلم کر دیا گیا۔اس کا جو جرم تھا وہ یہ کہ اس نے گزارش کر کے بیرونی ممالک کو دعوت دے کر خود اپنے ملک کے رعایا کے خلاف حملہ کرایا تھا۔اس کے فوراً بعد میری انیٹونیٹی کا سر بھی اڑا دیا گیا۔

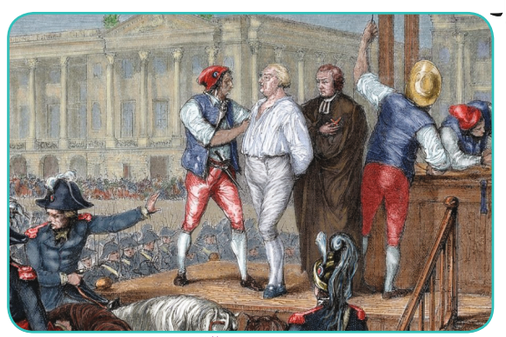

لوئیس XVI کا قتل

شہروں اور دیہاتوں میں بھوک مری کے بڑھنے سے اس بات کے مطالبات پیرس کے باشندوں کی طرف سے بڑھنے لگے کہ اناج کی فراہمی اور اس کی قیمتوں کو کنٹرول کیا جائے'' سٹے بازوں اور ذخیرہ اندوزی کرنے والوں کے خلاف کارروائی کی جائے۔ پیرس کے عوام کے مطالبات کو پورا کرنے کی بجائے اس اجلاس نے فوج کو احتجاج کرنے والے عوام پر حملہ کرنے کا حکم دے دیا۔فوج نے سلسلہ و ارشکستیں کھائی۔اس لئے کہ اس کے کمانڈر کو دشمن نے ہلاک کر دیا تھا۔فرانس کے مغربی حصہ کے ویندی علاقے کے غلط فہمی کے شکار کسان بادشاہت کی چڑھائی کے عمل میں شامل ہو گئے۔آخر کار اعتدال پسندوں اور حکومت کے وفاداروں نے مل کر 29 مئی 1793ء میں لیانس پر قبضہ کر لیا، جہاں ریشم کی صنعت ترقی کر رہی تھی اور جہاں جرمنی اور اٹلی کے مالدار تاجر بستے تھے۔

جیکوبنس کی حکمرانی : Rule of Jacobins

رابیس پیر گزشتہ چار سالوں سے حاصل ہونے والے فوائد کو کھونا نہیں چاہتا تھا اس لئے اس نے آمرانہ حکمرانی کے دور کا آغاز کیا جیکوبنس نے گیرونڈینس لیڈروں کے مشین کے ذریعہ سر قلم کر دئے۔ ڈانٹن کا سر بھی قلم کر دیا گیا۔

1793 اور 1794 کے درمیان کی مدت بنیادی اصلاحات کی مدت تھی۔4 فروری 1794 میں جیکوبن کے قبضہ والے اجلاس نے سارے فرانسیسی علاقوں میں غلامی کے نظام کو منسوخ کر دیا، رابیس پیرے نے لوگوں کی مزدوریوں کی مقدار زیادہ سے زیادہ بڑھا دی۔غذائی اشیاء جیسے روٹی اور گوشت کو راشن کی دکانوں سے تقسیم کیا گیا۔زمین کی پیداواریوں کی قیمت حکومت کی طرف سے متعین کی گئی۔سر اور میڈم کے الفاظ کو بدل کر مرد شہری اور عورت شہری کے الفاظ استعمال کئے گئے۔

مذہبی مقامات جیسے چرچ وغیرہ فوجی چھاؤنیاں بنادی گئیں۔ حکومت کی انتہا پسندی اور سماج کی بنیاد کے خلاف غیظ و غضب کی وجہ سے رابیس پیرے کے خلاف میں اسی کی پارٹی کے ممبر کھڑے ہو گئے۔ اسے مجرم قرار دیا گیا اور آخر کار 1794 میں اسے بھی قتل کر دیا گیا۔

ڈاکٹر جوسف۔اگنیس گیلوئین ایک فرانسیسی معالج تھا، جس نے اپنے ایک مقالہ میں آسانی اور جلدی سے مجرموں کا سر قلم کر دینے کی ایک مشین کا تذکرہ کیا تھا، اگر چہ کہ اس نے اس طرح کی کوئی مشین ایجاد نہیں کی، لیکن اس مشین کو اس کے نام سے موسوم کر دیا گیا۔اس مشین کی ایجاد antoine Louis نے کی تھی۔

ڈائرکٹری : The Directory

وہ حلیف جنہوں نے رابیس پیرے کو راستہ سے اٹھا کر پھینکا تھا وہ بھی زیادہ دن اقتدار پر نہیں رہے۔جو لوگ انقلاب کو ناپسند کرتے تھے وہ پیرس کی گلیوں میں گھومتے تھے اور انقلابی خیالات کے سلسلہ میں دفاع کرنے والوں کو پکڑ لے جاتے تھے۔اپریل اور مئی 1795ء میں دو بغاوتیں ہوئیں مگر نئے سیاسی گروپ کے طرف دار فوجوں نے ان بغاوتوں کو سختی سے کچل دیا۔اس نئے سیاسی گروپ کا نام تھرمی ڈور Thermidorians تھا۔تارکین وطن ملک کو واپس آنے لگے اور اس بات کی ڈینگیں مارنے لگے کہ بادشاہت بہت جلد بحال ہو جائے گی۔

تارکین وطن (emigres) : وہ لوگ جو سیاسی اسباب کی وجہ سے اپنے وطن کو چھوڑ کر دوسرے کسی ملک میں رہ جاتے ہیں، اس پس منظر میں وہ منصب دار امراء جو فرانسیسی انقلاب کے زمانے میں فرانس آ گئے تھے انہیں Emires کہا جاتا تھا۔

12th History 11a page
Saturday, May 01, 2021 4:53:29 PM

اکتوبر 1795ء میں حکومت کے وفاداروں نے خود اپنی بغاوت کا علم پیرس میں بلند کیا۔اس باغی فوج کی قیادت ایک افسر نے کی جس کی مدد اور معاونت جیکو بین نے کی جو کہ نپولین بوناپارٹ کے نام سے مشہور ہے ۔ خون خرابہ سے ڈرنے والے تھرمی ڈوروں نے پانچ آدمیوں کی ایک جماعت کے ہاتھ میں اقتدار کو مرتکز کرنے کے لئے منظوری دی چار سالوں کے اندر کئی بہانے کر کے نپولین اپنے ہاتھ میں اقتدار لینے میں کامیاب ہوگیا۔ 1799ء میں نپولین نے ایک ہنگامی اقدام کیا اس کے نتیجہ میں اسے آمرانہ اقتدار حاصل ہوگیا۔ 1804ء میں نپولین نے پوپ کراؤن کو فرانس کا بادشاہ بنادیا۔

فرانس کے انقلابات اگرچہ ناکام ہوگئے ،مگر انقلابات کے بہت سے باقی اثرات نے جدید دنیا کی تشکیل دی۔

فرانسیسی انقلاب کے اثرات :
Impact of French Revolution

- فرانسیسی انقلاب نے نہ صرف فرانس میں بلکہ پورے یوروپ میں اپنے گہرے اثرات ڈالے ، یہاں تک کہ انیسویں اور بیسویں صدی کی ابتداء میں پوری دنیا کے نو آبادیات کے خلاف بولنے والے دانشوروں اور چلنے والی تحریکوں کو اس نے متاثر کیا۔
- فرانسیسی انقلاب نے فرانس میں لوئیس XVI کی حکومت کا خاتمہ کیا۔
- اس نے سماجی نامساوات کو کم کردیا۔ پیدائش کی بنیاد پر سماج کے چند طبقات کو ملنے والی رعایتوں کو کم کردیا۔
- اس نے انتخاب کے حقوق والی جمہوری طرز حکومت کا تعارف کروایا۔
- جاگیردارانہ نظام کو ختم کردیا گیا۔
- غلامی کے نظام کو ختم کیا گیا اگرچہ کہ اسے پورے طور سے ختم کرنے میں مزید کچھ سال لگے تھے۔
- چرچ کی حاکمیت ختم ہوگئی اور چرچ ریاست کے ماتحت ہوگئے۔ ایمان اور مذہب کی آزادی رک گئی۔
- آدمی اور شہریوں کے حقوق کے اعلان نے شخصی اور اجتماعی حقوق کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔
- حکومت کے تین اعضاء (بازو) مجلس قانون ساز، مجلس عاملہ اور عدلیہ نمایاں ہوگئے اور وہ ایک دوسرے کے نگران ہوکر ایک دوسرے کو توازن میں رکھنے لگے۔ اس نے قوت و اقتدار کے ارتکاز کو ایک شخص کی خودمختاری سے نکال دیا۔
- پورے یوروپ میں فرانسیسی انقلاب نے لوگوں کو اس بات کی امید دلائی کہ ظالمانہ حکمرانی کا خاتمہ ہوجائے گا اور سماج میں مساوات انسانی کا دور شروع ہوگا۔

11.3 لاطینی امریکہ میں انقلاب
Revolution in Latin America

لاطینی امریکہ کے علاقوں کو اسپینیوں نے سولھویں صدی میں فتح کیا تھا۔ پرتگالی اور فرانسیسی بھی وہاں موجود تھے۔جنوبی امریکی تہذیب کے سیاسی اقتدار جیسے انکاس (Incas) اور ایزٹیکس Aztecs کے اقتدار کو ان نوآبادیاتی طاقتوں نے تباہ کیا۔ان نوآبادیات والوں نے مقامی مذہبی اعتقادات کو ختم کر کے کیتھولک مذہب کو متعارف کروایا۔ لاطینی امریکہ میں وہ نوآبادیاتی حکمرانی کا دور نہایت ظالمانہ دور تھا۔ بڑے پیمانہ پر ان ظالموں نے نسل کشی کی اور دیسی آبادی کو بہت کم کردیا۔ مقامی اصلی باشندے غلام بن کر ان نوآبادیات کے چلانے والوں کے کھیتوں اور کانوں میں کام کرتے تھے اور ان غلام مزدوروں سے مشقت کے کام لے کر وہ ظالم اشیاء جیسے شکر، کافی، سونا اور چاندی اپنے یوروپی ملکوں کو برآمد کر کے نفع کماتے تھے۔



Atrocities of Conquistadores

لاطینی امریکہ آج کئی ممالک جیسے میکسیکو، برازیل، ارجنٹینا، پیرو، چیلی، وینوزولا اور کیریبین وغیرہ پر مشتمل ہے اور یہ سب ملک مرکزی اور جنوبی امریکہ میں موجود ہیں۔

12th History 11a page
Saturday, May 01, 2021 4:53:30 PM



ہیتی انقلاب : The haitian Revolution

ہیتی جسے پہلے سینٹ ڈومنگو کہا جاتا تھا ایک مالدار ترین فرانسیسی کالونی تھی جو دریائے کیریبین میں 1659 تا 1804 رہی ہے۔ وہاں کے باغات میں شکر کی پیداوار پورے یوروپ اور امریکہ کی نوآبادیات سے زیادہ ہوتی تھی۔ اس جزیرے کی مقامی آبادی کو زبردستی سونے کے کانوں میں کام پر لگایا جاتا تھا وہاں کے مقامی لوگ مختلف بیماریوں اور سخت مشقت کے کاموں کی وجہ سے سولھویں صدی کے اختتام تک ختم ہوتے گئے یعنی ان کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہوگئی۔ مغربی ہسپانیولا کے زمین داروں نے بڑی تعداد میں افریقی غلاموں کو کام کرنے کے لئے درآمد کرنا شروع کیا۔ 1789 تک سینٹ ڈومینگو کی اندازاً 556000 کی آبادی میں 500000 افریقی غلام، 32000 یوروپی نوآبادکار (گورے) اور 24000 مولاٹوس (افریقی اور یوروپی مخلوط نسل کے کالے لوگ) شامل تھے۔

باسٹائل پر حملہ کی خبر پاکر شاہی گورنر نے مسلّح ہوکر نافرمانی کی۔ Vincent Oge نامی ایک مولاٹو جس نے پیرس کی اسمبلی کے ساتھ مل کر نوآبادیاتی اصلاحات کے لئے اپنا اثر ورسوخ ڈالا تھا۔ اس نے 1790 کی بغاوت کی قیادت کی تھی مگر وہ پکڑا گیا اور اسے قتل کر دیا گیا۔ مئی 1791 میں فرانس کی انقلابی حکومت نے ان مالدار مولاٹوس کو



Vincent Oge

شہریت دینے کی منظوری دی جن کی ملکیت میں غلام ہوتے تھے۔ لیکن ہیتی کی یوروپی آبادی نے اس قانون کا لحاظ نہ کیا۔ دو مہینوں کے اندر یوروپین گوروں اور مولاٹو کے درمیان لڑائی پھوٹ پڑی۔ وہ سب یہی چاہتے تھے کہ سیاہ فام غلام مسلسل کام کرتے رہیں۔ تکلیفیں اٹھائیں اور مرکر برباد ہوں۔ اس معاملہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی مگر حیران کن بات یہ ہوئی کہ اگست کے مہینہ میں ہزاروں غلام بغاوت پر اتر آئے۔

یوروپی گوروں نے مولاٹوس کو نرم کرنے اور ان کے جوش کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی تاکہ غلاموں کی بغاوت کو کچل دیا جائے۔ فرنچ نیشنل اسمبلی نے اپریل 1792ء میں سارے مولاٹوس کو شہریت کی منظوری دے دی۔ جماعتوں (پارٹیوں) کی آپسی دشمنی نے ملک کو چھلنی کر کے رکھ دیا۔ ان میں سے چند سینٹو ڈومینگو اسپینی نوآبادکاروں کے ہاتھوں کھلواڑ بنے یا جمائیکا کے برطانوی فوجوں کے ہاتھوں آلۂ کار بنے۔

1793ء میں لیگر فیلی سائٹ سانتھوناکس نامی ایک کمشنر کو فرانس سے قوانین وقواعد برقرار رکھنے کے لئے بھیجا گیا۔ اس نے ان غلاموں کو آزادی دے دی، جو اس کی فوج میں شامل ہوگئے۔ اس نے آگے بہت جلد غلامی کو پورے طور سے منسوخ کر دیا۔ فرانسیسی حکومت سے توثیق شدہ فیصلہ کے ذریعہ سے غلامی کو کالعدم کر دیا۔

1790ء کے اواخر میں Toussaint L'ouverture نامی ایک سابق غلام فوجی لیڈر نے بہت سارے علاقوں پر کنٹرول حاصل کیا۔ نپولین نے اس سے سینٹ ڈومینگو کے علاقے کو چھیننے کے لئے 12000 افواج کا ایک بیڑا روانہ کیا۔ وہ جنگ بہت طویل اور خون ریز چلی۔ ایک موقع ایسا آیا کہ فرانسیسی فوج کی جیت دکھائی دی اس لئے کہ ٹوشنیٹ کو دھوکہ دے کر اغوا کر کے اسے قتل کر دیا گیا۔ اس کا سبق لفٹنٹ Dessalines اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے سیاہ فام لوگوں کی مزاحمت کو منظّم کیا اور اس نے نپولین کی فوج کو شکست دی۔ اس طرح 1804ء میں سینٹ ڈومنگو ہیتی کی ایک آزاد سیاہ فام ریاست بن گئی۔



Toussaint L'Ouverture

12th History 11a page
Saturday, May 01, 2021 4:53:32 PM

وینی زولا اور نیوگراناڈا (موجودہ کولمبیا)

ہیتی کے انقلاب سے ہمت پاتے ہوئے وینی زولا کے سارے غلاموں نے 1790ء میں بغاوت کردی۔ کیریولس (یوروپین اور سیاہ فاموں کی مخلوط نسل کے لوگ) ایک آزاد تجارت کی توسیع چاہتے تھے اور اس سے ان کے باغات کی اقتصادیت کو فائدہ پہنچتا تھا۔ اسی کے ساتھ ساتھ انہیں خوف تھا کہ اسپینی کنٹرول سے نکلنے کے بعد انقلاب رونما ہوسکتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں خود ان کے اقتدار کا خاتمہ ہوسکتا ہے۔ لہذا انہوں نے نیوگراناڈا کے وائسرائے کے عہدے پر رہتے ہوئے اپنی ایک طاقتور اور وفادار جماعت بنالی۔

1808 میں کمزور بادشاہ چارلس چہارم کے اپنے بیٹے فرڈیناٹڈ کے حق میں بادشاہت سے دست برداری کے بعد نپولین نے اپنے بھائی جوسف کو اسپین کا بادشاہ بنادیا۔ نپولین نے ان دونوں باپ بیٹے کو قید کروادیا۔ چارلس اور فرڈیناٹڈ کے منظر سے ہٹادینے کے بعد حکومت چھ سال تک غیر مستحکم چلتی رہی۔ اسپین کے سیاسی بحران نے اسے اپنے نوآبادیات پر حکومت کے دعویٰ کے لئے موقع فراہم کیا۔۔ بہت جلد باغی لوگ محبین وطن کے طور پر منظّم ہوکر اپنی انقلابی حکومتیں قائم کرلیں اور ان حکومتوں نے بعض سماجی اور اقتصادی اصلاحات کو 1810 میں متعارف کرایا۔



سائمن بولیور

وینی زولا میں ان محبین وطن کی قیادت سائمن بولیوار نے کی اور اس نے کھلم کھلا اسی سال اسپین سے علاحدگی کا اعلان کردیا۔ 1812ء کے زلزلے نے محبین وطن کے کنٹرول کے علاقوں میں تباہی مچادی اور وہ لوگ کمزور ہوگئے اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے حکومت کی وفادار فوج نے محبین وطن کی فوج کو کچل کر رکھ دیا اور بولیوار اور اس کے ساتھی فرار ہوکر نیوگراناڈا میں جا کر پناہ گزیں ہوگئے۔

بہت جلد بولیوار 1813ء میں ایک نئی فوج کے ساتھ وینی زولا واپس آیا اور اپنی جنگی مہم فوج کے اس مقولہ کے ساتھ چلائی کہ guerraa muerte یعنی موت تک جنگ ہوگی۔ حکومت کے ایک وفادار جوس ٹوماس نے فوج کی قیادت کی۔ دوسری بار بھی شکست کھا کر بولیوار کو اپنے ملک کو چھوڑ کر فرار ہونا پڑا۔ 1815ء کے ہوتے ہوتے وینی زولا اور تقریباً تمام اسپینی جنوبی امریکہ میں ساری آزادی کی تحریکات کا بظاہر خاتمہ ہوگیا۔ فرڈیناٹڈ VII کی طرف سے ایک بڑی فوجی مہم اسی سال بھیجی گئی اور دوبارہ وینی زولا اور نیوگراناڈا کے اکثر علاقوں کو فتح کرلیا گیا۔ اس وقت 1816 میں بولیوار کا ایک اور حملہ ناکام ہوگیا۔

آنے والے سال 1817ء میں ایک بڑی اور منظّم آزادی کی تحریک اٹھی اور وہ تحریک شمال میں کامیاب ہوئی۔ آگے بڑھتے ہوئے اینڈس پہاڑیوں تک پہنچی۔ بہت کوششوں کے بعد بولیوار ایک مضبوط فوجی اور سیاسی طاقت بن کر ابھرا۔ اس مرحلہ میں آخر Ilaneros کا گروپ (Cowboys) آیا جو مختلف قومیتوں سے مخلوط گروپ تھا۔ اس کی قیادت جوس اینٹونیا پائز نے کی۔ اس گروپ نے آکر محبین وطن کی جدوجہد میں شرکت کی۔ اس طرح 19 - 1818 میں انہیں فتح حاصل ہوئی۔ مشرقی اینڈس پہاڑیوں پر اپنی فوجیوں کی چڑھائی کرتے ہوئے بولیوار نے بویاکا کے میدان جنگ میں اپنے دشمنوں کو بدترین شکست سے دوچار کیا۔



بویاکا کی جنگ

شمال کے علاقہ میں جیت کو یقینی بنانا بہت مشکل رہا۔ ایک کانگریس جس کے اجلاس کو بولیوار نے 1819ء میں انگوسترا میں منعقد کیا تھا۔ اس میں بولیوار کو گرین کولمبیا کا صدر نامزد کیا گیا۔ وہ متحدہ گرین کولمبیا جس میں آج کل کے وینی زولا، کولمبیا، پناما اور ایکویڈر شامل تھے۔ مگر اس علاقے میں کی گئی ٹھیک تقسیم آخر کار بولیوار کی خواہش سے ٹکراتی تھی۔ اس لئے کہ اس کا ارادہ تھا کہ سابقہ اسپینی نوآبادیات کو جوڑ کر ایک واحد نیا ملک ریاست ہائے متحدہ لاطینی امریکہ بنانے کا تھا۔ آگے چل کر بھی حکومت کے وفادار وینی زولا کے بڑے حصے، کولمبیائی اینڈس کے حصوں اور پورے ایکویڈر پر قبضہ رکھے ہوئے تھے۔ 1820 میں حالات سازگار تھے۔ cadiz میں منتظر فوجوں کو فوجی بغاوت کی کارروائیوں کے لئے بھیجا گیا۔ آخر کار نیوگراناڈا اور وینی زولا 1821 میں آزاد ہوگئے۔ کولمبین شہر cucuta میں ایک کانگریس منعقد ہوئی۔ اس کانگریس نے مزید منظّم مرکزی گرین کولمبیا کا صدر بولیوار کو بنادیا۔

12th History 11a page
Saturday, May 01, 2021 4:53:33 PM

سائمن بولیوار : بولیوار کراکاس کے ایک پرانے امیر گھرانے creole سے تعلق رکھتا تھا۔اس کی بنیادی اہمیت تحریک میں ایک نظریہ ساز اور فوجی قائد کی رہی ہے۔اس کے مشہور جمائیکا خط (jamaica Letter) جو (کہ اس نے 1815ء کے سال جلاوطنی کے زمانہ میں لکھا تھا) میں اس نے آزادی کے حصول پر اپنا لازوال یقین ظاہر کیا ہے، جب کہ اس کے لوگوں کو پے در پے شکستیں ہو رہی تھیں۔اسپینی نو آبادکاری پر تبصرہ کرتے ہوئے بولیوار نے اپنا نظریہ اور خیال ظاہر کیا کہ ان سابقہ کالونیوں کے لئے ایک ہی راستہ ہے کہ ایک خود مختار اور مرکزی جمہوری حکومت قائم کی جائے ایسی جمہوری حکومت جس کی اس نے تائید کی تھی وہ بہت حد تک چند مٹھی بھر آدمیوں کے اختیار میں ہوگی۔اس کا ماننا تھا کہ اگر ملک قومیت کی بنیاد پر تقسیم ہو جائے تو نیکی کی بنیاد پر قائم طرز حکومت اپنانا ممکن نہیں ہوگا۔بولیوار بائیں باز و اور آزادی کی تحریکات کے لئے لاطینی امریکہ میں ایک متاثر کن شخصیت کی حیثیت رکھتا تھا۔یہاں تک کہ اس کے اثرات بیسویں صدی کے نصف آخر پر بھی چھائے رہے۔

میکسکن انقلاب : (Mexican Revolition)

میکسیکو کو آزادی دیر سے ملی۔اس لئے کہ میکسیکو میں creoles اور جزیرہ نما کے باشندوں کے طاقت ور قطعے تھے جہاں اسپینی اور پرتگالی نو آبادکار رہتے تھے۔میکسیکو کے سماج میں اسپین سے تعلق ٹوٹ جانے کی وجہ سے بہت سے بڑے لوگوں کے مقام اور طاقت میں کمی آ گئی تھی۔ 1808 اور 1810 کے درمیان جزیرہ نما کے باشندوں نے اسپین کے اقتدار کو علاقے میں بچانے کے لئے جارحیت کا مظاہرہ کیا۔اسپینی بادشاہ کی غیر حاضری میں حکومت کے مسئلہ میں کانگریس کے اندازے کو رد کرتے ہوئے میکسیکو شہر میں قیادت کرنے والے جزیرہ نما کے باشندوں نے وائسرائے کو معزول کر دیا اور creoles کو قتل کر دیا۔اس کے بعد انہوں نے اس کمزور وائسرائے کا استقبال کیا جس کے بارے میں جانتے تھے کہ وہ اس پر غالب آ جائیں گے۔تاہم جزیرہ نما والوں کی کوششیں آزادی کی تحریکات کے ابھرنے کو روک نہ سکیں۔

میکسیکو کے انقلاب کی قیادت Miguel hidalgo نامی کیتھولک پادری نے کی۔اس نے میکسیکو کے غریب عوام کی مدد کی اور ان مقامی امریکیوں کی بدحال زندگی کو دیکھ کر ان کے ساتھ ہمدردی کا سلوک کیا۔ڈولورس کے چرچ میں اس کی جذباتی تقریروں نے میکسیکو کی آزادی کے لئے آواز بلند کی۔اس نے ایک انقلابی فوج کی قیادت



Jose Maria Morelos



Miguel Hidalgo

کی جو اسپین اور Creoles کی فوجوں کے خلاف لڑتے تھے اور اس کی انقلابی فوج میں مخلوط نسل کے سپاہی ہوتے تھے۔لیکن اس کو شکست ہوئی اور 1811 میں اسے مار دیا گیا۔بعد میں اس تحریک کی قیادت جوس ماریا مورے لاس نے کی جس نے 1813 میں اسپین کی حکومت سے آزادی کا اعلان کر دیا۔1815 میں اسے بھی شکست کا سامنا کرنا پڑا۔

Creoles یا دولت مند تاجر اسپین میں ہونے والی پیش قدمیوں کو دیکھتے رہے جہاں ایک سے ایک تحریک اٹھتی ہے اور بادشاہت کو اٹھا کر پھینک دیتی ہے اور نیا دستور بنا کر اسے کام میں لاتی ہے اس کے بارے میں سوچتے ہوئے کہ یہ چیز creoles کی طاقت کو کم کر دے گی۔ انہوں نے 1821 میں آزادی کا اعلان کر دیا۔یہ بات بہت دلچسپ ہے کہ وہ شخص جس نے تحریک کی قیادت کی وہ وہی تھا جس نے ماریا مورے لاس کی فوج کو شکست دی تھی۔اس نے خود کے بادشاہ ہونے کا اعلان کر دیا اور وہ بڑا سنگ دل حکمران تھا۔آخر کار اسے حکومت سے اکھاڑ کر پھینک دیا گیا۔1824ء میں میکسیکو کے ایک جمہوری حکومت ہونے کا اعلان کر دیا گیا۔

برازیل کی آزادی : Independence of Brazil



دام پیڈرو

برازیل پرتگال کی ایک کالونی تھی۔1808ء میں جب نپولین نے پرتگال پر حملہ کیا تو پرتگالی حکمران Dam jao (جان VI) فرار ہو کر برازیل پہنچ گیا تھا۔اس نے اس کالونی کو ہر طرح سے ترقی دی۔زمینی اصلاحات، فوج کے قیام اور طبی اور آرٹ اسکولوں کے قیام کے ذریعہ سے اس نے برازیل کو ترقی دی۔یہاں تک کہ نپولین کے شکست کھا جانے کے بعد بھی پرتگالی حکمران برازیل ہی میں ٹھہرا رہا۔مگر جب اس کے اقتدار کو چیلنج کیا گیا تو اس نے پرتگال جانے کا فیصلہ کیا اور اس نے برازیل کی کالونی کو اپنے بیٹے دام پیڈرو (Dom Pedro) کے قبضہ میں دے دیا۔

افریقی غلاموں کے سلسلہ میں برازیلی اونچے طبقات کے اعتماد

12th History 11a page
Saturday, May 01, 2021 4:53:35 PM

نے انہیں پرتگال کے ساتھ تعلقات کو برقرار رکھنے کی تائید حمایت کی باغات کے مالکان افریقی غلاموں کی تجارت پر انحصار کرتے تھے اور غلاموں کی تجارت پر پرتگالیوں کا کنٹرول تھا۔1800 میں غلاموں کی تعداد پورے برازیل کی آبادی کی آدھی تھی۔س کے ساتھ سیاسی آغاز کار ہی میں Ceroles دور کردئے گئے اس کے سب سے ان کا اپنے ماتحتوں کے سماج پر کنٹرول کم ہوگیا تھا۔لہذا برازیل میں joao کی جانب سے کی گئی اصلاحات پر پرتگالی حکمرانوں نے روک لگادی۔وہ چاہتے تھے کہ دام پیڈرو پرتگال واپس آئے تاہم پیڈرو نے برازیل کی آزادی کا اعلان کردیا اور اس نے وہیں رہنے کا فیصلہ کیا۔1822 میں برازیل نے پرتگال سے آزادی حاصل کی اور برازیل میں ہی ایک ایسا ملک تھا جس نے جنوبی امریکہ میں دستوری حیثیت حاصل کی اور پیڈرو اول اس کا پہلا حکمران بنا۔

دوسری بغاوتیں : Other Revolts



سین مارٹن

ارجنٹینا کا آزادی دلانے والا سین مارٹن، چینی کے آزادی کرانے والے برنارڈو اور ہیگین کے ساتھ شامل گیا اور دونوں نے مل کر 1818 میں چیلی Chile کی آزادی حاصل کی ۔ بعد میں 1820 میں پیرو نے اس کی پیروی کی ۔ بولیوار اور سین مارٹن Guayaquit کی بندرگاہ ایکویڈر میں ملے اور دونوں نے اس ملاقات میں لاطینی امریکہ کے مستقبل کے راہ عمل کے سلسلہ میں گفتگو کی اسی طرح لاطینی امریکہ کے اتحاد کے بارے میں بھی غور وفکر کیا۔سین مارٹن نو آبادیات میں یوروپی طرز کی دستوری حکومت بنانا چاہتا تھا جب کہ بولیوار جمہوری طرز کی حکومت قائم کرنا چاہتا تھا۔

اگر چہ کہ وہ کسی قسم کا معاہدہ نہ کرسکے۔سین مارٹن رٹائر ہوگیا اور بولیوار کو سربراہی کرنے کا اس نے پورا حق دے دیا۔1826 تک بولیوار نے سارے جنوبی امریکی نو آبادیات کے لئے آزادی حاصل کرلی۔

سارے نو آبادیات کی آزادی کے بعد بولیوار نے کوشش کی کہ سارے لاطینی امریکی ممالک کو گرین کولمبیا نامی ایک ملک کے ماتحت کردے لیکن وہاں کے سنگلاخ جغرافیائی نقشہ پہاڑی علاقوں، جنگلات اور قوت کے حصول کی کوششوں کی وجہ سے وہ بات ممکن نہ ہوسکی اگر چہ تقریباً سب لاطینی امریکی ممالک نے خود سے اپنے جمہوری ملک ہونے کا اعلان کردیا اور وہ اسپین کی حکومت سے آزاد بھی ہوگئے لیکن پھر بھی بڑی حد تک وہ بیرونی اقتدار پر انحصار کرتے تھے۔جب انیسویں صدی کے دوران میگیسیکو پر US اور فرانس نے حملہ کیا اسی وقت برطانیہ نے ارجنٹینا اور چیلی جیسے ممالک پر اپنے اثر ورسوخ بڑھانے کی کوششوں میں لگا ہوا تھا۔ ہر لاطینی امریکی ملک میں چند لوگوں کے جتھے آزاد حکومت بنانے کے لئے دوڑنے لگے اور چند قدامت پسند پارٹیاں اور ناہموار سماجی ساخت رکھنے والے لوگ بڑے بڑے زمین داروں کو زیادہ سہولتیں دینے اور بالکل غربت کا شکار لوگوں کو سہولتوں سے محروم کرنے کے حق میں لگے ہوئے تھے۔

بیسویں صدی میں خصوصاً جنگ عظیم دوم کے بعد جنوبی امریکہ پریشانیوں کی حالت سے گزر رہا تھا اس لئے کہ اس پر USA لچک دار آمرانہ حکومتوں کے زریعہ اپنا کنٹرول رکھنے کی کوشش میں لگا ہوا تھا (اس حالت کو کیلے کی جمہوریت Banana republics کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔)

11.4 صنعتی انقلاب

فرانسیسی انقلاب کے نتیجہ میں جب پورے یوروپ پر فدیہ کے ذریعہ رہائی کے نام پر نپولین قبضہ رکھا ہوا تھا ایک اور ایسا انقلاب مقدر ہو چکا تھا جو انسانیت کی تاریخ پر بہت اثر انداز ہونے والا تھا اور وہ انقلاب انگلینڈ میں رونما ہوا اور وہ صنعتی انقلاب تھا۔صنعتی انقلاب سے مراد ایک ایسے نظام کو اختیار کرنا جس کے نتیجہ میں بڑے بڑے کارخانوں اور فیکٹریوں میں بڑے پیمانہ پر اشیاء کی پیداوری کا عمل ہو۔ یہ اشیاء کی کے بنانے اور تیار کرنے کے اس پرانے طریقہ کے خلاف ہے جس میں گھریلو صنعتیں ہوتی تھیں اور دست کاری کے کارخانے ہوتے تھے۔

اس انقلاب کا پہلا مرحلہ اس طرح ہوا کہ پارچہ بافی کی صنعت میں نئی انقلابی ایجادات ہوئیں۔لوہے کے کوئلے سے پگھلانے کے پرانے طریقہ کی جگہ بھاپ سے پگھلانے کا نیا طریقہ ایجاد ہوا۔کوئلہ اور لوہے کی صنعت تیزی سے ترقی پذیر ہوئی۔ اس کے ساتھ ہی مواصلات کے ذرائع میں نمایاں ترقی ہوئی۔ 1830 کی پہلی پسنجر ٹرین، بھاپ سے چلنے والی کشتی اور 1835 میں الکٹرک ٹیلی گراف کی ایجاد ہوئی۔ان سب نئی ایجادات کے نتیجہ میں تقریباً سو سال کی مدت میں انگلینڈ ملک بالکل ہی تبدیل ہوگیا۔

1870 اور 1914 کے درمیان کے دوسرے صنعتی انقلاب کے لئے اسٹیل کی تیاری، پٹرولیم اور بجلی کی دریافت کے سلسلہ میں پیش رفت کو ثبوت کے طور پر پیش کیا جاسکتا ہے۔ پورا یوروپ اور شمالی امریکہ اس دوران پہلے صنعتی انقلاب کے اثرات کو محسوس کررہا تھا۔

12th History 11a page
Saturday, May 01, 2021 4:53:37 PM

اہم خدوخال: Main Features

صنعتی انقلاب کی اہم خصوصیت صنعت میں سائنس وٹکنالوجی کا استعمال ہے۔لوہے اور اسٹیل کا استعمال، توانائی کے نئے ذرائع جیسے کوئلہ، بھاپ اور لوہے کا استعمال، نئی نئی مشینوں کی ایجاد جس سے پیداوار کی صلاحیت بڑھائی گئی۔کام کو منظم کرنے کا نیا طریقہ جسے فیکٹری کا نظام کہا جاتا ہے جس میں مزدوروں کے تقسیم کار اور خصوصی صلاحیتوں کے استعمال اور نقل وحمل اور مواصلات کے نظام میں ترقی نے بہت بڑی مقدار میں اشیاء کے بنانے کے عمل کو ممکن بنایا۔

انگلینڈ میں صنعتی انقلاب کے اسباب:

صنعتی انقلاب سب سے پہلے انگلینڈ میں مندرجۂ ذیل اسباب کی وجہ سے رونما ہوا۔

(a) تجارتی انقلاب کے اثرات، تجارت اور مالیات میں انقلاب سرمایہ کار طبقہ نے لایا تھا وہ سرمایہ کار طبقہ جو مسلسل اپنی زائد دولت اور آمدنی کو کسی بھی جگہ سرمایہ کاری کرنے کے مواقع ڈھونڈتا تھا۔اس کے نتیجہ میں پیداوار کی ترقی کے لئے زیادہ سے زیادہ سرمایہ فراہم ہونے لگا۔

(b) سمندر پار نوآبادیات قائم کرنے کی دوڑ میں برطانیہ اگرچہ بعد میں داخل ہوا لیکن اس کو ایک مدت تک اس معاملہ میں بالادستی حاصل رہی۔برطانیہ نے دوسری یوروپی طاقتوں جیسے اسپین، پرتگال اور فرانس کو شکست دے دی۔اٹھارویں صدی کی شروعات میں برطانیہ کے نوآبادیات دنیا کے ایک چوتھائی حصہ میں تھے اور وہ دنیا کے براعظم افریقہ، امریکہ اور ایشیاء کی 25% آبادی پر حکمرانی کررہا تھا۔لہذا ان کالونیوں میں صنعتی مصنوعات کی مانگ تیزی سے بڑھ رہی تھی۔

(c) جیسے جیسے آبادی بڑھنے لگی مارکیٹ بھی بڑھنے لگے۔1600 میں انگلینڈ کی آبادی چار ملین تھی۔وہ بڑھ کر 1700 میں چھ ملین ہوگئی اور اٹھارویں صدی کے اختتام تک نو ملین ہوگئی۔

(d) مختلف کالونیوں سے خصوصاً ہندوستان سے دولت کا بہاؤ انگلینڈ کی طرف ہونے سے صنعتوں میں سرمایہ کاری کے لئے اچھا خاصا سرمایہ فراہم ہونے لگا۔

(e) دوسرے یوروپی ممالک کے مقابلہ میں برطانیہ زیادہ آزاد رہا۔وہاں کے سیاسی استحکام نے بھی صنعتی ترقی کے لئے اچھے خارجی حالات پیدا کئے۔

(f) انگلینڈ میں کوئلہ اور لوہے کے ذخائر کی بڑی تعداد میں موجودگی نے بھی صنعتی انقلاب کو آگے بڑھانے میں حصہ لیا۔1800 تک برطانیہ 10 ملین ٹن کوئلہ پیدا کرتا تھا گویا پوری دنیا کے کوئلہ کی پیداوار میں اس کا حصہ 90% تھا۔

(g) صنعتی انقلاب سے پہلے ہی برطانیہ زرعی پیداوار میں تیز ترقی درج کرچکا تھا۔میکانکی طریقوں سے زائد زمینیں کاشت کاری کے لئے استعمال ہونے لگیں۔مالدار نجی زمین داروں کی تحویل میں چھوٹے زمین داروں کی زمینوں کو شامل کیا گیا اور کھیتی کرنے کی نئی تکنیکیوں کے ذریعہ سے فصلوں کی پیداوار زیادہ کی جانے لگی۔مگر اس کے ساتھ ہی زرعی مزدوروں کی بے روزگاری بھی بڑھنے لگی۔مفلس و بے روزگار کسان دیہاتوں سے شہروں کی طرف منتقل ہونے لگے اور اس طرح اٹھارویں صدی کے وسط میں مختلف فیکٹریوں کے لئے افرادی قوت فراہم ہونے لگی۔

(h) برطانیہ کے پاس سارے ساحلوں پر اچھی بندرگاہیں موجود تھیں جن کے سبب سہولت کے ساتھ اندورنی اور بیرونی تجارت ہونے لگی۔

(i) انگلینڈ کا جغرافیائی محل وقوع براعظم سے ذرا دور ہے اس وجہ سے بیرونی حملوں سے وہ محفوظ تھا اور یہ بات بھی وہاں صنعتی انقلاب کے لئے سازگار رہی۔

(j) آخری بات برطانیہ جزیرہ کا معتدل موسم سوتی کپڑوں کے بنانے کے لئے بالکل سازگار واقع تھا

صنعتی انقلاب کے دوران اہم ایجادات:
Important inventions during Industiral Revolition

فیکٹری کا نظام: صنعتی انقلاب سے پہلے مصنوعات چھوٹے چھوٹے کارخانوں میں تیار کی جاتی تھیں یا مزدوروں کے گھروں میں بنائی جاتی تھیں، کمہار، پیہہ ساز، گاڑی ساز، سوت کاتنے والے اور جولاہے اپنی اپنی صلاحیتوں کو استعمال کرکے مختلف اشیاء بناتے تھے۔نئی ایجادات کی آمد سے ساری چیزیں مشینوں سے تیار کی جانے لگیں اور وہ مشینیں وقفہ وقفہ سے ماہر یا نیم ماہر لوگ چلاتے تھے۔فیکٹریاں ایسی جگہیں ہوگئیں جہاں اشیاء بڑی مقدار میں بنائی جانے لگیں۔

12th History 11a page
Saturday, May 01, 2021 4:53:38 PM

پارچہ بافی کی صنعتیں : Cotton industries

سب سے پہلے کارخانے پارچہ بافی کی صنعت کے بنائے گئے اور یہ ممکن اس وقت ہوا جب سوت کاتنے ، (دھاگا بننے کی مشین) جولاہے کی نال، پانی کے فریم اور کرامپٹن کے کھڑاؤں (Crompton's Mule) ایجاد ہوئے۔ جولاہے کی نال کو 1733 میں جان کے نے ایجاد کیا۔اس ایجاد سے پہلے دھاگا نال میں جولاہے کے ہاتھ میں ہوتا تھا اور وہ آہستہ سے گھما کر دوسرے دھاگوں کے ساتھ لمبان میں رکھا جاتا تھا جسے تانا بانا (Warp) کہا جاتا تھا۔ جولاہے کی اس نال کو مشینی طریقہ سے تیزی سے چلایا جانے لگا۔اس طرح کپڑے بننے کا عمل تیزی کے ساتھ ہونے لگا، پہلے جتنا کام ہوتا تھا اس سے دوہرا ہونے لگا۔1764 میں سوت کاتنے کی مشین کو جیمس ہارگریوس نے ایجاد کیا۔اس مشین سے ایک وقت میں آٹھ دھاگے بُن سکتے تھے جب کہ پرانے طریقہ سے ایک ہی دھاگا بُنا جاتا تھا۔آبی فریم کو 1769 میں رچرد وآرک رائٹ نے ترقی یافتہ بنایا اور اس کے ذریعہ ایک وقت میں 128 دھاگے بنے جانے لگے۔کرامپٹن کا کھڑاؤں آبی فریم اور سوت کاتنے کی مشین کا مجموعہ تھا اس کو سائیول کرامپٹن نے ایجاد کیا تھا۔اس سے دھاگا بُننے کے عمل پر اچھا کنٹرول رہتا تھا اور اس کے نتیجہ میں دھاگا بننے والے مختلف قسم کے سوت بن سکتے تھے۔

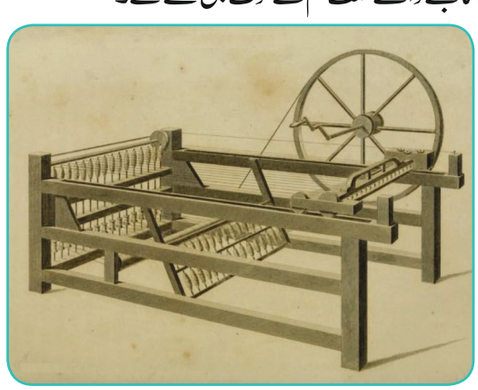

Spinning Jenny

1700 میں برطانیہ صرف 500 ٹن روئی (کپاس) درآمد کرتا تھا۔ دھاگا کاتنے اور بننے کے عمل میں نئی ترقیات اور پارچہ بافی میں فیکٹری کی مصنوعات میں اضافہ کی وجہ سے خام کپاس کی مانگ ڈرامائی انداز سے بڑھ گئی۔1860 سے ملک ہر سال 500000 ٹن کپاس درآمد کرنے لگا تھا۔انیسویں صدی کی شروعات میں برطانوی پارچہ بافی کی صنعت کا مرکز مانچسٹر عرفی نام Cottono Polis سے مشہور ہوا۔

لوہے کی صنعتیں : روایتی طریقہ (پرانے طریقہ) پر لوہے کو

لوہے کی کچ دھات سے پگھلا کر نکالا جاتا تھا۔اس کے لئے کوئلہ کی ایک بڑی مقدار صرف ہوتی تھی اور کوئلہ جلنے والی سوختہ لکڑی سے حاصل کیا جاتا تھا۔ جنگلات کی کٹائی کے سبب 1700ء تک کوئلہ کے ذرائع ختم ہو چکے تھے۔تقریباً 1709 میں برطانیہ نے جزوی طور پر اس کا حل اس طرح نکالا کہ ڈربی شائر کے ابراہام ڈربی ایک کوئلہ کی کان کا مالک تھا ۔اس نے دریافت کیا کہ نیم سوختہ کوئلے (سیاہ کوئلہ) (coke) کو لوہا پگھلانے کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے، کوئلہ کے نکالنے میں بڑی رکاوٹ یہ تھی کہ کوئلہ کی کان میں پانی موجود ہوتا تھا۔اس مشکل کے حل کے لئے 1712 میں تھامس نیوکامن نے ایک مشین ایجاد کیا اور اس مشین کے ذریعہ پمپ کر کے پانی کوئلہ کی کان سے نکال لیا جاتا تھا۔اسی پمپنگ مشین کو 1769 کے سال جیمس واٹ نے ترقی اور مزید بہتر بنایا اس نے ماتھیو بولٹن نامی ایک کاروباری کے ساتھ شرکت کر کے 500 سے زیادہ بھاپ انجن تیار کئے اور ان انجنوں کو نئی فیکٹریوں میں بجلی کی سپلائی کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔بجلی کی طاقت سے چلنے والی مشینوں کے ذریعہ بڑے پیمانہ پر فیکٹری نظام پھیلا۔



Newcomen Engine lifting coal from mines

سیاہ کوئلہ (Coke) کے جلنے پر دھواں نہیں ہوتا اور اس سے جو گرمی پیدا ہوتی ہے وہ سوختہ کوئلہ (Charcoal) سے زیادہ ہوتی ہے ۔اسی وجہ سے لوہے کے صنعتی کارخانے کوئلہ کی کانوں کے قریب قائم ہونے لگے۔ تیزی سے لوہے کی پیداوار کے سبب بہت سی گھریلو اشیاء جیسے چمچے اور کڑھائیاں لوہے سے بنائی جانے لگیں یہاں تک کہ فیکٹریاں بھی مضبوط لوہے کی کڑیوں سے تعمیر ہونے لگیں۔

بڑی بڑی اشیاء کی تیاری میں لوہے کی بے پناہ استعمال نے فرانسیسیوں کے ہاتھوں 324 میٹر اونچے ایفل ٹاور کو پیرس میں تعمیر کرایا۔

12th History 11a page
Saturday, May 01, 2021 4:53:40 PM

بھاپ کے انجن: Steam eufines بھاپ شے چلنے والی کشتی کی ایجاد کے بعد جب اس میں پیش رفت ہوئی تو بھاپ انجن کو سواریوں کے لئے ایک متحرک ذریعہ قرار دے کر استعمال کیا جانے لگا۔ 1802 میں کلائڈ نہر کے آبنائے پر ایک بھاپ کی کشتی چلائی گئی۔ 1804 میں سب سے پہلی (1830 میں سب سے بھاپ انجمن سے چلنے والی ریل بنائی گئی) مسافروں کی ٹرین لیورپول سے مانچسٹر تک چلائی گئی ''دی راکٹ'' نامی جارج اسٹیفن کی انجن فی گھنٹہ 30 میل سے زیادہ رفتار سے چلتی تھی جو اس وقت بہت ہی حیرت انگیز واقعہ تھا۔

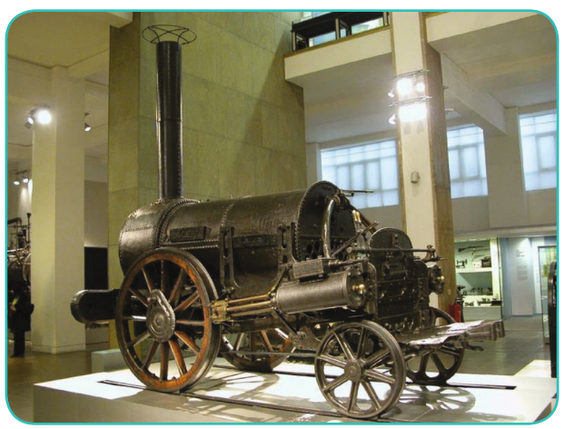

Steam Engine - The Rocket

1807ء پیں رابرٹ فلٹان نامی ایک امریکی شخص نے پہلا کامیاب تجربہ کرتے ہوئے بھاپ کی کشتی بنایا۔ اپریل 1838 میں دی سائرس اور گریٹ ویسٹرن نامی بھاپ کے جہازوں نے بحراوقیانوس کو پار کیا۔ اسمبر کنگ ڈم برونل ایک انگریز انجینئر تھا اس نے 1843 میں سب سے پہلا مکمل لوہے کا بنا ہوا جہاز تیار کیا۔ اس میں دھکیلنے والے اسکرو تھے۔ اس جہاز کو SS گریٹ برطانیہ کہا جاتا تھا۔ ابتداء میں اسکرو کی جگہ پہیوں کے ڈنڈے استعمال ہوتے تھے۔

سڑکیں: (Roads) مصنوعات کے زیادہ ہوجانے کے بعد اچھی سڑکوں کا ہونا ضروری ہوگیا۔ لیکن سڑکیں اچھے معیار کی نہیں ہوتی تھیں اور سفر طویل اور پر مشقت ہوتا تھا۔ بڑے صنعت کاروں کے دباؤ کے نتیجہ میں سڑکوں کی دیکھ بھال روک چرخوں (turnpikes) کے ذریعے ہوتی تھی اور وہاں لوگوں سے محصول وصول کر کے سڑکوں کا بندوبست کیا جاتا تھا۔ جان لوڈان Mc آدم نے سڑکوں کی تعمیر کا ایک موثر اور کفایت شعاری والا طریقہ ایجاد کیا۔

پکی سڑک بنانا (Maeadamisation) ٹوٹے ہوئے پتھر اور گرم تارکول کے مضبوط تہوں سے سڑک بچھانے کو کہا جاتا ہے۔



جان میک آڈم

1835 میں پہلا برقی ٹیلی گراف وجود میں آیا۔ سولہ سال کے بعد دنیا میں سب سے پہلے سمندر کی تہہ میں تار انگلینڈ اور فرانس کے درمیان بچھائی گئی۔ بڑی بڑی چمنیوں کے ساتھ بڑی فیکٹری Lanehshire کے مانچسٹر اور اسکاٹ لینڈ کے گلاسگو کے آس پاس وسیع زمین کو گھیری ہوئی تھی۔ 1750 میں انگلینڈ میں دو بڑے شہر تھے جہاں 50000 سے زیادہ لوگوں کی آبادی تھی اور وہ دو بڑے شہر لندن اور ایڈن برگ تھے۔ 1851 کے آنے تک اس رقبہ کے شہر تعداد میں اضافہ پا کر 29 ہوگئے۔

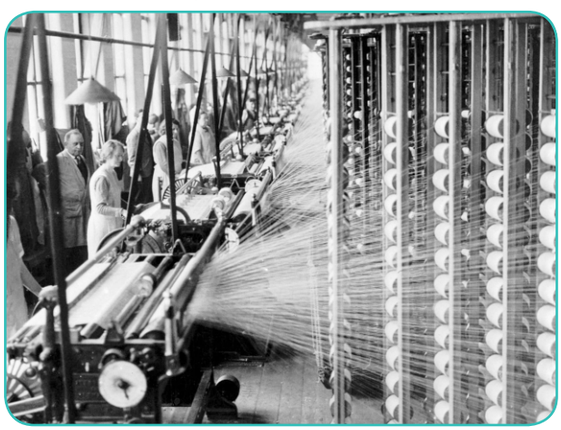

صنعتی مانچسٹر

صنعتی انقلاب کا دوسرا مرحلہ : جرمنی اور USA

دوسرے صنعتی انقلاب کی نمایاں خصوصیت یہ رہی کہ وہ انقلاب ماہرین طبعیات اور ماہرین کیمیا کے تجربہ خانوں سے زیادہ ظاہر ہوا۔ انفرادی موجدین کی ایجادات اس کے مقابلہ میں کم رہیں۔ دوسرے صنعتی انقلاب کی ایک اور اہم خصوصیت یہ رہی کہ خودکار مشنریوں، بڑی تعداد میں مصنوعات کی تیاری اور اشیاء کی تیاری کے سلسلے میں مزدوروں کے کام کے تقسیم کی ابتدا ہوئی۔

پورے اٹھارویں صدی میں مغربی یوروپ میں مستقل طور سے صنعتی ترقیات اور تجارتی پیش قدمیاں جاری رہیں۔ اسے نمونہ بناتے ہوئے بینکنگ اور اندرونی مواصلات کے ذرائع میں ترقی ہوئی۔ جیسے اچھی پکی سڑکیں بنائی گئیں، نہریں کھودی گئیں، فرانس اور پروشیا میں فیکٹریاں حکومت کی سرپرستی میں چلتی تھیں۔ lecreusot میں شیشہ

12th History 11a page
Saturday, May 01, 2021 4:53:41 PM

سازی اور کتان سے بنے استر کے باریک پیش کئے تھے اس کے چند سال بعد تھامس آلوا ایڈیسن کپڑوں کی صنعت بہت اہم ہے۔ یورپ کے براعظم میں نپولین کی طرف سے کی گئی جنگوں نے تجارت اور صنعت کی ترقی کو متعین کر دیا۔ امن کے قیام کے بعد انگلینڈ کی بنی ہوئی مشین آزادی کے ساتھ فرانس اور جرمنی میں متعارف ہوگئیں۔ تیس سالوں کے اندر نپولین کو زوال آیا پورے مغربی یوروپ میں بھاپ کا استعمال تیزی کے ساتھ ہونے لگا تھا۔ 1847ء تک فرانس کے شہروں جیسے پیرس، لیانس، مارسیلاس، بورڈیگس اور toulouse میں بڑی بڑی فیکٹریاں قائم ہوگئی تھیں۔ انگریز سائنس دان میکائیل فراڈے نے بجلی کی دریافت و ایجاد کے سلسلہ میں خیالات نے اپنے گھر کے لئے ایک برقی بلب بنایا تھا۔ اس کے نتیجہ میں 1870ء میں برقی جنریٹرس بنائے گئے۔ اس کے بعد ہی عوام کے استعمال کے لئے بجلی کی تیاری ممکن ہوئی۔

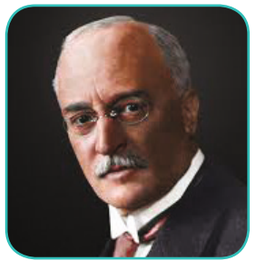
Rudolf Diesel

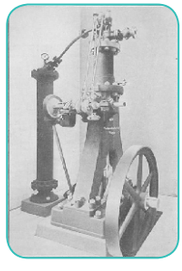
Diesel Engine

جرمنی میں پروشیا کی قیادت میں صنعتی پیداوار میں برطانوی تکنیکوں کو استعمال کیا گیا۔ ریاستوں کی انجمن کے طور پر zollverein نامی ایک آزاد تجارت ایک مشترک پالیسی کے تحت پروشیا نے بنائی۔ اس کے نتیجہ میں محصول نامہ کی دیوار کو ہٹایا گیا۔ 1871 میں جرمنی کے اتحاد نے صنعتی انقلاب کو تیز تر کر دیا۔ بجلی کی ایجاد اور استعمال، اس کے ساتھ ہی روڈولف انجن کی بنائی گئی۔ ڈیزل انجن نے جرمنیوں کو پورے یوروپ میں موٹر کار صنعت میں استاد بنا دیا۔ ڈیملر اور بنز جرمنی کی مشہور برانڈڈ موٹر کار صنعتی کمپنیاں ہوگئیں جو پوری دنیا میں معروف ہیں۔ جرمنی نے لوہے اور اسٹیل کی صنعت میں پوری دنیا میں اپنا سکہ جمایا۔ جرمنی نے زراعت میں کیمیائی اشیاء کا استعمال شروع کیا۔ پارچہ بافی کی صنعت میں رنگ سازی اور الکٹرانک اشیاء بنانے کی صنعت کی شروعات کی۔


ورنروان سائمن

انیسویں صدی کے اختتام تک جرمنی سب سے بڑا صنعتی ملک بن کر ابھرا۔ اس نے صنعتی انقلاب کے گھر برطانیہ کو بھی پیچھے چھوڑ دیا اور ترقی میں اس سے سبقت لے گیا اور خود صنعتی ترقی میں USA کا مدمقابل بن گیا۔ الکٹرک اشیاء کی تیاری میں جرمن کمپنیاں جیسے سائمنس کی شاخیں دوسرے ملکوں میں چمکنے لگیں۔ کیمیائی اشیاء جیسے پوٹاشیم نمک، رنگ ساز مادے، دوائی مصنوعات اور مصنوعی رنگ سازی میں جرمنی سب سے فائق رہا۔ Bayer اور Hoechst جیسی کمپنیوں نے جرمنی کی کیمیائی صنعت کی قیادت کی۔

USA کا صنعتی انقلاب:

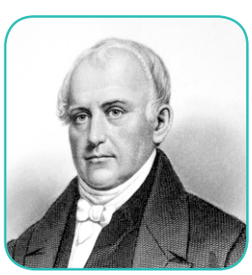
سیمول سلیٹر

انیسویں صدی کی ابتدا تک USA زیادہ تر ایک زرعی ملک ہی رہا ہے۔ وہاں نو آبادیات (Clonies) کے زیادہ قائم ہونے سے آبادی میں اضافہ ہوا۔ ایک انگریز شہری سیمول سلیٹر نامی شخص مل چلانے کا اچھا خاصا تجربہ رکھتا تھا۔ اس نے Rhode جزیرے کے ایک صنعت کار موسس براؤن کو اپنے خدمات کی پیشکش کی۔ اس صنعت کار نے اس سے پہلے مل چلانے کی ایک ناکام کوشش کی تھی۔ براؤن نے اس کی پیش کش کو منظور کر لیا۔ انجام کار 1793 میں وہ مل چالو ہوگئی اور وہ امریکہ کی سب سے پہلی آبی طاقت سے چلنے والی سوت بُننے والی ٹکسٹائل مل رہی۔ 1800 تک سلیٹر کے مل کی نقل دوسرے کاروباریوں نے اتارنا شروع کر دیا تھا۔ USA کا صدر اینڈرلو جیکسن نے سلیٹر کو ''امریکی صنعتی انقلاب کا باپ'' قرار دیا۔

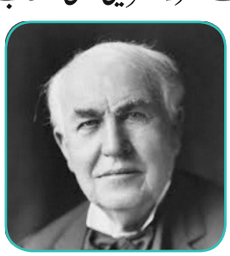
تھامس آلوا ایڈیسن

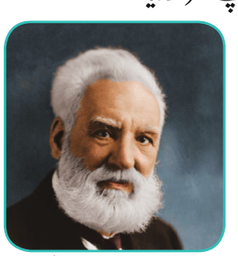
الیکسینڈر گراہم بل

12th History 11a page
Saturday, May 01, 2021 4:53:43 PM

خانہ جنگی سے پہلے ہی سمیول F.B. مورسے کی ایجاد ٹیلی گراف اور ایلیاس ہووے کی سلائی کی مشین کی ایجاد سامنے آ گئی تھی۔ خانہ جنگی کے بعد صنعت کاری بہت تیز رفتاری سے ہونے لگی۔ 1869 میں لوگوں کے سفر، خام اشیاء اور مصنوعات کے نقل وحمل کے لئے پہلی بین براعظمی ریلوے لائن First trans Continental rail (road) بچھائی گئی۔ 1879 میں تھامس آلوا ایڈیسن کی طرف سے بجلی کے بلب کی ایجاد اور 1876 میں الگزینڈر گراہم بیل کی جانب سے ٹیلی فون کی ایجاد نے ساری دنیا ہی کو تبدیل کر دیا۔

صنعتی انقلاب نے ریاست ہائے متحدہ امریکہ کو تیزی کے ساتھ دیہی سماج سے شہری سماج میں تبدیل کر دیا۔ کھیتوں میں کام کرنے والے جوان لوگ شہروں میں روزگاری کے مواقع دیکھ کر شہروں کی طرف منتقل ہونے لگے تھے۔

امریکہ میں حیرت انگیز طریقہ پر شہر کاری ہوئی اور ملکی پھیلاؤ ہوا۔ اس کے نتیجہ میں 1860 اور 1900 کے درمیان 14 ملین غیر ملکی لوگ امریکہ پہنچ گئے اور وہاں صنعتی کارخانوں کے لئے مزدور لوگ فراہم ہونے لگے۔

صنعتی انقلاب کے اثرات:
(Impact of Industrial Revolition)

اگر نشاۃ ثانیہ نے لوگوں کی طرز زندگی کو بدلا تو صنعتی انقلاب نے زرعی زمانہ کے طریقوں کو بدل ڈالا۔ صنعتوں کو میکانکی بنا دینے کے نتیجہ میں بڑے پیمانہ پر مصنوعات کی پیداوار ہوئی۔ لہذا اس کے بعد دولت کی ریل پیل ہوئی مگر یہ نئی دولت صرف اس چھوٹے سے طبقہ کے ہاتھوں ہی میں پہنچی جو ان صنعتوں کے مالک تھے۔

- صنعتی انقلاب نے پیداوار کی مشکلات کو حل کیا مگر اس نئی دولت کی تقسیم کے مسائل کو حل نہیں کیا۔
- مشینی مصنوعات نے دست کاروں کی دست کاری کا خاتمہ کر دیا اور اس کے نتیجہ میں لاکھوں دست کار اور جولاہے بے روزگار ہو گئے۔
- صنعتی انقلاب کے پہلے مرحلہ میں مشینوں کے تعارف نے قابل ہنرمند لوگوں کو روزگاری سے محروم کر دیا اور سستے مزدور خواتین اور بچوں کو کام میں لگایا۔ اس کے علاوہ بہت سی فیکٹریاں اور معدنی کان خطرناک اور صحت کے لئے نقصان دہ ہو گئے۔
- صنعتی انقلاب کا ایک اہم نتیجہ جو سامنے آیا وہ یہ تھا کہ دو نئے طبقے وجود میں آئے۔ ایک صنعتی متوسط طبقہ دوسرے، ادنیٰ طبقہ۔ اس صنعتی طبقہ کے لئے بہت سے حکومتی مداخلتوں کا سامنا ہوتا تھا۔ وہ اس بات پر زور دیتے تھے کہ آزاد کاروبار ایک مضبوط اقتصادی ترقی کے لئے نہایت ضروری ہے۔
- صنعتی مزدوروں کا نیا طبقہ سادگی سے تکلیف نہیں اٹھاتا تھا۔ نپولین کی جنگوں کے اختتام کے بعد احتجاجات کی ایک مضبوط لہر چلی، اور وہ احتجاجات مختلف مرحلوں میں ہوئے۔ مشینوں کی توڑ پھوڑ، عوامی مظاہروں اور تجارتی انجمنوں کی تشکیل کے ذریعہ وہ احتجاجات سامنے آئے۔

پیٹر لو قتل عام : 1819ء کے سال میں جو کہ صنعتی الجھنوں اور مہنگی غذائی اشیاء کا سال تھا، اس میں ایک بنیاد پرست لیڈر ہنری ہنٹ نے ایک بڑا مظاہرہ کرایا۔ تقریباً 60000 لوگوں نے اس میں شرکت کی اس مظاہرے میں بڑی تعداد میں خواتین اور بچے بھی تھے۔ اس میں کسی نے بھی ہتھیار نہیں اٹھایا اور وہ مظاہرہ پُر امن رہا۔ مجسٹریت اس مجمع کی تعداد اور موڈ سے چونک گئے۔ انہوں نے مانچسٹر کے گھوڑ سوار فوج کو مجمع پر حملہ کا حکم دے دیا۔ 700 سے زیادہ لوگ زخمی ہوئے اور 17 مارے گئے۔ ہنٹ اور دوسرے بنیاد پرست لیڈروں کو گرفتار کر لیا گیا اور انہیں مجرم قرار دے کر سزا دی گئی۔

ٹول پڈل کا مقدمہ : Tolpuddle Prosecution برطانیہ کی ویگ حکومت مزدور طبقہ کی بے چینی سے خوف زدہ ہو گئی، 1834 میں چھ ٹول پڈل مزدوروں کو اس جرم میں قید کیا گیا کہ وہ دوسرے مزدوروں کو مجوزہ مزدوری کی کٹائی کے خلاف منظم کر رہے تھے۔ ان چھ مزدوروں کو مجرم قرار دے کر سات سالوں کے لئے آسٹریلیا کی جیل میں بند کر دیا گیا اور ان چھ نے دوسرے مزدوروں کی بھلائی کے لئے اپنی جان قربان کر دی۔

USA میں 1877 کے سال کا بڑا ریلوے ہڑتال : فیکٹریوں میں مزدوروں کے کام کرنے کی بری حالت، کام کے طویل اوقات، کم مزدوری، عورتوں اور بچوں کا استحصال یہ سب اسباب USA میں مزدوروں کی یونین کے قیام کا محرک بنے۔ خانہ جنگی کے بعد کے مزدوروں کے منظم اسٹرائک ہوئے اور ایک بڑا اسٹرائک 1877 کا عظیم ریلوے اسٹرائک تھا۔ ریلوے کی صنعت میں مزدوری کی کٹائی اور ایک طویل اقتصادی الجھن نے اسٹرائک کے لئے راہ ہموار کی۔ اس اسٹرائک کو پولیس چوکسوں، نیشنل گارڈز اور وفاقی فوج کے ذریعہ کچل دیا گیا۔

12th History 11a page
Saturday, May 01, 2021 4:53:44 PM

ہے مارکیٹ قتل عام: Hay Market Massacers چیکا گو کے ہے مارکٹ اسکوائر پر 4 مئی 1886 کو مزدوروں کا ایک بڑا احتجاج ہوا اور وہ احتجاج پُر امن طریقہ پر 8 گھنٹوں کے لئے ہوا اور اس کے نتیجہ میں کئی مزدور پولس کے ہاتھوں مارے گئے۔ ایک نامعلوم شخص نے پولیس پر ایک بم پھینکا اس کے بعد مجمع منتشر ہوا۔ بم کے پھٹنے اور گولیوں کے چلنے کے نتیجہ میں سات پولیس والوں کی موت واقع ہوئی اور کم از کم چار شہری ہلاک ہوگئے۔ سینکڑوں زخمی ہوگئے۔ ہے مارکیٹ کے واقعہ کو یادگار بنانے کی خاطر 1 مئی 1887 کو مزدوروں کا دن یا مئی ڈے بنادیا گیا اور وہ بین الاقوامی مزدوروں کا دن قرار دے دیا گیا۔

خلاصہ

- برطانیہ کے ظالمانہ ٹیکس کے اقدامات اور نو آبادکاروں کی مزاحمت نے امریکی جنگ آزادی کے لئے راہ ہموار کی۔ اس کو سمجھایا گیا ہے۔
- جنگ کا طریقۂ کار اور نتیجہ اور انقلاب کی خصوصیات کو پیش کیا گیا ہے۔
- کسانوں کی المناک حالت اور فرانسیسی حکومت کا دیوالیہ پن اور اس وقت کے دانشوروں کی جانب سے انقلابی نظریات سب مل کر 1789 میں فرانسیسی انقلاب کا سبب بنے۔
- قومی اسمبلی کی تشکیل اور اس کی طرف سے مردوں اور شہریوں کے حقوق کے اعلان کی وضاحت کی گئی ہے۔
- فرانسیسی بادشاہ کے قتل اور بادشاہت کی منسوخی اور قومی کنونشن کے کارناموں کو تفصیل سے سمجھایا گیا ہے۔
- فرانسیسی کنٹرول کے سینٹ ڈومنگو میں ہونے والے انقلاب کو نمونہ بناتے ہوئے دوسرے لاطینی امریکی ممالک جیسے وینی زولا، کولمبیا، میکسیکو اور برازیل میں ہونے والے انقلابات کو نمایاں کیا گیا ہے۔
- انگلینڈ میں ہونے والے صنعتی انقلاب کی نمایاں خصوصیات اور اسباب، مشینوں کی ایجادات اور بھاپ کی قوت سے روئی اور لوہے کی صنعتوں کی ترقی اور نقل وحمل اور مواصلاتی نظام میں ترقی کو سمجھایا گیا ہے۔
- مغربی یوروپ میں ہونے والے دوسرے صنعتی انقلاب خصوصاً جرمنی اور USA میں ہونے والے انقلاب کی وضاحت کی گئی ہے۔
- صنعتی انقلاب کے اثرات اور انگلینڈ اور امریکہ میں مزدور طبقہ کی تحریک پر ریاست (حکومت) کی طرف سے ہونے والے تشدد کو دکھایا گیا ہے۔

مشق

4NH7I

I۔ صحیح جواب منتخب کیجئے؛

1۔ وہ یوروپی لوگ جو سب سے پہلے شمالی امریکہ میں بسے

(a) پرتگالی (b) اسپین

(c) انگریز (d) دینش

2۔ نیو امسٹرڈم کو .....کا نام رکھا گیا۔

(a) واشنگٹن (b) نیویارک

(c) چیکا گو (d) امسٹرڈم

3۔ دعویٰ (A) انگلینڈ نے جہاز رانی کے قوانین پاس کئے۔

سبب (R) اس قانون میں یہ بات کہی گئی تھی کہ نو آبادیات کی پیداوار کو صرف برطانوی جہازوں میں برآمد کیا جائے گا۔

(a) A اور R دونوں صحیح ہیں، R، A کی وضاحت کرتا ہے۔

(b) A اور R دونوں صحیح ہیں مگر، R، A کی وضاحت نہیں کرتا ہے۔

(c) A صحیح ہے مگر R غلط ہے۔

(d) A غلط ہے مگر R صحیح ہے۔

4۔ دعویٰ (A) 1770 میں انگلینڈ نے سوائے چائے کے ساری اشیاء پر سے ٹیکسوں کو منسوخ کر دیا۔

سبب (R) اس لئے کہ برطانوی پارلیمنٹ کو نو آبادیات سے براہِ راست یا بالواسطہ ٹیکسوں کے وصول کرنے کا حق حاصل تھا۔

(a) A اور R دونوں صحیح ہیں، R، A کی وضاحت کرتا ہے۔

(b) A اور R دونوں صحیح ہیں، R، A کی وضاحت نہیں

12th History 11a page
Saturday, May 01, 2021 4:53:45 PM

کرتا ہے۔

(c) A صحیح ہے مگر R غلط ہے۔

(d) A غلط ہے مگر R صحیح ہے۔

5۔ بوسٹن چائے کی دعوت کا واقعہ .....سال میں پیش آیا تھا

(a) 1775 (b) 1773

(c) 1784 (d) 1799

6۔ دعویٰ (A) سارے نوآبادیات کے نمائندے سوائے جارجیا کے ناقابل برداشت قانون کی منسوخی کی مانگ کررہے تھے۔

سبب (R) اس کے فوراً بعد کانگریس نے برطانوی مصنوعات کے بائیکاٹ کا فیصلہ کیا۔

(a) A اور R دونوں صحیح ہیں، R ، A کی وضاحت کرتا ہے۔

(b) A اور R دونوں صحیح ہیں، R ، A کی وضاحت نہیں کرتا ہے۔

(c) A صحیح ہے مگر R غلط ہے۔

(d) A غلط ہے مگر R صحیح ہے۔

7۔ نیچے دیا گیا کون سا بیان صحیح ہے۔

بیان (1) 4 جولائی 1776 میں سارے تیرہ نوآبادیات نے برطانیہ سے آزاد ہونے کا اعلان کردیا۔

بیان (2) آزادی کا اعلان ضروری تھا۔ تھامسن جفرسن

(a) 1 (b) 2

(c) کوئی بھی نہیں (d) مذکورہ دونوں

8۔ امریکی جنگ آزادی میں برطانوی فوج کی قیادت ..... نے کی۔

(a) رچرڈ لی (b) جارج واشنگٹن

(c) ولیم ہووے (d) راکنگ ہام

9۔ نیچے دئے گئے کون سے بیانات صحیح ہیں؟

بیان (I): کسان فرانسیسی سماج کا مکمل حصہ تھے۔

بیان (II): فرانس میں کسان زرعی غلام ہوتے تھے

بیان (III): کسانوں کو ہفتہ کے بعض دنوں میں اپنے آقاؤں کے لئے بغیر معاوضہ کے کام کرنا پڑتا تھا۔

(a) I اور II (b) II اور III

(c) I اور III (d) سب صحیح ہیں

10۔ وہ منصب دار جس ٹینس کورٹ حلف کے احتجاج کی قیادت کی تھی .....تھا

(a) مرات (b) ڈانٹن

(c) لافائٹ (d) میرابے

11۔ دعویٰ (A) اٹھ کھڑا ہونے والا متوسط طبقہ چاہتا تھا کہ وہ سیاسی قوت حاصل کرے تاکہ وہ ایک اچھا اقتصادی مقام حاصل کرے

سبب (R) وہ چاہتا تھا کہ حکومت میں اس کی آواز سنی جائے۔

(a) A اور R دونوں صحیح ہیں، R ، A کی وضاحت کرتا ہے۔

(b) A اور R دونوں صحیح ہیں مگر، R ، A کی وضاحت نہیں کرتا ہے۔

(c) A صحیح ہے مگر R غلط ہے۔

(d) A غلط ہے مگر R صحیح ہے۔

12۔ نیچے دئے گئے کوڈ کے ذریعہ صحیح اور درست جوڑ لگائیے:

A۔ مانٹیس کیو	1۔ جیکوبینس
B۔ وولٹیر	2۔ انگریز فلسفی
C۔ دہشت کا دور	3۔ لوئیس XIV کا دور
D۔ جان لاکے	4۔ قوانین کی روح

(a) 1342 (b) 4312

(c) 4123 (d) 1432

13۔ باسٹائل کا ہنگامہ .....میں واقع ہوا

(a) 5 جون 1789 (b) 14 جولائی 1789

(c) 11 نومبر 1789 (d) 1 مئی 1789

14۔ فرانسیسی انقلاب کے دوران .....مردوں اور شہریوں کے حقوق کے اعلان سے غیر مطمئن تھی اس لئے کہ اس میں عورتوں کو شامل نہیں کیا گیا تھا۔

12th History 11a page
Saturday, May 01, 2021 4:53:46 PM

(a) اولمپی ڈی گوجس (b) میری اینٹونیٹے

(c) روگیٹ دی لیسلے (d) رابیس پیرے

15۔ لوئیس XIV کی دفتری رہائش .....تھی۔

(a) ورسائلس (b) ٹولون

(c) مارسائلس (d) ٹویلریس

16۔.....کوشروع میں سینٹ ڈومینگو کہا جاتا تھا

(a) میکسیکو (b) پناما

(c) ہیتی (d) ہوانا

17۔ میگیسیکو کے انقلاب کی قیادت .....نے کی۔

(a) سائمن بولیوار

(b) جوسے ماریا مورے لاس

(c) فرڈیناٹنڈ ڈی لیسیس

(d) میگوئل ہیڈالگو

18۔ ارجنٹینا کا آزاد کرانے والا .....تھا

(a) سین مارٹن (b) ڈام پیڈرو

(c) برنارڈو ہیگن (d) میرینا مورے لوس

19۔.....شہر کا عرفی نام Cottonopolis پڑ گیا تھا۔

(a) مانچسٹر (b) لانکاشیر

(c) لیورپول (d) گلاسگو

20۔ دئے گئے کوڈ کے ذریعہ صحیح جواب کو جوڑیئے:

A۔ میکائیل فراڈے	1۔ آرک رائٹ
B۔ ایلیاس ہووے	2۔ رابرٹ فلٹان
C۔ آبی فریم	3۔ بجلی
D۔ بھاپ کی کشتی	4۔ سلائی کی مشین

	A	B	C	D
(a)	1	3	4	2
(b)	1	4	2	3
(c)	3	4	1	2
(d)	3	4	2	1

II۔ مختصر ترین جوابات لکھئے:

1۔ شمالی امریکہ میں یوروپیوں کی آبادکاری سے مقامی آبادی پر کیا اثرات پڑے؟

2۔ بوسٹن چائے کی دعوت کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

3۔ امریکی انقلاب میں تھامس پین کے کیا دانشورانہ اقدامات تھے؟

4۔ سراٹوگا کی جنگ کی اہمیت ظاہر کیجئے۔

5۔ قدیم دو (ancien regime) کے تین ریاستوں (estates) کے بارے میں مباحثہ کیجئے۔

6۔ مردوں اور شہریوں کے حق کے اعلان کا خلاصہ نمایاں کیجئے۔

7۔ لاطینی امریکہ کی آزادی میں سائمن بولیوار کی خدمات کا خاکہ پیش کیجئے

8۔ صنعتی انقلاب کے اہم خدوخال کو اجاگر کیجئے؟

9۔ سموئل سلیٹر کو کیوں امریکی صنعتی انقلاب کا باپ کہا جاتا ہے؟

10۔ پیٹرلو قتلِ عام کا پس منظر کیا تھا؟

III۔ مختصر جوابات دیجئے۔

1۔ 1783 میں ہونے والے پیرس کے معاہدے کی اہم شرائط پر مباحثہ کیجئے۔

2۔ امریکی انقلاب کی نمایاں خدمات کا تجزیہ کیجئے۔

3۔ 1789 کے انقلاب کے بہت پہلے نظریات میں ایک انقلاب پیش آیا تھا۔ وضاحت کیجئے۔

4۔ ستمبر کے قتل عام کے اسباب کیا تھے؟

5۔ کن حالات میں جنوبی امریکہ کے برازیل میں پہلی مرتبہ دستوری حکومت بنی۔ نشان زد کیجئے۔

6۔ صنعتی انقلاب کے دوسرے مرحلہ میں جرمنی میں کیا پیش آیا؟

IV۔ تفصیلی جوابات لکھئے۔

1۔ امریکی جنگ آزادی کے اسباب، طریقۂ کار اور نتائج کے بارے میں مباحثہ پیش کیجئے۔

2۔ باسٹائل کے حملہ سے لے کر رابیس پیرے کے قتل تک۔ فرانسیسی انقلاب کے طریقۂ کار کا نقشہ کھینچئے۔

3۔ امریکی انقلاب اور فرانسیسی انقلاب نے ہیتی کے انقلاب کے لئے راہ ہموار کی۔ حقائق پیش کیجئے۔

12th History 11a page
Saturday, May 01, 2021 4:53:47 PM

4۔ صنعتی انقلاب سب سے پہلے انگلینڈ میں کیوں شروع ہوا؟ جدید سماج پر اس کے کیا اثرات ہوئے؟

V۔ کارروائی :

1۔ ''اگر امریکی انقلاب کامیاب نہ ہوتا تو کیا ہوا ہوتا'' اس عنوان پر مباحثہ کیجئے۔

2۔ طلبہ کو تین گروپوں میں اس طرح تقسیم کیا جائے کہ وہ قدیم دور حکومت کی تین ریاستوں کا رول پیش کریں اور مئی 1789 میں لوئیس XVI کی طرف سے منعقد کئے گئے اجلاس کا فرضی سیشن پیش کیجئے۔

3۔ مشینی اور فیکٹری نظام کے تعارف کے سیاق میں طلباء کو انگلینڈ کے دست کاری کے دور میں پیش کرتے ہوئے، ہندوستان میں انگریزوں کے نوآبادیاتی دور میں جو حالات پیش آئے ان سے خبردار کرنا۔

حوالہ جات

- William Doyle, *The Oxford History of the French Revolution*, Oxford University Press, 1989.
- Edward McNall Burns, *Western Civilizations,* Vols. 1 & 2, New York: W.W. Norton, eighth edition, 1973.
- Thomas H. Holloway, *A Companion to Latin American History,* Blackwell, 2011.
- Jeremy D. Popkin, *A Short History of the French Revolution,* Routledge, 2018.
- Chris Harman, *A People's History of the World,* Delhi: Orient Longman, 2007.
- Gordon S Wood, *The American Revolution: A History,* Modern Library, 2002.
- *Encyclopaedia Britannica*

فرہنگ الفاظ

adventurous	willing to undertake any task involving risks	مہم جوئی
transatlantic	across the Atlantic Ocean	بحراوقیانوس کے پار
Puritans	English Protestants in the 16th and 17th centuries who demanded the simplification of doctrine and worship	سولھویں اور سترھویں صدی کے انگریز پروٹسٹنٹ
extirpate	destroy completely	پورے طور پر تباہ کرنا
massacre	mass murder	قتل عام
byproduct	a product made during the manufacture of something else / a secondary product	ضمنی پیداوار
replica	an exact copy or model of something	کسی شئے کی ہو بہو نقل
status quo	the existing state of affair	قدیم صورت حال
bourgeoisie	the middle class / the capitalist class who own means of production and possess most of society's wealth	متوسط طبقہ

12th History 11a page
Saturday, May 01, 2021 4:53:49 PM

اکائی 12

یوروپ ہنگاموں کی زد میں
(Europe in Turmoil)

SRKI7

سیکھنے کے مقاصد

اس میں جانکاری حاصل کرنا

- سوشلسٹ خیالات کا عروج اور کمیونزم کے پیدائش
- انگلینڈ میں چارٹسٹ تحریک
- فرانس میں جولائی (1830) اور فروری (1848) کے انقلابات کی اہمیت۔
- اٹلی کے اتحاد میں مازینی، کیوراور گیریبلدی کا کردار۔
- جرمنی کے اتحاد کے لئے بسمارک کی 'بلڈ اینڈ آئرن پالیسی'۔
- 1873 تا 1896 کے اقتصادی بحران کا اثر جرمنی اور امریکہ میں

تعارف

انیسویں صدی میں یورپ فرانس کی پیش رفت سے متاثر تھا۔ آسٹریا، ہنگری کے چانسلر کلمنس وان میٹرنچ، جس نے آسٹریا، روس، پروشیا اور فرانس کی بادشاہتوں کے مابین 'مقدس اتحاد' تشکیل دیا تھا، جس نے یورپ میں جمہوری قوم پرست رجحانات کو دبانے کے لئے مشہور کیا تھا، ''جب فرانس چھینک دیتا ہے تو یورپ سردی کی لپیٹ میں آجاتا ہے۔'' فرانس ایک بار نہیں، بلکہ تین بار سن 1830,1789 اور 1848 میں چھینکا تھا جب فرانس میں انقلابات برپا ہوئے۔ سن 1789 کے فرانسیسی انقلاب نے اپنے مشہور نعرے 'آزادی، مساوات اور بھائی چارگی' کے ذریعہ اظہار خیال کرتے ہوئے لبرل ازم کے نظریہ کو جنم دیا۔ انقلابی دور کے دوران جاری انقلابی توانائیوں اور نظریات کو نپولین بونا پارٹ نے تباہ کر دیا۔ کچھ سالوں تک نپولین کا دور فتح کا کیریئر رہا۔ تاہم، چونکہ اس نے کبھی بھی انگریزوں سے سمندر کی کمان نہیں جیت لی، اس بیڑے کو 1805 میں انگریزوں کے ہاتھوں سخت شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ 1808 میں اسپین نپولین کے خلاف کھڑا ہوا اور پھر ویلنگٹن کے ماتحت ایک برطانوی فوج نے فرانسیسی فوج کو جزیرہ نما سے باہر نکال دیا۔ 1812 میں نپولین نے 600,000 جوانوں کی ایک بڑی فوج کے ساتھ روس پر حملہ کیا، لیکن فرانسیسی فوجوں کو پسپائی سے دوچار کر دیا گیا۔ نپولین نے (1814) کو تخت چھوڑ دیا اور ایلبا میں جلاوطنی اختیار کی۔ لیکن 1815 میں اقتدار پر قبضہ کرنے کی آخری کوشش میں وہ فرانس لوٹ گیا۔ بیلجیئم کے واٹرلو میں برطانوی، بلجین اور پروشیائیوں کی اتحادی افواج نے اسے شکست دی۔ بالآخر اسے سینٹ ہیلینا کے دور دراز جزیرے میں جلاوطن کر دیا گیا۔ 1821 میں اپنی موت تک مغربی اٹلانٹک کے اسی جزیرے میں وہ رہا۔

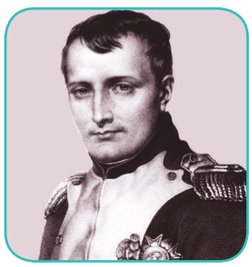

نپولین بونا پارٹ

نپولین کے زوال کے بعد تقریباً چالیس سال تک ایک غیر مستحکم امن قائم رہا۔ 1854 سے 1871 کے درمیان جنگوں کے پھوٹ پڑنے کے لئے دو عوامل نے راستہ تیار کیا۔ سب سے پہلے بادشاہت کی بحالی اور انقلاب کے دوران غیر منصفانہ مراعات ختم کر دی گئیں۔ سابقہ عہدے کو فراموش کر کے، سابقہ منصب دوبارہ حاصل کرنے والے، حکمرانوں نے تقریباً فوری طور پر ایک بار پھر مطلق طاقت کا ارادہ کیا۔ دوسرے وہ غیر معمولی حدود کا نظام تھا جو کانگریس آف ویانا (1815) میں سفارتکاروں کے ذریعہ کھینچی گئی قومیت کے اصول کو نظر انداز کرتے ہوئے حدود کا ناقابل عمل نظام تھا۔

12th History 12 um
Saturday, May 01, 2021 4:21:27 PM

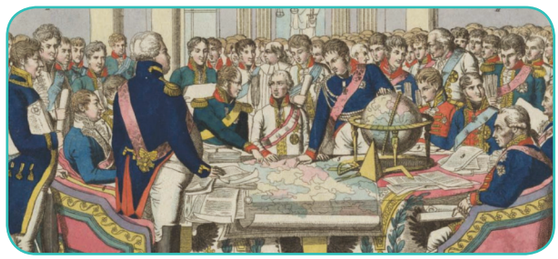

ویانا کی کانگریس (1815)

میٹرنچ کی قیادت میں رجعت پسند بادشاہت پسند قوموں نے یورپ کی مشورہ کے ذریعہ آمرانہ انداز میں کام کرنا شروع کردیا تھا۔ آزادی کی تحریکوں کا جبر تھا۔نیپلس(1820) اوراسپین(1822) میں مشہور بغاوتوں کو غیر ملکی فوجیوں کی مدد سے ،آسٹریا کو سابق اور فرانسیسیوں کے معاملے میں دبادیا گیا۔کسی بھی یوروپی ملک میں بہت کم آزادی تھی ۔اس کے باوجود ،امریکی اور فرانسیسی انقلابات نے جمہوریت اورسیاسی آزادی کے نظریات کوآزادخیال مفکرین کے ذریعہ جانا اورسراہا تھا۔ترقی پسند مفکرین اور آزاد خیال افراد جمہوریت کی خوبیوں پر یقین رکھتے تھے اور ان کے حصول کے لئے بھرپور کوشش کرتے تھے۔لیکن جمہوریت غربت یا طبقاتی کشمکش کے مسائل کا کوئی حل پیش نہیں کرتی۔انیسویں صدی میں یورپ ' سرمایہ داری اور سامراجیت اورقوم پرست اور بین الاقوامیت اور دولت اورغربت کا ایک عجیب وغریب مرکب' تھا۔

صنعتی انقلاب نے گھریلو نظام صنعت کوختم کیا اورمزدوروں کو فیکٹریوں کے قریب رہنے کی ضرورت محسوس کی۔ان کی رہائش کے لئے مکانات کی لمبی قطاریں تعمیر کی گئیں ۔اجرت انتہائی کم تھی۔ایک دن میں پندرہ یااس سے بھی زیادہ اٹھارہ گھنٹے کی مزدوری کے اوقات ہوتے تھے۔خواتین اور بچوں کو بڑی تعداد میں ملازمت حاصل تھی۔ فیکٹریوں میں سرمایہ داروں کے ایک چھوٹے سے طبقے کی ملکیت تھی، جس کا مرکزی مقصد بے لگام منافع تھا۔محنت کش طبقات ابتدا میں غیر منظّم تھےاورلہذا مکمل طور پر اپنے آجروں کے رحم وکرم پر۔ تاہم، بہت سے لوگوں نے جلد ہی یہ محسوس کرنا شروع کیا کہ تنظیم اوراتحاد کے بغیر،



12th History 12 um
Saturday, May 01, 2021 4:21:28 PM

مستقل بہتری ممکن نہیں ہے۔لہذا انہوں نے ٹریڈ یونینیں قائم کرنے کی جدوجہد کی۔ جب ٹریڈ یونینیں بنیں تو حکومت نے پہلے ان یونینیوں کو غیر قانونی قرار دے دیا۔ بہت سے فرنٹ لائن رہنما ،جیسا ہم نے پچھلے سبق میں دیکھا ہے،قید یا جلاوطن کر دیا گیا تھا۔تاہم، 1824 میں، مزدور یونینوں کو قانونی حیثیت دی گئی۔ٹریڈ یونینوں کے اضافے کے ساتھ ہی ،سرمایہ داری کے لئے ایک متبادل نظام کا تصور کیا گیا اور بہت سے لوگوں نے ریاست پر حملہ کرنے اور مزدور طبقے کے مفادات کے دفاع کے لئے سوشلزم کی تختی کی طرح استعمال کیا۔انگلینڈ میں چارٹسٹ تحریک میں شمولیت اختیار کرنے والا مزدور طبقہ اور اس کے بعد ایک سنگین چیلنج کا سامنا کرنا پڑا،جیسا کہ پیرس کمیونٹی نے فرانس میں کیا تھا،سرمایہ دارانہ حکم کے لئے اور سرمایہ داروں کی طرف سے مزدوروں کی جدوجہد کو کچلنے کے لئے سرمایہ دارانہ ریاست کے ساتھ ملی بھگت میں اپنائے گئے بے غیرتی اقدامات تھے۔اس کے بارے میں سبق میں روشنی ڈالی گئی۔

یورپ کی اہم آہنگی (concert of Europe):


Metternich

اہم یوروپی طاقتوں،آسٹریا،پُرشیا،روس اور برطانیہ کے ذریعہ قائم کیا گیا،بعد کے نپولین دور میں اس نے یوروپی نظم وضبط کے تحفظ اور طاقت کے توازن کے لئے کام کیا۔ سیاسی جمود کے بہانے کے تحت، یورپ کے concert کے زیر اہتمام بڑی طاقتوں نے نام نہاد میٹرنچ دور (1815-1848) کے دوران اندرونی بغاوت کا خطرہ رکھنے والی ریاستوں پر مداخلت کی اور اپنی اجتماعی مرضی کو مسلط کر دیا۔

اٹلی نپولین کے تحت تین سیاسی حصوں میں رہ گیا تھا۔اتحاد کی طرف اس قدم کو ویانا کی کانگریس نے 1815 میں تباہ کر دیا تھا۔آٹھ ریاستیں قائم کی گئیں اور پورا شمالی اٹلی جرمنی بولنے والے آسٹریا کے حوالے کر دیا گیا۔جرمنی کو اڑتیس متحدہ ریاستوں (Confederation) میں منظّم کیا گیا تھا،جس پر آسٹریا کی زیر صدارت ڈائیٹ حکومت تھی۔ لیکن قومیت کی وجہ سے اٹلی یا جرمنی میں کھوئی نہیں گئی۔اٹلی اور جرمنی دونوں متحد ہوئے اور نیشن اسٹیٹس کے طور پر ابھرے۔

12.1 سوشلسٹ خیالات کا عروج اور کمیونزم کا جنم


ایتین گبریل موریللی

جدید معنوں میں سوشلسٹ نظریات ماہرین معاشیات کے ذریعہ بیان ہوئے جو کھانے اور سامان کی پیداوار اور تقسیم کے بارے میں پوچھ تاچھ کر رہے تھے۔ایتین گبریل اخلاقی طور پر، بلند تصورات والا مفکر، نے اپنے کوڈ لانیچر (1755) میں نجی ملکیت کے ادارے کی مذمت کی اور معاشرے کی ایک اشتراکی تنظیم کی تجویز پیش کی۔وہ انیسویں صدی میں اجتماعی مفکرین کے مختلف مکاتب کا پیش خیمہ تھے جنھیں سوشلسٹ کے زمرے میں رکھا گیا ہے۔فرانس کے انقلابی دور کے ایک سیاسی احتجاج کرنے والے فرانکوئس بابوف نے کسانوں اور مزدوروں کی ضروریات کو پورا نہیں کیا،اور نجی املاک کے خاتمے اور زمین کی مشترکہ ملکیت کے حق میں دلیل پیش کی۔

یوٹوپیئن سوشلزم

یورپ میں ابتدائی سوشلسٹ انقلابی نہیں تھے۔انہوں نے کو آپریٹیو سوسائٹیوں کے لئے مثالی اسکیموں کی تجویز پیش کی،جس میں سب اپنے تفویض کردہ کاموں پر کام کریں گے اور اپنی مشترکہ کوششوں کے نتائج کو بانٹیں گے۔"یوٹوپیئن سوشلزم" کی اصطلاح کارل مارکس اور فریڈرک اینگلز نے پہلے سوشلسٹوں کے بیان کردہ نظریات کو بیان کرنے کے لئے استعمال کیا۔یوٹوپیائی سوشلسٹوں نے ماڈل کمیونٹیز کے قیام کی سفارش کی، جہاں پیداوار کے ذرائع اجتماعی طور پر سب کی ملکیت میں ہوں گے۔انہوں نے ایک سوشلسٹ سوسائٹی کے وژن (خیال) کو فروغ دیا،غربت یا بے روزگاری سے پاک۔ان کے اثر ورسوخ کے نتیجے میں یورپ اور امریکہ میں کئی ماڈل کمیون (سماجوں) کا قیام عمل میں آیا۔کلاڈ۔ہنری سینٹ سائمن،فرانسواس۔میری۔چارلس فوریئر اور رابرٹ اوون، یوٹوپین کے نامور سوشلسٹ تھے۔

12th History 12 um
Saturday, May 01, 2021 4:21:28 PM

کلاڈ ہنری سینٹ سائمن (1760-1825)

سینٹ سائمن ایک فرانسیسی امراء کی حکومت کا طرف دار تھا جس نے امریکی جنگ آزادی میں انگریز کے خلاف جنگ کی تھی۔ سائنس اور ترقی کے ایک مضبوط ماننے والا، اس نے عصری فرانسیسی معاشرے کی جاگیرداری کی لپیٹ میں رکھنے پر تنقید کی۔ سینٹ سائمن نے مشورہ دیا کہ سائنس دان معاشرتی نظام میں چرچ کے پادری کی جگہ لیں۔ انہوں نے اس خیال کا اظہار کیا کہ جائیداد کے مالک جو جو سیاسی اقتدار پر فائز ہیں وہ صرف علم کی پیشرفت کو مالی تعاون دے کر غیر منقولہ افراد کے خلاف اپنے آپ کو برقرار رکھنے کی امید کر سکتے ہیں۔ نئی عیسائیت نامی اپنی کتاب میں انہوں نے غریبوں کے لئے محبت و ہمدردی کے عیسائی اصول کو اپنانے کی وکالت کی۔



سینٹ سائمن

چارلس فوریر (1772-1837)



چارلس فوریر

فوریر ابتدائی یوٹوپیائی سوشلسٹ تھا۔ اس کا ماننا تھا کہ سماجی حالات ہی انسانی پریشانی کی بنیادی وجہ ہیں۔ اگر ہر ایک کے پاس بنیادی کم سے کم ضروریات ہوتیں تو سماجی اور اقتصادی عدم مساوات پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ فوریر انسانی فطرت کی بھلائی پر یقین رکھتے تھے اور "اصلی گناہ" کے رد عمل کو مسترد کرتے تھے۔ انہوں نے کسموس کے قانون کی حیثیت سے ہم آہنگی کو دیکھا اور کہا کہ فطرت کے لئے جو سچ ہے اسے معاشرے کے لئے بھی سچ ہونا چاہئے۔ انہوں نے ایک پرامن خود سے چلنے والی کو آپریٹیو سوسائٹی کا تصور کیا جس کو فلانسٹیرس کہا جاتا ہے۔ یہ ایک ایسی جماعت تھی جہاں منافع اور نقصان کی یکساں تقسیم ہوگی۔

رابرٹ اوون (1771-1858)

مانچسٹر کی فیکٹری مالکان میں رابرٹ اوون نامی ایک انسان دوست تھا۔ فیکٹری مزدوروں کی حالت سے حیران رہ کر، انہوں نے اپنی فیکٹریوں میں بہت ساری اصلاحات متعارف کروائیں اور مزدوروں کی حالت بہتر کی۔ انہوں نے اپنی صنعتوں میں 10 سال سے کم عمر بچوں کو ملازمت نہیں دی۔ بعد میں اس نے نجی املاک اور منافع پر تنقید کی۔ انہوں نے نئی کو آپریٹیو برادریوں کے قیام کی وکالت شروع کی جو صنعتی اور زرعی پیداوار کو یکجا کرے گی۔ اپنی کتاب سماج کے ایک نئے نظریہ (1818) میں، انہوں نے قومی تعلیم کے نظام، بے روزگاروں کے لئے عوامی کاموں اور ناقص قوانین میں اصلاح کی وکالت کی۔ ان کی کوششوں کی بدولت، برطانوی پارلیمنٹ نے 1819 میں فیکٹری ایکٹ منظور کیا۔ 1820 کے وسط تک اوون نے سماجی مساوات اور تعاون پر مبنی یوٹوپیئق سوشلزم کا ایک نظریہ تیار کیا تھا۔ ان کے دیگر اقدامات میں گرینڈ نیشنل انضمام شدہ تجارت یونین 1834 اور کو آپریٹیو کانگریس (1835-1831) کی تشکیل شامل ہے۔



رابرٹ اوون

ناقص قوانین : برطانیہ میں ناقص قوانین، جیسا کہ الزبتھین کے دور میں (98-1597) کو متفقہ طور پر، عمر رسیدہ، بیمار اور نوازئیدہ غریبوں کے لئے راحت فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ ورک ہاؤس میں مستحکم بے روزگاروں کے لئے کام کرتے ہیں۔

پیئر جوزف پروڈھون (1809-1865)



پروڈھون

پروڈھون ایک فرانسیسی انارکیسٹ تھا جس نے سوشلزم کی ترقی میں نمایاں کردار ادا کیا۔ ابتدائی یوٹوپیائی سوشلسٹوں کے برعکس جو متوسط طبقے سے تعلق رکھتا تھا کو آپریٹیو برادریوں سے متاثر ہو کر، وہ اور دیگر انتشار پسند ریاست کے مخالف تھے اور انقلاب پر یقین رکھتے تھے۔ ''جائیداد کیا ہے؟'' کے عنوان سے ان کے پرچے میں انہوں نے لکھا ہے کہ ''تمام جائیداد چوری شدہ ہے۔'' پروڈھون کا خیال ہے کہ سماجی تنظیم کے لئے مزدور کی بنیاد ہونی چاہئے اور یہ کہ حکومت کے تمام نظام ظلم و بربریت کا شکار تھے۔ وہ قومی ریاست کو خودمختار پنچایتوں کی فیڈریشنوں سے کرنا چاہتا تھا۔ 1848-49 میں، وہ قومی اسمبلی کے رکن تھے لیکن ان کے

12th History 12 um
Saturday, May 01, 2021 4:21:29 PM

تجربے سے مایوسی ہوئی۔1864 میں ، پرودھون کے کچھ پیروکاروں نے ساٹھ کا منشور جاری کیا۔اس منشور میں اعلان کیا گیا ہے کہ سن 1789 کے فرانسیسی انقلاب نے صرف سیاسی مساوات کا ارتکاب کیا، معاشی مساوات نہیں ۔وہ چاہتے تھے کہ محنت کش طبقے کی نمائندگی خود کریں ۔1863 کے انتخابات میں ،انہوں نے فرانس کے پارلیمانی انتخابات میں تین محنت کش طبقے کے امیدواروں کی ناکام سرپرستی کی۔ان کے خیالات ، (جس نے روس استعمار پسند مفکر مائیکل الیگزینڈر ووچ باکونن کو متاثر کیا)،نے ایک عام ہڑتال کے ذریعہ ریاست کا تختہ الٹنے اور اسے جمہوری طور پر چلنے والے کوآپریٹیو گروپوں سے تبدیل کرنے کی کوشش کی۔

طوائف الملوکی (Anrchism) : سماج کی تنظیم معاشرے کے خاتمے پر رضا کارانہ،کوآپریٹو بنیادوں پر زبردستی یا مجبوری کے بغیر یقین۔

لوئس جین جوزف چارلس بلانک (1811-1882)



لوئس بلانک

ایک با اثر فرانسیسی سوشلسٹ، لوئس بلانک،نے 1839 میں ، ریویو ڈو نامی ایک رسالہ شروع کیا ،جو جدید سماجی فکر کا جریدہ ہے۔ان کا سب سے اہم مضمون "مزدور کی تنظم" بالترتیب سن 1839 میں شائع ہوا۔اپنی تحریروں میں ،انہوں نے ریاستی مالی اعانت سے چلنے والی لیکن کارکنوں کے زیر کنٹرول "معاشرتی ورکشاپس" کی ایک اسکیم تجویز کی جو ہر ایک کے کام کی ضمانت دے گی اور آہستہ آہستہ سوشلسٹ معاشرے کی طرف لے جائے گی۔لوئس بلانک نے استدلال کیا کہ ریاستی طاقت کے بغیر سوشلزم حاصل نہیں کیا جاسکتا۔1848 میں، وہ فرانسیسی عارضی حکومت کا رکن بن گیا اور بے روزگاروں کے لئے ورکشاپ قائم کرنے اور اس کی ضرورت پڑنے والے سب کو روزگار فراہم کرنے میں کامیاب رہا۔

کارل مارکس اور سائنٹفک اشتراکیت

(karl Marc and scientific socialism)

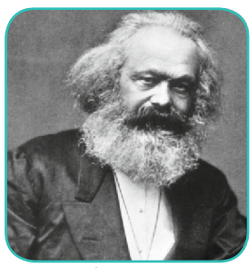

کارل مارکس



فریڈرک اینجل

کارل مارکس (1818-1883) اور فریڈرک اینجل (1820-1895) نے سوشلزم میں سب سے زیادہ گہری شراکت کی۔ آخر کار ان کے نظریات کو مارکسزم یا کمیونزم کے نام سے جانا جاتا ہے۔ انہوں نے سوشلزم سے متعلق اپنے نظریات کو سائنسی سوشلزم قرار دیا۔ 1848 کے انقلاب کے موقع پر مارکس اور اینجل نے کمیونسٹ کا منشور شائع کیا۔اس مشہور کام میں سب سے مشہور رونے کی آواز یہ ہے: " دنیا کے کارکنان ،(مزدور) متحد ہو جائیں ! آپ کو اپنی زنجیروں کے سوا کھونے کے لئے کچھ نہیں ہے۔"

مارکس کا خیال تھا کہ جس طرح سرمایہ داری نے جاگیرداری کی جگہ لی اسی طرح سوشلزم بالآخر سرمایہ داری کی جگہ لے لے گا۔مارکس نے اپنا نظریہ اس عقیدے پر استوار کیا ہے کہ خوشحال روزگار رکھنے والے طبقات اور ملازمت کرنے والے طبقے کے مابین معاشرتی نظام میں مفادات کا تصادم ہے۔تعلیم میں ترقی کرنے کے ساتھ، یہ عظیم ملازمت والے طبقاتی باشعور حکمران اقلیت کے ساتھ دشمنی میں زیادہ سے زیادہ فرم بنیں گے۔انہوں نے پیشن گوئی کی اور ایک طرح سے طبقے سے تعلق رکھنے والے مزدور اقتدار پر قبضہ کرلیں گے،اور ایک نئی سماجی ریاست کا افتتاح کریں گے۔

1867 میں مارکس نے داس کیپیٹل کی پہلا جلد شائع کیا، جو سرمایہ داری کا نقاد ہے۔اس کام میں،انہوں نے بورژوازی (سرمایہ دار طبقے) کے ذریعہ پرولٹاریٹ (مزدور طبقے) کے استحصال کو اجاگر کیا۔

بین الاقوامی ورکنگ میز ایسوسی ایشن، جو1864 میں قائم ہوئی تھی، ان کے خیالات سے متاثر تھی۔اس کا مقصد بین الاقوامی ورکنگ کلاس الائنس تشکیل دینا تھا۔مارکس نے اعتدال پسندوں کو بین الاقوامیت سے خارج کرنے کے لئے سخت محنت کی اور دیگر سوشلسٹ جیسے فرڈینینڈ لاسل اور بیکونین کی مذمت کی۔اس کے باوجود اس نے

12th History 12 um
Saturday, May 01, 2021 4:21:30 PM

بین الاقوامی کو مستحکم کرنے کی کوششوں کے باوجود 1876 میں اس میں کمی کردی۔تاہم یورپ میں بہت ساری سوشلسٹ جماعتیں ابھریں :1875 میں جرمنی کی سماجی جمہوری پارٹی،1879 میں بلجیم کی سوشلسٹ پارٹی، پیرس پنچایت،1871 اور 1905 میں سوشلسٹ پارٹی کا قیام۔ دوسری بین الاقوامی تنظیم کا آغاز پیرس میں 1889 میں ہوا تھا جس نے پہلی جنگ عظیم کے آغاز تک سوشلسٹ تحریک کو متاثر کیا تھا۔

انگلینڈ میں منشوریت :(Chartism in England)



منشوریت کی تحریک

انگلینڈ میں محنت کش طبقہ چارٹسٹ تحریک کے پیچھے کھڑا تھا۔چارٹسٹ تحریک کوئی فساد یا بغاوت نہیں تھی۔ یہ ایک منظّم تحریک تھی۔انگلینڈ میں 1830 کے فرانسیسی انقلاب کے اثرات عسکریت پسندوں کی مزدوری کے احتجاج کا آغاز تھا۔چارٹسٹ تحریک کو جنم دینے کے لئے مختلف تحریکوں کی جڑیں متحد ہوگئیں۔ چارٹسٹس نے اپنے خیالات کو غریب آدمی کے سرپرست، چارٹر،شمالی اسٹار اور چارٹسٹ سرکلر جیسے اخبارات کے ذریعہ پھیلایا۔اس کا اصلی مقالہ،شمالی اسٹار (جس کو 1837 میں قائم کیا گیا) ،نے جلد ہی وقت کی گردش کی برابری کردی۔شمالی اسٹار میں شائع ہونے والے مضامیں ہر صنعتی علاقے میں ورکشاپس اور سراؤں میں غیر پڑھے لکھوں کے لئے پڑھ کر سنایا جاتا تھا۔

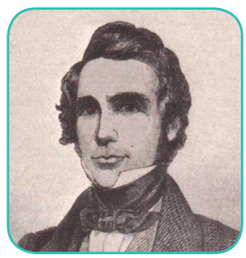

ولیم لوویٹ

1838-39 کے دوران ہونے والی اجتماعی میٹنگوں میں سیکڑوں ہزاروں کارکنان شریک ہوئے۔ پیپلز چارٹر، جولندن ورکنگ مینز ایسوسی ایشن کے ولیم لوویٹ نے تیار کیا ہے۔جس میں چھ اہم نکات کے بارے میں تفصیل سے بتایا گیا تھا۔ جو چارٹسٹ کے خیال میں انتخابی نظام میں اصلاحات لانے کے لئے ضروری ہیں،ان کو اجلاس میں پیش کیا گیا اور غور کیا گیا۔ چھ اہم نکات یہ تھے:

1. آفاقی ووٹ
2. دھمکیوں سے بچنے کے لئے ،بیلٹ پیپر کے ذریعہ ووٹ ڈالنا۔
3. امیدواروں کے لئے کوئی جائیداد کی اہلیت نہیں ہے۔
4. دارالعوام میں ہونے والے ممبروں کی تنخواہ، کیونکہ یہ غریب عوام کو عہدے کا انتخاب کرنے اور انتخابات لڑنے کے قابل بنائے گا۔
5. مساوی انتخابی اضلاع اور مساوی نمائندگی۔
6. سالانہ پارلیمنٹ

افواہوں سے گھبرائے ہوئے کہ وہاں ایک عوامی بغاوت ہوگی، حکومت نے صنعتی علاقوں میں فوج بھیجی۔1842 میں ،مزدوروں نے لنکاشائر میں کام کاج کیا اور فیکٹری سے فیکٹری تک مارچ کر کے کام روک دیا،اور اپنا کام بڑھایا اور تیز کیا۔1848 میں انقلابوں کی ایک لہر کے نتیجے میں،جس نے یورپ کو بہالے گیا،اس کے بعد فرانس میں اس سال فروری کے انقلاب کے بعد،کارکنوں کی ایک بڑی تعداد نے ایک بار پھر محاذ آرائی کے لئے تیاری کی۔ریاست نچلے متوسط طبقے کی پشت پناہی پر قائم تھی۔چارٹسٹ رہنماء بھی خالی ہوگئے، جب کنگٹن ،جنوبی لندن میں 50,000 کا مضبوط ہجوم ختم ہونا شروع ہوگیا۔اس دوران حکومت نے ان میں سے بیشتر کو گرفتار کرلیا اور آدھے لندن کو ایک مسلح کیمپ میں تبدیل کردیا۔

چارٹزم میں مختلف گرہوں کا مرکب شامل تھا جو مختلف نظریات رکھتے تھے اس کے رہنماؤں کو ان لوگوں کے درمیان تقسیم کیا گیا تھا جو موجودہ حکمرانوں پر فتح حاصل کرنے میں یقین رکھتے تھے،اور ان لوگوں کو جو اُن کا تختہ الٹنے پر یقین رکھتے تھے۔چارٹزم کے ذریعہ کامیاب نہیں ہوسکا،ان کا اہم مطالبہ جنہیں 1832 میں اصلاحات ایکٹ میں تسلیم نہیں کیا گیا، بعد میں 1867 اور 1884 کے پالیمانی ریفارم ایکٹ میں شامل کرلیا گیا۔

جولائی انقلاب (1830)

26 جولائی 1830 کو، بوربن کنگ چارلس دہم نے چیمبر آف ڈپٹیوں کو تحلیل کرنے کے لئے چار فرامین جاری کئے ، انتخابی قوانین میں ترمیم کرتے ہوئے،صحافیوں کی آزادی کو معطل کررہے تھے

12th History 12 um
Saturday, May 01, 2021 4:21:31 PM



جولی انقلاب



چارلس دہم

تا کہ تین چوتھائی ووٹرز اپنے ووٹ گنوا بیٹھیں ، چیمبر میں نئے انتخابات کا مطالبہ کیا جائے۔احتجاج کے طور پر ، پیرس کے عوام 1795 کے بعد پہلی بار سڑکوں پر نکلے۔شاہی قوتیں بغاوت پر قابو نہیں رکھ پائیں چارلس دوم کو مشورہ دیا گیا تھا کہ وہ جلا وطنی اختیار کریں اور ان کی جگہ، اورلینس کے ایک رشتہ دار ،لوئس فلپ کو ، جسے متوسط طبقے کی پشت پناہی حاصل تھی۔ہتھکنڈے فرانس میں کام کئے۔لیکن یورپ کے دوسرے حصوں میں بھی بے شمار خطرات اٹھے۔یہ انقلاب نیڈرلینڈ میں کامیاب رہا، جہاں بلجیم کو آزاد ریاست بنانے کے لئے الگ کر دیا گیا۔گریک ، جو ترک حکمرانوں سے آزادی کی جنگ لڑ رہے تھے، انہوں نے بڑی طاقتوں کی حمایت سے، 1832 میں آزادی حاصل کی۔لیکن روسی زار کے خلاف پولس کی بغاوت کو دبا دیا گیا۔

فروری انقلاب (1848)



فروری انقلاب



لوئیس فلپس

فرانسیسی بادشاہ، لوئس فلپ ، کو فروری ،1848 میں، جب پیرس میں ایک خود بخود بغاوت کا سامنا کرنا پڑا، اور اسے تخت چھوڑ کر بھاگنا پڑا۔عوام کو حریت کا مظاہرہ کرنے کے لئے فرانسیسی زبان میں ''ویو ڈی لا ریفارم'' کے نعرے لگانے والا ہجوم کے فوجی دستوں کی لائنوں میں داخل ہو کر محلات اور اسمبلی کے عمارتوں میں داخل ہو گیا۔حزب اختلاف نے فرانسیسی انقلابی شاعر لامارٹائن کی قیادت میں جلسہ کیا۔لوئس بلانک بھی اس میں شامل ہو گیا۔اپریل 1848 میں ہونے والے انتخابات میں، آفاقی انسانیت کی بنیاد پر حق رائے دہی پر، اعتدال پسند بڑی تعداد میں منتخب ہوئے تھے۔صرف چند سوشلسٹ منتخب ہوئے۔نو منتخب اسمبلی نے لوئس بلانک کے اقدام پر شروع کی گئی ورکشاپس کو سماجی نظم وضبط کے لئے خطرہ سمجھا تھا۔کارکنوں نے جوابی کارروائی کی اور حکومت پر دباؤ ڈالا۔24 اور 26 جون کے درمیان، ہزاروں افراد ہلاک اور گیارہ ہزار انقلابیوں کو جلا وطن یا قید کر دیا گیا۔اس دور کو جون کے خونی دن کے نام سے جانا جاتا تھا۔حلقہ اسمبلی نے ایک نیا آئین تیار کیا جس کی بنیاد پر انتخابات ہوئے تھے۔لوئس نپولین، نپولین بوناپارٹ کا بھتیجا، دسمبر 1848 میں صدر منتخب ہوا۔اس سے بہت پہلے، جنوری 1852 میں، اس نے ایک مشروط انعقاد کر کے اپنے آپ کو شہنشاہ کا تاج پہنایا۔ اس نے نپولین سوم کا لقب اختیار کیا۔

1848 میں قوم پرستی کے لئے ایک نمایاں فتح تھی۔یورپ کا ثالث اور قومیت کا دشمن میٹرنچ کو بھیس بدل کر ویانا چھوڑنا پڑا۔ہنگری اور بوہیمیا دونوں نے قومی آزادی کا دعویٰ کیا۔میلان نے آسٹریا کو بے دخل کر دیا۔وینس ایک آزاد جمہوریہ بن گیا۔سارڈینیا کے بادشاہ چارلس البرٹ نے آسٹریا کے خلاف جنگ کا اعلان کیا۔مطلقیت کچھ دیر کے لئے مردہ لگ رہی تھی۔لیکن ایسا نہیں تھا۔موسم گرما تک بادشاہوں نے انقلابیوں پر اپنے حملے شروع کر دئے تھے اور وہ برلن، ویانا اور میلان جیسے اہم مراکز میں جمہوری تحریکوں کو کچلنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ایک سال کے عرصے میں یورپ کے براعظم میں انسداد انقلاب فاتح رہا۔

12th History 12 um
Saturday, May 01, 2021 4:21:32 PM

جنوبی اور مشرقی یورپ میں قوم پرستی

یورپ کے وہ ممالک جنہوں نے پہلے قومی اتحاد حاصل کیا وہ فرانس، اسپین اور انگلینڈ تھے۔ اٹلی جس نے فن اور خطوط میں بھرپور حصہ لیا کیا تھا وہ اس سیاسی تبدیلی کا حصہ نہیں تھا۔ اٹلی کے شہر جیسے روم، فلورنس، وینس، نیپلس اور میلن چھوٹی ریاستوں کے دارالحکومت تھے۔ لہذا وہ طاقتور بادشاہوں کی شکار بن گئیں۔ اس کے علاوہ، نشاۃ ثانیہ کا دور فکری آزادی کا دور تھا اور یقینی طور پر سیاسی آزادی کا دور نہیں تھا۔ اٹلی کی چھوٹی سی ریاستیں، اگرچہ بہت سارے طریقوں سے روشن ہیں، زیادہ تر ظالموں کے زیر اقتدار تھیں، جیسے فلورنس میں میڈیکی، میلان میں ظالمانہ ویسونٹی اور وسطی اٹلی میں قیصر برجیا۔ جو اٹلی کا سچ تھا وہ جرمنی کا بھی تھا۔ مقدس رومن سلطنت صرف ایک نام کی سلطنت تھی۔ عملی طور پر، جرمنی میں چار سو میں سے تین علیحدہ ریاستیں تھیں۔ یہ ان کے بادشاہ ہی تھے جنہوں نے اس ملک کو جاگیردارانہ بدنظمی سے بچایا اور انہیں اچھے ملک بنایا۔ اٹلی اور جرمنی کے عروج کے لئے موزوں حالات تھے کیونکہ قومی ریاستوں نے صرف انیسویں صدی میں قوم پرستی کے پھیلاؤ کے ساتھ ہی ترقی کی۔

اٹلی کا اتحاد

نپولین کے وقت سے پہلے اٹلی چھوٹی ریاستوں اور چھوٹی چھوٹی شہزادیوں کے قبضہ میں تھا۔ اٹلی نپولین کے ماتحت تین سیاسی حصوں میں رہ گیا تھا۔ اتحاد کی طرف اس قدم کو ویانا کی کانگریس نے تباہ کر دیا۔ آٹھ ریاستیں قائم کی گئیں اور پورا شمالی اٹلی جرمنی بولنے والے آسٹریا کے حوالے کر دیا گیا۔ انیسویں صدی میں اٹلی "ایک درجن کے قریب بڑی ریاستوں اور چھوٹی چھوٹی ریاستوں سے بنا ہوا تھا۔" میٹرنچ نے اٹلی کو "محض جغرافیائی اظہار" کے طور پر بیان کیا۔ پیڈمونٹ۔ سارڈینیا کی سلطنت، جو فرانس کے شمال مغربی سرحد سے ملتی ہے۔، انہوں نے اٹلی کو متحد کرنے میں مرکزی کردار ادا کیا۔ اس

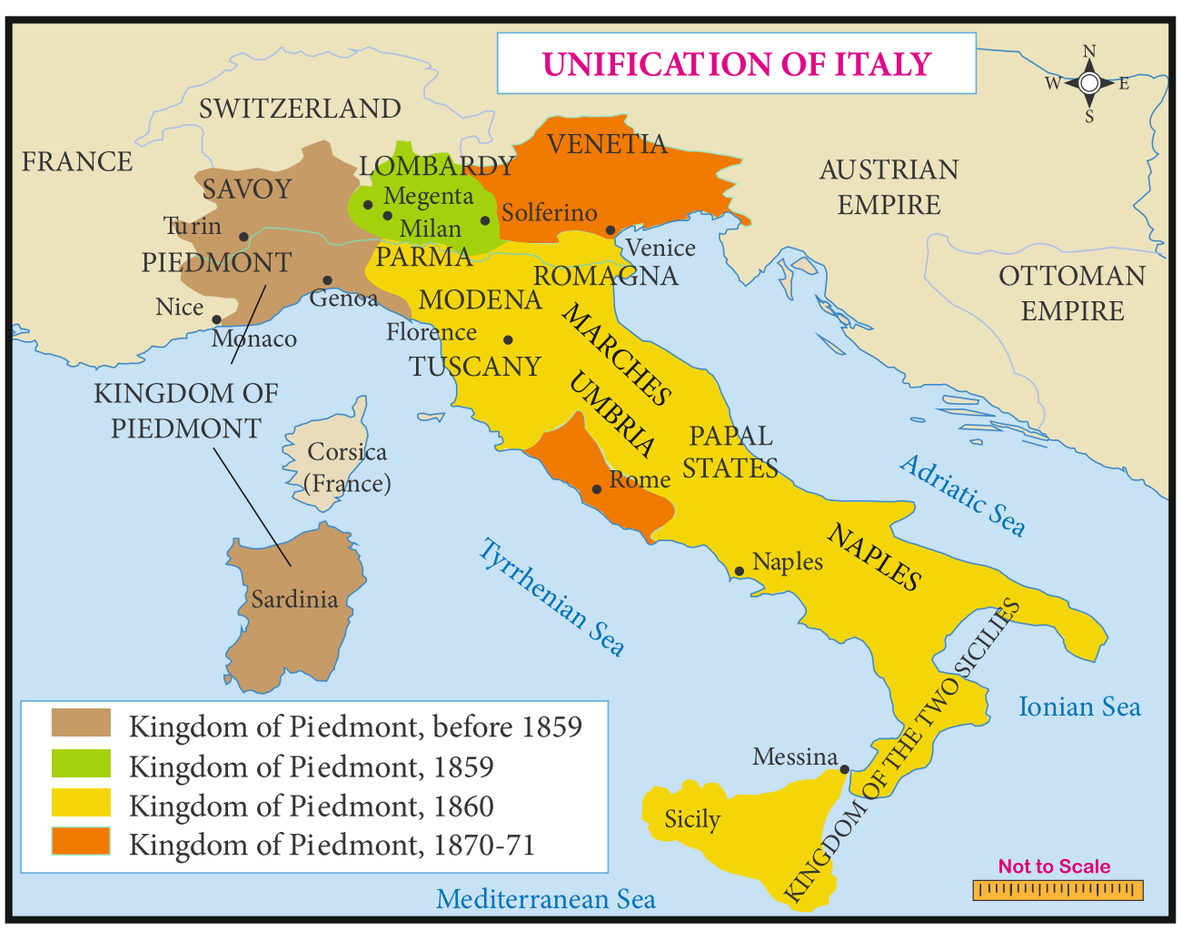

12th History 12 um
Saturday, May 01, 2021 4:21:33 PM

کے مشرقی لمبرڈی اور وینٹیا آسٹریا کی سلطنت کے ماتحت تھے۔ اس نے کچھ چھوٹی چھوٹی ریاستیں جیسے ٹسکنی، پیرما اور موڈینا کو بھی کنٹرول کیا پوپ اسٹیٹس وسط میں رومن کیتھولک چرچ کے کنٹرول میں تھے۔ جنوب میں دوسسلیوں یا نیپلس کی بادشاہی تھی اور سسلی بوربن خاندان کے ایک خاندان کے ماتحت تھی۔

نپولین حکمرانی نے پہلی بار اٹلی کو یکساں انتظامیہ کے ذریعہ اتحاد کا احساس فراہم کیا۔ جب اطالوی حکومت نے متعدد اطالوی حکومتوں میں ویانا کی کانگریس نے پرانے بادشاہوں کو بحال کیا تو اطالویوں کی قوم پرستی کی امنگیں مٹ گئیں ۔ 1820 کی دہائی میں لبرل اور حب الوطنی کے نظریات کی تائید کرتے ہوئے کاربونیری جیسے متعدد خفیہ سماجوں کی آمیزش ہوئی ۔ انہوں نے لبرل ازم اور قوم پرستی کے نظریات کو زندہ رکھا۔ نیپلس، پیڈمونٹ اور لمبارڈی میں بغاوتیں شروع ہوئیں ۔ تاہم، انہیں آسٹریا نے کچل دیا۔

فرانس میں 1830 کے انقلاب کے بعد، موڈینا، پیرما اور پاپل ریاستوں میں بھی اس طرح کی سرکشی شروع ہوگئی جسے دوبارہ آسٹریا نے کچل دیا۔ 1848 میں، فرانس میں فروری کے انقلاب کے بعد، لوگوں نے ایک پھر کئی اطالوی ریاستوں بشمول پیڈمونٹ سارڈینیہ، سسلی، پوپل اسٹیٹس، میلان اور لومبارڈی اور وینٹیا میں بغاوت کا آغاز کیا۔ اس کے نتیجے میں سسلی، پیڈومونٹ سارڈینیہ اور پوپل ریاستوں میں لبرل دستور سازی کی گئی۔ پیڈومونٹ، سارڈینیہ کے بادشاہ چارلس البرٹ نے، انقلاب کے زیر اثر، لومبارڈی اور وینٹیا پر حملہ کیا۔ تاہم، روسی فوجیوں کی مدد سے آسٹریا نے اسے شکست دی۔ چارلس البرٹ نے جنگ کے لئے خود پر الزام عائد کرتے ہوئے پیڈومونٹ سارڈینیہ کو آسٹریائی قبضے سے بچایا اور اپنے بیٹے وکٹر ایمانوویل II کے حق میں دستبردار ہوگیا۔ تاہم، پیڈومونٹ سارڈینیہ کی شکست اور اطالوی مختلف ادوار میں انقلاب کے دباؤ کے باوجود، لبرل اور قوم پرستی کے نظریات برقرار رہے۔

مازینی، کاؤنٹ کیمیلو دی کیور اور جیوسپی گیربلدی اٹلی کے اتحاد کے سلسلہ کی تین مرکزی شخصیات تھیں ۔ کیور کو دماغ، مزینی روح اور گیربلدی اطالوی اتحاد کی آہنی طاقت سمجھا جاتا تھا۔

مازینی (1805-1872)



مازینی

جیوسیپ مازینی نے اطالوی اتحاد کی بنیاد رکھی۔ جینیوا میں ایک اچھے خاندان میں پیدا ہوئے، انہوں نے قانون میں گریجویشن کیا۔ کم عمری ہی میں سیاست کی طرف راغب ہوئے، انہوں نے اطالوی قوم کی آزادی کی وکالت کی۔ اس نے کاربوناری کی بغاوت کی سرگرمیوں میں خود کو ملوث کیا جس کی وجہ سے اسے گرفتار کیا گیا تھا اس نے جلد ہی خفیہ سازشوں کا نظریہ ترک کر دیا اور بادشاہت کے خلاف کھلے عام پروپیگنڈے پر یقین کرنے لگا۔ اس کا خیال تھا کہ اٹلی ایک عظیم تہذیب ہے جو باقی دینا کو قائدانہ صلاحیت فراہم کرسکتی ہے۔ انہوں نے اٹلی کے نوجوان تحریک کا آغاز اٹلی کو جمہوری ملک بنانے کے مقصد سے 1831 میں کیا۔ انہیں 1848 میں اٹلی کے اتحاد کی خاطر کام کرنے پر جلاوطن ہونا پڑا، جب پورے شمالی اٹلی میں بغاوتیں ہورہی تھیں، مازینی روم واپس لوٹ گئیں ۔ پوپ کو بھگا دیا گیا اور تینوں کی کمیٹی کے تحت جمہوریہ کا اعلان کیا گیا، جس میں مازینی ایک ممبر تھا۔ لیکن 1848 کے انقلاب کی ناکامی کو فرانسیسیوں کی حمایت سے روم کو پوپ کے حوالہ کرنے کے بعد، مازینی نے پروپیگنڈا کر کے اور اگلے پروگرام کی تیاری کر کے اپنا کام جاری رکھا۔

کاونٹ کیور (1810-1861)



کاؤنٹ کیور

اطالوی قوم پرستی کے خیال سے متاثر افراد میں سے ایک کاؤنٹ کیور تھے۔ 1847 میں اس نے ایک اخبار شروع کیا۔ اطالوی اتحاد کی تحریک کو اخبار کے نام کے بعد آئی ٹل رسورگیمینٹو (IL Risorgimento) کے نام سے جانا جاتا ہے۔ رسورگیمینٹو (اطالوی روح کی تجدید) ایک

12th History 12 um
Saturday, May 01, 2021 4:21:34 PM

نظریاتی اورادبی تحریک تھی جس نے اطالوی عوام کے قومی شعور کو بیدار کر نے میں مدد فراہم کی۔ کیور دارڈینیا کا وزیر اعظم بننے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے اٹلی کے اتحاد میں ایک اہم کردار ادا کیا۔انہوں نے سارڈینیا کی قیادت میں اتحاد کو حاصل کرنے کے لئے سفارت کاری اور جنگ کا ایک مجموعہ استعمال کیا۔ کیور نے محسوس کیا کہ اطالوی اتحاد بین الاقوامی حمایت کے بغیر حاصل نہیں کیا جاسکتا۔آسٹریا کو لمبارڈی اور وینٹیا سے بے دخل کرنے کے لئے انہیں دیگر عظیم طاقتوں کے تعاون کی ضرورت تھی۔لہذا ،انہوں نے بین الاقوامی توجہ مبذول کروانے اور انگلینڈ اور فرانس کی حمایت حاصل کرنے کے لئے کریمین جنگ میں پیڈومونٹ سارڈینیا کو شامل کیا۔جولائی 1858 میں،اس نے فرانس کے نپولین سوم کے ساتھ معاہدہ کیا جس نے آسٹریا کے ساتھ تنازعہ میں پیڈومونٹ۔سارڈینیا کی حمایت کرنے کی پیش کش کی۔

آسٹریا کے ساتھ جنگ، 1859

اس کے بعد کیور نے آسٹریا کی سرحد کے قریب فوج متحرک کر کے آسٹریا کے ساتھ جنگ کو اکسایا۔جب آسٹریا نے فوجیوں کو ختم کر نے کا الٹی میٹم جاری کیا تو اس نے اس کی میعاد ختم ہونے کی اجازت دے دی۔اس کے نتیجہ میں آسٹریا نے اپریل 1859 میں پیڈومونٹ دارڈینیا پر حملہ کیا۔ پیڈومونٹ۔سارڈینیا اور فرانس کی مشترکہ فوجوں نے آسٹریا کی فوجوں کو شکست دی۔سولیرینو کی لڑائی میں انہوں نے بڑی کامیابی حاصل کی ۔ جنگ جاری رکھنے کے بجائے ،فرانس کے نپولین سوم نے آسٹریا کے شہنشاہ فرانسس جوزف کے ساتھ ولافرانکا میں 11 جولائی 1859 میں ایک معاہدہ کیا۔فرانسیسی انخلا پر کیور مایوس ہوگئے اور استعفیٰ دے دیا۔نومبر 1859 میں، پیڈومونٹ سارڈینیا اور آسٹریا نے زیورخ کا معاہدہ کیا۔آسٹریا نے لمبارڈی کو حوالہ کردیا لیکن وینیا پر اپنا کنٹرول برقرار رکھا۔

کیور 1860 میں دوبارہ وزیر اعظم کے عہدے پر فائز ہوئے۔ پیرما، ماڈینا اور ٹسکنی کو مجلس عوام کے ذریعہ پیڈومونٹ سارڈینیا کی بادشاہی کے ساتھ ملادیا گیا۔اسی طرح ،ساوائے اور نائس کو بھی مجلس عام کی بنیاد پر فرانس کے ساتھ جوڑ دیا گیا۔

گریبلڈی اور جنوبی اٹلی کی فتح

جیوسپی گیریبلدی (1807-1882) نے گوریلا جنگ کے ذریعہ اٹلی کے اتحاد میں کلیدی کردار ادا کیا۔ انہوں نے مزینی کے نوجوان اٹلی میں شمولیت اختیار کی اور ان کے نظریات سے متاثر ہوئے۔ پیڈومونٹ میں مزینی کی بغاوت میں حصہ لینے کے بعد، وہ جلاوطنی کے طور پر جنوبی امریکہ فرار ہوگیا۔اس نے وہاں


گیریبلدی

انقلابیوں کا مقصد اٹھایا اور ارجنٹائنا کے قبضے کے خلاف ریوگرانڈے اور یوروگے کے مقصد کے لئے جدوجہد کی۔لہذا،انہیں 'دو جہاں کا ہیرو' کہا جاتا تھا۔1843 میں،اس نے اطالوی لشکر کا آغاز کیا۔رضا کاروں کی اس قوت کو ریڈشرٹس کے نام سے جانا جاتا ہے۔

گیر بلدی نے اپنے بادشاہ کے خلاف بغاوت میں لوگوں کی شدید دعوت قبول کرلی۔وہ 1000 رضا کاروں کے ساتھ جینوا کی بندرگاہ سے سسلی روانہ ہوا۔سسلی کے ساحل پر کسی کا دھیان نہ لگنے پر اس نے اس کے رضا کاروں نے 20000 مضبوط نپولین (نیپلس) فو جیوں کو بغیر کسی جانی نقصان کے شکست دی۔اس کے بعد وہ نیپلس میں داخل ہوا اور مقامی لوگوں کی مدد سے شاہی دستوں کو شکست دی۔تاہم، کیور، جو گیر بلدی کے فاتح مارچ پر شکوہ کرتے ہیں، نے پیڈکسان فورس کو بھیج دیا تاکہ روم پر حملہ کرنے سے روکے۔ گیر بلدی نے اپنی فتح شاہ ویکٹر ایمانوئل دوم کے پاس جمع کروائی اور کیپریرا جزیرے میں اپنے گھر میں اپنی باقی زندگی گزارنے کے لئے پیچھے ہٹ گئے۔

سسلی ،اور نیپلس اور پاپل اسٹیٹس میں رائے شماریوں کا انعقاد پیڈومونٹ دارڈینیا کے ساتھ انضمام کا باعث بنا۔ جنگ کے اختتام پر، آسٹریا نے وینٹیا پر اپنا کنٹرول برقرار رکھا اور پوپ نے روم پر قبضہ کیا، باقی اٹلی پیڈومونٹ کے تحت متحد تھا۔مئی 1861 میں ،کنگ ویکٹر ایمانوئل دوم کو پارلیمنٹ نے اٹلی کے حکمران کے طور پر منایا۔1866 میں آسٹریا پارسی جنگ کے دوران،اٹلی خود کو پروشیا سے اتحاد کرلیا تھا اور اسے وینٹیا سے نوازا گیا تھا۔1871 میں فرانسیسی افواج کے انخلا کے بعد اٹلی نے فرانکو۔ پروشیا جنگ کا فائدہ اٹھانا اور روم کو انیکس کردیا۔اس طرح اطالوی اتحاد مکمل ہوگیا۔


شاہ وکٹار ایمانویل II

12th History 12 um
Saturday, May 01, 2021 4:21:35 PM

جرمنی کا اتحاد



جے جی فچٹے

ایک عام مشترک زبان اور بہت سی دیگر عام خصوصیات کے باوجود، جرمن عوام کی ایک بڑی تعداد میں ریاستوں میں بٹ جانا جاری ہے۔ جوہان وان ہیرڈ (1744-1803) اور فریڈرک یلیگل (1772-1829) جیسے دانشوروں نے اپنے ماضی کو سراہتے ہوئے جرمن قوم کے خیال کو فروغ دیا۔ ہیرڈر کا خیال تھا کہ تہذیب عام لوگوں، وولک (لوک) کی ثقافت کی پیداوار ہے اور اس نے ایک منفرد جرمن روح، وولکجیسٹ کے خیال کو فروغ دیا۔ جے جی فچٹے (1762-1814) نے جرمن قوم کو خطابات کا ایک سلسلہ دیا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ جرمن روح متعدد روحوں میں سے ایک نہیں بلکہ باقی روحوں سے برتر ہے۔ اس سے جرمنوں میں قوم پرستی کے نظریہ کو تحریک ملی اور اس کا فروغ ہوا۔

نپولین سے پہلے جرمنی میں تقریباً 360 فرماں روا شامل تھے۔ نپولین نے لاشعوری طور پر رائن کا ایک نظریہ اتحاد قائم کر کے جذبے کو ایک محرک عطا کیا۔ پہلی بار اس نے جرمنی کو اتحاد کا ایک احساس دیا۔ تاہم ویانا کی کانگریس، (جس نے اسے 39 ریاستوں پر مشتمل جرمن ممالک منسلکہ متحدہ میں تبدیل کر دیا)، نے اسے آسٹریا کے ماتحت کر دیا۔

فچٹے کے خطابات کے وقت آسٹریا پرشیا کے علاقوں پر قبضہ کر رہا تھا، جو جرمن ریاستوں کے ممالک منسلکہ متحدہ کا سب سے بڑا اور طاقتور تھا۔ اس نے ماضی کی شہرت کو حاصل کرنے کے لئے پروشیا میں روح کو جلا دیا۔ اس نے اپنی فوج کی تشکیل نو کر کے مستحکم کی۔ بھرتیاں قابلیت پر مبنی تھیں نہ کہ پرانے اشرافیہ کے موقف پر۔ لبرل ازم اور جدیدیت کا جوش پروسیا میں قوم پرستی کے ساتھ مل کر۔

1834 میں، پروشیا زولویرین (کسٹم یونین) کے قیام میں کامیاب رہی۔ 1840 کی دہائی تک اس میں آسٹریا کے کنٹرول میں شامل سوائے کرمنی کے بیشتر ریاستوں کو شامل کیا گیا اور جرمنی ریاستوں کو معاشی اتحاد فراہم کیا گیا۔ 1848 میں، عوامی دباؤ کے نتیجے میں منتخبہ قانون ساز اسمبلی کا آغاز ہوا۔ اسی سال میں فرینکفرٹ اسمبلی کا اجلاس ہوا۔ بیشتر منتخب اراکین لبرلز تھے جو یہ سمجھتے تھے کہ لبرل نیشنل جرمنی ریاست تشکیل دی جا سکتی ہے۔ وہ اس سوال پر تقسیم ہوئے تھے کہ جرمن قوم کی تشکیل کیا ہے۔ 'عظیم جرمنی' کا مطالبہ کرنے والے مندوبین کا خیال تھا کہ جرمن قوم میں ہنگری کے سوا آسٹریا سمیت زیادہ سے زیادہ جرمنوں کو شامل کرنا چاہئے اور آسٹریا کے شہنشاہ کو تاج کی پیش کش کی جانی چاہئے۔ کچھ مندوبین نے 'چھوٹے جرمنی' کے نظریہ کو آگے بڑھایا جس میں یہ استدلال کیا گیا تھا کہ آسٹریا کو جرمنی قوم سے خارج کر دیا جائے اور ولی عہد بادشاہ کو تاج پیش کیا جائے۔ بالآخر آسٹریا اسمبلی سے دستبردار ہو گیا۔ اسمبلی کے ذریعہ ایک آئین تشکیل دیا گیا اور چھوٹے جرمنی والوں نے پروشیا کے بادشاہ فریڈرک ولیم کو آئینی بادشاہت کی پیش کش کی۔ تاہم، متوخرالذکر نے اسے مسترد کر دیا کیونکہ وہ اسمبلی کے انقلابی تصور کو قبول نہیں کرنا چاہتے تھے جو انہیں ولی عہد پیش کرتے تھے۔



اوٹو وان بسمارک

چانسلر پروشیا نے اوٹو وان بسمارک نے جرمنی کی ریاستوں کو اپنی قیادت میں متحد کرنے کے مقصد سے اسے ایک طاقتور ریاست میں تبدیل کر دیا۔ انہوں نے اتحاد کو حاصل کرنے کے لئے ''خون اور لوہے'' (خون خرابے) کی پالیسی اپنائی۔ انہوں نے محسوس کیا کہ جرمنی کا اتحاد آسٹریا اور فرانس کے ساتھ مسلح تصادم کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ انہوں نے سفارتی اقدامات کے ذریعہ آسٹریا اور فرانس کے ساتھ تنازعات کو جنم دیا۔ بسمارک نے روس کے ساتھ مذاکرات کا آغاز کیا اور روس اور آسٹریا کے مابین تنازعہ کی صورت میں روسی غیر جانبداری کو یقینی بنایا۔ بسمارک کو جرمنی کے اتحاد کو حاصل کرنے کے لئے تین جنگیں لڑنی پڑیں۔

بسمارک نے ریمارکس دیئے: تقریروں اور بڑی تعداد کی قرار دادوں کے ذریعے ہی اس دور کے طاقتور مسائل حل نہیں ہو سکیں گے، بلکہ خون اور لوہے کے ذریعے حل ہوں۔

12th History 12 um
Saturday, May 01, 2021 4:21:35 PM

سلیس وگ ۔ ہولسٹین سوال

سلیس وگ اور ہولسٹن جرمنی کی ریاستیں تھیں جو ڈنمارک کے ماتحت تھے۔1863 میں ،ڈنمارک کے بادشاہ نے ان ڈیوک کی ریاستوں کو اپنی سلطنت میں ضم کردیا۔ بسمارک نے آسٹریا کو ڈنمارک کے خلاف مشترکہ کارروائی کی تجویز پیش کی ۔1864 میں ،روس اور آسٹریا کی مشترکہ فوج نے ڈنمارک کو شکست دی۔ ویانا کے معاہدے کے ذریعے، ڈنمارک نے دوسیوں کو پروشیا اور آسٹریا کے حوالے کردیا۔ اسکلیسو گاور ہالسٹائن کی قسمت پر اختلافات پیدا ہوئے۔ جہاں آسٹریا چاہتا تھا کہ وہ جرمن اتحاد کا حصہ بنیں، بسمارک ان کا الگ سے انتظام کرنا چاہتے تھے۔1865 میں گاسٹین کے کنونشن کے ذریعہ اس بات پر اتفاق کیا گیا کہ ہولسٹین آسٹریا کے زیر اقتدار اور اسکلسوگ پروشیا کے کنٹرول میں ہوگا۔ ہولسٹین کی ایک بڑی جرمن آبادی تھی اور وہ روس کے علاقے میں واقع تھا اور آسٹریا کو اس کا انتظام کرنا مشکل ہو رہا تھا۔ جب آسٹریا نے اس معاملے کو جرمن ممالک منسلکہ متحدہ کی ڈائٹ کے پاس بھیجنے کا فیصلہ کیا تو اس نے گیسٹن کے کنونشن کی خلاف ورزی کی۔ بسمارک نے پروشیائی فوجوں کو ہولسٹین پر قبضہ کرنے کا حکم دیا۔

1866 کی آسٹریا ۔ پرشیا کی جنگ



آسٹریا ۔ پرشیا کی جنگ

اپنی سفارت کاری سے بسمارک نے روس اور فرانس کی غیر جانبداری کو یقینی بنایا تھا۔ اسے پیڈومونٹ سارڈینیا کی حمایت بھی حاصل ہوئی جو آسٹریا کو وینیٹیا سے نکالنا چاہتا تھا۔ اس طرح اس بات کو یقینی بنایا کہ آسٹریا کو کسی بڑی طاقت کی حمایت حاصل نہیں ہوگی ،اس نے آسٹریا کو پرشیا پر حملہ کرنے پر مجبور کردیا۔ آسٹرو پرشین جنگ کو سات ہفتوں کی جنگ بھی کہا جاتا ہے۔ بوہیمیا میں سڈووا یا کونیگگریٹز کی لڑائی میں پروشیا نے اسٹریا کو شکست دی۔ جب کہ روس کی فوج آسٹریا میں مارچ کرکے ویانا پر قبضہ کرنا چاہتی تھی، بسمارک نے اس کی مخالفت کی۔ پراگ کے معاہدے کے ذریعے جنگ کا خاتمہ ہوا۔ آسٹریا جرمن ممالک منسلکہ متحدہ سے دستبردار ہوگیا۔ شمالی ریاستیں پروشیا کے تحت شمالی جرمن ممالک منسلکہ متحدہ کی تشکیل کی گئیں ۔ اگرچہ شکست کھائی ، لیکن اٹلی کو وینیشیا سے نوازا گیا کہ اس نے پروشیا کی حمایت کی۔ شمالی جرمن ممالک منسلکہ متحدہ میں دریائے مائن کے شمال میں 22 ریاستیں شامل ہیں۔ 1 جولائی 1867 کو ایک نیا آئین نافذ ہوا۔ بسمارک نے جنوبی ریاستوں کے خلاف فتح حاصل کرنے کی کوشش میں دوستانہ پالیسی پر عمل کیا۔

فرانکو ۔ پُرشین جنگ (1870 -1871)



فرانکو ۔ پُرشین جنگ

اس کے بعد بسمارک نے جنوبی جرمنی کی جنوبی ریاستوں کو متحد کرنے کے لئے روس اور فرانس کے درمیان پھوٹ پیدا کرنے پر توجہ دی۔ یہ موقع ہسپانوی تخت کی جانشینی کے معاملے پر آیا۔ اسپین میں ایک انقلاب کے بعد جس نے ملکہ اسابیلہ کو ملک سے بے دخل کردیا، اس تخت پر وشیا کے بادشاہ کے ایک رشتہ دار شہزادہ لیوپولڈ کو پیش کش کی گئی۔ فرانس اس معاملہ پر مشتعل تھا۔ جب شہزادہ لیوپولڈ نے اس پیش کش کو رد کردیا تو جنگ کا خطرہ ٹل گیا۔ بسمارک مایوس ہوا۔

تاہم، ایک نیا موقع پیدا ہوا جب گرامونٹ، فرانسیسی وزیر خارجہ نے Ems میں پروشیا کے بادشاہ سے ملاقات کی۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ پروشیا نے وعدہ کیا ہے کہ وہ مستقبل میں اسپین کے تخت کا دعویٰ نہیں کرے گا۔ پروشین بادشاہ نے بسمارک کو اس بحث کے بارے میں ایک ٹیلی گرام ام بھیجا۔ انہوں نے اس کی ترمیم اس انداز میں کی کہ فرانسیسیوں نے سوچا کہ ان کے سفیر کی توہین ہوئی ہے جبکہ پرسیوں کا خیال تھا کہ اس کے بادشاہ کی تذلیل ہوئی ہے ایمس Ems ٹیلی گرام نے فرینکو پروشین جنگ شروع کردی۔

12th History 12 um
Saturday, May 01, 2021 4:21:36 PM





شاہ نپولین سوم

فرانس نے پروشیا کے خلاف جنگ کا اعلان کیا۔ سیڈان (2 ستمبر 1870) میں سیڈان کی جنگ میں فرانس کو شکست ہوئی۔ فرانسیسی شاہ نپولین سوم نے ہتھیار ڈال دیئے۔ تاہم، بسمارک نے پیرس تک اپنا مارچ جاری رکھا اور اس پر قبضہ کرلیا۔ جنگ 1871 میں فرانکفرٹ کے معاہدے کے ذریعے ختم ہوئی۔ بسمارک نے فرانس پر سخت شرائط عائد کردیں فرانس نے السیس لورین کا حوالہ دیا اور ایک بہت بڑا معاوضہ ادا کرنے پر اتفاق کیا۔ ورائس ویلس محل میں بادشاہ ایلم ایل کو جرمنی کا شہنشاہ قرار دیا گیا جس نے شمالی جرمن ممالک منسلکہ متحدہ اور جنوبی ریاستوں دونوں کو ملایا۔ اس طرح، جرمنی کا اتحاد سفارت اور جنگ کے امتزاج سے حاصل ہوا۔

فرانس میں تیسری جمہوریہ کی بنیاد رکھنا

سیڈان لڑائی کے بعد نپولین سوم کو، اس قیدی بنالیا گیا، اور بعد میں پیرس میں رپبلیکن پارٹی کے ایک گروپ نے اس کی حکومت کا تختہ الٹ دیا۔ ملک پر حکمرانی کے لئے ایک عبوری حکومت قائم کی گئی جب تک کہ ایک نیا آئین تیار نہیں کیا جاتا قومی حلقہ اسمبلی کے لئے فروری 1871 میں انتخابات ہوئے۔ اراکین کی اکثریت کو بادشاہت پسند تھی۔ ایسا نہیں ہوا کہ فرانسیسی عوام نے بادشاہت کو ترجیح دی تھی بلکہ امن کی خواہش کے بجائے۔ بادشاہت مایوس کن طور پر منقسم تھی اور اسی وجہ سے تقریباً چار سال تک حکومت کی تشکیل کے بارے میں قطعی فیصلہ نہیں لیا جاسکا۔ آخرکار، جنوری 1875 میں قومی اسمبلی نے جمہوری حکومت بنانے کا فیصلہ کیا۔ اس سے فرانس میں وہ تیسری جمہوریہ کے قیام کا اشارہ ہے۔

12th History 12 um
Saturday, May 01, 2021 4:21:37 PM

پیرس پنچایت 1871

زبردست مالی ادائیگی اور پروشیا کو فرانسیسی السیس اور لورین رکھنے کی کوشش میں، روس کی فوج نے پیرس کا محاصرہ کیا۔ پیرس کے لوگوں نے پانچ مہینوں کے محاصرے اور موسم سرما میں اپنے گھروں کو گرمانے سے محروم بھوکے مرنے اور بغیر ایندھن کے لوگوں کے ساتھ ناقابل یقین حد تک مشکلات کے ساتھ قید کا سامنا کیا۔ مزدوروں، کاریگروں اور ان کے اہل خانہ کو قیمتوں میں اضافے کے بعد تکلیفوں کا پورا پورا سامنا کرنا پڑا۔ پیرس والوں میں اس وقت تلخی پیدا ہوگئی جب بڑی تعداد میں بادشاہت پسندوں کو قومی اسمبلی میں واپس کیا گیا۔ اس کے بعد جمہوریہ کے ساتھ غداری کی گئی۔ 71 سالہ ان کا تھیرس۔ پیرس ایک بار پھر مسلح تھا۔ چونکہ باقاعدہ فوج پروشیا کے ساتھ معاہدے کی شرائط کے تحت ختم کردی گئی تھی، لہذا پیرس کے عوام نے اپنے ہتھیار رکھے۔ نیشنل گارڈز کے ساتھ ساتھ، اب وہ ایک زبردست ورکنگ کلاس باڈی کے ساتھ، انہوں نے فوجیوں کو گھیر لیا۔ ایک جرنیل، لیکومٹ نے بھیڑ پر تین بار گولی چلانے کا حکم دیا۔ لیکن عام فوجی ویسے ہی کھڑے رہے۔ ہجوم نے فوجیوں کے ساتھ سختی کا مظاہرہ کیا اور لیک کامٹ اور اس کے افسران کو گرفتار کرلیا۔ اور اس دن کے اراکین حکوم دارالحکومت فرار ہوگئے۔ دنیا کا ایک بہت بڑا شہر مسلح کارکنوں کے ہاتھ میں تھا۔



پیرس کمیون

اس کمیون نے اس مفادات میں اقدامات کو نافذ کرنے کے بارے میں بتایا۔ بیکریوں میں رات کے کام پر پابندی عائد کی اور مزدوروں کی انجمنوں کو ان کے مالکان کے ذریعہ بند کردہ کسی ورکشاپ یا فیکٹریوں کے حوالے کرنا، بیوہ خواتین کو پنشن اور ہر بچے کو مفت تعلیم فراہم کرنا، اور محاصرے کے دوران قرضوں کی وصولی کو روکنا۔ اس دوران، جمہوریہ حکومت اس کمیون کو دبانے کے لئے مسلح افواج کا انتظام کررہی تھی۔ اس نے بسمارک کو فرانسیسی جنگی قیدیوں کی رہائی کے لئے راضی کرنے میں کامیابی حاصل کی۔ اس نے انہیں دیہاتی علاقوں سے نئی بھرتی کرنے والوں کے ساتھ ورسیلز میں جمع کیا۔ نیشنل گارڈز اور کمیون کی مرکزی کمیٹی دونوں بلانکیواسٹ اور فخر پرستوں (Proudhanist) پر مشتمل تھے۔ مارکس پیرس میں ہونے والے واقعات پر اثر انداز نہیں ہوسکا۔ جلد ہی کمیون کی شکست تھیئرس نے حاصل کرلی۔ اس کے بعد تشدد کا ایک ننگا ناچ ہوا۔ جس نے بھی اس کمیون کے لئے لڑائی لڑی تھی، اسے گولی مار کر ہلاک کردیا گیا۔ فوجیوں نے سڑکوں پر گشت کرتے ہوئے غریب لوگوں کو اپنی مرضی سے اٹھایا اور ان کی موت کی مذمت کی۔ ایک اندازے کے مطابق 20,000 سے تک 30,000 افراد ہلاک ہوئے تھے۔ 40,000 مجلس (کمیون کے ارکان) گرفتار ہوئے، ان میں سے 5000 کو جلاوطنی اور مزید 5 ہزار کو قید کی سزا سنائی گئی۔

کارل مارکس کا کہنا تھا کہ یہ نئی سرمایہ دار دنیا کے لئے ایک زردست چیلنج کی نمائندگی ہے اور سرمایہ دارانہ نظام کے خلاف کھڑے ہونے والے نئے طبقہ کے لئے ایک بڑی طاقت ہے۔

طویل مالیاتی بحران (1873-1896)

دنیا میں 1865-1873 کے دوران غیر معمولی اقتصادی گرج کا سامنا کرنا پڑا۔ اتحاد کے نتیجہ میں جرمنی میں 1870 اور 1873 کے درمیان غیر معمولی ہنگاموں کا باعث بنا۔ اس عرصے کے دوران 857 نئی کمپنیاں قائم کی گئیں۔ جرمنی کی تاریخ میں یہ بات بے مثال تھی۔ 1865 اور 1875 کے درمیان ریلوے کا نظام حجم میں تقریباً دگنا ہوگیا۔ ہزاروں جرمنوں نے پہلی بار اسٹاک میں سرمایہ کاری کی تاکہ وہ نئی جرمن سلطنت کے مستقبل پر اپنی حب الوطنی اور اپنے اعتماد دونوں کو ظاہر کرسکیں۔

خانہ جنگی کے خاتمہ کے بعد، ریاست ہائے متحدہ میں بھی اقتصادی تبدیلی آئی، جس میں بڑے کاروباری گھروں کے پھیلاؤ کی نشاندہی ہوئی، اور قومی مزدور یونینوں کے عروج کے ساتھ زراعت کی بڑے پیمانے پر ترقی ہوئی۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں 1870 سے لے کر 1900 تک کا عرصہ گلولڈائیج کہلاتا تھا۔ صنعت کاری میں تیزی سے توسیع کے نتیجے میں 60 فیصد اضافہ ہوا۔ اوسطاً سالانہ اجرت فی صنعتی کارکن (جس میں مرد، خواتین اور بچے بھی شامل ہیں)

12th History 12 um
Saturday, May 01, 2021 4:21:38 PM

1880 میں 380 ڈالر سے بڑھ کر 1890 میں 564 ڈالر ہوگئی۔ تاہم ہلکی عمر، غربت اور عدم مساوات کا دور بھی تھا، کیونکہ لاکھوں تارکین وطن، جن میں سے بہت سے غریب خطے کے تھے، ریاستہائے متحدہ میں داخل ہوئے تھے۔ چند ہاتھوں میں دولت کا قبضہ زیادہ نمایاں ہوتا جارہا تھا۔

پھر عظیم اقتصادی بحران آیا۔ اس کا اشارہ مئی 1873 میں ویانا اسٹاک مارکیٹ کے خاتمے سے ہوا۔ اقتصادی بحران عالمی سطح پر تھا اور 1896 تک جاری رہا، اور اسے طویل اقتصادی افسردگی کہا جاتا ہے۔ اس نے یورپ اور امریکہ کو بہت متاثر کیا۔ امریکہ ریل روڈ دیوالیہ ہوگ۔ جرمنی کے حصص میں 60 فیصد کمی ریکارڈ کی گئی۔ زراعت سب سے زیادہ متاثر ہوئی، کیونکہ قیمتوں میں کمی تھی۔ مقابلہ روکنے کے لئے بہت سارے ممالک نے حفاظتی محصولات عائد کرکے بھرپائی کی۔

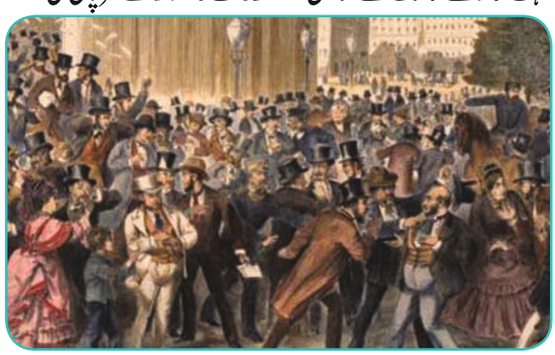

1873 کی ہولنا کی

ملمع ساز دایک ایسا زمانہ تھا جس میں محنت کش طبقہ حرکت میں آیا۔ بہت سارے ممالک میں سوشلسٹ اور مزدوروں کی تحریکیں ایک بڑے پیمانے پر رجحان کے طور پر سامنے آئیں۔ جب امریکہ میں صنعتی سرمایہ داری عروج پر تھی تو ہر سال تقریباً ایک لاکھ کارکن ہڑتال پر جاتے تھے۔ مثال کے طور پر، 1892 میں، 1,298 ہڑتالیں کچھ 164,000 کارکنوں کے ذریعہ ہوئیں جو پورے ملک میں واقع ہوئیں، جس نے پورے ملک میں احتجاج کیا۔ ٹریڈ یونینیں، جس کا مقصد مزدوروں کی مزدوری، مزدوری کے اوقات، اور کام کرنے کے حالات کی حفاظت کرنا ہے۔

سرمایہ دار اور جو ٹریڈ یونینوں کے عروج کو نہیں چاہتے تھے وہ ان کے خلاف جوابی کارروائی کرنے لگے۔ سوشلسٹوں کو ظلم وستم کا سامنا کرنا پڑا۔ 1892 میں کارنیگی اسٹیل کمپنی کے گھریلو اسٹیل کے کام میں یہ ہڑتالمز دوروں اور کمپنی کے تنخواہ دار لوگوں کے مابین بندوق کی لڑائی کا نتیجہ بن کر سامنے آئی۔ ریاست نے کمپنی انتظامیہ کی حمایت کی اور اس کے نتیجے میں اسٹیل کمپنی کے کارکن آخر کار ہڑتال سے دست بردار ہوگئے۔ امریکی پل مین یونین پر مشتمل ایک قومی ریلوے ہڑتال، (1894) کو مسلح پولیس نے توڑ دیا تھا اور پنکرٹن نجی جاسوسوں کو ملازمین نے ہڑتال کرنے والوں کو گولی مارنے کے لئے رکھا تھا۔



پل مین ہڑتال

جرمنی میں، سوشلسٹ جمہوری پارٹی (ایس ڈی پی) ایک مقبول پارٹی کے طور پر ابھری۔ تاہم، بسمارک نے سوشلسٹ مخالف قانون سازی کرکے سوشلزم کی ترقی کو روکنے کی کوشش کی۔ اس کے باوجود پارٹی کی حمایت میں اضافہ ہوا۔ 1890 کے بعد مخالف سوشلسٹ قوانین کے خاتمے کے بعد، سوشلسٹ ٹریڈ یونینیں کھل کر کام کرنے میں کامیاب ہوگئیں۔ ریخ اسٹگ نشستوں پر ایس ڈی پی کا حصہ 1887 کے 3 فیصد سے اضافہ پاکر 1903 میں 20 فیصد ہوگیا۔

برطانیہ میں، 1880 کی دہائی میں، برائنٹ اور مئی میچ فیکٹری میں کام کرنے والی خواتین اور نوعمر لڑکیوں کی مشہور میچ گرلز کی ہڑتال احتجاج کرنے والوں کی فتح پر ختم ہوگئی۔ لندن بندرگاہ میں گودی کی ہڑتال (1889) بھی ہوئی۔ گودی کے مالکان کے ساتھ ہڑتال والوں کی جانب سے کارڈنل مینگ نے مداخلت کی اور ثالثی کی۔ لیکن،



میچ گرلز کی ہڑتال

12th History 12 um
Saturday, May 01, 2021 4:21:39 PM

1890 کی دہائی میں ، برطانوی آجروں نے ،امریکہ میں اپنے ہم منصبوں کی مثالوں کی پیروی کرتے ہوئے ، پیشہ ور ہڑتال توڑنے والوں ،لاک آؤٹ اور دوسرے جیسے کاموں کے ذریعے ، بہت ساری نئی نونینوں کو بھی تباہ کر دیا۔

خلاصہ

- جمہوریت اور صنعتی انقلاب کے لئے لبرل ازم اور قوم پرستی نے ہاتھ ملایا اور مزدور طبقاتی تحریکوں کے عروج اور سوشلزم کے آنے کی وضاحت کی گئی۔
- ابتدائی سوشلسٹ اور مارکس اور ان کی شراکت پر تبادلۂ خیال کیا گیا ہے۔
- انگلینڈ میں چارٹسٹ تحریک اور اپنے مقاصد کو حاصل کئے بغیر اس کے المناک انجام کا تجزیہ کیا گیا ہے۔
- 1830 اور 1848 کے انقلابات اور قوم پرستی کی بڑھتی ہوئی جارحانہ نوعیت کو مغربی یورپ میں اس کے لبرل انداز کو نمایاں کیا گیا ہے۔
- اٹلی اور جرمنی میں قوم پرستی کی عظمت جو قومی ریاستوں کے طور پر ابھری ہے اس کی تفصیل ہے۔
- 1873-1896 کے طویل اقتصادی بحران اور سرمایہ کاری کے بڑھتے ہوئے عسکریت پسندی کے دوران سرمایہ دارانہ نظام کی اندرونی کمزوری کا تجزیہ کیا جاتا ہے جو ریاست کے ساتھ ملی بھگت میں سرمایہ داروں کے ذریعہ بے ایمانی کے ساتھ سلوک کیا گیا تھا۔

مشق

I. صحیح جواب منتخب کریں

1. نپولین کو پہلی بار جلاوطن کیا گیا تھا ____
   (a) یلبا (b) سینٹ ہیلینا
   (c) کارسیکا (d) واٹرلو
2. واٹرلو میں نپولین کو برطانوی، بیلجین اور پروشیائی اتحادی فوجوں نے ____ کے مقام میں شکست دی
   (a) فرانس (b) جرمن
   (c) بیلجیم (d) اٹلی
3. دعویٰ (A) : یوٹوپیائی سوشلسٹوں نے ماڈل ان سماجوں کی سفارش کی، جہاں پیداوار کے ذرائع کے اجتماعی طور پر مالک ہوں گے۔
   سبب (R) : انہوں نے غربت اور بے روزگاری سے خالی سوشلسٹ سوسائٹی کے خیال کو فروغ دیا۔
   (a) A اور R دونوں درست ہیں R وضاحت کرتا ہے A کی
   (b) A اور R دونوں درست ہیں R وضاحت نہیں کرتا ہے A کی
   (c) A درست ہے مگر R غلط ہے
   (d) A غلط ہے مگر R درست ہے
4. انگلینڈ میں لیبر یونینوں کو قانونی حیثیت.....کے سال دی گئی تھی
   1822 (b) 1815 (a)
   1827 (d) 1824 (c)
5. مندرجہ ذیل کو جوڑ لگائیں اور نیچے دئے گئے کوڈ سے جواب منتخب کریں۔

(A) نئی عیسائیت	1. ولیم لوئٹ
(B) سماج کا ایک نیا نظریہ	2. لوئس بلانک
(C) ریویوڈو پراگرس	3. سینٹ سائمن
(D) پیپلز چارٹر	4. رابرٹ اوون

   3, 4, 2, 1 (b) 2, 3, 4, 1 (a)
   3, 1, 2, 4 (d) 1, 4, 3, 2 (c)
6. مارکس اور اینگلز نے اشتراکی منشور_____ میں شائع کیا۔
   1871 (d) 1867 (c) 1848 (b) 1842 (a)
7. دعویٰ (A) : چارٹسٹ تحریک کوئی فساد یا بغاوت نہیں تھی۔
   سبب(B) : یہ مزدور طبقے کی ایک منظم تحریک تھی۔
   (a) A اور R دونوں درست ہیں R وضاحت کرتا ہے A کی
   (b) A اور R دونوں درست ہیں R وضاحت نہیں کرتا ہے A کی
   (c) A درست ہے مگر R غلط ہے
   (d) A غلط ہے مگر R درست ہے
8. چارٹسٹ کا پرنسپل اخبار_____ تھا
   (a) غریب آدمی سرپرست (b) چارٹر
   (c) شمالی اسٹار (d) آئی یل رسارجی منٹو

12th History 12 um
Saturday, May 01, 2021 4:21:40 PM

9. نپولین بوناپارٹ کے بھتیجے لوئس نپولین نے یہ ___ لقب اختیار کیا

(a) نپولین دوم (b) نپولین سوم

(c) اورلینز کا ڈیوک (d) نپولین چہارم

10. کوڈلا فطرت کے مصنف ____ ہیں

(a) چارلس فورئر

(b) Etienne Gabriel Morally

(c) سینٹ سائمن (d) بیکومین

11. دعویٰ (A): 1848 کا سال قوم پرستی کے فتوحات والے سالوں میں سے ایک تھا۔

سبب (B) : مطلقیت کچھ دیر کے لئے مردہ لگ رہا تھا۔

(a) A اور R دونوں درست ہیں R وضاحت کرتا ہے A کی

(b) A اور R دونوں درست ہیں R وضاحت نہیں کرتا ہے A کی

(c) A درست ہے مگر R غلط ہے

(d) A غلط ہے مگر R درست ہے

12. دوسری بین الاقوامیت کی بنیاد _____ میں رکھی گئی تھی۔

(a) پیرس (b) بیرلین

(c) لندن (d) روم

13. نوجوان اٹلی کی تحریک کا آغاز __ سال میں ہوا تھا۔

1827(b) 1822 (a)

1846 (d) 1831(c)

14. پیرما، موڈینا اور ٹسکانی کو پیڈومونٹ سارڈینیا کی بادشاہت کے ساتھ.....کے بعد ملا دیا گیا۔

(a) پلیبسیٹ (b) چارلس البرٹ کے حملہ

(c) سولفرینا کے معاہدہ (d) ولافرنکا کے معاہدہ

15. _____ ''دو جہانوں کا ہیرو'' کہلاتا تھا۔

(a) چارلس البرٹ (b) بسمارک

(c) نپولین سوم (d) گریبلدی

16. سات ہفتوں کی جنگ _____ کے درمیان لڑی گئی۔

(a) ڈنمارک اور پروشیا

(b) پیڈمونٹ۔سارڈینیا اور آسٹریا

(c) فرانس اور پروشیا

(d) آسٹریا اور پرشیا

17. فرانکو۔پروشین جنگ کا آغاز.....کے ذریعہ ہوا

(a) کنونشن گاسٹین

(b) المیس ٹیلیگرام

(c) پراگ کا معاہدہ

(d) السیسی لورین کے کنٹرول پر تنازعہ

18. _____ نے جرمن قوم کو تقریروں کا ایک سلسلہ دیا۔

(a) جوہان وان ہیرڈر (b) فریڈرک اسکلیجیل

(c) جے.جی فچٹے (d) وٹٹوان بسمارک

19. دعویٰ(A): جے جی فچٹے نے جرمنوں میں قوم پرستی کے خیال کو فروغ دیا۔

سبب (R): فچٹے نوجوان اٹلی تحریک کے رہنما تھے۔

(a) A اور R دونوں درست ہیں R وضاحت کرتا ہے A کی

(b) A اور R دونوں درست ہیں R وضاحت نہیں کرتا ہے A کی

(c) A درست ہے مگر R غلط ہے

(d) A غلط ہے مگر R درست ہے

20. نیچے دئے گئے کوڈس کے ذریعہ سے صحیح جواب کا جوڑ لگائیں۔

(A) میٹرنچ 1. پیڈمونٹ سارینیا کا حکمران

(B) چارلس دہم 2. فرانسیسی وزیر خارجہ

(C) گرامونٹ 3. فرانسیسی بادشاہ

(D) چارلس البرٹ 4. آسٹریا نگری کا چانسلر

2,4,3,1 (a) 3,1,2,4 (b)

3,2,1,4 (c) 1,2,3,4 (d)

12th History 12 um
Saturday, May 01, 2021 4:21:40 PM

II. مختصر ترین جوابات لکھئے۔

1. 24اور 26 جون1848 کی درمیانی مدت کوخونی جون کے دن کیوں سمجھا جاتا ہے؟
2. میٹرنچ دور میں یورپ کی ہم آہنگی نے کیا کردارادا کیا؟
3. میٹرنچ کے ذریعہ اٹلی کو''محض جغرافیائی اظہار'' کیوں قرار دیا گیا؟
4. ناقص قوانین کی وضاحت کریں۔
5. پہلے بین الاقوامی ورکنگ مینس اسوسی ایشن 1864 کے بارے میں تفصیل دیں۔
6. اٹلی کے اتحاد کے لئے کاربونیری کے تعاون کواجاگر کریں۔
7. فرانکوئس بابوف کون تھا؟
8. زولویرین کی اہمیت کیا تھی؟
9. آپ ملمع ساز دور کے بارے میں کیا جانتے ہو؟
10. امریکہ کی اقتصادی تاریخ میں سن 1873 کی اہمیت کیا ہے؟

III. مختصر جوابات لکھئے۔

1. جب فرانس کو چھینک آتی ہے تو، یورپ کو سردی لگتی ہے۔اس کی وضاحت کیجئے۔
2. ثابت کیجئے کہ''صنعتی انقلاب ہی سوشلزم کے نظریات کوابھارنے کی بنیاد تھی''۔
3. اس کا اندازہ لگائیں کہ رابرٹ اوون نے اپنی فیکٹریوں میں مزدوروں کی حالت کوبہتر بنانے میں کیا ابتدائی کام کیا ہے۔
4. فرانس میں 1830 کے جولائی کے انقلاب نے یورپ کے دوسرے حصوں پر کیسے اثر ڈالا؟
5. پیرس کمیون کی تشکیل کا سبب بننے والے واقعات کا سراغ لگائیں۔
6. پیرس کمیون کے ذریعہ غریب اور مزدور طبقے کے مفادات میں اختیار کئے گئے اقدامات پر تبادلہ خیال کریں۔
7. برطانیہ اور امریکہ میں اقتصادی بحران کی مدت کے دوران محنت کش طبقے کی جدوجہد کے متعلق تفصیلات لکھیں۔

IV. تفصیلی جوابات لکھیں

1. انیسویں صدی کے اہم اجتماعی مفکرین کی شناخت کریں اور سوشلزم میں ان کے کردار کواجاگر کریں۔
2. 1848 کے یورپ کے دوسرے حصوں میں فرانسیسی انقلاب کے ہونے والے سیاسی ثانوی اثرات پر تبادلہ خیال کریں۔
3. اٹلی کا اتحاد کیسے حاصل ہوا؟
4. بسمارک کومتحدہ جرمنی کا حقیقی معمار کیوں سمجھا جاتا ہے؟

V. سرگرمیاں

1. طلباء یورپ میں نپولین بوناپارٹ کی بڑی جنگوں سے متعلق معلومات اکھٹا کر سکتے ہیں۔
2. 1830 کے جولائی کے انقلاب کا موازنہ 1848 کے فروری انقلاب سے کریں۔
3. دریافت کریں کہ کیسے اینٹی نیشنل اور انسداد انقلابی نظریے کے باوجود تین دہائیوں سے زیادہ عرصے تک پورے یورپ پر غلبہ حاصل کرسکتا ہے۔
4. یہ معلوم کریں کہ جب ریاست ہائے متحدہ امریکہ اقتصادی عروج کا سامنا کررہا تھا، تو عام لوگ کیوں غربت کی زندگی بسر کررہے تھے۔

حوالہ جات

- Edwards Mcnall Burns, ed., *World Civilizations: Their History and their Culture,* vol. II, W.W. Norton & Co., New York, 1991.
- Albert S.Lindemann, *A History of Modern Europe: From 1815 to the Present,* Wiley-Balckwell, West Sussex, UK, 2013.
- B.V. Rao, *History of Modern Europe, A.D. 1789-2013,* Sterling Publishers, New Delhi, 2014.
- Chris Harman, *A People's History of the World, Orient Longman,* 2007.
- *Encyclopaedia Britannica*

12th History 12 um
Saturday, May 01, 2021 4:21:40 PM

فرہنگ الفاظ

turmoil	confusion, disorder, unrest	شورش، ہنگامہ، بدنظمی
fraternity	brotherhood	بھائی چارگی
foster	nurture, grow, bring up	سوتیلا
exile	deport or expel from a country	ملک بدر
despotically	in a harsh and oppressive manner	مطلق العنان، جبر والا
tenement	dwelling, residence	رہائشی مقام
abominably	in an offensive and hateful manner	نفرت انگیز
unbridled	not controlled	غیر قابو شدہ
unscrupulous	without principles	اصول کے بغیر
physiocrat	one who believes that the inherent natural order governing society is based on land.	قدرتی طور پر حکومت چاہنے والا
denounce	reject, condemn	انکار کرنا
utopia	ideally perfect state, an imaginary place considered to be perfect	خیالی
dogma	a belief especially political or religious one.	سیاسی یا مذہبی عقیدہ
envisage	predict or foresee	پیش گوئی
recourse	choice, alternative	اختیار یا متبادل
antagonism	hostility	اختلاف
prophesy	prediction, forecast	پیش گوئی
suffrage	right to vote, franchise	حق رائے دہندگی
intimidation	frightening, terrorising	ڈرانا، خوف زدہ کرنا
insurrection	revolt, uprising	انقلاب
abdicate	resign from one's office or step down from the throne; fail to fulfill responsibility	عہدہ یا گدی سے اتر جانا
swarmed	moved in	داخل ہونا
retaliate	make an attack in return for a similar attack	حملہ کا برابر جواب دینا
plebiscite	referendum poll	عام رائے دہندگی
brunt	full force of a blow or an attack	زبردست حملہ
proliferation	rapid increase in the number	تعداد میں فوری اضافہ ہونا

12th History 12 um
Saturday, May 01, 2021 4:21:41 PM

اکائی 13

سامراجیت اور اس کا شدید حملہ

Imperialism and its Onslaught

سیکھنے کے مقاصد

اپنے آپ سے واقف ہوں۔

- بازار پر قبضہ کرنے کے لئے اجارہ داریوں اور مالیات کے ذریعہ پیدا کردہ اتحادوں کے تناظر میں سامراج سے آگاہی۔
- کالونیوں کے سلسلہ کی دوڑ اور ملکوں کے مابین ہونے والے تنازعات نے پہلی جنگ عظیم کی راہ ہموار کردی۔
- پہلی جنگ عظیم کے اسباب، رجحانات اور اثرات کا تجزیہ کرنا۔
- روسی انقلاب اور اس کی اہمیت کو سمجھنا
- 1930 کا عظیم اقتصادی زوال
- اٹلی اور جرمنی میں فاشسٹ انسداد انقلاب کا جائزہ لینا۔

ZD1FV

تعارف

پوری اٹھارویں صدی میں مستحکم صنعتی ترقی اور شدید تجارتی سرگرمیاں ہوئیں اس کے نتیجے میں اگلی صدی میں، یورپ غالب طاقت کے طور پر ابھرا، جب کہ ایشیاء اور آفریقہ نو آبادیات ہوئے اور ان کا استحصال کیا گیا۔ یوروپ کے اندر ہی انگلینڈ سرمایہ داری کے عالمی رہنما کی حیثیت سے ایک نمایاں مقام رکھتا تھا۔ سرمایہ داری نقل وحمل اور مواصلات میں انقلاب کے ساتھ 1870 اور 1914 کے درمیان، ایک عالمی معیشت ترقی پذیر ہوئی۔ بھاپ انجن اور ٹیلیگراف لائن نے بر اعظموں کو منسلک کیا۔ جب کہ ریلوے لائنوں نے اندرونی ملک سے بندرگاہوں کو مربوط کیا۔ یورپ اور ریاست ہائے متحدہ سے مالی اعانت بہتی تھی جس نے پوری دنیا میں اقتصادی سرگرمی کی ہے۔ بازاروں اور خام مال کی بڑھتی ہوئی مانگ نے سرمایہ دارانہ طاقتوں کو استحصال کی خاطر اپنی سلطنت کو بڑھانے کے لئے پوری دنیا میں دوڑ لگادی۔ منڈیوں کی تلاش، تجارت کے لئے سخت مقابلہ، مزید کالونیوں کی جنگ، ان سب سے حریف ممالک کو تنازعہ میں ڈبویا۔

اقوام عالم کے مابین جرمنی کو اس کا صحیح مقام نہ ملنے کا احساس ستائے ہوئے تھا۔ دوسری قوموں یہ احساس خاص طور پر برطانیہ کے ساتھ بھی اس کا غیر متفقہ طرز عمل کا ذمہ دار تھا۔ آخر کار باہمی شکوک و شبہات اور تناؤ کی صورت حال پہلی جنگ عظیم کا باعث بنی۔ جنگ میں جرمنی اور اس کے اتحادیوں کی شکست کے بعد، ورسیلز (1919) میں ایک کانفرنس ہوئی جس میں امن کے لئے حالات تیار کیے گئے۔ اس تصفیہ کی ایک اہم خصوصیت مستقبل میں عالمی امن کی ضمانت کے لئے لیگ آف نیشنس کی تشکیل تھی۔ جنگ کے دوران مہنگائی اور خوراک کی قلت نے روس میں انقلاب برپا کرنے میں مدد فراہم کی۔

دوسری طرف تصفیہ، سیاسی عدم استحکام، عظیم اقتصادی زوال کے اثرات سے متعلق عدم اطمینان، اٹلی اور جرمنی میں فاشسٹ (فسطائی) حکومتوں کے عروج میں اہم کردار ادا کیا۔

13.1 سامراجیت کا عروج

(a) صنعتی سرمائے کا غلبہ اور آزاد تجارت کی وکالت:

یہ سترھویں صدی میں مانا جاتا تھا کہ کس ریاست کی عظمت تجارت پر منحصر ہے۔ لہذا یہ قدر کی بات تھی کہ ریاست اور مرچنٹ طبقے کے مفادات ایک جیسے ہوجائیں۔ زراندوزی کا دور Mercantilist Period (1700-1600) سرمایہ جمع کرنے کا دور تھا جس نے

12th History 13 ipage
Saturday, May 01, 2021 8:55:13 PM

یورپ میں صنعتی انقلاب کی سہولت فراہم کی۔اس وقت کی اہم طاقتیں، ہالینڈ فرانس اور انگلینڈ، بیرون ملک منڈیوں تک رسائی کے ساتھ بڑی نوآبادیاتی طاقتیں بن گئیں۔اس کے باوجود یہ انگلینڈ ہی تھا، جس نے صنعتی انقلاب کو پہلے انجام دیا، جو سب سے طاقتور ملک کے طور پر ابھرا۔انگلینڈ کے لئے برآمدی منڈی ابتداء میں یورپ میں موجود تھیں لیکن جب دوسرے ممالک نے بھی صنعتی بننا شروع کیا تو اضافی مصنوعات کی برآمد کے مارکیٹ کو کہیں اور ڈھونڈنا پڑا۔



The Mercantilist period

اس کے آغاز کے ساتھ ہی زراندوزی پر بھی حملہ آور ہو گیا تھا۔ فرانس میں صنعت پر ضرورت سے زیادہ کنٹرول کی وجہ سے انڈسٹری پر قابو نہ رکھنے کا مطالبہ ہوا۔فرانس میں Physioerats نے آزادانہ تجارت کی بھرپور حمایت کی۔لیسیز۔فیئر، ایک لفظ جو فرانس کے ایک تاجر ڈی گورنے تشکیل دیا تھا، ہر طرف چیخ و پکار بن گیا۔اسکاٹس کے فلسفی اور ماہر معاشیات آدم اسمتھ نے اپنی بااثر کتاب ''این انکوائری ان دی نیچر'' اینڈ کازس آف ویلتھ آف نیشنز (1176) میں، تجارت کرنے والوں کی نوآبادیاتی پالیسی پر تنقید کی اور آزاد تجارت اور آزاد منڈی کے لئے دلیل دی۔ان کی دولت برائے دولت نے اسی وقت کے سیاست دانوں کو گہرا متاثر کیا اور انیسویں صدی میں آزاد تجارت کے لئے راہ ہموار کی۔

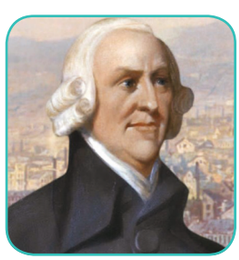

آڈم اسمتھ

اجارہ داری تجارت سے بہت زیادہ منافع کمانے کے بعد، انگلینڈ نے 1833 میں آزاد تجارت کی پالیسی پر فیصلہ کیا۔اس سلسلے میں انگلینڈ کی پیروی کرنے والے ممالک میں بیلجیم، فیدر لینڈ، ناروے، ہیڈمونٹ، پرتگال، اسپین اور سویڈین شامل تھے اس کے نتیجہ میں تجارتی رکاوٹیں کم ہوگئیں اور مغربی یورپی ممالک کی معیشت عروج پر تھی۔آزادانہ مقابلہ کی سرمایہ داری ریاست کے ذریعہ بغیر کسی قابو او ضابطے کے آزادانہ تجارت کے اصول پر مبنی) بعد میں اجارہ داریوں کا سرمایہ دارانہ نظام بن گیا۔مسابقت کی جنگ میں جیسا کہ مارکس نے مشاہدہ کیا، چھوٹے کاروبار کو یا تو بڑے کاروبار نے کچل ڈالا یا اس کے ساتھ اسے مل جانا پڑا تا کہ مل کر بہت بڑا کاروبار ہو۔انیسویں صدی کے وسط تک شراکتیں اور مشترکہ اسٹاک کمپنیاں ٹرسٹوں کو راستہ فراہم کر رہی تھیں، اس کے بعد کارٹیلز بھی شامل ہوئے۔ان طاقت ور ٹرسٹوں اور کارٹیلوں نے حکومت کو متاثر کیا۔

ٹرسٹ قیمت اور پیداوار پر قابو پانے کے لئے ٹرسٹ کچھ خاص سامانوں کے ساتھ تمام یا تقریباً تمام پروڈیوسروں کے مجموعے ہیں۔ امریکہ میں بھاری صنعت کا اہتمام کمپنیوں کی ٹرسٹ ایسوسی ایشن کے ذریعے کیا گیا تھا جس نے خام مال کے نکالنے سے لے کر تیار شدہ مصنوعات تک پیداوار کو کنٹرول کیا تھا۔کارٹیل آزاد کمپنیوں کی ایسوسی ایشن ہیں، جو ان کی مصنوعات کے مقصد کے لئے ہیں۔ کارتلوں میں ترقی ہوئی کیونکہ انہوں نے جرمن پروڈیوسروں کو عالمی تجارت میں زبردست فائدہ اٹھانے کے قابل بنا دیا۔

13.2 نوآبادیاتی توسیع اور جنگ کا راستہ

(a) خام مال اور تیار شدہ سامان کے مارکیٹ، جو نوآبادیات کا باعث بنے۔

انیسویں صدی کے دوسرے نصف حصے میں بہت سارے ممالک کو تیار کردہ سامانوں کے ضرورت سے زائد کے مسئلہ کا سامنا کرنا پڑا جس کے لئے انہیں باہر کی منڈیوں کو تلاش کرنا پڑا۔اس مسئلہ کا حل، جیسا کہ انگلینڈ کے تجربے سے ملتا ہے۔کالونیوں کا قبضہ تھا۔سرپلس (ضرورت سے زیادہ پیداوار) سامان کی منڈی ہونے کے علاوہ کالونیاں ایک اور مفید مقصد کی تکمیل کر سکتی ہیں۔بڑے پیمانہ پر پیداوار میں بڑے پیمانے پر خام مال جیسے اناج، کپاس، ربڑ، خام تیل، معدنیات کی فراہمی کی ضرورت تھی۔صنعت کار خام مال کی فراہمی کے لئے دوسرے ممالک پر انحصار نہیں ہونا چاہتے تھے۔وہ ان خام مال کے

12th History 13 ipage
Saturday, May 01, 2021 8:55:15 PM

ذرائع پر براہِ راست کنٹرول چاہتے تھے۔ بازاروں کی خواہش اور خام مال کے ذرائع پر قابو پانا سامراجیت کی تشکیل کا ایک بڑا عنصر تھا۔

1870 کی دہائی کے بعد، انگلینڈ، فرانس، بلجیم، اٹلی اور جرمنی جیسی بڑی طاقتوں کے ساتھ کالونیوں کے لئے جدوجہد میں اضافی سامان کے مارکیٹ کے طور پر شامل رہا۔ امریکہ کی باری 1898ء میں اس وقت ہوئی جب اس نے اسپین کو شکست دے کر فلپائن پر قبضہ کیا۔ دلچسپ بات یہ کہ ہر معاملہ میں چاہے ہندوستان ہو یا چین یا افریقہ میں، تلاش شدہ علاقوں کے انضمام کی طرف پہلا قدم سامراجی ایجنٹوں یا مشنریوں یا اجارہ داری ٹریڈنگ کمپنیوں نے اٹھایا تھا۔ بیس سال سے بھی کم عرصہ میں پورا وسطی افریقہ تقسیم ہوگیا اور برطانیہ، فرانس، جرمنی، بیلجیم، پرتگال اور اٹلی کی سلطنتوں میں شامل ہوگیا۔

1876ء میں افریقہ کا بمشکل 10 فیصد یورپی حکومت کے ماتحت تھا۔ 1900 تک عملی طور پر پورا افریقہ نوآبادیات ہوگیا۔ برطانیہ، فرانس اور بیلجم نے اس براعظم کو اپنے درمیان تقسیم کرلیا تھا۔

افریقہ کی تقسیم : 1876ء میں بلجیم کے شاہ لیوپولڈ دوم نے ربڑ پیدا کرنے کے لئے ایک عظیم خطہ مین اپنی بین الاقوامی افریقی ایسوسی ایشن کے ذریعہ تلاش کرنے اوران پر قبضہ کرنے میں اہم کردار ادا کیا جسے آج کل بلجین کانگو کہا جاتا ہے۔ 1881ء میں ایک فرانسیسی مہم نے تیونس (Tunis) پر قبضہ کرلیا، جس پر برطانوی عوام کو شدید ناپسندیدگی کا سامنا کرنا پڑا۔ 1891ء میں انہوں نے آئیسوری کوست ڈہومی اور 1895 میں مڈباغاسکر پر قبضہ کرلیا۔ برطانیہ نے جنوبی آفریقہ میں نٹل اور ٹرانسوال کو فتح کرنے کے علاوہ افریقہ کے کئی حصوں کو اپنے ساتھ جوڑ لیا۔ 1883ء میں برطانیہ نے مصر پر کنٹرول حاصل کرنے میں کامیابی حاصل کی۔ گولڈ کوسٹ کالونیوں، یوگنڈا، زانزیبار،، مشرقی افریقہ کا ایک حصہ اور رہوڈیا برطانوی سلطنت کا حصہ بن گئے۔ 1884 سے 1890 کے درمیان جرمنی نے توگولینڈ، کیمرون، جرمن، جنوبی مغربی افریقہ اور جرمن مشرقی افریقہ کو حاصل کیا۔ عظیم یورپی طاقتوں کے مابین علاقے کے لئے ہنگامہ آرائی کے نتیجہ میں صدی کے آخر تک ''افریقہ کا سیاہ براعظم'' کی تقسیم مکمل ہوگئی۔ صرف لائبریا، مراکش اور سینا کا علاقہ (Abyssinia) جیسے ممالک غیر منسلک رہے۔

بعض علاقوں کو جرمنی اور اٹلی کے لئے چھوڑ دیا گیا۔ برطانیہ، فرانس، روس اور جرمنی نے بھی چین میں 'اثر ورسوخ کے شعبے'' قائم کئے۔ جاپان نے کوریا اور تائیوان کو اپنی لپیٹ میں لیا، فرانس نے ہندچین فتح کیا۔ امریکہ نے اسپین سے فلپائن کو حاصل کیا، جب کہ برطانیہ اور روس نے ایران کی تقسیم پر اتفاق کیا۔

افریقہ میں کالونی بنانے کی کوششیں، جیسے کہیں دوسری جگہیں ہوئی تھیں۔ یہاں بھی انہیں خونی لڑائیوں میں شامل کیا گیا، جس میں دیسی عوام کو شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ نئے ہتھیاروں جیسے بریک لوڈنگ رائفلوں اور getling مشین گنوں نے یوروپی فوج کو بیشتر لڑائیوں میں فیصلہ کن کنارا عطا کیا۔

(b) اجارہ داری سرمایہ داری کو مکمل طور پر سامراجیت میں منتقل کرنا؛

اجارہ داری کی صنعت نے اس کے مالکان کو بہت زیادہ منافع پہنچایا۔ نتیجہ زائد رقم جمع ہوتی تھی۔ صنعت کے سرمایہ داروں کو پتہ چلا کہ بیرون ملک سرمایہ برآمد کرکے وہ منافع میں اضافہ کرسکتے ہیں۔ انہوں نے کالونیوں میں زائد رقم کی سرمایہ کاری کرنا شروع کی جہاں براہِ راست سرمایہ کاری کے علاوہ ''مادروطن'' سے بھی قرضوں کا بندوبست کیا گیا تھا۔ جہاں ریلوے راستوں، بجلی، سڑکوں وغیرہ کی اشد ضرورت تھی۔ جب انگلینڈ نے ہندوستان کو ریلوے کی تعمیرات کے لئے قرض دیا تھا، انگریز مینوفیکچررز کو ایک منافع ایسا ہوا کہ اس سے دوبارہ انگلینڈ میں ریل، انجن اور دیگر ضروری سامان خرید لیا گیا تھا۔ اس طرح سرمایہ کاروں اور مینوفیکچروں دونوں نے اپنے مفادات کے حصول کیلئے نو آبادیات کی حمایت کی۔ سامانوں اور سرمائے کی منڈیوں میں منافع کے حصول کے لئے صنعت و مالیات کا یہ اتحاد سامراج کی لازمی خصوصیت ہوگیا تھا۔

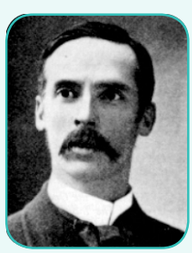
جان اے ہوبسن

انگریزی ماہر معاشیات جان اے ہوبسن نے سامراج کی تعریف کچھ اس طرح کی کہ: سامراجیت کی کوششیں ہیں کہ صنعت کے بڑے کنٹرول کرنے والے غیر ملکی منڈیوں میں غیرملکی سرمایہ کاری کو حاصل کرنے کے لئے اپنے چینل کو وسعت دیں تاکہ جس سرمایہ کو اپنے ملک میں استعمال نہیں کرسکتے اور سامان کو فروکت نہیں کرسکتے ہیں۔

12th History 13 ipage
Saturday, May 01, 2021 8:55:16 PM

(c) تحفظ پسندی اوراس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے سیاسی تنازعات :

دو بڑے مالی حادثات ، ایک ویانا میں اور دوسرا نیویارک میں ، جس کی وجہ سے 1870ء کی دہائی کے وسط میں پاورامریکہ میں ایک مکمل معاشی زوال نے پیداوار، قیمتوں اوراجرت کو بری طرح متاثر کیا۔سستے اناج، مغربی یوروپی اقوام کی منڈیوں کی طرف بہہ پڑے جس سے گھریلو پیداواری افراد متاثر ہوئے جو قیمتوں میں کمی کی وجہ سے مشکلات سے دوچار ہوئے۔لوگ آزادانہ تجارت کی پالیسیوں کی حکمت عملی پر سوال اٹھانے لگے۔جرمنی نے اپنی تحفظ پسندانہ پالیسی سے ایک بحران پیدا کیا۔اس کے 1879ء کے ٹیکس کی عائدگی نے امپیریل جرمنی میں صنعتی اور زرعی درآمدات پر محصولات عائد کردئے تھے۔جلد ہی دوسری قوموں نے بھی اس کی پیروی کی ۔چونکہ برطانیہ نوآبادیاتی تجارت کی ترجیحات سے متعلق اپنی پالیسی کی طرف پیچھے لوٹ سکتا تھا۔اس لئے اس نے فرانس اور جرمنی کے ساتھ 1898 میں تجارتی معاہدوں کو منسوخ کردیا۔مختلف یوروپی طاقتوں کے ذریعہ محصول کے سلسلہ کے اقدامات اور جوابی کارروائیوں سے تحفظ پسندی اور سیاسی تنازعات کھڑے کئے وہ سمجھ گئے کہ اس طرح کے تنازعات کا نتیجہ ان کی مسلح افواج کی طاقت پر منحصر ہوگا۔چنانچہ انہوں نے اپنے اسلحہ خانہ کی تعمیر میں ایک دوسرے سے سبقت حاصل کیا، اس طرح سے جنگ کے حالات پیدا ہوگئے۔

13.3 پہلی جنگ عظیم

(a) جنگ سے پہلے اقتدار کی سیاست:
(Pre- Nar Power Polities)

یوروپ :



Kaiser William II

صدی کے اختتام تک جرمنی براعظم میں ایک سب سے طاقتور صنعتی ریاست بن کر ابھرا تھا تب تک دنیا پر بڑی حد تک دوسری سامراجی طاقتوں کا قبضہ تھا۔اس کی خواہش شمالی افریقہ پر کنٹرول حاصل کرنا تھی ۔ جرمنی کے سرمایہ دار اور سامراجی بھی مشرق کی طرف توسیع کے خواہاں تھے اور حکومت نے سلطنت عثمانیہ کے معاشی کنٹرول میں آسانی کے لئے برلن سے بغداد تک ریلوے لائن تعمیر کرنے کے لئے ان کو پابند کیا۔



فرانکو - پروشین جنگ

فرانس کا مقصد یہ تھا کہ وہ اسپین اور ہلورین کی بازیافت کرے جو وہ فرانسکو۔ برونین جنگ (1871) کے بعد ہار گیا تھا۔فرانسیسیوں کو بھی افریقی سلطنت میں معدنیات سے مالا مال مراکش کو شامل کرنے کی خواہش تھی۔روس نے باسفورس اور ڈارڈنیلس (اس وقت ترکی کے زیر اقتدار) کا کنٹرول حاصل کرنے کی امید حاصل کی۔کیونکہ ان سے توقع کی جارہی تھی کہ وہ بحیرہ روم تک رسائی حاصل کریں گے اور استنبول پر قبضہ کرلیں گے۔ترکی نے یوروپ سے خاتمہ کے بعد روس کا منصوبہ بلقان پر ملکیت کا دعوی کرنا تھا۔اطالوی خارجہ پالیسی آسٹریا اور ترکی کے اخراجات کے امیدوں پر مبنی تھیں۔ٹریسٹ اور ادرینہ ساحل کے دیگر حصوں پر آسٹریا کا قبضہ غیر یقینی تھا کیونکہ اس علاقے کا بیشتر حصہ اطالیوں نے آباد کیا تھا۔ترکی نے اٹلی کے طرابلس اور شمالی آفریقہ کے دیگر علاقوں پر قبضہ کو روک دیا تھا۔برطانیہ کی نوصنعتی نشوونما اور ایک وسیع سلطنت پر قبضہ میں برتری کے باوجود اس کا مقابلہ جرمنی اور ریاست ہائے متحدہ سے کرنا تھا جو سستے تیار شدہ سامان تیار کررہے تھے اور اس طرح انگلینڈ کی منڈیوں پر قبضہ کرلیا گیا تھا۔

ایشیاء : ASIA

ایشیا میں میجی دور (1867-1912) کے دوران، چونکہ جاپان ایک عظیم صنعتی طاقت بن گیا اور جاپانی باشندے زیادہ تعلیم یافتہ تھے، وہاں ایک جارحانہ قوم پرستی اور علامتی طاقت بننے کی خواہش پیدا ہوئی۔ جاپان چین کے لئے گھماؤ پھراؤ میں شامل ہوا۔جاپان نے لوریا پر حملہ کیا ، پھر خود مختار بادشاہت کرکے چینی فوج کو باہر نکال دیا۔چین، جاپانی جنگ کے بعد شیمونوسکی کے معاہدے کے آخر میں دستخط کئے گئے، جاپان کو فارموسا، پورٹ آرتھر اور لیاؤ ٹونگ جزیرہ نما مل گیا۔(95-1894) میں جاپان کے ہاتھوں چین کی شکست نے دنیا کو حیرت زدہ کردیا۔ جاپان کی طاقت میں اچانک اضافے کے خوف سے یورپی طاقتوں نے

12th History 13 ipage
Saturday, May 01, 2021 8:55:18 PM

دباؤڈال کر جاپان کو جزیرہ نمالیاؤ تونگ دینے پر مجبور کر دیا۔ جاپان نے اس ''سہ رخی مداخلت'' (فرانس، انگلینڈ اور روس کی مداخلت) 1895 میں ناراضگی ظاہر کی اور اسلحہ سازی کا ایک بڑا پروگرام شروع کر دیا۔

جاپان عظیم طاقتوں کے مسحور کن دائرے میں داخل ہے
(Japan in Charemed circle of Great Powers)

چین۔ جاپانی جنگ سے بھی زیادہ اہم بات (1904-1905) میں جاپان کا روس سے شکست سے دوچار کرنا تھا کی جاپانی شکست تھی۔ ''ٹرپل مداخلت'' کے بعد روس نے جنوبی منچوریا پر قبضہ کر لیا تھا۔ جاپان نے 1902ء میں انگلینڈ کے ساتھ اتحاد قائم کیا اور روس سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنی فوج واپس بلا لے۔ روس نے جاپان کو کم تر سمجھا۔ 1904ء میں ایک جنگ شروع ہوئی۔ روس۔ جاپانی جنگ میں، جاپان فاتح رہا اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی ثالثی پر بندرگاہ ماموت (Portsmouth leeaty) کے معاہدے پر جاپان کو پورٹ آرتھر واپس ملا۔ اس جنگ کے ساتھ ہی جاپان ''عظیم طاقتوں کے مسحور کن دائرے'' میں داخل ہو گیا۔

1905 کے بعد جاپان کی مضبوط سفارت کاری:
(Strong arm Diplomacy of Japan after 1905)

ایک کوریائی شہری کے ذریعہ ایک ممتاز جاپانی سفارتکار کے قتل نے 1910 میں جاپان کے لئے کوریا پر قبضہ کرنے کا بہانہ فراہم کیا۔ 1912ء میں منچو خاندان کے خاتمے کے بعد چین میں پائے جانے والی الجھن نے جاپان کو مزید توسیع کا موقع فراہم کیا۔ 1915 میں جاپان نے نو قائم چینی جمہوریہ یوان شئی اکائی کے ایوان صدر میں اکیس 21 مطالبات پیش کئے۔ ان مطالبات میں چینی ساحل صوبے شانتونگ میں جرمنی کے حقوق کی جاپان میں منتقلی اور منچوریہ پر جاپانیوں کے قبضہ کو تسلیم کرنا، اور چینی حکومت میں جاپانی مشیروں کی تقرری شامل ہے۔ چینیوں کو زیادہ تر جاپانی مطالبات تسلیم کرنا پڑا۔

(b) جنگ کی وجوہات :

(i) اتحادی نظام کا ارتقاء :

نظام اتحاد کا ارتقاء 1870 کی دہائی میں واپس آ گیا ہے۔ اس کا اصل معمار بسمارک تھا۔ بسمارک نے خدشہ ظاہر کیا کہ فرانسیسی، السیس اور لورین کو کھونے پر، انتقام کی جنگ کا آغاز کر سکتے ہیں۔ لہذا وہ فرانس کو الگ تھلگ کرنے کے لئے پُرعزم تھا۔ ان کی تھری ایمپررز لیگ (1873) میں قائم ہوئی۔ جس میں جرمنی، آسٹریا اور روس شامل تھے تاہم وہ اتحاد ناکام رہا لیکن وہ آسٹریا کے ساتھ تعلقات کو مستحکم کرنے میں کامیاب رہا۔ جو اپنی سرحدوں کے اندر اور باہر کے بارے میں توقع کر رہا تھا، جرمنی کے ساتھ سمجھوتہ کرنا چاہتا تھا۔ اٹلی کو شامل کرنے کے ساتھ 1882 میں اس اتحاد کو ٹرپل الائنس میں بڑھا دیا گیا۔

جرمنی کے سلسلہ میں جوابی اقدام کے طور پر فرانس نے روس کے ساتھ بات چیت کا آغاز کیا جو 1894 میں طے شدہ خفیہ فوجی معاہدے پر ختم ہوا تھا۔ اسی کے مطابق یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ جرمنی یا آسٹریا کے حملے کی صورت میں ہر ایک کو دوسرے کی مدد کی جائے یا جرمنی کے تعاون سے اٹلی اس دوران برطانیہ نے اپنی تنہائی ترک کر دی اور جاپان کے ساتھ اتحاد کر لیا۔ چونکہ فرانس روس کا اتحادی تھا۔ لہذا جاپان نے برطانیہ (1902) کے ساتھ اتحاد کرنے کو ترجیح دی۔ اینگلو جاپانی اتحاد نے فرانس کو مراکش اور مصر کے تنازعات کے حل کے لئے برطانیہ کے ساتھ اتحاد کی راہ پر گامزن کیا۔ اس کے نتیجہ میں اینٹینٹی کارڈیئل (1904) کے ذریعہ مراکش میں فرانسیسیوں کو آزادانہ طور پر ڈالنے کے بدلہ میں، فرانس نے مصر پر برطانوی قبضے کو تسلیم کرنے پر اتفاق کیا۔ بعدازاں برطانیہ نے روس کے ساتھ فارس کو اثر و رسوخ کے شعبوں میں تقسیم کرنے کے لئے 1907 میں الگ معاہدہ کیا۔ اس طرح برطانیہ، فرانس اور روس کا ٹرپل اینٹینٹ تشکیل دیا گیا۔


Bismarck

لہذا 1907 تک، یورپ کی بڑی طاقتیں دو مخالف کیمپوں میں تیار ہوئیں۔ ٹرپل (جرمنی، آسٹریا، ہنگری اور اٹلی) اور ٹرپل اتحاد (برطانیہ، فرانس اور روس) وجود میں آئے۔

(ii) 1905 سے 1913 کے درمیان بین الاقوامی بحران:
مراکش : (Morocoo)

انگلینڈ کے ساتھ ان کے آپسی سمجھوتہ پر انحصار کرتے ہوئے (Entente Cordiale, 1904) فرانسیسیوں نے مراکش میں اپنے منصوبے کے ساتھ آگے بڑھنے کا فیصلہ کیا۔ 1905ء کے اوائل میں ایک فرانسیسی مشن مراکش کے شہر فز (Fez) پہنچا جس نے اسے فرانسیسیوں محفوظات کا حصہ سمجھا۔ جرمنی نے احتجاج کیا۔ فرانس اس تنازعہ کو یورپ کانفرنس میں بھیجنے پر متفق ہو گیا، الجیرسس میں منعقدہ اس

12th History 13 ipage
Saturday, May 01, 2021 8:55:19 PM

کانفرنس میں کچھ نہیں آیا اس کے باوجود یہ واضح تھا کہ جرمنی کے خلاف برطانیہ نے فرانس کی طرف سے مقابلہ کیا تھا۔

اگادیر، 1911 (Agadir, 1911)

ایک سال کے اندر، فرانسیسی مراکش میں ایک بار پھر سرگرم ہوئے۔ اس بار جرمنوں نے اپنا گن بوٹ پینتھر مراقش کے ساحل پر واقع ایک بحری بندرگاہ اگادیر کو بھیجا۔ جہاں وہاں جرمن مفادات کا دعوٰی کیا گیا تھا۔ جرمنوں نے برطانوی دھمکیوں کا نوٹس لیا اور اس معاملہ کو مزید روکنے کا فیصلہ نہیں کیا تاہم، مراقش میں فرانسیسی فوائد میں توازن برقرار رکھنے کے لئے فرانس کو مغربی افریقہ میں جرمنی کو کافی مراعات دینی پڑیں۔

بوسینا کا بحران : (Bosinan Crisis)

1908 میں اس وقت ایک سخت بحران سامنے آیا جب اچانک آسٹریا۔ ہنگری نے بوسنیا کے الحاق کا اعلان کیا، جو اس کے بعد بھی آسٹریا کے محفوظات میں برقرار رہا۔ یہ روس میں لشکر کشی کا ایک اقدام تھا جس نے جنگی جہازوں کو آزادی کے ساتھ ڈارڈنیلس اور باسفورس کے راستہ سے بحیرۂ روم کی طرف پیش قدمی دلائی۔ اس سے ترک بہت ناراض ہوئے مگر کچھ بھی نہ کر سکے۔ سربیا بہت ناراض ہوا اور روس سے مدد کی درخواست کی مگر روس اس وقت جاپان کے ساتھ جنگ سے پورے طور پر فارغ نہ ہوا تھا اس لئے اس معاملہ میں مداخلت نہ کی اس سبب سے بھی کہ ان کے آسٹریا ہنگری کی ساتھ داری میں ظالم جرمنی کا بھی سامنا تھا۔ لہذا روس اور سربیا مناسب وقت کا انتظار کرنے لگے۔

بلقان کی جنگیں :

اٹھاویں صدی کے پہلے نصف میں ترکی یورپ کے جنوب مغرب میں ایک طاقتور ملک تھا۔ اس کی سلطنت بلقان اور ہنگری سے پولینڈ تک پھیلی ہوئی تھی (بلقان، بحیرۂ روم اور بحیرہ اسود کے درمیان جنوب مشرقی یورپ کا ایک خطہ ہے) اٹھارویں صدی کے دوسرے نصف حصے سے ترک سلطنت کو سیاسی اور معاشی عدم استحکام کا سامنا کرنا پڑا اس کا آغاز، یونان میں ہوا اور اس نے بہت ممالک کو ترکی کا کنٹرول توڑنے اور اسی ملک کے مختلف حصوں کو الگ کرنے کا باعث بنا۔

پہلی جنگ بلقان :

روس، یونان، سربیا، بلغاریہ اور بعد ازاں مونٹی نیگرو کی حوصلہ افزائی سے مارچ 1912 میں مقدونیہ پر قبضہ کرنے کے لئے بلقان لیگ تشکیل دی گئی، مقدونیہ کی مخلوط آبادی تھی جنگ اکتوبر 1912 میں شروع ہوئی او دو ماہ سے بھی کم عرصے میں ترکوں کو ان کے یوروپی صوبوں سے بھگا دیا گیا تھا لیکن یہ مسئلہ فتح شدہ علاقوں کو تقسیم کرتے وقت شروع ہوا۔ مئی 1913 میں دستخط شدہ لندن کے معاہدے کے مطابق البانیہ کی نئی ریاست تشکیل دی گئی اور مقدونیہ تقسیم ہو گیا۔

دوسری جنگ بلقان:

مقدونیہ کی تقسیم پر فاتح ممالک میں لڑائی شروع ہوئی، بلغاریائی باشندوں نے اپنے اتحادی سربیا اور یونان پر حملہ کیا۔ لیکن آسانی سے شکست کھا گئے۔ ترکوں نے ادرینہ نوبل کو واپس لینے کا موقع اٹھایا جسے وہ ہار گیا تھا۔ دوسری بلقان جنگ اگست 1913 میں بخارسٹ کے معاہدے پر دستخط کرنے کے ساتھ ختم ہوگئی۔ بلقان کے بحران سے دو چیزیں سامنے آئیں۔ پہلے، بلقاریائی زخمی ہوئے اور سربیا سے بدلہ لینے کے موقع کے منتظر تھے۔ دوم سربین کے جذبات فتح سے متاثر تھے۔ اس وقت سے سربیا اور پڑوسی صوبے بوسینا میں آسٹریا مخالف جدو جہد اور زیادہ عسکریت پسند بن گئی۔

فوری وجہ (سبب) Immediate cause



فرانز فرڈی نینڈ

بلقان میں ہونے والے ان واقعات کا عروج بوسنیا کے سراجیو میں ہوا۔ 28 جون 1914 کو آسٹریا ہنگری کے شہنشاہ فرانز جوزف کے وارث آرچ ڈوکو فرانز فرڈی نینڈ کو بوسنیا کے ایک سرب طالب علم پرنسپ نے قتل کر دیا۔ آسٹریا نے زور دے کر کہا کہ قاتل نے سربیا کے اکسانے پر کارروائی کی تھی۔ ایک ماہ کے بعد غیر مشروط ہتھیار ڈالنے کا مطالبہ کرتے ہوئے بیلگریڈ (Belgrade) میں الٹی میٹم پیش کیا گیا۔ سربی Serbi کی وضاحت اور ثالثی کے دوران جرمنی کی کوششوں کو آسٹریا کی طرف سے مسترد کر دیا گیا تھا۔ برطانیہ نے جنگ کو مقامی بنانے کی کوششیں کیں۔ 28 جولائی

12th History 13 ipage
Saturday, May 01, 2021 8:55:21 PM

12th History 13 ipage
Saturday, May 01, 2021 8:55:23 PM

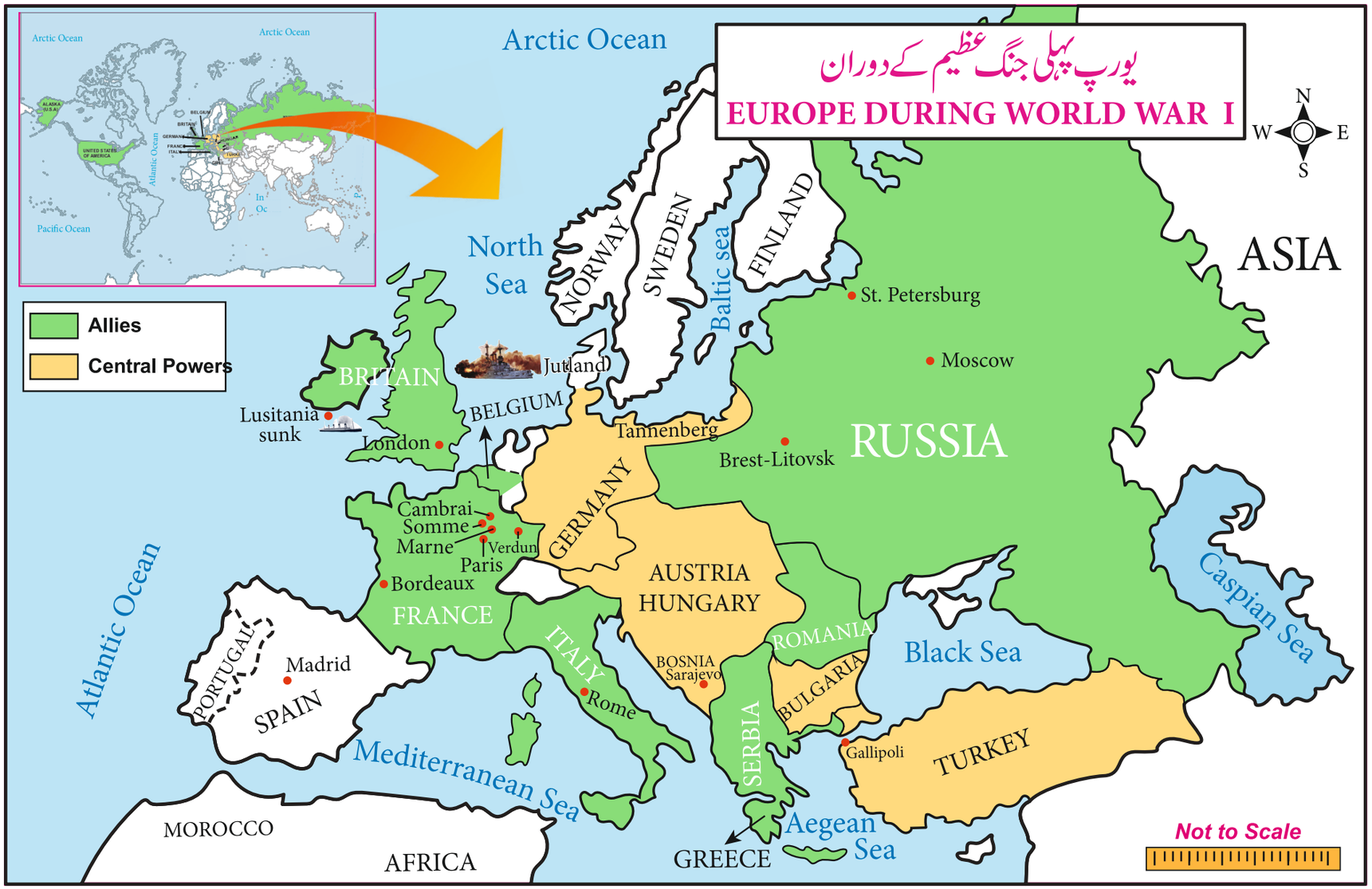

کوآسٹریا نے سربیا کے خلاف جنگ کا اعلان کیا اور بیلگریڈ بمباری کی۔ یہاں تک کہ جب روس سربیا کی حمایت میں مداخلت کے لئے افواج کو متحرک کررہا تھا، جرمنی نے پہلے حملہ کیا۔اس نے پہلے اس کو روکا اور اس نے روس اور اس کے اتحادی فرانس کے خلاف جنگ کا اعلان یکم آگست کو کیا۔

برطانیہ خود کو جنگ میں شامل کرنے کے خلاف تھا لیکن 13 اگست کو بیلجئم کے بادشاہ کی جانب سے برطانوی مدد کی مانگ کی گئی۔ بیلجئم اتحادیوں کی طرف سے نہیں تھا پھر بھی اس پر جرمنی نے حملہ کیا۔ جرمن کی بیلجئم کی غیر جانبداری کی خلاف ورزی کو سنجیدگی سے دیکھا گیا۔ یہ برطانیہ کی دیرینہ پالیسی تھی کہ بیلجئم کا ساحل کسی بھی مستقل عظیم طاقت کے ہاتھ میں نہیں ہونا چاہئے، جو ان ساحلوں کو یلغار کی بنیاد کے طور پر استعمال کرسکتا تھا۔لہذا قومی سلامتی کے اس اصول کے مطابق برطانیہ نے اب جرمنی سے لڑنے کا فیصلہ کیا۔ 3 آگست کو جرمنی میں بیلجئم کی سرزمین سے فوری طور پر انخلا کا مطالبہ کرنے پر الٹی میٹم دیا گیا۔

4 اگست کو برطانیہ اور جرمنی آپس میں لڑ رہے تھے۔

(c) جنگ کا طریقۂ کار

جنگ کا پھیلاؤ :

برطانیہ کے جنگ میں پھنس جانے کے بعد دوسرے ممالک بھی تیزی سے تنازعہ کی طرف راغب ہوگئے۔مونٹی نیگرو 7 آگست کو آسٹریا سے لڑنے میں سربیا کے ساتھ شامل ہوا۔ دوہفتوں کے بعد جاپانیوں نے مشرق بعید میں جرمن کے خلاف جنگ کا اعلان کیا۔اکتوبر میں ترکی نے بحیرہ اسود میں روسی بندرگاہوں پر بمباری کا آغاز کیا تھا۔اٹلی نے مئی 1915 تک غیر جانبداری برقرار رکھیں۔لیکن آسٹریا اور ترکی کے علاقوں کے وعدے کے ساتھ سہ رخی اتحادی طاقتوں کی طرف سے جنگ میں گھسیٹا گیا۔

مرکزی طاقتیں اور اتحادی طاقتیں:
Central Powers and Allies



متحارب ممالک (وہ ملک جو جنگ میں گئے تھے) کو مرکزی طاقتوں اور مھوری طاقتوں کے نام سے دوحصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔مرکزی طاقتیں جرمنی، آسٹریا، ہنگری، ترکی اور بلغاریہ پر مشتمل تھیں۔مرکزی طاقتوں کی مخالفت کرنے والی نو ریاستیں یہ تھیں۔ روس، فرانس، برطانیہ، اٹلی، امریکہ، بیلجئم، سربیا، رومانیہ اور یونان۔زیادہ تر امریکی یہ چاہتے تھے کہ ان کا ملک غیر جانبدار رہے اور اسی وجہ سے پہلے تین سالوں میں امریکہ نے برطانیہ اور فرانس کو صرف اخلاقی مدد اور قیمتی مادی امداد دی۔

محاذوں پر جنگیں : Battle of the Frontiers

مغربی محاذ، 1914 : Western Front, 1914

بلجیم والے جرمن حملے کے مقابلہ میں ان کے غیر جانبداری کی خلاف ورزی کے خلاف باضابطہ احتجاج کرنے کے علاوہ بہت کم کام کرسکتے تھے تو آگے بڑھنے والی جرمن فوج کو توڑنے کا بوجھ فرانسیسیوں پر پڑا۔فرانسیسی اس حملے کی بھاری طاقت کو نہیں روک سکے۔پہلی جرمن پیش رفت پیرس کے بیس میل کے اندر تھی گھری ہوئی ہیبت زدہ فرانسیسی حکومت کو بورڈیکس (بندرگاہ) میں منتقل ہونا پڑا۔

مشرقی محاذ، 1914 : Eastern Front, 1914

مشرقی محاذ پر روسی افواج مشرقی پرشیا میں بہت حد تک گھس گئیں، ٹننبرگ کی لڑائی میں روس کو وون ہینڈان برگ کی کردار سازی کے نتیجہ میں بھاری نقصان اٹھانا پڑا، جرمن جنرل ہندین برگ نے بعد میں روسی پولینڈ پر حملے کا آغاز کیا۔لیکن دو محاذ جنگ میں پھنسے ہوئے جرمنی کے پاس مشرق میں اپنی فتوحات کو مستحکم کرنے کے لئے کبھی بھی اتنے وسائل نہیں تھے۔

اگرچہ مشرقی محاذ میں لڑی جانے ولای جنگیں اتحادیوں کے لئے تباہی کا باعث بنیں، لیکن اس سے خلل پیدا ہوا اور جنگ مارنے (6-13 ستمبر 1914) میں فرانس پر دباؤ کو دور کرنے میں مدد ملی۔ فرانسیسی جرمنی کی پیش قدمی روکنے میں کامیاب ہوگئے۔13 ستمبر تک جرمنوں کو پچاس میل کے فاصلہ تک پیچھے دھکیل دیا گیا۔ پیرس کو اس طرح بچایا گیا تھا۔

جرمن کالونیوں پر فتح: Conquest of GermanColonies

سمندروں پر برطانوی کمانڈ کا ایک اہم نتیجہ یہ تھا کہ جرمنی اپنی نوآبادیات کو امداد بھیجنے میں ناکام رہے تھے چنانچہ، جرمن مشرقی افریقہ کے علاوہ، ان سب پر جنگ کے پہلے چند مہینوں کے دوران قبضہ کرلیا گیا۔

مغربی محاذ، 1915

فرانس کے خاتمہ کی پہلی جرمن کوشش ناکام ہونے کے بعد، مغربی محاذ پر مخالف فوجیں انگریزی چینل سے سوئزرلینڈ تک 650 کلومیٹر کے محاذ کے ساتھ کھدائی کرتے ہوئے خندق والی جنگ کی طرف راغب ہوگئیں۔ایک کانٹے دار تاروں کے پیچھے ہر طرف مشین گن اور توپ خانہ چار سال تک ایک دوسرے کے خلاف لڑائی میں استعمال ہوتے رہے۔

12th History 13 ipage
Saturday, May 01, 2021 8:55:24 PM

خندق کی جنگ : پہلی جنگ عظیم کے جنگی حالات میں ہوا کے ذریعہ اُڑنے والی گولیوں اور گولوں نے فوجیوں کو پناہ حاصل کرنے اور زندہ بچنے کے لئے مٹی میں گھس جانے پر مجبور کر دیا، فوجیوں کے ذریعہ کھودی گئی کھائیوں یا گڑھے نے انہیں شیل فائر کے اثرات سے اپنے آپ کو بچانے کے قابل بنا دیا۔ جرمنیوں نے ان کی پیادہ فوج کو گہری سہولت کی فراہمی کی۔ اچھی طرح سے تعمیر شدہ کھودے ہوئے گڑھے، بجلی کی روشنی سے روشن اور بستروں سے مزین، خندق کا نظام جو دوسری جنگ عظیم کی علامت ہے وہ ایک ہے جس میں دو سے چار کھائیاں ایک دوسرے کے متوازی چلتی تھیں۔ ہر خندق کو سیدھی لکیر کے بغیر مڑے ہوئے کرنے کے لئے ڈیزائن کیا گیا تھا تا کہ دشمن سطح سے کچھ فٹ اوپر نہ بڑھ سکے۔ خندقوں کی مرکزی قطاریں ایک دوسرے سے جڑی ہوئی تھیں اور پچھلے حصے میں آپس میں ملانے والی خندقوں کا ایک سلسلہ بنایا گیا تھا جس کے ذریعہ کھانا، گولہ بارود، نئی فوج، خطوط آرڈز وغیرہ کا تبادلہ کیا جاتا تھا۔

سومی اور ورڈن کی لڑائیاں، 1916

جرمنیوں کا خیال تھا کہ بڑے پیمانہ پر طویل لڑائی سے فرانسیسی حوصلے پست ہو جائیں گے، چنانچہ انہوں نے فروری اور جولائی کے درمیان فرانسیسی لائن کے مشہور قلعہ ورڈن پر حملہ کیا۔ دونوں طرف سے ہونے والا نقصان بہت زیادہ تھا۔ تاہم فرانس کی اس مہم میں حصہ لینے کا اصل بوجھ برطانیہ پر پڑا۔ جرمنیوں کے خلاف برطانوی حملہ دریائے سومہ کے قریب ہوا۔ ورڈن کی لڑائی جس میں بیس لاکھ افراد نے حصہ لیا، اس کے ساتھ ہی سومی کی جنگ نے بھی اتحادیوں کے حق میں جنگ کی خوش قسمتی کا فیصلہ کیا۔

جٹ لینڈ، 1916 : Jut Land, 1916

سمندر میں، اصل جنگ مئی 1916ء میں جٹ لینڈ جزیرہ نما، ڈنمارک سے لڑی گئی، جنگ غیر یقینی تھی۔ جنگ جٹ لینڈ کو پہلی جنگ عظیم کی سب سے بڑی بحری جنگ کے طور پر یاد کیا جاتا ہے۔ بحری لڑائیاں اس وقت ختم ہوگئیں جب 1916 میں جرمنی حکومت نے اتحادی افواج کی بحری ناکہ بندی کے خلاف جنگ کے لئے بغیر کسی پابند آبدور جنگ کی اجازت دی۔

Q جہازوں اور U کشتیاں : پہلی جنگ عظیم کے دوران جرمنی کا سب سے خوفناک ہتھیار سب میرین یا U بوٹ تھا۔ جرمنی نے ہر بحری جہاز کو ڈبا کر برطانیہ کو فاقہ کشی میں مبتلا کرنے کی حکمت عملی اپنائی۔ صرف ایک مہینہ میں 880000 ٹن شپنگ سمندر کے نیچے چلا گیا۔ برطانیہ کا Q جہاز جرمنی کے حملہ کا جواب تھا۔ انگریزوں نے کارگو جہاز کے بھیس میں 200 سے زیادہ اسٹیمر ز، ٹرالر اور سامان بردار جہاز بھیجے اور اس U کشتی پر دباؤ ڈالا۔ خیال یہ تھا کہ ان جہازوں پر حملہ کرنے کے لئے یو کشتیوں کو راغب کیا جائے گا جو اس کی پوشیدہ مسلح افواج اور اسلحہ سازی کو چھڑا دے۔

مشرقی محاذ میں جنگ 1917:

مرکزی طاقتوں کے لئے پیش رفت، فروری 1917 کے انقلاب میں روس کی زاری (Tsrist) حکومت کا تختہ پلٹنے کے ساتھ ہوئی، جس کی وجہ سے جرمنی نے مغرب میں اپنی کوششیں مرکوز کرنے کی اجازت دی۔ سوویت روس امن چاہتا تھا اور اسی کے نتیجے میں اس نے جرمنی کے ساتھ بریسٹ لٹوسوک (3 مارچ 1918ء) کے معاہدے پر دستخط کئے۔

گیلیپو لی مہم 1915-16

The Gallipoli Compain of (1915-16)

اسے ڈارڈینیلس مہم کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ اتحادی طاقتوں کی جانب سے یوروپ سے روس جانے والے سمندری راستے پر قابو پانے کی یہ ایک ناکام کوشش تھی۔ اس خطہ کے بارے میں کافی ذہانت اور معلومات کی کمی۔ شدید ترک مزاحمت کے ساتھ حملہ کی کامیابی میں رکاوٹ بنی۔ اکٹوبر کے وسط تک، اتحادی افواج کو بھاری جانی نقصان اٹھانا پڑا تھا اور اپنی ابتدائی لینڈنگ سائنس سے بہت کم آگے بڑھے تھے۔

کیمبرائی کی لڑائی :

(The Battle of Cambrai NoV. Dec 1917)

فرانس کے شہر کیمبرائی میں یہ لڑائی بڑے پیمانے پر انگریزوں کی طرف سے ٹینکوں کے پہلے پہل استعمال کے لئے بہت اہم تھی۔ 340 ٹینک اچانک نمودار ہونے پر جرمن حیرت زدہ ہو گئے۔

جنگ میں امریکہ کا داخلہ: Americas Entry in to the War

تیز آبدوز مہم نے امریکہ کو جنگ میں شامل کیا۔ مئی 1915 میں برطانوی لائیزر، لوزیٹانیا کو ایک جرمن آبدوز نے ڈبو دیا تھا جس

12th History 13 ipage
Saturday, May 01, 2021 8:55:26 PM

سے 128 امریکی جانیں ضائع ہوئی تھیں۔ صدر وڈرو ولسن جو تقریباً دو سال تک امریکی غیر جانبداری کی پالیسی کو برقرار رکھنے میں کامیاب رہے تھے بالآخر امریکی عوام کے دباؤ کا شکار ہو گئے اور انہوں نے اپریل 1917 میں جرمنی کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیا۔ امریکہ نے اپنے بے پناہ وسائل کے ساتھ اتحادیوں کی فتح کو ایک حتمی درجہ دے دیا۔

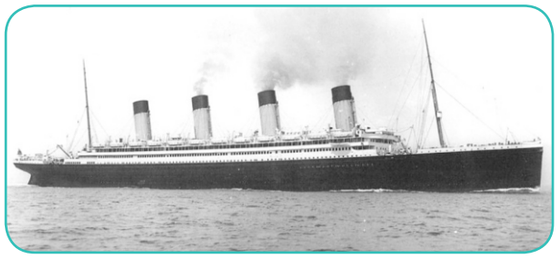

لوزی ٹانیا

اتحادیوں کے ذریعہ جرمنی کو تنہا کرنا:
Allies Deserting Germany

3 نومبر 1918 کو فرانس جوزف کے بعد آنے والے شہنشاہ چارلس نے ایک مسلح دستخط کئے جس نے آسٹریا کو اقتدار سے ہٹا دیا لیکن جنگ کے آخری چند ہفتوں میں، جرمنی اپنے تمام حلیفوں کی مدد سے محروم ہو گیا۔ ہتھیار ڈالنے والوں میں پہلے بلغاریہ تھا۔ ترکوں نے عارضی صلح کا انتخاب کیا۔ جرمنی کے پاس اب تنہا جدوجہد جاری رکھنا ناممکن تھا۔ جرمن فوج کا حوصلہ کم تھا۔ اتحادیوں کی ناکہ بندی سے جرمنی کے عوام کو شدید پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ قیصر تخت کو ترک کر کے ہالینڈ فرار ہو گیا۔ اسی اثناء میں ریچ اسٹک میں سوشلسٹوں کے رہنما فریڈرک ایبرٹ کی سربراہی میں ایک عارضی حکومت نے اسلحہ سازی کے لئے مذاکرات کو ختم کرنے کے لئے اقدامات کئے۔ 11 نومبر کو جرمنی نے ہتھیار ڈالنے پر دستخط کر دئے۔

(d) پیرس امن کانفرنس؛ Paris Peace Conference



پیرس امن کانفرنس

جنوری 1919 میں پیرس میں امن کانفرنس کا آغاز ہوا۔ ووڈاوولسن (USA) لائیڈ جارج (وزیر اعظم انگلینڈ) اور جارج کلیمن کو (فرانس کے وزیر اعظم) نے تبادلہ خیال کرنے میں ایک اہم کردار ادا کیا۔ یہ امن ووڈاولسن کے 14 نکاتی پروگرام پر مبنی تھا۔

صدر ولسن کی امن تجاویز میں یہ دفعات شامل تھیں۔

1۔ کھلے عام معاہدے کھل کر پہنچے۔ 2۔ سمندروں کی آزادی 3۔ ملکوں کے مابین معاشی رکاوٹوں کا خاتمہ۔ 4۔ اسلحہ کی کمی کرنا 5۔ نوآبادیاتی دعوؤں کے غیر جانبدارانہ تصفیے، جس میں شامل لوگوں کے مفادات کو مدنظر رکھا جائے 6۔ روس کو جو بھی حکومت چاہئے اسے چلانے کی اجازت دی جائے اور اس حکومت کو منظوری دے کر، حمایت کی جائے اور خوش آمدید کیا جائے۔ 7۔ بلجیم کی آزادی کی بحالی۔ 8۔ فرانس کے السیس اور لورین کی بحالی 9۔ قومیت کے خطوط پر اطالوی سرحدوں کو دوبارہ ترتیب دینا۔ 10۔ سربیا کے نئے سمندر کی نکاسی کے ساتھ رومانیہ، سربیا اور مانٹینیگرو کی بحالی 11۔ قومی خود ارادیت 12۔ بحیرہ اسود سے بحیرہ روم تک آبنائے کے ساتھ ترکی کے عوام کے لئے خود مختار ترقی ''مستقل طور پر کھل گئی'' 13۔ ایک آزاد پولینڈ کے ساتھ یقینی پولینڈ کی آبادی اور سمندر تک رسائی کے ساتھ ہو۔ 14۔ لیگ آف نیشنس

نئی جنگ کی دھمکی کا سامنا کرنے کے بعد، جرمن حکومت کو ان شرائط سے اتفاق کرنے پر مجبور کیا گیا۔ 28 جون 1919 کو آئینہ کے ہال (Hall of Mirrors) واقع ورس ویلز میں امن معاہدہ ہوا۔

اتحادیوں کی جانب سے آسٹریا (معاہدہ سینٹ جرمن)، ہنگری (ٹریانوں)، بلغاریہ (نیوٹلی) اور ترکی (سیویرس) کے ساتھ علاحدہ معاہدوں پر دستخط لئے گئے، ترکی کے ساتھ ہونے والے معاہدہ کو (سیویرس کا معاہدہ) حالانکہ سلطان نے قبول کر لیا تھا، لیکن کمال پاشا اور اس کے پیروکاروں کی مزاحمت کی وجہ سے ناکام ہو گیا۔

(e) ورسیلز معاہدے کی دفعات :
Provisions of the Versailles Treaty

معاہدہ ورسیلز کی دفعات کا خلاصہ مندرجۂ ذیل ہے۔

جرمنی پر لازم کیا گیا کہ السیس اور لورین کو فرانس کے حوالے کر دے۔ وادئ ساریس کوئلے کی کانوں کو فرانس کے حوالے کیا جانا

12th History 13 ipage
Saturday, May 01, 2021 8:55:27 PM

تھا۔ سارکوئلہ کی کان کا انتظام 1935 تک لیگ آف نیشنس کے زیر انتظام رہا جب تک کہ یہ فیصلہ نہ کرایا جائے کہ اسے لیگ کے ماتحت رہنا چاہئے یا جرمنی واپس لوٹایا جائے یا فرانس کونواز دیا جائے۔ پولینڈ کو حصے کر کے روس، آسٹریا اور جرمنی کے پولینڈ صوبوں میں شامل ہونے کر دیا گیا، بالٹیک کی ایک راہداری تھی، جسے لیگ آف نیشن کے سیاسی کنٹرول میں رکھا گیا۔ جرمنی کو مجبور کیا گیا کہ وہ اتحادیوں کو اپنی بیرون ملک جائیداد سے متعلق تمام حقوق اور اختیارات ترک کردے۔ لیگ آف نیشنس کے تحت تمام جرمن کالونیوں کو لازمی علاقوں کا درجہ مل گیا۔

فرانس یا بلجیم پر کسی بھی نئے حملہ سے بچنے کے لئے جرمنی کو وادی لائن میں فوجیوں کو رکھنے یا قلعے برقرار رکھنے سے منع کیا گیا تھا۔ رائن لینڈ پر اتحادیوں کا قبضہ ہونا تھا۔ لائن کے مشرقی کنارے پر واقع علاقہ کو غیر محرک بنایا جاتا تھا۔

مشرقی یوروپ میں روس کے صوبوں کے ساتھ جرمنی نے معاہدہ کیا تھا۔ معاہدہ کے مطابق بریسٹ۔لٹووسک کو آزاد جمہوریہ، فن لینڈ، ا یسٹونیا، لٹویا اور لیتھوانیا میں بنایا گیا تھا۔ ایک صدی تک عدم موجودگی کے بعد، پولینڈ کے صوبوں میں شمولیت کے ذریعہ پولینڈ کا ساتھ ملا۔

جرمنی کو اسلحے (ہتھیاروں) سے پاک کر دیا گیا تھا اور اسے عملی طور پر اپنی تمام جنگی جہازوں آبدوز کشتیوں کو ترک کرنے پر مجبور، کیا گیا تھا۔ جرمنی کو کسی بھی ہوائی جہاز، جنگی یا بحری جہاز پر ممانعت تھی اور اس کی فوج کو ایک لاکھ افسران اور جوانوں تک محدود کر دی اگیا تھا۔ آسٹریا اور جرمنی کا اتحاد ممنوع تھا اور جرمنی کو آسٹریا کی آزادی کو تسلیم کرنا اور اس کا احترام کرنا تھا۔

جنگ کے دوران ہونے والے جانی و مالی نقصان کے لئے جرمنی اور اس کے اتحادیوں کو ذمہ دار ٹھہرایا گیا تھا۔ 1921 میں 33 ارب ڈالر کے طور پر جنگی نقصان کی تلافی کی صحیح رقم کا فیصلہ کیا گیا تھا۔

جرمن بادشاہ ولیم دوم پر بین الاقوامی اخلاقیات اور معاہدوں کے تقدس کی خلاف ورزی کے اعلیٰ ترین جرم کا الزام عائد کیا گیا تھا۔ اس پر (مسند عدالت) کے ذریعہ مقدمہ چلنا تھا تاہم، اس دفعہ کا نفاذ نہیں ہوسکا کیونکہ نیدرلینڈ کی حکومت نے جرمن بادشاہ کو اتحادیوں کے حوالے کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

13.4 روسی انقلاب اور اس کے اثرات

تعارف :

پہلی جنگ عظیم کا سب سے اہم نتیجہ روسی انقلاب تھا۔ روس میں سارسٹ (tsarist) حکومت کو پہلی جنگ عظیم میں ناقابل برداشت تناؤ کا سامنا کرنا پڑا تھا جنہیں مناسب کھانا اور رہائش نہیں دی جاسکی تھی۔ مارچ 1917 میں پیٹروگراڈ میں ہڑتالوں اور مظاہروں کے ساتھ پہلا انقلاب (فروری انقلاب) برپا ہوا۔ پہلے انقلاب نے روس کے کسی بھی مسئلہ کو حل نہیں کیا اگرچہ روسی بادشاہت کا تختہ الٹ دیا گیا، لیکن عبوری حکومت نے جنگ جاری رکھی۔



فروری انقلاب

(a) انقلاب کی وجوہات:

زار کے استبدادی حکومت : (Autoeratic Rule of Tsars)

انیسویں صدی میں روس ایک ایسا پسماندہ ملک تھا جس پر زار کے ظلم واستبدا کی حکمرانی کے تسلسل کی راج تھا۔ انہوں نے روس کو اقتصادی اور سماجی طور پر پسماندہ رکھا۔ زرعی غلاموں کو ستایا جاتا تھا اور وہ بری حالت کی زندگی گزارتے تھے۔ مخالف سامیت (یہودیوں سے دشمنی) پائی جاتی تھی اس کی وجہ سے یہودیوں کو سزائیں دی جاتی تھیں اور ان کا قتل عام ہوتا تھا۔ جمہوری اختلاف رائے کی کوئی گنجائش نہیں تھی۔ دانشور، یونیورسٹی کے پروفیسر طلباء، سائنس دانوں اور

12th History 13 ipage
Saturday, May 01, 2021 8:55:28 PM

ولادیمیر ایچ لینین (1870-1924)



لینن

: لینن وسطی وولگا کے قریب پیدا ہوا تھا۔ 1887 میں اس کے سبب سے بڑے بھائی کو زار پر قاتلانہ حملہ کرنے کی کوشش میں پھانسی دے دی گئی تھی۔ کارل مارکس کے نظریات سے متاثر ہوکر لینن کا خیال تھا کہ آزادی کا راستہ بڑے پیمانہ پر کارروائی کے ذریعہ حاصل ہوگا ۔انہوں نے مارکزم پر سینٹ پیٹرز برگ میں فیکٹری ورکرز کے مطالعاتی گروپوں کے کلاسز لینے میں اپنا وقت گزارا۔ 1895 میں اسے گرفتار کیا گیا، اسے سائبیریا میں رکھا گیا تھا۔1900 میں رہائی کے بعد، وہ یورپ کے بڑے شہروں میں ایک بورڈنگ ہاؤس سے دوسرے بورڈ میں چلا گیا۔1903 میں، سوشیل ڈیموکریٹک پارٹی کے بائیں بازو کی چیف پارٹی کے تینتالیس (43) مندوبین کا ایک اجلاس لندن میں منتقل ہوگیا۔ یہاں کانگریس تنظیم اور حکمت عملی کے معاملہ پر تقسیم ہوگئی ۔لینن کو تھوڑی اکثریت (بولشیٹو) کی حمایت حاصل ہوگئی، جسے بالشویک پارٹی کہا گیا۔ اس کے مخالفین، ایک اقلیت میں (مینشینستو) کو مینشیوکس (Menshevika) کہا جاتا تھا۔

مصنفین کو اظہار خیال کرنے پر قید اور جلا وطنی کا سامنا کرنا پڑا۔ زار کو عالمگیر نفرت ملی اور ہر ایک ان کے زوال کا منتظر تھا۔

کسانوں کے حالات: Conditions of Peasantry

روس کی تقریباً نصف آبادی کو زرعی غلام بنا دیا گیا تھا، اور روس کے کسان ہفتے کے کچھ دن وہاں جاگیرداروں کی زمینوں پر بلا معاوضہ مزدوری کرنے پر مجبور ہوگئے تھے اور انہیں اجازت نہیں دی گئی کہ وہ حکمرانوں کی رضامندی کے بغیر شادی کریں۔معمولی خطاؤں پر (غلاموں) کو کڑی سزا دی جاتی تھی۔نکولس اول کے دور حکومت میں روس کے مختلف حصوں میں پانچ سو سے زائد غلاموں کیفسادات ہوئے، لیکن ان سب کو بے رحمی کے ساتھ کچل دیا گیا سکندر دوم نے 1861 میں آزادی کا ایک حکم جاری کر کے زرعی غلاموں (serfs) کو آزاد کیا۔ لیکن ان کو اپنی روزی روٹی کے حصول کے لئے زمین فراہم نہیں کی گئی تھی لہذا کسان انقلاب کے لئے آتش گیر مادے بن گئے۔

صنعتی پسماندگی اور مزدور طبقے کی نفرت آمیز رہائشی حالت:

روس نے دیر سے صنعتی شعبے میں داخل ہونا شروع کیا۔روس تمام عظیم یوروپی طاقتوں سے پیچھے ہے ۔ روس کے کسان نے جابرانہ حالات میں محنت کی ۔ٹریڈ یونینوں اور ہڑتالوں پر مکمل پابندی عائد تھی ۔روس کا مزدور طبقہ احتجاج کے مواقع تلاش کر رہا تھا۔

منکرین خدا کا کردار : Role of Nihilists

روسی ریاست کے خلاف بے رحمی سے جنگ لڑنے والے نوجوان، بنیاد پرست اور غیر مہذب دانشوروں کو ان کے دشمنوں نے انہیں منکرینِ خدا (Nihilists) کہا ۔زار سکندر دوم کی زندگی کی پہلی ناکام کوشش مشتبہ دانشوروں کو بطور نااہل قرار ہوئے ان مرد اور خواتین ،سب کو سائبیریا بھیجے جانے کے بعد بھی روس میں انہوں نے اپنی انقلابی سرگرمیاں بند نہیں کیں بلکہ وہ انقلابی قوتیں اور تیز ہوگئیں ۔ان کے ساتھ دوسرے اقلیتی گروپ جیسے یہودی اور (پولینڈ) والے بھی ان میں شامل ہوگئے۔

انکار خدا (Nihibism) کے فلسفہ نے قائم معاشرتی نظم کے خلاف بغاوت کی نمائندگی کی۔اس نے ریاست، چرچ اور کنبے کے ذریعہ استعمال کردہ تمام اختیارات کو مسترد کر دیا۔اس نے اپنے عقیدے کو سائنس کی سچائی کے سوا کچھ نہیں بنایا۔

مارکسزم اور اس کا اثر: Marxism and Its Indluence

مارکس اور انجلز کا یہ موقف تھا کہ متوسط طبقہ (bourgeose) کا وجود بھی پرولتاریہ کی طرح سوشلسٹ انقلاب کے لئے ایک ضروری شرط ہے۔انہوں نے کبھی بھی پسماندہ روس میں سوشلسٹ کے کامیاب امکان کے بارے میں قیاس نہیں کیا۔ تاہم مارکس نظریات جیسے دوسرے بنیاد پرست نظریات انتشار پسندی اور سوشلزم کی مختلف شکلوں کے علاوہ، ایک ایسی صورت حال میں زمین کو حاصل کر رہے تھے کہ حالات زندگی جابرانہ تھے۔لیکن وہاں مارکس گروپوں کی قیادت تھی، اور لینن میں انہیں ایک غیر معمولی قابل رہنما ملا جس میں بڑی تنظیمی صلاحیتیں تھیں۔

12th History 13 ipage
Saturday, May 01, 2021 8:55:30 PM

زارنکولس دوم کا ظلم واستبداد : Autocracey of the Isar Nicholao II

رومانوی شاہی خاندان کے زارنکولس دوم کو حکومت کا تجربہ کم تھا۔ اس کی بیوی الیگزینڈرا ایک چھائی ہوئی شخصیت تھی ،نکولاس اس کے مضبوط اثر ورسوخ کے ماتحت تھا۔نکولاس اپنے اکثر وزراء سے بدگمان تھا اور چاپلوسیوں سے گمراہ ہورہا تھا۔اس بات کا یقین کیا گیا کہ روس کو نوآبادت والوں کے قبضہ میں نہیں رہنا چاہئے اسی لئے نکولاس نے مینچو ریا کی طرف پیش قدمی کرتے ہوئے روس کی توسیع کی ۔اسی کی وجہ سے 1904 میں جاپان کے ساتھ جنگ لڑی گئی ۔اسی کا نتیجہ روس کی ہار کی شکل میں سامنے آیا، یہ ہار حملے اور فسادات کی وجہ بنی ۔زار کی مخالفت بڑھتی گئی۔


Tsar Nicholas II

جنوری 1905 کو فادر گیپن ایک پادری سینٹ پیٹرز برگ میں زار کے سرمائی محل پر مردوں، عورتوں اور بچوں کا ایک جلوس نکالا ،جلوس پرامن اور غیر مسلح تھا، جس میں قومی اسمبلی ،زرعی اور صنعتی اصلاحات کا مطالبہ کیا گیا لیکن پولیس اور فوجیوں نے جلوس پر فائرنگ کردی۔سینکڑوں افراد ختم ہوئے اور کئی ہزار زخمی ہوئے ۔اس واقعہ کو خون آلود اتوار کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہ واقعہ فسادات ،حملوں اور تشدد کا باعث بنا جس میں ماسکو کے گورنر جنرل، زار کے چچا کو بم سے ہلاک کیا گیا۔

نکولاس کو ایک آئین کو منظوری دینے اور پارلیمنٹ (ڈوما) قائم کرنے کے لئے مجبور کیا گیا۔ یہ بائیں محاذ (لیفٹ ونگ) کی جماعتوں کے لئے تسلی بخش نہیں تھا۔سینٹ پیٹرز برگ میں کارکن کے نمائندوں نے ٹریٹکی کی قیادت میں سوویت (کونسل) قائم کی ۔اسی طرح کے سوویت دوسرے شہروں میں بھی قائم کئے گئے تھے ۔ڈوما مڈل کلاس ، حکومت میں آواز ،لہذا اعتدال پسند حکومت کی پالیسی کے حامی تھے جب کہ بائیں بازو نے اپنی مخالفت جاری رکھی۔لیکن جب بھی ڈوما نیز ار کے کسی اقدام کی مخالفت کی تو اسے تحلیل کردیا گیا اور تازہ انتخابات ہوئے ۔حکومتی پالیسی میں تبدیلی کے بغیر چوتھا ڈوما 1917 کے انقلاب کے ساتھ ختم ہوا۔

زار کی مخالفت اور ڈوما کی تحلیل : Opposition of Tsar and Dissolution of Duma

پہلی جنگ عظیم کے دوران ،فرانس اور برطانیہ کے ساتھ مل کر روس کی شرارت نے عارضی طور پر آمریت کو مضبوط کیا۔محل کے اندر انقلاب کی ایک افواہ کی وجہ سے نکولانس نے خود کو فوج کا سربراہ یعنی کمانڈر بنالیا۔اور ہر چیز میں دخل دے رہا تھا۔1916 کے اختتام پر، راسپوتین نے ، جو زار اور زارینہ پر غلبہ رکھنے والے اثرات مرتب کئے تھے۔اس کو زارینہ کے خاندان کے ایک شخص کے ذریعہ قتل کردیا گیا۔سینٹ پیٹرز برگ سوویت کے ارکان کو گرفتار کیا گیا۔

معروف بغاوتیں Popular Uprisings:

جب تک 23 فروری 1917 کو جب سوشلسٹوں نے بین الاقوامی ورکنگ وومن ڈے منایا تو زار غیر متزلزل نظر آیا،لیکن 2 مارچ کی صبح اسے علاحدگی اختیار کرنا پڑی۔اگرچہ کسی نے بھی ہڑتال کا مطالبہ نہیں کیا۔لیکن خواتین ٹیکسٹائل کارکنوں میں روٹی کی قلت نے فوج میں اپنے شوہروں کے ساتھ انہیں ہڑتال پر جانے اور پیٹروگراڈ کے فیکٹری علاقوں میں مارچ کرنے پر مجبور کردیا۔''مزدوروں کے لئے روٹی'' کا مطالبہ کرتے ہوئے عسکریت پسندوں کے ذہن میں خواتین کارکنوں کی حالتوں نے فیکٹری کارکنوں کی طرف (اپنا بازو لہرایا) چلاتے ہوئے کہا ''باہر آؤ'' اور'' کام بند کرو'' کا نعرہ لگایا۔اگلے دن 24 فروری شہر کے چار لاکھ کارکنان اس تحریک میں شامل ہوگئے۔

زار کی دستبرداری :Abdication of TSAR

حکومت نے ہڑتال کو ختم کرنے کے لئے فوج کا استعمال کیا۔ جب چوتھے دن ہڑتالیں اور ریلیاں شروع ہوئیں تو جلد ہی فوجیوں کی رہائش گاہوں میں بغاوت ٹوٹ پڑی ۔ زار نے مارشل لا (فوجی حکومت) کا اعلان کیا۔لیکن اس کا حکم شہر میں نشر نہیں کیا گیا، کیونکہ اس کام کو کرنے کے لئے کوئی بھی نہیں تھا۔زار نے پیٹروگراڈ واپس آنے کی کوشش کی ۔ریلوے کارکنوں نے اس کی ٹرین روک دی ۔ پیٹروگراڈ میں موجود کچھ افسروں نے حالات کی سنجیدگی پر غور کرتے ہوئے زار کو تخت چھوڑنے کی درخواست کی ۔15 مارچ کو نکولاس دوم تخت سے نیچے اتر گیا اسے اپنی آمریت کو ختم کرنا پڑا۔

عارضی حکومت : Provisional Government

سرکاری افعال کیلئے دو متوازی مجلسیں موجود تھیں۔ایک پرانے ر یاستی ڈوما کے متوسط درجہ کے سیاست دانوں کی جسے درجہ وار ترتیب دیا گیا تھا اور دوسرے مزدوروں کے نمائندوں کی کارکنان کونسل کو ملا کر یا سوویت، جس کے پیچھے بائیں محاذ کی حمایت حاصل تھی ۔ڈوما میں جو لوگ تھے وہ سوویتوں کی رضامندی کے ساتھ صوبائی حکومت بنانے کے

12th History 13 ipage
Saturday, May 01, 2021 8:55:31 PM

قابل ہوئے ، سوویت پر مینیو یسیوں کا غلبہ تھا اور اقلیتیں بولسویکس (Bolsherviles) بزدل اور فیصلہ لینے کے قابل نہیں تھے۔لینین کی آمد سے پورا ماحول بدل گیا۔

عارضی حکومت کی ناکامی: Failure of the Provisional Government

جب انقلاب شروع ہوا تو اس وقت لینن سوئزر لینڈ میں تھے، لینن انقلاب جاری رکھنا چاہتے تھے۔ان کا نعرہ ''ساری قوت سوویتوں کے لئے'' جسے عظیم مزدوروں نے حاصل کیا بہت ہی مقبول ہوا۔ جنگ کے دوران تباہ و برباد ہوئے لوگوں کے درمیان میں، روٹی، امن اور زمین، کے نعرہ نے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کیا۔لیکن عارضی حکومت نے دو بھاری غلطیاں کیں۔سب سے پہلے زمین کی تقسیم کے مطالبہ پر ایک فیصلہ ملتوی کیا اور دوسرے حکومت نے جنگ کو جاری رکھنے کا فیصلہ کیا۔ مایوسی کا شکار کسانوں نے اپنے فوجی عہدہ کو چھوڑ دیا اور زمین پر قبضہ کرنے والوں میں اپنی شمولیت اختیار کر لی۔ یہ بوشیوک کی قیادت میں پیٹر گراڈ میں بغاوت کو بڑھایا۔حکومت نے پراوڈا (Pravda) پر پابندی لگادی اور تمام بولتیوکوں کو گرفتار کرلیا گیا۔ٹراٹسکی (Trotsky) کو بھی گرفتار کرلیا گیا ۔ کیرنسکی وزیر اعظم بنے، انہوں نے لبرلز اور اعتدال پسند سوشلسٹوں کے ایک نئے اتحاد کی قیادت کی ۔ کیرنسکی نے ایک کوشش والے بغاوت کا سامنا کرتے ہوئے حکومت اور سوویت دونوں کو برطرف کرنے کی کوشش کی ۔ ان کی کوششوں کو سوویت اور خاص طور پر بالشویکوں نے مایوس کیا جنہوں نے تب تک مقبولیت حاصل کرلی تھی۔

> پراوڈا *Pravda* ایک روسی لفظ ہے جس کا مطلب سچ ہے۔ یہ 1918 سے 1991 تک سوویت یونین کے کمیونسٹ پارٹی کا سرکاری اخبار تھا۔

لینن کی قیادت میں بولشویک پارٹی کی طرف سے حکومت کا سنبھالنا :

اکٹوبر میں لینن نے فوری انقلاب کا فیصلہ کرنے کو بولشویک کمیٹی کی سفارش کی ۔ٹراٹسکی نے تفصیلی منصوبہ تیار کیا۔ 7 نومبر کو اہم سرکاری عمارات بشمول سرمائی محل، وزیر اعظم کے ہیڈ کوارٹر پر مسلح فیکٹری کارکنوں اور انقلابی فوجیوں نے قبضہ کرلیا۔8 نومبر 1917 کو روس میں نئی کمیونسٹ حکومت کا قیام ہوا۔اس وقت یہ حکومت لینن کی قیادت میں تھی۔ بالشویک پارٹی کو روسی کمیونسٹ پارٹی کے نام سے بدل دیا گیا۔

انقلاب کا نتیجہ: (Out come of the Revolution)

لینن کا خیال تھا کہ عارضی حکومت کے خاتمہ کا سب سے اہم عنصر عالمی جنگ سے نکلنے میں ناکامی تھی۔لہذا لینن نے فوری طور پر امن کے لئے اپیل کی ۔مرکزی طاقتوں کی طرف سے مقرر سخت شرائط کی پرواہ نہ کرتے ہوئے لینن نے نئی حکومت کے قیام پر توجہ مرکوز کرنے کے لئے جنگ سے الگ ہونا ہی پسند کیا۔ مارچ 1918 میں بریسٹ ۔لیتھوسک کے معاہدے پر دستخط کیا گیا۔

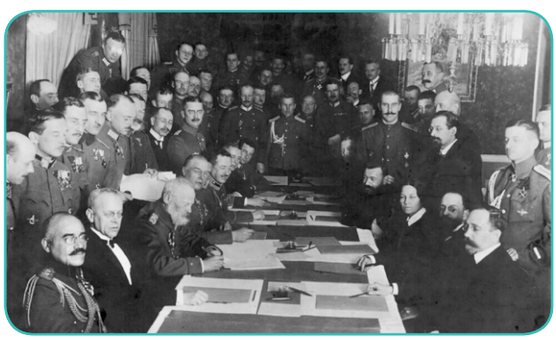

بریسٹ ۔لیتھوسک کے معاہدے

روسی انقلاب کا اثر :

انقلاب نے دنیا بھر میں لوگوں کے ذہنوں کو ابھارا۔ بہت سے ممالک میں، کمیونسٹ پارٹیوں کا قیام ہوا۔روسی کمیونسٹ حکومت نے نو آبادیات کو اپنی آزادی کے لئے لڑنے کی حوصلہ افزائی کی ۔ اہم معاملات زمین کی اصلاحات، سماجی فلاح و بہبود، کارکنوں کے حقوق اور صنفی مساوات پر بحث پوری دنیا میں شروع ہوئی۔

انقلاب کے بعد دہائیوں میں سوویت یونین کی تیز رفتار پیش رفت نے دنیا کے پسماندہ ممالک کو متاثر کیا اور سرمایہ داری کا متبادل فراہم کیا۔ خواندگی اور غربت کا ریکارڈ کا کم وقت میں خاتمہ کیا گیا۔صنعت اور زراعت میں نمایاں ترقی ہوئی اور پوری دنیا کو متاثر کرنے والے عظیم اقتصادی زوال نے سوویت یونین پر کوئی اثر نہیں کیا۔خواتین کو مساوی حقوق دئے گئے ۔صنعتوں اور بینکوں کو قومی شکل دی گئی ۔زمین کو سماجی املاک قرار دے کر غریب کسانوں میں بانٹ دیا گیا۔

12th History 13 ipage
Saturday, May 01, 2021 8:55:32 PM

13.5 لیگ آف نیشنس : League of Nations

لیگ آف نیشنس کا تصور امریکی صدر ووڈرو ولسن کے ذہن کی پیداوار ہے۔ ولسن کی خواہش تھی کہ ایک ایسی لیگ جس میں دنیا کے ممالک شامل ہوں اور امن کے تحفظ کے لئے تعاون کریں۔ پیرس کے امن کانفرنس میں لیگ کے عہدنامے پر کام کیا گیا اور اس میں پہلی جنگ عظیم کے بعد دستخط کئے گئے اس میں ہر معاہدے کو شامل کیا گیا۔ ان کا ماننا تھا کہ جرمنی کی شکست کا مطلب عسکریت پسندی کو مسترد کرنا ہوگا اور اس لئے بین الاقوامی تعلقات کو خوبی کے ساتھ برقرار رکھنے کے لئے اقوام عالم کی جماعت کا اقتدار طاقت کے غیر مؤثر توازن کے بجائے ضروری تھا۔ ولسن نے ذاتی دلچسپی لی کہ کسی طرح یہ کام انجام پائے۔



لیگ آف نیشنس

ساخت اور تشکیل : Structure and Composution

اس تنظیم کی آئین کی تشکیل میں برطانیہ اور امریکہ کے نظریات غالب تھے۔ لیگ آف نیشنس پانچ اہم شعبوں پر مشتمل تھی۔ مجلس عام، دیوان، دفاتر معتمدان ریاست، بین الاقوامی عدالت ، بین الاقوامی مزدوروں کی تنظیم، اسمبلی میں ہر رکن ملک کی نمائندگی شامل کی گئی۔ اس نے عام پالیسی پر تبادلہ خیال کیا اور اسمبلی میں لے جانے والے فیصلے پر متفق ہونا ضروری تھا۔ لیگ کا کارگزار دیوان عام تھا۔ برطانیہ، فرانس، اٹلی، جاپان اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ کونسل کے مستقل ارکان کے طور پر اعلان کیا گیا۔ ہر رکن کا ایک ووٹ تھا اور چونکہ تمام فیصلے اتفاق رائے سے ہوتے تھے یہاں تک کہ چھوٹے ممالک نے بھی ویٹو کا حق پایا۔

معتمدی کا دفتر (سکریٹریٹ)

لیگ آف نیشنس کے سکرٹریٹ کا دفتر ریاست جنیوا میں واقع تھا۔ اس کے پہلے سکریڑی جنرل برطانیہ کے سر ایرک ڈرمنڈ تھے۔ ریاست کے دفتری عملہ کو سکریٹری جنرل کے ذریعہ کونسل کے مشورے پر مقرر کیا گیا۔ بین الاقوامی عالمی عدالت کو ہیگ میں قائم کیا گیا۔ عدالت 15 ججوں سے بنی تھی۔ بین الاقوامی مزدوروں کی تنظیم سیکرٹریٹ اور جنرل کانفرنس پر مشتمل تھی جس میں ہر ملک سے چار نمائندے لئے جاتے تھے۔

لیگ کے مقاصد: Objectives of the League

لیگ آف نیشن کا دوہرا مقصد جنگ سے بچنے اور دنیا میں امن برقرار رکھنے اور معاشی اور سماجی معاملات میں بین الاقوامی تعاون کو فروغ دینا تھا۔ لیگ نے صلح کرنے اور ثالثی کے طور پر کام کرنے کا ارادہ کیا اور اسی طرح اس کے ابتدائی مراحل میں تنازعات حل کرنا بھی تھا۔ اگر ثالثی کے باوجود جنگ شروع ہوجائے تو اراکین پہلے اختیاری طور پر اقتصادی طور پر اور پھر فوج کے ذریعہ جارحیت پسندی پر پابندی لگائیں گے۔ ان مقاصد کو عمل پیرا کرنے میں مشکل اس وقت پڑی جب یہ تین ممالک اس لیگ سے غائب تھے امریکہ (رکن نہیں بنا) ، جرمنی (شکست کھایا ہوا ملک) اور روس، جرمنی اور روس 1926 اور 1934 میں شامل ہوگئے ۔ جب کہ 1933 میں جرمنی نے استعفی دے دیا، 1939 میں روس کو نکال دیا گیا۔

لیگ کی سرگرمیاں: Activities of the League

1920 اور 1925 کے درمیان متعدد اختلافات کو حل کرنے کے لئے لیگ کو بلایا گیا، لیگ تین مسائل کو حل کرنے میں کامیاب ہوئی۔ 1928 میں آلینڈ جزائر پر حاکمیت کا تنازعہ، سویڈن اور فن لینڈ کے درمیان ہوا۔ لیگ نے فیصلہ کیا کہ جزیرے فن لینڈ کے حوالہ ہونا چاہئے ۔ اگلے سال میں یہ کہا گیا کہ پولینڈ اور جرمنی کے درمیان اپپر سیلشیا (Upper Siliesia) میں سرحد قائم کریں جو لیگ کی طرف سے کامیابی سے حل کیا گیا۔ تیسرا تنازعہ 1925 میں یونان اور بلغاریہ کے درمیان تھا۔ یونان نے بلغاریہ پر حملہ کیا اور لیگ نے جنگ بندی کا حکم دیا۔ تحقیقات کے بعد لیگ نے یونان کو قصوروار ٹھہرایا اور یونان کو تاوان جنگ ادا کرنے کا حکم دیا گیا۔

لیگ نے افیون کی بین الاقوامی تجارت میں کمی اور غریب اور پسماندہ ممالک کی امداد کرکے بیماریوں کے پھیلاؤ کو کنٹرول کرنے کے ذریعہ اپنے وجود کا جواز پیش کیا۔ اس کی ایجنسیوں نے پوری دنیا میں لیبر (مزدور) اور کاروباری حالات کے بارے میں بہت بڑا اعداد و شمار Data اکٹھا کیا۔ اس نے متنازعہ علاقوں میں رائے شماری کی اور مہاجرین کے لئے مکانات تلاش کرنے میں مدد فراہم کی۔ اس نے بین الاقوامی قوانین کی تشکیل میں ایک نئی شروعات کی۔

12th History 13 ipage
Saturday, May 01, 2021 8:55:34 PM

تشدد کے واقعات :Incidents of Violations

یوروپی طاقتوں کے سامنے اہم مسائل میں سے ایک یہ تھا کہ اسلحہ کے استعمال کو کس طرح کم کیا جائے۔ 1925 میں کونسل نے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے ایک تخفیف اسلحہ کانفرنس منعقد کرنے کے لئے ایک کمیشن تشکیل دی لیکن مجوزہ کانفرنس کو صرف فروری 1932 میں ظہور میں لایا گیا۔ اس کانفرنس میں، جرمنی کا فرانس کے ساتھ ہتھیاروں کے معاملہ میں مساوات کے مطالبہ کو مسترد کر دیا گیا۔ اکتوبر میں ہٹلر نے جرمنی کو کانفرنس اور لیگ سے الگ کر لیا۔

1920 میں لیگ پولینڈ کے ذریعہ ولنا (Vilna) کے قبضہ کے بارے میں کچھ نہیں کر سکی۔ 1923 میں جب اٹلی اور یونان کے مابین جنگ شروع ہونے کا خطرہ تھا۔ اطالویوں نے لیگ کی ثالثی کے سامنے پیش ہونے سے انکار کر دیا۔ ستمبر 1931 میں جاپان نے منچوریا پر حملہ کیا اور لیگ نے جاپان کی مذمت کی۔ لہذا جاپان نے جرمنی کا طریقہ اپنایا اور استعفیٰ دے دیا۔ اٹلی کے ایتھوپیا پر حملہ کرنے کے تناظر میں لیگ نے منظوری کو روک دیا جیسے ہی اس میں سانکشن پر عمل ہوا اٹلی نے 1937 میں احتجاج کرتے ہوئے لیگ سے استعفیٰ دے دیا۔

اس کے بعد لیگ رائن لینڈ، آسٹریا، زیکوسلوواکے اور پولینڈ کے بحران میں کوئی مداخلت نہ کرتے ہوئے صرف واقعات کے لئے ایک غیر فعال گواہ بنا رہا۔ لیگ کا آخری فیصلہ کن عمل 1939 میں ہوا جب روس نے فن لینڈ پر حملہ کیا تو روس کو لیگ سے نکال دیا گیا۔ لیگ کی اسمبلی میٹنگ دوبارہ نہیں ہو سکی اور لیگ آف نیشنس آخر کار 1946 میں تحلیل کر دی گئی۔

ناکامی کے اسباب:

لیگ پہلی عالمی جنگ میں فتح حاصل کرنے والے ممالک کی تنظیم بن گئی اگرچہ یہ دنیا کی وسیع تر رکنیت کے لئے بنائی گئی تھی۔ یہ یورپی سفارت کاری کا مرکز بن گئی۔

سیاسی معاملات پر اپنے فیصلے کے لئے ارکان کا متفق ہونا ضروری تھا۔ اس کی خود کی فوجی طاقت کی کمی کی وجہ سے وہ اپنے فیصلوں کو لاگو نہیں کرا سکتی تھی۔

امن تنظیم کے بانیوں نے قوم پرستی کی طاقت کا کم اندازہ لگایا'' اجتماعی سیکورٹی'' کے اصول کو اصل میں لاگو نہیں کیا جا سکا۔

لیگ آف نیشنس کسی کم مؤثر تنظیم کی طرح طاقت کا استعمال کرنے سے قاصر تھی۔ اس کا انحصار مجموعی طور پر ممبر ممالک کی نیک خواہشات اور مثبت انداز پر منحصر رہا۔ جب اٹلی، جاپان اور جرمنی کے سربراہ آمریت کے علمبردار تھے، انہوں نے لیگ کے فیصلوں کے پابند ہونے سے انکار کر دیا۔ فیصلہ کرنے کے لئے صرف برطانیہ اور فرانس ایک بڑی طاقت تھی۔ لیکن وہ لیگ کی حوصلہ افزائی کے حامی نہیں تھے کیونکہ ولسن کے خیالات اس لیگ میں شامل تھے جس نے اپنے ملک کو لیگ میں شامل ہونے نہیں دیا۔

13.6 عظیم اقتصادی زوال

امریکہ اسٹاک مارکیٹ کے حادثے کے بعد شروع ہونے والا اقتصادی زوال بین الاقوامی سطح پر تھا اور اس نے عالمی معیشت کو تباہ کیا تھا۔ پہلی جنگ عظیم کے دوران، جب یورپ کے ممالک میدانِ جنگ میں لڑ رہے تھے، اس قت امریکی اپنی تجارتی منڈیوں پر قبضہ کر رہے تھے اور اپنی سرمایہ کاری کے شعبوں میں توسیع کر رہے تھے۔ اس طرح وہ اپنی صنعت اور تجارت کو وسعت دے رہے تھے۔ جنگ کے اختتام تک امریکہ اس موقع پر سب سے امیر ملک کے طور پر ابھرا تھا۔

اس جنگ نے ہر یورپی ملک پر قرضوں کا بہت زیادہ بوجھ ڈالا۔ امریکہ نے جنگ سے تباہ حال یورپی ممالک کو بے حد قرض دیا تھا۔ امریکہ سے آنے والے سرمایہ کے اخراج سے کو نئی سرمایہ کاری کے ذریعہ ایک مدت کے بعد ہی مطلوبہ نتائج برآمد ہوں گے۔ اس دوران کساد بازاری نے، امریکہ کو مجبور کیا کہ وہ اپنے برآمد کئے گئیس رمیاہ کو دوبارہ لوٹائے ۔ امریکی سرمایہ کی واپسی کے سبب برآمدات کی مقدار اور قیمت میں کمی واقع ہوئی۔ اس ترقی کے اثرات امریکی مارکیٹ کے حادثے سے پیدا ہوئے

امریکہ میں اسٹاک مارکیٹ کا گرنا :



اسٹاک مارکیٹ کا گرنا

24 اکٹوبر 1929 میں بڑے امریکی اسٹاک مارکیٹ کو شدید اقتصادی بحران کا شکار ہونا پڑا۔ جس نے سرمایہ کاروں اور صارفین کی حوصلہ شکنی کی۔ اکثر لوگ اپنے حصص کو فروخت کرنے اور اپنے اسٹاک کو فروخت کرنے لگے۔ لیکن کوئی خریدار نہیں تھا۔ اس کے بعد امریکی

12th History 13 ipage
Saturday, May 01, 2021 8:55:35 PM

بینکوں کی ناکامی ہوئی ۔امریکی ماہرین اقتصادات نے بیرون ملک سرمایہ کاری کے اپنے زرنقد کو واپس لینے پر زور دیا۔امریکہ کی جانب سے جرمنی کو قرضہ دینے کا سلسلہ بند ہونے کی وجہ سے دو بڑے جرمن بینک ٹھپ ہوگئے ۔انگلینڈ کے بینک بھی دیوالیہ ہو چکے تھے۔

اقتصادی زوال کے نتائج؛

ہنگامی اقدامات کے باوجود جیسے اخراجات میں کمی اور طریقہ محصول میں زیادتی کر کے بھی، انگلینڈ میں صورت حال بہتر نہیں ہوئی تو ملکی مارکیٹ کو بچانے کی خاطر ہر ملک نے کرنسی کی قدر کو چھوڑنے کا فیصلہ کیا ۔فوری طور پر زیادہ سے زیادہ ممالک نے مالیت زر کو چھوڑ دیا۔اور تحفظ پسندانہ طریقہ اپنایا۔قرض دینے سے قرض دہندگان کو روک دیا۔اس وجہ سے دنیا بھر میں قرضہ کا سکیڑ ہوا۔اس طرح مختلف ممالک کے اپنی اقتصادیات کو مضبوط بنانے کے لئے اپنائے گئے دفاعی اقدامات اور عالمی اقتصادی سرگرمیوں میں بے مثال زوال کی وجہ بنی۔ چونکہ اس کا عالمی طور پر گہرا اثر پڑا۔اسی لئے مورخین اسے عظیم اقتصادی زوال کہتے ہیں۔

سیاست میں اثرات:

اس اقتصادی گراوٹ نے کئی ممالک میں سیاسی حالات کو تبدیل کر دیا۔انگلینڈ میں 1931 کے عام انتخابات میں لیبر پارٹی کو شکست دی گئی۔ریاست ہائے متحدہ امریکہ(USA) میں، اس زوال کے بعد بیس سال تک ری پبلکن پارٹی کو لوگوں نے نظر انداز کیا۔جیسا کہ ہم ذیل میں دیکھیں گے فاشسٹ پارٹیوں نے اٹلی اور جرمنی میں حکومت پر قبضہ کیا ۔جنوبی امریکہ، ارجنٹائنا ، برازیل اور چلی میں حکومت میں تبدیلی دیکھی گئی۔

13.7 فسطائیت اور نازی ازم کا کا عروج

پہلی عالمی جنگ کے بعد براعظم یوروپ کے بیشتر حصوں میں یہ مسئلہ تھا کہ حکومت اور معاشی نظام جاگیردار اشرافیہ، صنعت کاروں اور مالیات کے ماتحت رہنا چاہئے ، یا ان سب کا مجموعہ ہے، لیکن ان میں سے کسی بھی طبقے نے عوام، خاص طور پر کسانوں اور مزدوروں پر غلبہ حاصل نہیں کیا۔روس میں متوسط طبقہ نے 1917 میں خودمختاری کا تختہ پلٹ دیا اور بالشویکوں نے خود ان کا تختہ الٹ دیا۔برطانیہ میں لیبر پارٹی نے فلاحی ریاست کا انتخاب کر کے صورت حال کو سنبھالا۔اٹلی اور جرمنی جیسے مغلوب ملکوں نے فاشزم کا رخ اختیار کیا اگرچہ ان تحریکوں کی ابتداء میں بڑے پیمانہ پر تنظیموں کی خصوصیات تھیں۔

(a) اٹلی میں فاشزم : Fascism in Italy

مغربی یورپ کے پرانے حکمرانوں کو تبدیل کرنے کے لئے اٹھ کھڑے ہونے والوں میں سب سے پہلے اٹلی تھا۔پہلی جنگ عظیم کے دوران اٹلی نے ساڑھے پانچ ملین سے زیادہ جوانوں کو متحرک کیا، جن میں سے قریب 700,000 مارے گئے۔جنگ میں شرکت کی مالی قیمت بہت بڑی تھی ۔اس جنگ میں ملک کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا جو اشتراکیت پسندوں اور پروآسٹریلیائی کیتھولک دونوں کو ناپسندیدہ تھا۔ قوم پرست بھی ویرسائلس کے معاہدے سے ناخوش تھے۔جنگ کے نتیجے میں افراط زر کے نتیجہ مین مہنگائی ہوئی جس کی وجہ سے کثرت سے احتجاج اور ہڑتالیں ہوئیں ۔عوام نے ویرسائلس کی ذلت کے لئے حکمرانوں کو ذمہ دار قرار دیا۔

اشتراکی تنظیموں کا وجود : (Rise of Socialist aganisctions)

جیسے جیسے مشکلات میں اضافہ ہوا اشتراکی خیالات پھیلنے لگے۔ 1918 میں اطالوی اشتراکی لوگوں نے بین الاقوامی کمیونسٹ میں داخل ہونے کے لئے ووٹ دیا۔نومبر 1919 کے انتخابات میں وہ ڈپٹیوں کے چیمبر کی ایک تہائی سیٹوں کو جیتا۔انتہائی پسندی دیہاتوں تک میں پھیل چکی تھی۔سرخ لیگوں نے منظم ہوکر بڑی بڑی زمینی جائیدادوں کو توڑا اور زمینداروں پر کرائے کم کرنے کے سلسلہ میں دباؤ ڈالا۔ زمینداری طبقہ کی فسطائیت کم خطرہ رکھنے والی انتہا پسندی تھی جو اپنی جائیدادوں کو ضبطی سے بچاتی تھی۔

مسولینی کا عروج : The Rise of Mussolini


مسولینی

بینیٹو مسولینی (1883-1945) ایک لوہار کا بیٹا تھا ، اس نے ابتدائی اسکول کے ماسٹر کی حیثیت سے کام کیا اور مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے سوئزرلینڈ کے لئے روانہ ہوا۔آخر میں سماجی خیالات کے ساتھ ایک صحافی بن گیا۔وہ ''اوانتی'' نامی اشتراکی اخبار کا مدیر بنا۔1919 میں فسطائی جماعت (فاشسٹ پارٹی) قائم کی گئی تو مسولینی فوری طور پر اس میں شامل ہوگیا۔جیسا کہ فسطائی جماعت

12th History 13 ipage
Saturday, May 01, 2021 8:55:37 PM

اقتدار، طاقت اور نظم وضبط کے لئے نمونہ تھی، اس لئے صنعتی ماہرین، قوم پرست، سابق فوجیوں، درمیانی طبقات اور غیر مطمئن نوجوانوں کی طرف سے حمایت حاصل ہوئی۔ فسطائی جماعت نے آزادانہ طور پر تشدد کا راستہ اختیار کیا اور ان کے مخالفین پر چاقو، لاٹھیوں اور بندوقوں سے حملہ کیا گیا۔

فاشسٹ آمریت پارلیمانی حکومت کے ٹوٹنے سے پیدا ہوئی جو جنگ کے خاتمہ کے بعد پیدا ہونے والی خرابیوں سے نمٹنے میں ناکام ثابت ہوئی تھی۔ ڈیموکریٹک پارٹی کے رہنماؤں کی یکجا اور فیصلہ کن طاقت سے قاصر ہونے کی وجہ سے مسولینی کی فتح کو آسانی ہوئی۔ اکٹوبر 1922 میں طویل وزارتی بحران کے تناظر میں مسولینی نے فسطائیوں اور ان کے حامیوں نے سیاہ لباس میں آکر روم پر حملہ کیا، ان کی طاقت سے متاثر ہوکر بادشاہ ایمانوول سوم نے حکومت بنانے کے لئے مسولینی کو مدعو کیا۔

فاشزم : لفظ فاشزم لاطینی زبان سے ماخوذ ہے۔ کلہاڑی جس کے چاروں طرف چھڑیوں کا گٹھا ہے۔ یوروپی ریاست کے اختیار کو ظاہر کرتا ہے۔

فسطائیت انتہائی قوم پرستی کی ایک انتہائی شکل ہے، جس میں آمری طاقت کے ذریعہ، مخالفوں کو کچلنا، معیشت اور فوجی دستوں کو مضبوط بنانا ہے جو بیسویں صدی میں یورپ میں ابتدائی طور پر پیش آنے والے واقعات کی وجہ سے پیدا ہوئی۔

مسولینی کے زیر اثر فسطائیت: Fascists Under Mussolini

1924 کے انتخابات میں، فسطائیوں کو 65 فی صد ووٹ حاصل ہوئے۔ اشتراکی رہنما میٹوٹی (Matteotti) نے انتخابات کی شفافیت سے متعلق سوالات کئے تو اس کو قتل کیا گیا۔ مخالف احتجاج میں پارلیمان کا بائیکاٹ کیا۔ مسولینی نے حریف جماعتوں پر پابندی لگائی۔ ذرائع ابلاغ پر پابندی لگائی۔ حریف پارٹیوں کے رہنماؤں کو قتل یا قید کیا گیا۔

ڈیوس II (رہنما) کا خطاب رکھتے ہوئے 1926 میں، مسولینی ایک آمر بن گیا اور قانون سازی پر پورا اقتدار حاصل کیا۔ حملوں اور تالا بندی کو روکنے کے لئے اس نے ایک قانون منظور کیا۔ یونینوں، مزدوروں اور مالکوں کو منظّم کرکے کارپوریشیوں میں تبدیل کیا جس سے اجرت اور کام کے حالات میں بہتری پیدا ہوئی۔ اسکے بعد انہیں قومی فیڈریشنوں میں منظّم کیا گیا تھا اور ان کی نگرانی وزیر کارپوریشنوں نے کی تھی۔

1938 میں فسطائی پارٹی اور اس کے رہنماؤں نے پارلیمنٹ کی تحلیل کردی اور اس کے حامیوں نے کارپوریشنوں پر اپنا اقتدار قائم کیا۔ ایک نئے فسطائی اقتدار سے آمرانہ معیشت کو مستحکم کیا۔ انتظامیہ اور مسلح افواج کے سربراہ کے طور پر مسولینی نے بہت زیادہ طاقت حاصل کرلی۔ اس طرح مسولینی نے پارلیمانی حکومت کے ٹریڈ یونینوں اور تمام جمہوری اداروں کو تباہ کردیا۔

پوپ کے ساتھ مسولینی کا معاہدہ: Mussolini's Pact with Pope

فسطائی پارٹی نے عزت اور وقار حاصل کرنے کے لئے ویٹکن شہر کو ایک آزاد ملک کے طور پر تسلیم کیا۔ اس طرح اس نے رومن کیتھولک چرچ اور عیسائیوں کے دلوں کو جیت لیا۔ اس کے بدلہ میں چرچ نے اٹلی میں مسولینی کی حکومت کو تسلیم کرلیا۔ رومن کیتھولک عقیدے کو اٹلی کا مذہب بنایا گیا اور اسکولوں میں لازمی مذہبی تعلیم کا حکم دیا گیا۔ ان شرائط کو منظوری کو 1929 میں لیٹران معاہدہ کے نام سے دی گئی اور اس پر دستخط ہوئے۔



لیٹران معاہدہ

عظیم اقتصادی زوال کے دوران : Great Depression years

1929 میں ریاست ہائے متحدہ امریکہ ایک بہت بڑے مالی اور تجارتی بحران کا شکار ہوگیا۔ باقی دنیا پر اس کا اثر سنگین تھا۔ 1931 تک یورپی تجارت اور مالیات مکمل طور پر مفلوج ہوگئے۔ اگرچہ اٹلی میں فاشسٹ حکومت نے اس عرصہ میں، نئے پلوں، سڑکوں اور نہروں، ہسپتالوں اور اسکولوں کی تعمیر کا بہت عوامی کام کیا لیکن بے روزگاری کے مسئلے کا حل فراہم نہیں کیا۔ جب لیگ آف نیشنس کا خاتمہ مکمل ہوچکا تھا تو 1935 میں مسولینی نے ایتھوپیا پر حملہ کیا۔ یہ اقتصادی مشکلات سے دوچار لوگوں کی توجہ کو تبدیل کرنے کے لئے مفید تھا۔ مسولینی کی کامیابی میونچ میں قوم پرست، سامی مخالف حلقوں کیت ائید تھی ان حلقوں میں ابھرنے والوں میں اڈولف ہٹلر تھا۔

12th History 13 ipage
Saturday, May 01, 2021 8:55:38 PM

(b) جنگ کے بعد جرمنی

جرمنی میں فاشزم کی حتمی فتح کی وجہ اور اس کے عوامل بہت سارے تھے۔ پہلی جنگ عظیم میں شکست سے پیدا ہونے والی ذلت کا انہیں احساس تھا۔1871 اور1914 کے درمیان جرمنی اقتصادی، سیاسی اور ثقافتی طور پر ترقی پذیر ہوا۔ جرمنی یونیورسٹیاں ،اور اس کی سائنس، فلسفہ اور موسیقی پوری دنیا میں مشہور تھے۔ جرمنی عوام کو رسوا کیا گیا ، ویر سائلس کے معاہدے میں عائد کی گئی شرائط اور جنگی ہرجانوں اور تاوانوں کی ادائیگی کی مشکلات نے انہیں غضبناک کیا۔ یہ رجعت پسند قوتوں کی طرف سے یہ نظریہ پھیلایا گیا کہ سوشیلسٹوں اور یہودیوں نے ملک کا ساتھ نہیں دیا اور جرمنی کی شکست کی یہی وجہ بنی۔

جرمنی ہمیشہ سے ہی ایک فوجی ملک رہا ہے ،فوج محض سلامتی کی نہیں بلکہ قومی عظمت کی علامت تھی۔لہذا پہلی جنگ عظیم کے اختتام پر جرمنی کی شکست اور ذلت جرمن عوام کے لئے گہرے جھٹکے کی وجہ بنی۔ عظیم اقتصادی بحران نے ان کی مایوسی کو مزید بڑھایا اور جمہوری حکومت کے خلاف ان کی حوصلہ افزائی ہوئی اور وہ اس کے خلاف کھڑے ہوئے۔

1920 کے دوران جرمنی : Germany in the 1920's



ہٹلر

پہلی عالمی جنگ کے بعد جرمنی نے سیاسی جماعتوں کے اتحاد کے ذریعہ جمہوری حکومتیں تشکیل دیں۔سوشلسٹ ایبرٹ نے 1919-1925 اور بعد میں حکومت کی قیادت کی ۔ لبرل ڈیموکریٹس سے وابستہ ایک اسٹریس مین نے 1929 تک ملک میں حکمرانی کا کام انجام دیا۔1933 میں نازیوں کے عروج تک یہ عرصہ، جمہوریہ کووئمر کہا جاتا تھا

ان برسوں میں عام جرمن شہری خود کو صرف معاشرے کے بوجھ تلے دبے ہوئے ، ایک غریب ملک میں روزمرہ کی زندگی کے مسائل سے ہی پریشان تھے۔1923 میں فرانسیسیوں کے ذریعہ روہر پر قبضے نے مزدوروں کو غضب ناک کر کے احتجاج (ہڑتال) پر اکسایا۔اس نے کچھ زیرزمین نقل وحرکت کو فروغ پذیر ہونے کا موقع فراہم کیا۔ برلن میں لوڈنڈرف کے تحت پہلے ہی ایک شخص موجود تھا۔جس نے سابق فوجیوں کو جمہوری حکومت کے خلاف منظّم کیا تھا۔ایک اور سابقہ سارجنٹ کا ماتحت افسر میونچ میں تھا۔ وہ ایڈولف ہٹلر تھا، جو نیشنل سوشلسٹ جرمن ورکرز پارٹی کا رہنما تھا۔

جرمن فسطائیت کا آغاز:

پہلی جنگ عظیم کے دوران ،ہٹلر نے باویرین فوج میں خدمات انجام دیں۔ہٹلر نے یہودیوں کے خلاف تشدد اور سیاسی تعصب اختیار کیا۔اس نے مارکیزم کے ساتھ یہودیت کو منسلک کیا۔ایک قابل مقرر کے طور پر اس نے سامعین کے جذبات کو بھڑکایا۔1923 میں ہٹلر نے باوار یہ میں اقتدار پر قبضہ کرنے کی ناکام کوششیں کیں۔میونچ کے مقامات پر قومی انقلاب کا اس کے پہلے سے طے شدہ لانچ میں اس کو قید کرلیا گیا۔دوران جیل ''مین کیمپ (Mein Kampt) میری جدو جہد) نامی آب بیتی لکھی، جس میں اس کے سیاسی خیالات تھے۔

1929 میں دو چیزیں واقع ہوئیں جن میں جرمنی کی حکومت کی کمزوری کو بے نقاب کیا گیا۔اسٹریس مین کا انتقال ہوگیا اور ایک سیاسی خلا پیدا ہوا نیویارک اسٹاک مارکیٹ کے خسارہ نے اقتصادی زوال کو متحرک کیا اور مجبور کیا کہ جرمنی کو دیا جانے والا قرض بند کردے۔ 1931 تک عالمی اقتصادی زوال نے جرمنی کو پہلے ہی کمزور کردیا تھا۔ 1932 کے صدارتی انتخابات میں کمیونسٹ پارٹی نے تقریباً 60,00,000 ووٹوں سے فتح پائی ، چوکس سرمایہ دار اور جائیداد کے مالکان فسطائیت کی حمایت کرنے لگے۔ہٹلر نے طاقت واقتدار حاصل کرنے کے لئے اس موقعہ کا استعمال کیا۔

تیسری جرمنی کی دولت مشترکہ: The Third Reich

کمیونسٹوں نے ری پبلکن حکومت کے ساتھ تعاون فراہم کرنے سے انکار کردیا اس کی وجہ سے ری پبلکن حکومت ختم ہوگئی۔اس کے بعد صنعت کار، ساہوکار اور امیرزادوں نے 1933 میں صدر وان ہنڈن برگ سے مطالبہ کیا کہ وہ ہٹلر کو چانسلر کے طور پر نامزد کرے۔اس امید کہ کہ وہ اس پر اپنا کنٹرول رکھیں گے۔ہٹلر کی نازی سیاست جو کہ'' تیسرے ریچ'' کے طور پر جانی جاتی تھی اس نے پارلیمانی جمہوریت کو ختم کیا جو پہلی جنگ عظیم کے بعد قائم ہوئی تھی۔

ہٹلر نے ویمر جمہوریہ کے پرچم کو تبدیل کر کے نیشنل سوشلزم کے بینر سواستیکا نشان (Swastika) کو لگایا۔اس نے جرمنی کو اعلیٰ مرکزی ریاست میں بدل دیا۔نازی پارٹی کے علاوہ تمام سیاسی جماعتوں کو غیر قانونی قرار دیا گیا۔بھوری قمیص اور جیک بوٹ والے سپاہیوں کا اضافہ

12th History 13 ipage
Saturday, May 01, 2021 8:55:40 PM

کیا گیا۔ہٹلر نوجوان Hitler Youth کو تشکیل دیا گیا اور مزدور محاذ قائم کیا گیا۔تجارتی یونین کو ختم کر کے ان کے رہنماؤں کو گرفتار کیا گیا۔ ہڑتال کو غیر قانونی بنایا گیا۔حکومت کی جانب سے اجرت مقرر کی گئی اور صنعت کو قابو میں رکھنے کے لئے مزدور محاذ کو استعمال کیا گیا۔ پریس تھیٹر، سینیما، ریڈیو اور تعلیم سب پر اپنا قابو رکھا گیا۔

یہ سب نازی پارٹی کے نشر و اشاعت جوزف گوبلز (Joseph Gobbels) کی قیادت میں کی گئی۔جس نے منصوبہ بند پروپگنڈے کے ذریعہ عوامی رائے کو ہموار کیا۔ایک دفعہ اس نے کہا ''کسی بھی جھوٹ کو اکثر بار دوہرانے پر وہ سچ اور یقین میں تبدیل ہو جائے گا''۔ہملر نے گسٹاپو (Gestapo) یا خفیہ ریاستی پولیس (Secret State Polic) کا قیام کیا۔ہملر نے ہٹلر کے منتخب باڈی گارڈ کو اپنے کنٹرول میں رکھا تھا۔

یہودیوں کے تعلق سے نازی پالیسی:
Nazi Policy toward Jews

سختی کے اقدامات کے ساتھ ساتھ ہٹلر کی حکومت نے یہودیوں پر پابندیاں لگائیں، یہودیوں کو سرکاری عہدوں سے ہٹا دیا۔یونیورسٹیوں سے خارج کر دیا اور شہریت سے محروم کیا گیا۔ یہودی کاروبار بند کر دیا گیا اور ان کے اداروں پر حملہ کیا گیا۔دوسری عالمی جنگ کے بعد حراستی کیمپس، بجلی کی بار سے گھیرے ہوئے فوجیوں کے مکان اور معائنہ کرنے والے ٹاوروں کو تعمیر کیا گیا جہاں یہودیوں کو رکھا گیا اور جبراً مزدوری کے لئے ان کو استعمال کیا گیا۔بعد میں ان کو گیس کے خانوں میں بند کر کے قتل کیا گیا۔اندازہ لگایا گیا ہے کہ یورپ میں تقریباً چھ ملین یہودیوں کو قتل کیا گیا اور اس کو نازیوں نے ''حتمی حل'' (Final Solution) قرار دیا۔نازی ریاست نے خانہ بدوش اور دیگر سفر کرنے والی قوموں ہم جنسی افراد اور دیوانوں کا بھی خاتمہ کر دیا۔ان کے علاوہ سینکڑوں ہزاروں ہٹلر سے ناراض جرمنوں کو بھی ہلاک کر دیا گیا۔

ورسائلس معاہدے کی علانیہ مخالفت:
(Defiance of the Versailles)

آ گسٹ 1934 میں ہنڈ بنرگ کا انتقال ہو گیا اور ہٹلر چانسلر ہونے کے ساتھ مسلح افواج کا سربراہ (کمانڈر) اور صدرر کے عہدے پر قابض ہو گیا۔1938 تک نازی پارٹی کا فوج پر مضبوط کنٹرول ہو گیا۔ہٹلر کی خارجہ پالیسی کا مقصد جرمنی فوج کی طاقت کو بحال کرنا اور ویرسائلس معاہدے کی شرائط کو ختم کرنا تھا۔ویرسائلس معاہدہ جس نے جرمن کو مجروح کیا تھا۔ویرسائلس کے معاہدہ کی خلاف ورزی کے متعلق (اگلے سبق میں اس کا تذکرہ ہوگا) اس کی جان بوجھ کی معاہدے کی خاف ورزی دوسری عالمی جنگ کی وجہ بنی۔

خلاصہ

- سوداگری سے صنعتی سرمایہ داری اور پھر معاشی سرمایہ داری میں امپیریل ازم کے اختتام کی وضاحت کی گئی ہے۔
- یورپ میں بڑی طاقتوں کے مابین زائد پیداوار شدہ سامان فروخت کرنے اور خام مال کے حصول کے لئے کالونیوں کی تلاش کے نتیجہ میں بڑی طاقتوں کے مابین تنازعات پر تبادلہ خیال کیا گیا۔
- ایشیا میں ایک سامراجی طاقت کے طور پر جاپان کا عروج اور اس کی توسیع پسندانہ پالیسی کو اجاگر کیا گیا ہے۔
- یوروپ دو متحارب کیمپوں میں منظّم ہو رہا تھا۔اس کے نتیجہ میں اتحاد اور انسداد اتحاد قائم ہوا ہے۔
- پہلی جنگ عظیم کے پھوٹ پڑنے کے لئے ذمہ دار اہم عوامل، جرمنی کا جارحانہ رویہ، فرانس کی جرمنی دشمنی، الیس اور لورین، جاپان کی توسیع پسندانہ پالیسی۔ بلقان میں اقتدار کی سیاست وغیرہ کی وضاحت کی گئی ہے۔
- محاذوں میں جنگ کا انعقاد اور جنگ کے دوسرے خطوں میں اہم لڑائیاں بیان کی گئی ہیں۔
- روسی انقلاب کے اسباب، رجحانات اور نتائج کا تجزیہ کیا گیا ہے۔
- جرمنی کی طرف سے آب دوز کشتیوں کا استعمال اور ان لڑائیوں کے آغاز کے تناظر میں امریکہ کا جنگ میں داخل ہونا اور اتحادیوں کی طرف سے فیصلہ کن فتح کو بیان کیا گیا ہے۔
- پیرس امن کانفرنس اور ویرسائلس معاہدہ کی تیاریوں کا تجزیہ کیا گیا ہے۔
- پہلی عالمی امن تنظیم، لیگ آف نیشنس کا قیام اور جنگ کی روک تھام اور امن کو فروغ دینے میں اس کے کردار کو سنجیدگی سے جانچا گیا ہے۔
- فاشسٹ حکومت کے عروج اور ان کے خاتمہ کو بیان کیا گیا ہے۔

12th History 13 ipage
Saturday, May 01, 2021 8:55:41 PM

مشق

KSJ6Z

I۔ صحیح جواب منتخب کیجئے:

1۔ وہ کون سی لڑائی تھی جس میں فرانسیسی جرمنوں کی پیش قدمی کرنے والی فوج کو پیچھے ہٹانے میں کامیاب ہوگئے

(a) مارنے کی جنگ (b) ٹینر برگ کی جنگ
(c) ورڈن کی لڑائی (d) سومے کی لڑائی

2۔ لیسیز فیئر ایک ایسا لفظ ہے جس کی تشکیل.....نے کی

(a) جان اے ہوبسن (b) کارل مارکس
(c) فشر (d) گورنے

3۔ این انکوائری ان ٹو دی نیچر (An inquiry in to the Nature) اور ملکوں کی دولت کے اسباب (causes of the wealth of Nations) کے مصنف

(a) ایڈم اسمتھ (b) تھامس پین
(c) کوئزنے (d) کارل مارکس

4۔ انگلینڈ نے آزاد تجارت کی پالیسی کا فیصلہ.....میں کیا

(a) 1833 (b) 1836
(c) 1843 (d) 1858

5۔ دعویٰ A۔انیسویں صدی کے دوسرے نصف حصہ میں بہت سارے ممالک کو تیار کردہ مصنوعات کی زائد ہونے کے مسئلے کا سامنا کرنا پڑا۔

سبب(R) : مصنوعات کے زائد تیار کرنے کی وجہ سے ان ملکوں کو تجارت کے لئے نئے مارکٹوں کی تلاش ہوئی۔

(a) Aاور Rدونوں درست ہیں R، A کی وضاحت کرتا ہے
(b) Aاور Rدونوں درست ہیں R، A کی وضاحت نہیں کرتا ہے
(c) A صحیح ہے لیکن R غلط ہے
(d) A غلط ہے لیکن R صحیح ہے

6۔ .....تاریف ایکٹ۔1879 میں.....کے ذریعہ نافذ کیا گیا تھا۔

(a) جرمنی (b) فرانس
(c) برطانیہ (d) امریکہ (U.S.A)

7۔ شیمونوسکی معاہدے پر.....کے بعد دستخط ہوئے تھا۔

(a) روس۔جاپانی جنگ (b) دوسری افیونی جنگ
(c) دوسری اینگلوچینی جنگ (d) سینوجاپانی جنگ

8۔ .....کی ثالثی پر بندرگاہ اسماؤت کے معاہدے پر دستخط ہوئے تھے

(a) اسپین (b) برطانیہ
(c) U.S.A (d) فرانس

9۔ کس ملک نے نو قائم چینی جمہوریہ کے صدر کو 21 مطالبات پیش کئے تھے۔

(a) فرانس (b) روس
(c) جاپان (d) برطانیہ

10۔ البانیہ کی نئی ریاست .....کی بنیاد پر تشکیل دی گئی تھی۔

(a) بخارسٹ کا معاہدہ (b)1913 معاہدہ ویرسائلس 1919
(c) لندن کا معاہدہ 1913 (d) سینٹ جرمائن کا معاہدہ

11۔ مندرجۂ ذیل میں کون سا مرکزی طاقت کا حصہ نہیں تھا۔

(a) بلغاریہ (b) آسٹریا ہنگری
(c) ترکی (d) مونٹی نیگرو

12۔ پیرس پر شدید حملہ کے ساتھ فرانسیسی حکومت.....کو منتقل ہوگئی۔

(a) مارسلیس (b) بورڈیکس
(c) لیونس (d) ویرسائلس

13۔ مندرجۂ ذیل میں کون سا معاہدہ ویرسائلس کا حصہ نہیں تھا؟

(a) جرمنی کو الیس اور لورین کو فرانس کے حوالے کرنے کی ضرورت تھی۔
(b) وادیٔ سار کو فرانس کو دی جانی تھی۔
(c) رائن لینڈ پر اتحادیوں کا قبضہ کرنا تھا۔
(d) دنزگ کو پولینڈ کے زیر قبضہ ہونا تھا۔

14۔ مندرجۂ ذیل میں کون سا صحیح طریقے سے مماثل نہیں ہے۔

(a) آزادی کا حکم نامہ - سکندر دوم
(b) خونی اتوار - نکولس دوم II
(c) روس میں 500 زرعی غلاموں کے فسادات - نکولس I
(d) بریسٹ لیتھوسک معاہدہ - سکندر سوم

15۔ دعوٰی A۔ لیگ آف نیشنس کم مؤثر تنظیم کی طرح طاقت کا استعمال کرنے سے قاصر تھی

سبب(R) : ''اجتماعی سلامتی'' کے اصول کو لاگو نہیں کیا جاسکا تھا۔

(a) Aاور Rدونوں صحیح ہیں R، A کی وضاحت کرتا ہے
(b) Aاور Rدونوں صحیح ہیں R، A کی وضاحت نہیں کرتا ہے
(c) A صحیح ہے لیکن R غلط ہے
(d) A غلط ہے لیکن R صحیح ہے

12th History 13 ipage
Saturday, May 01, 2021 8:55:42 PM

16۔ لیگ آف نیشنس کے پہلے سکریٹری جنرل ایرک ڈرمنڈ کا تعلق .....سے تھا

دعویٰA۔ پوری دنیا کو متاثر کرنے والے عظیم اقتصادی زوال نے روس کو متاثر نہیں کیا۔

سبب(R) :زمینوں کو سماجی املاک قرار دے دیا گیا اور انہیں غریب کسانوں کے درمیان تقسیم کر دیا گیا

(a) فرانس (b) جنوبی آفریقہ

(c) برطانیہ (d) U.S.A

17۔ لیگ آف نیشنس .....میں تحلیل کر دیا گیا۔

1939 (a) 1941 (b)

1945 (c) 1946 (d)

18۔ ہٹلر کو جرمنی کے چانسلر کے عہدے پر کس نے نامزد کیا

(a) جنرل لوڈنورف (b) وان ہینڈرن برگ

(c) جنرل اسمئس (d) الفریڈ وون ییتھمن

19۔ مسولینی کی ادارت میں نکلنے والے جریدے کا نام کیا تھا؟

(a) آونتی (b) پراڈا

(c) مارکسیٹ (d) مین کیمپ Meinkampt

II۔ مختصر ترین جوابات لکھیں:

1۔ جرمنی فرانس کو الگ تھلگ کیوں رکھنا چاہتا تھا؟

2۔ 1904 میں برطانیہ اور فرانس کے درمیان دستخط کئے گئے اینٹینٹی کورڈیال (Enterte cordiate) کی کیا اہمیت تھی؟

3۔ بلقان بحران کے نتائج کو نمایاں کر کے واضح کیجئے۔

4۔ سہ رخی مداخلت (Triple intervertion) کیا تھی۔

5۔ پہلی عالمی جنگ کے مشرقی محاذ میں وان ہینڈن برگ کے کردار کے بارے میں لکھیں۔

6۔ جٹ لینڈ کی جنگ کی اہمیت کی نشاندہی کریں

7۔ مذہبی عقائد کا انکار (Nihilism) کیا ہے؟

8۔ لیگ آف نیشیز نے 1925 میں یونان اور بلغاریہ کے مابین تنازعہ کو کس طرح حل کیا؟

9۔ لیٹران معاہدہ نے مسولینی کو اپنے اختیار کو جائز بنانے میں کس طرح مدد کی؟

10۔ تیسری جرمنی کی دولت مشترکہ کیا تھی؟

III۔ مختصر جواب لکھیں۔

1۔ مراقش کا پہلا بحران کیسے واقع ہوا؟

2۔ خندق کی جنگ کیسے لڑی گئی؟

3۔ آپ خوفناک U کشتیاں اور Q جہاز کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟

4۔ جنگ میں امریکہ کے داخل ہونے کے بعد ہونے والے واقعات کی ترتیب کو اجاگر کریں۔

5۔ روس سے باہر کی دنیا پر روسی انقلاب کے اثرات کا تجزیہ کریں۔

6۔ لیگ آف نیشنس کے کامیاب کارناموں کو اجاگر کریں؟

7۔ سیاست میں عظیم اقتصادی زوال کے اثرات کس طرح ظاہر ہوئے؟

IV۔ مندرجۂ ذیل سوالات کے جوابات تفصیل سے دیجئے۔

1۔ پہلی عالمی جنگ کے اسباب اور اس کے نتائج کا ذکر کریں۔

2۔ ''مارکس نے چنگاری لگائی اور لینن نے اسے بھڑکایا'' واضح کریں۔

3۔ جرمنی کے لئے ویرسائلس معاہدہ سخت اور ذلت آمیز تھا۔اس بیان کو ثابت کریں۔

4۔ ان حالات کی وضاحت کریں، جنہوں نے بالترتیب اٹلی اور جرمنی میں فاشسٹ حکومتیں قائم کرنے میں مسولینی اور ہٹلر کی مدد کی تھی۔

V۔ سرگرمیاں :

1۔ طالب علموں کو یوٹیوب میں پہلی جنگ عظیم میں متعدد ویڈیوز کے بارے میں آگاہ کروایا جائے گا۔

2۔ اساتذہ طلباء کو جنگی محاذوں کا پتہ لگانے اور جنگ سے قبل جنگ عظیم اول کے نقشے اور جنگ کے بعد دوبارہ نقشوں کا موازنہ کرنے میں رہنمائی کریں۔

3۔ طلباء لیگ آف نیشنس کی کامیابی اور ناکامیوں پر بحث کریں گے۔

4۔ طلباء اور اساتذہ کو گوگل میں خان اکیڈمی کی فاشزم پر ویڈیوز استعمال کرنا ہے؟

12th History 13 ipage
Saturday, May 01, 2021 8:55:43 PM

حوالہ جات

- Chris Harman, *A People's History of the World* (New Delhi: Orient Longman, 2007).
- H.A. Davies, *An Outline History of the World* (Oxford: Oxford University Press, 2006).
- K.A. Manikumar, *A Colonial Economy in the Great Depression: Madras (1929–1937),* (Hyderabad: Orient Longman, 2003).
- R.D. Cornwell, *World History in the Twentieth Century* (London: Longman, 1972).
- Edward McNall Burns, *Western Civilizations,* vol. 2 (New York: W.W. Norton, 1972).
- Richard Overy (ed.) *Complete History of the World* (London: Harper Collins, 2007).

GLOSSARY فرہنگ الفاظ:

onslaught	پریشانی کا اچانک حملہ اور شدید آغاز	حملہ
Mercantilism	یہ نظریہ کہ تجارت سے دولت پیدا ہوتی ہے اور حکومت کو گھریلو تجارت کو غیر ملکی مقابلے سے بچانے کے لئے اس کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے۔	مرکنٹیلیزم
ammunition	کوئی بھی جوہری، کیمیائی یا حیاتیاتی مواد جو تباہی کے ہتھیار کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔	گولہ بارود
trawler	ایک ماہی گیر کشتی	ٹراولر
armistice	ایک خاص وقت کے لئے لڑائی روکنے کے لئے ایک باضابطہ معاہدہ	عارضی صلح
covenant	قانونی عمل سے معاہدہ	عہدنامہ
serf	وہ شخص جو زمین سے جڑا ہوا ہے اور مالک مکان ہے۔	زرعی غلام
abominable	قابل نفرت، نفرت انگیز	مکروہ
proletariat	محنت کش طبقے	پرلیتاریہ
anarchism	زبردستی یا مجبوری کے بغیر رضا کارانہ، کوآپریٹو بنیادوں پر تمام حکومت اور معاشرے کی تنظیم کے خاکے پر یقین۔	انتشار پسندی
abdication	تخت ترک کرنا	ترک کرنا
confiscation	کسی کی جائیداد لینے یا ضبط کرنے کی کارروائی	ضبطی
cudgel	ایک مختصر، موٹی چھڑی جو بطور ہتھیار استعمال ہوتی ہے	لاٹھی
jackboot	گھٹنوں تک پہنچنے والا چمڑے کا ایک بڑا فوجی بوٹ	جیک بوٹ
lunatic	ذہنی خلل کا مریض	پاگل
annulling	رد کر دینا	منسوخ کرنا،

12th History 13 ipage
Saturday, May 01, 2021 8:55:44 PM

ICT CORNER

Imperialism and its Onslaught

سامراجیت اوراس کا شدید حملہ

اس کارروائی کے ذریعہ تم پہلی جنگ عظیم کے اہم ٹائم لائن کے واقعات کے بارے میں جانکاری حاصل کر سکتے ہیں۔



مرحلہ 1 : براؤزر کھولئے، دئے گئے URL کو ٹائپ کیجئے یا QR کوڈ کو اسکین کیجئے۔

مرحلہ 2 : map پر کلک کیجئے اور نیچے موجود ٹائم لائن میں کسی مقام پر ہونے والے واقعات پر کلک کیجئے۔ (مثال 1914)

مرحلہ 3 : نقشہ میں box کو سلیکٹ کیجئے اور پہلی جنگ عظیم سے متعلق مزید معلومات حاصل کیجئے۔

' on the map to learn more about the World War I events.

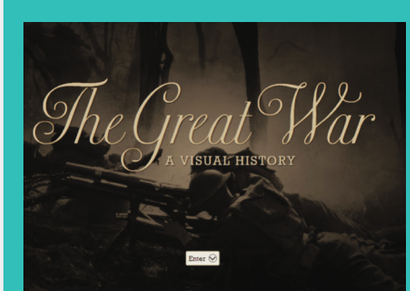

Step1



Step2



Step3

Web URL:

https://www.abmc.gov/sites/default/files/interactive/interactive_files/WW1/index.html

V9FCQ

- Pictures are indicative only
- If browser requires, allow Flash Player or Java Script to load the page

12th History 13 ipage
Saturday, May 01, 2021 8:55:46 PM

اکائی 14

دوسری جنگ عظیم کا آغاز اور نوآبادیات طاقتوں پر اس کے اثرات

(Outbreak of World War II and its Impact in Colonies)

سیکھنے کے مقاصد

خود کی جانکاری کے لئے

- دوسری جنگ عظیم کے اسباب، طریقہ کار اور نتائج
- چینی انقلاب
- انڈونیشیا اور فلپائن میں قوم پرست تحریک اور آزادی کی جدوجہد

تعارف

پہلی جنگ عظیم کے بعد مجموعی تحفظ کے تصور کیب نیاد پر جاری ہونے والا بین الاقوامی آرڈر ٹوٹ کر بکھر گیا۔ ستمبر 1939ء میں یوروپ کو ایک اور بڑی جنگ کا سامنا کرنا پڑا، 1939-1945 کی جنگ نے 1914-1918 کی سابقہ عالمی جنگ کو خطرنا کی کو پیچھے چھوڑ دیا تھا۔ یہ جزوی طور پر جاپان کی طرف سے کھیلے گئے کردار کی وجہ سے تھا۔ اس کے نتیجہ میں جانی نقصان، املاک کو پہنچنے والا نقصان بہت زیادہ تھا اور جنگ کے ہونے والی لاگت سے کہیں زیادہ تھی ۔ دوسری جنگ عظیم کے خاتمے کے بعد بدامنی پھیل گئی، نوآبادیاتی ممالک میں بغاوت کا آغاز ہوا۔ اس طرح ایشیاء اور آفریقہ کے نوآبادیات کو قابض طاقتوں سے آزادی ملی۔ جنوب مشرقی ایشیاء میں، ڈچوں نے ایک ناکام جنگ چھیڑ دی، لیکن آخر کار 1949 میں انڈونیشیا کو آزادی کا اعلان دے دی گئی۔ یہ سابق ایسٹ انڈیز جزیرہ تھا۔ اس سبق میں انڈونیشیا اور فلپائن کی امریکی کالونی میں ہونے والی پیش رفت کا فردی مطالعہ ہے۔ چین میں عوام نے بدعنوان اور نااہل قوم پرستوں کو بے دخل کر دیا۔ وہاں کی خانہ جنگی کے نتیجہ میں ماؤ۔سی تنگ کے ماتحت عوامی جمہوریہ چین کی تشکیل ہوئی۔

14.1 دوسری عالمی جنگ : اسباب : Second World War : Causes

جنگ کے آغاز میں، برطانیہ اور فرانس نے جرمنی کی مخالفت کی اور اٹلی شروع میں عارضی طور پر غیر جانبدار رہا اور بعد میں اس نے جرمنی کے ساتھ شمولیت اختیار کی، دونوں عالمی جنگوں میں دونوں فریقوں کا لائن اپ ایک جیسا ہی تھا۔ قابل ذکر فرق یہ تھا کہ جاپان نے مغربی طاقتوں کے بجائے جرمنی سے اتحاد کیا۔ روس اور امریکہ اس تنازعہ کے آغاز کے دو سال بعد تک بھی اس میں داخل نہیں ہوئے تھے۔ دوسری جنگ عظیم کا دوران جنگ کے طریق کار بدل چکا تھا۔ خندق سے ہونے والی جنگ کی جگہ فضائی بمباری ہونے لگی۔ دوسری جنگ عظیم میں جنگجوؤں اور عام شہریوں کے مابین کوئی فرق نہیں کیا گیا۔ اسی لئے دوسری جنگ عظیم میں ہلاکتیں بہت بھاری ہوئی تھیں۔

آیئے پہلے ہم ان حالات کا سراغ لگائیں جن سے جنگ کا آغاز ہوا۔

(a) امن معاہدے کی غیر منصفانہ نوعیت

The Unjust Nature of the Peace Treaty

پہلی عالمی جنگ کے اختتام پر جرمنی پر عائد کردہ شرائط سخت تھیں۔ اس کی کالونیوں کو چھین لیا گیا، جرمن کی فوج کی جسامت اور طاقت کو یکسر کم کر دیا گیا۔ جرمنی کو مجبور کیا گیا کہ وہ السیس (Alsace)

12th History 14 ipage
Saturday, May 01, 2021 6:15:20 PM

لورین (Lorraine) فرانس کے حوالہ کردے اور وادیٔ سار کو عارضی طور پر فرانسیسی افواج کے قبضہ کے لئے راضی ہوجائے۔ جرمنی کو سیلیشیا Silesia کے بڑے صنعتی علاقے کو پولینڈ کے حوالے کرنے پر بھی مجبور کیا گیا تھا، مزید اس پر جنگی تاوان کے طور پر ناقابل ادائیگی رقم (6600 ملین پاؤنڈ) کیا ادائیگی کا مطالبہ کیا گیا۔ ان شرائط نے جرمنی میں ناانصافی کے ایک مضبوط احساس کو جنم دیا اور نتیجہ میں نازی ازم کو کامیابی ملی۔ اٹلی کو بہت دکھ محسوس ہوا کیوں کہ زیادہ آبادی والا حصہ سمجھے جانے والے ڈالمیٹا (dalmatia) سے علاحدگی اور نو تشکیل شدہ یوگوسلاویہ کے الحاق سے بھی اٹلی متاثر ہوا تھا۔ آسٹریا کو جرمنی کے ساتھ جڑنے نہیں دیا گیا اس لئے کہ اس سے فرانس کو خطرہ تھا۔

(b) لیگ آف نیشنس کی ناکامی :

Failure of League of Nations

ایک اور عالمی جنگ روکنے کے لئے بین الاقوامی ادارے کی حیثیت سے تصور کی جانے والی لیگ آف نیشنس، فاتحوں کے خلاف فاتحین کا ایک اتحاد ثابت ہوئی۔ ایک جنگ کے بیج اسی وقت بوئے گئے تھے جس وقت معاہدۂ ویرسائلس پر دستخط کئے گئے۔

جنگ کے خطرات کے خاتمہ کے لئے 1918 تا 1933 تک بہت سی کانفرنسیں ہوئیں۔ 1925ء میں، چیف یوروپی طاقتوں کے نمائندوں نے سوئس شہر لوکارنو میں ملاقات کی، جہاں جرمنی اور فرانس نے ویرسائیلی معاہدے میں قائم ہونے والے لائن محاذوں کا احترام کرنے پر اتفاق کیا تھا۔ بعد کا معاہدہ جس کی بڑے پیمانہ پر داد ہوئی تھی وہ 1928 کا کیلاگ بیریانڈ پیکٹ معاہدہ تھا۔ گرچہ امریکہ لیگ آف نیشنس کا رکن نہیں بن سکا مگر، اس اجلاس میں اس نے حصہ لیا۔ اس معاہدے کا نتیجہ دنیا کی تمام اقوام کا یہ وعدہ تھا کہ وہ قومی پالیسی کے ایک آلہ کار کے طور پر جنگ ترک کردیں گے لیکن لیگ آف نیشنس اتنی مضبوط نہیں تھی کہ اس معاہدے کو نافذ کرے جب کہ بعض ممالک مخالف کررہے تھے۔



کیلاگ-بیریانڈ پیکٹ

جب ہٹلر 1933 میں اقتدار پر آیا تو جینوا میں لیگ آف نیشنس کے ذریعہ اسلحہ سیدست برداری کی کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ یہ مسئلہ فرانس کے مسلح ہونے کے ساتھ ساتھ جرمنی کا از سر نو اسلحہ بندی کا تھا۔ فرانسیسیوں نے اس تجویز سے اتفاق کرنے سے انکار کردیا جب کہ برطانیہ جرمنی کا مطالبہ ماننے پر راضی تھا، فرانسیسی انکار پر ہٹلر کا ردعمل جرمنی کا کانفرنس اور لیگ آف نیشنس سے دستبرداری تھا۔ جرمنی میں عوام کی رائے شماری سے ہٹلر کے اقدام کے حق میں بے حد حمایت حاصل ہوئی۔ حوصلہ افزائی پاکر، مارچ 1935 میں، ہٹلر نے جرمنی کے نصف ملین سے زیادہ نوجوانوں کی جبراً شمولیت سے فوج بنانے کے ارادہ کا اعلان کیا۔ یہ ویرسائلیس کے معاہدے کی پہلی خلاف ورزی تھی۔ برطانیہ، فرانس اور اٹلی کا لیگ آف نیشنز کے شرکاء نے جرمنی کے اس اقدام کی مذمت کی لیکن مزید اقدامات نہیں کرسکے۔ یہاں تک کہ برطانیہ بحری معاہدے پر بات چیت کرنے کی حد تک چلا گیا۔ اس معاہدے کے مطابق جرمنی برطانیہ کی بحری طاقت کا 35 فیصد حصہ تک تعمیر کرسکتا ہے۔



اسلحہ سیدست برداری کی کانفرنس

اٹلی نے 1935 میں حبشہ (Ethiopia) پر حملہ کیا۔ ایتھوپیا کے شہنشاہ ہیلی سیلس (Haileselesie) نے لیگ آف نیشنس سے اپیل کی، لیکن انہیں کوئی مدد نہیں ملی۔

(c) 1930 کا اقتصادی زوال :

دوسری عالمی جنگ کے آغاز کی بنیادی معاشی وجہ عظیم اقتصادی زوال تھا۔ اس بڑے زوال سے اقتصادی قوم پرستی کی ایک نئی لہر اٹھی۔ بے روزگاری اور صنعتی ٹھہراؤ سے متاثرہ حکومتوں نے درآمدی سامان پر زیادہ ٹیکس عائد کرکے مقامی طور پر تیار کردہ سامان اور اس سے منسلک مارکیٹ کی کھپت کو بچانے کی کوششیں کیں۔ اس کے نتیجہ میں، اقتصادی مسائل کو حل کرنے کی خاطر پڑوسی ملکوں پر حملہ کرکے توسیع پسندانہ

12th History 14 ipage
Saturday, May 01, 2021 6:15:21 PM

پالیسیوں کی راہ ہموار کرنا تھا۔ اس معاملہ میں جاپان نے برتری حاصل کی۔1931 میں اس نے منچوریہ کے چینی شمالی علاقہ پر قبضہ کر کے عالمی معاشی بحران پر ردعمل ظاہر کیا۔ خام ریشم اور روئی (کپاس) کے کپڑوں کی جاپانی برآمدات میں کمی کے تناظر میں، جاپانی عسکریت پسندوں نے اس خیال کو سامنے لایا تا کہ منچوریہ ایک مارکیٹ بن سکے۔

(d) بڑے کاروبار کی جرمن کی انتہائی آرزو اور جرمن محبّ وطن لوگوں کی شکایات:

As piration of Germen big Busines and Grieveance of German Patriosts

برطانیہ، فرانس، ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور سوویت یونین نے دنیا کے بڑے بڑے علاقوں کو نوآبادیات بنالیا۔ براعظم یوروپ کے سب سے طاقتور صنعتی ملک جرمنی کی نوآبادیات موجود نہیں تھی۔ اس لئے جرمنی کو بڑے کاروبار کرنے کی خاطر معاہدہ ویرسائلس کے عائد کردہ پابندیوں کو توڑنے پر آمادہ کیا۔ وہ پولینڈ کے ہاتھوں کھوئے ہوئے جرمن علاقوں کی بحالی، جرمن بولنے والے آسٹریا کی ریاست اور زچ سرحدی سرزمین سڈٹن لینڈ (Sudetenlad) کو واپس لینا چاہتا تھا۔ نازی حکمرانی کے تحت، بڑے کاروبار اور نازی نظریہ کی تقاضوں کے مابین ہم آہنگی پائی جاتی تھی۔

برطانیہ، ریاست ہائے متحدہ امریکہ، فرانس اور روس جیسی طاقتوں کے پاس اپنی اتنی سلطنت تھی جو زمین کے ایک چوتھائی حصہ پر محیط تھی۔ مقابلے کے لحاظ سے جرمنی، اٹلی اور جاپان کمزور نظر آئے۔ جرمن محبّ وطن لوگوں نے یہ کہتے ہوئے اپنی شکایات کو کھلے عام بیان کیا کہ اوسطاً جرمنی کے ہر شہری کے پاس صرف 004. مربع میل رہائش جگہ ہے جب کہ اوسطاً برطانوی تقریباً تین مربع میل سامراجی علاقہ کی دولت اور معاشی مواقع حاصل کرسکتا ہے۔

(c) مسولینی کی توسیع پسندانہ پالیسی :

Mussolinis expanisionist Policy

مسولینی کے اٹلی نے صومالی لینڈ، اریٹیریا (Eritrea) اور لیبیا (Liby) جیسے نوآبادیاتی املاک میں اضافہ کرنے کے لئے ایتھوپیا پر قبضہ کرنے کی کوششیں کیں۔ اس نے یوگوسلاویہ سے البانیہ چھیننے کے مواقع تلاش کئے۔ فوجی ریاست کی سرمایہ داری پر مبنی معیشت کے قیام سے مسلح توسیع کی مہم کی حوصلہ افزائی ہوئی۔ اسلحہ سازی کی صنعتوں کو خام مال کی ضرورت تھی اور اس کام کے لئے درکار وسائل کے حصول کا واحد راستہ اضافی حکومتوں پر قبضہ کرنا تھا۔



مسولینی اور ہٹلر

برطانیہ اور فرانس نے مسولینی کے ایتھوپیا پر حملے کی مذمت کی اور اس سے ہٹلر کو اٹلی کے ساتھ قریبی تعلقات قائم کرنے میں مدد ملی۔ یہ رد وم برلن محور کی شروعات تھی۔

(F) جاپان کی شاہی پالیسی : Japan's Imperial Policy

مشرقی ایشیاء میں جاپان کے ذریعہ جرمنی کے نقطہ کو تقویت ملی۔ اس نے پہلے ہی تائیوان اور کوریا کو نوآبادیاتی بنالیا تھا اور منچوریہ کو کنٹرول کیا تھا۔ جاپان میں فوجی بغاوت کے بعد 1936 میں آنے والی حکومت نے ڈچ ایسٹ انڈیز ملایا اور سنگاپور میں برطانوی نوآبادیات، انڈو چائنا میں فرانسیسی کالونیوں اور امریکی زیر کنٹرول فلپائن پر اس پر لالچ ڈالنا شروع کر دیا۔

(g) جنگ کے لئے ہٹلر کی ذمہ داری :

Responsibility of Hitler For the War

(i) سار کو جرمن میں شامل کرنا: (Incorporation of Saar into Germany)

معاہدہ ویرسائلس کے شرائط کے تحت، 1935 میں سار میں ایک رائے مردم شماری کا انعقاد ہونا تھا۔ عوام کو فیصلہ کرنا تھا کہ وہ جرمنی یا فرانس کس کے ساتھ شامل ہونا چاہتے ہیں، یا لیگ آف نیشنس کے تحت رہنا چاہتے ہیں۔ جرمنی میں شمولیت کے لئے نوے فیصد نے ووٹ دیا۔ مارچ 1935 میں سار کو جرمنی میں شامل کرلیا گیا۔ یہ ہٹلر کے حوصلے بلند کرنے کے لئے کافی تھا۔

(ii) رائن لینڈ کا الحاق: Annexation of RhineLand

1936 میں ہٹلر نے رائن لینڈ پر قبضہ کرنے کے لئے فوج بھیج کر امن سمجھوتے کی دھجیاں اڑادیں، جرمنی کا وہ علاقہ جو معاہدۂ ورسائلس کے ذریعہ تباہ ہوگیا تھا۔ اگر فرانسیسی مزاحمت کرتے تو جرمن وہاں سے نکل جاتے اس لئے کہ اس وقت فرانسیسی جرمنوں سے زیادہ طاقتور تھے لیکن عظیم اقتصادی بحران اور سیاسی عدم استحکام نے وزیر اعظم

12th History 14 ipage
Saturday, May 01, 2021 6:15:23 PM

ایڈورڈ ڈالاڈیئر (Edouard Daladi) کے استعفیٰ کے دینے پر مجبور کردیا اس کے نتیجہ میں فرانس اس قابل نہ ہوا کہ جرمنی کی طرف سے معاہدۂ ورسائلس کی خلاف ورزی پر اس سے مقابلہ کرتا۔

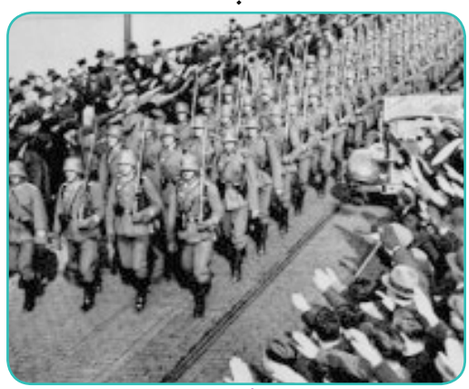

جرمنی کا رائن لینڈ پر قبضہ

(iii) جرمنی کے ساتھ آسٹریا کا زبردستی انضمام :

Porible Merger of Austria with Germany

ہٹلر، پیدائش کے لحاظ سے آسٹریا کا رہنے والا تھا۔ ہمیشہ سے چاہتا تھا کہ آسٹریا جرمنی کا حصہ بن جائے۔ فروری 1938 میں، ہٹلر نے آسٹریا کے چانسلر شوچنگ کو ایک مباحثہ کے لئے باویریس الپس میں واقع ایک پہاڑی شہر (پرچٹیسگن) آنے کی دعوت دی۔ آسٹریا کے چانسلر کو ہوبسن کو کا انتخاب دیا گیا تھا کہ یا تو آسٹریا میں نازی پارٹی کو قانونی شکل دی جائے اور آسٹریا کی معیشت کو جرمنی کے ساتھ شامل کرے ورنہ وہ جرمنی کے حملے کا سامنا کرے۔ آسٹریا نے روم برلن کی محور کی تشکیل سے اٹلی کی حمایت کھودی ہے۔ اس لئے پہلے آپشن کا انتخاب کرنے کے علاوہ شوچنگ کے پاس کوئی چارہ نہیں بچا تھا۔ ہٹلر کے کہنے پر، آسٹریا کے چانسلر نے آسٹریا میں مجوزہ رائے شماری منسوخ کردی اور وہاں نازی حکومت کو تشکیل دی۔ اس کے بعد جرمن فوج، ملک کا کنٹرول سنبھالنے کے لئے ویانا (Vienna) میں داخل ہوگئی۔

(iv) سوڈین لینڈ کا قبضہ:

Occupation of Sudetenland

بڑی یوروپی طاقتوں کی جانب سے مزاحمت نہ ہونے کی وجہ سے حوصلہ افزائی پاتے ہوئے ہٹلر نے اپنی توجہ زیکوسلواکیا کی طرف موڑ دی۔ جون 1938 میں ہٹلر نے اپنی فوج کو سوڈین لینڈ پر حملہ کرنے کے ارادے کے بارے میں ہدایات بھیجیں۔ ایک منظّم نازی پروپیگنڈہ یہ کیا گیا کہ ان کے جرمن رعایا پر سوئیڈین لینڈ میں سخت ظالمانہ سلوک کیا جارہا ہے۔ برطانوی وزیراعظم نے فرانس کے نیویل چیمبرلین سے مشورہ کرنے کے بعد، بالآخر جرمنی کو ان تمام خطوں کے حوالے کرنے پر اتفاق کیا جہاں آدھے سے زیادہ باشندے جرمن تھے لیکن ہٹلر، جو جنگ چاہتا تھا۔ اس نے قبول کرنے سے انکار کردیا۔ وہ اس معاملہ میں کسی بھی طرح کی سازش سے بچنے کا خواہشمند تھا لہذا وہ چاہتا تھا کہ اس کی فوج اس سے پہلے کہ سوڈین لینڈ میں مجلس عوام قائم ہو اس پر جا کر قبضہ کرلے۔

میونچ معاہدہ : Munich agreement

لندن میں اس بغاوت کا مقصد ہٹلر کے خلاف جنگ لڑنا تھا لیکن چیمبرلین اور فرانسیسی وزیراعظم نے امن کی پالیسی پر عمل کرتے ہوئے، امن برقرار رکھنے کی کوششیں کیں۔ اس کے بعد ہونے والی میونچ کانفرنس میں برطانیہ، فرانس، جرمنی اور اٹلی کے وزرائے اعظم نے ملاقات کی اور فیصلہ کیا کہ جرمن افواج سوڈن لینڈ پر قبضہ کرسکتی ہے اور چیکوسلوواکیا کو پولینڈ اور ہنگری میں تقسیم کرسکتی ہیں کیونکہ ہٹلر نے یکم اکتوبر کو اصرار کیا تھا۔



میونچ معاہدہ

V۔ زیکوسلوواکیا کے خلاف جارحیت :

Aggression against Czechoslovakia

زچ نے دھوکہ دہی کو محسوس کیا۔ میونچ کانفرنس میں چاروں طرف سے چیکوسلوواکیا کے نئے محاذوں کی ضمانت دی تھی۔ چیمبرلین نے دعوی کیا کہ اس معاہدے نے یوروپی جنگ، کو ایک اور بڑے پیمانے پر روک دیا ہے لیکن سلوواکا ور زچکے مابین تنازعہ کو بہانے کے طور پر استعمال کرتے ہوئے ہٹلر نے جرمن فوج کو تنازعہ والے علاقے پر قابض ہونے کے لئے بھیجا۔

12th History 14 ipage
Saturday, May 01, 2021 6:15:24 PM

12th History 14 ipage
Saturday, May 01, 2021 6:15:26 PM

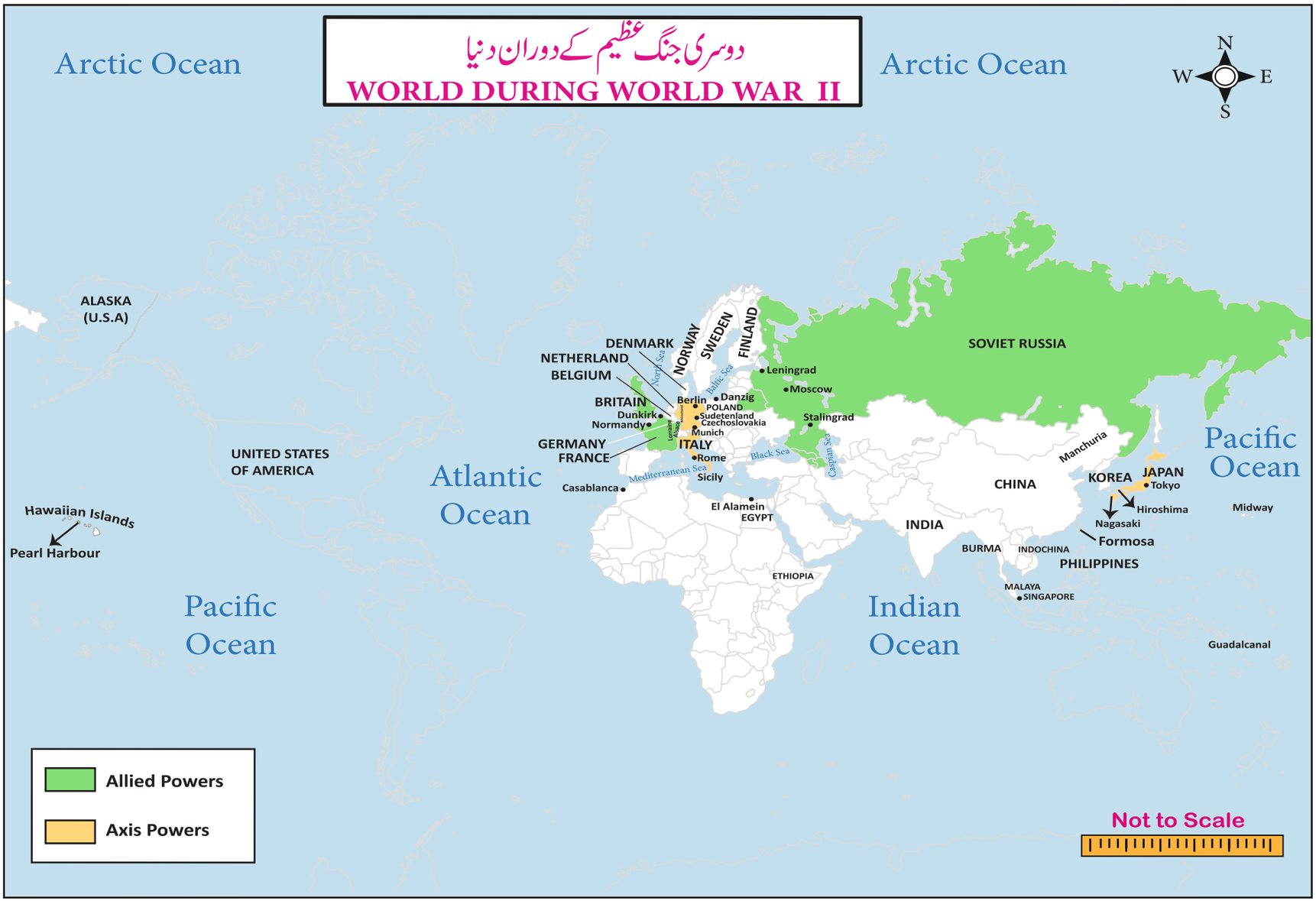

نازی سوویت معاہدہ : Nazi -Soviet Pact

برطانیہ اور فرانس نے پولینڈ کو جو ضمانتیں دی تھیں وہ روس کی مدد کے بغیر کمزور سمجھی گئیں ۔ 1939 کے اوائل کے موسم گرما کے دوران، برطانیہ اور فرانس نے روس کے ساتھ بات چیت کی ۔ لیکن جزوی طور پر باہمی عدم اعتماد کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ روس جرمنی کے خلاف جنگ کے لئے تیار نہیں تھا، اس لئے کوئی پیش رفت نہیں ہوسکتی تھی ۔ روسیوں نے اپنے علاقوں کے لئے امن اور گارنٹی کو ترجیح دی ۔ جیسا کہ جرمنی نے دونوں کی پیش کش کی ۔ آگسٹ 1939 میں کریملن میں نازی سوویت (عدم جارحیت) معاہدہ ہوا ۔ اس معاہدے کی خفیہ شقیں یہ تھیں ۔ مشرقی یورپ کو جرمنی اور روس کے اثر ورسوخ کے شعبوں میں حد بندی کرنی تھی اور پولینڈ کو تقسیم کرنا تھا ۔



نازی سوویت معاہدہ

VI ۔ پولینڈ پر حملہ اور جنگ کا آغاز :
Invasion of Poland and Outbreak of War



ہٹلر

پورے یورپ کو فتح کرنے کے ہٹلر کے بڑے منصوبے کو انجام دینے کے لئے جرمنی نے 1 ستمبر 1939 کو اس بنیاد پر پولینڈ پر حملہ کیا کہ پولینڈ اپنے اتحادیوں ، برطانیہ اور فرانس کے ساتھ مل کر جرمنی کا گھیراؤ کرنے اور اس کو توڑنے کے لئے منصوبہ بنا رہا تھا اور قطبی نسلوں پر ظلم وستم برپا کررہے تھے ۔ جرمنی کو دو دن میں برطانیہ نے حتمی انتباہ دے دیا جب تک پولینڈ سے جرمنی کی فوج واپس نہیں جاتی ہے، برطانیہ اور جرمنی کا مقابلہ ہوگا ۔ برطانیہ کے آخری انتباہ کو نظر انداز کردیا گیا اور دوسری جنگ عظیم کا آغاز ہوا ۔

جنگ کے مراحل : Stages of War

یوروپ میں جنگ : War in Europe

جنگ کے پہلے چند سالوں میں جرمن فوج رکے بغیر لگے رہے ۔ پولینڈ دو ہفتوں کے اندر آسانی سے ہار گیا اور ماسکو میں ستمبر 1939 میں ہونے والے دوسرے معاہدے کے مطابق جرمنی اور سوویت یونین کے مابین تقسیم ہوگیا ۔ اپریل 1940 میں جرمنی نے ناروے پر قبضہ کرلیا ۔ اس وابستگی کے ساتھ ہٹلر نے بحری اور ہوائی اڈوں کے حصول کے علاوہ سویڈن سے جرمنی کی لوہے کی فراہمی کو تحفظ فراہم کیا جس کے ساتھ برطانیہ میں حملہ کرنا تھا ۔ 10 مئی 1940 کو جرمنی نے نیڈرلینڈز، لکسمبورگ بیلجیم اور فرانس پر حملہ کیا اور اس نے اپنے بجلی کا حملہ کیا ۔ (the lightning) (بلٹزرگ)

چھ ہفتوں میں سب کو شکست ہوئی اور برطانوی افواج کو براعظم یوروپ سے نکال دیا گیا ۔ تقریباً 198,000 برطانوی فوجیوں کے ساتھ ساتھ 140,000 اتحادی افواج، جن میں بنیادی طور پر فرانسیسی تھے جن کو ڈنکرک میں ساحل لے جانا پڑا اور انہیں کشتیوں میں بٹھا کر حملہ کی زد سے مئی ۔ جون 1940 میں بچایا گیا ۔

ڈنکرک سے انخلا کئے گئے فرانسیسی فوجیوں نے جنرل ڈی گالے کے ماتحت فری فرانسیسی فوج کا مرکز بنایا، جس نے فسطائیوں سے لڑنے کے لئے جلاوطنی میں فرانسیسی حکومت کو چلایا ، لیکن ڈنکرک انخلا کے لئے برطانیہ، کو دوبارہ گروپ بنانا مشکل ہوگیا تھا ۔



ڈنکرک انخلا

ہٹلر کی کامیابی سے متاثر ہوکر، اٹلی نے جرمنی کے ساتھ شمولیت اختیار کی اور جون 1940 میں فرانس پر اور ستمبر 1940 میں مصر پر حملہ کردیا ۔ اس وقت جاپان بھی محوری طاقتوں میں شامل ہوگیا ۔ ہٹلر کو توقع تھی کہ برطانیہ امن کی درخواست کرے گا لیکن چمبرلین کی جگہ لینے والے وزیر اعظم چرچل نے سمجھوتہ کرنے سے انکار کردیا ۔ جرمنی کی

12th History 14 ipage
Saturday, May 01, 2021 6:15:28 PM

فضائیہ نے ہتھیار ڈالنے پر مجبور کرنے کی کوششوں کی خاطر حملہ کرنا شروع کر دیا۔مخصوص اہداف، خاص طور پر بندرگاہیں ،ایر فیلڈز اور صنعتی تنصیبات پر حملہ کیا۔ستمبر 1940 میں ،لندن میں ایک آپریشن پر بمباری کے ذریعہ کیا گیا جس کو بلٹز (Blitz) کے نام سے جانا جاتا تھا۔اکتوبر 1940 تک لندن،اور دیگر صنعتی شہروں پر رات کے وقت بمباری کرنا معمول بن گیا تاہم ، جرمن حکمت عملی ناکام ہوگئی کیونکہ طیارے کا پتہ لگانے کے لئے نئے تیار کردہ آلے (راڈار Radar) کی مدد سے جب کچھ فاصلے پر ہی اور رائل ایئر فورس ، بارود اور سمندری طوفان اور لڑاکا طیاروں نے جرمن بمباروں کو شدید نقصان پہنچایا۔ برطانیہ کی لڑائی میں (جولائی اور اکتوبر 1940 کے درمیان ہواؤں میں) ہٹلر کو اپنی پہلی شکست کا سامنا کرنا پڑا لیکن اسی کے ساتھ بحر اوقیانوس میں یو بوٹ (ایک جرمن آب دوز کشتی) کے ذریعہ جنگ برطانوی تجارت میں خلل ڈال رہی تھی۔

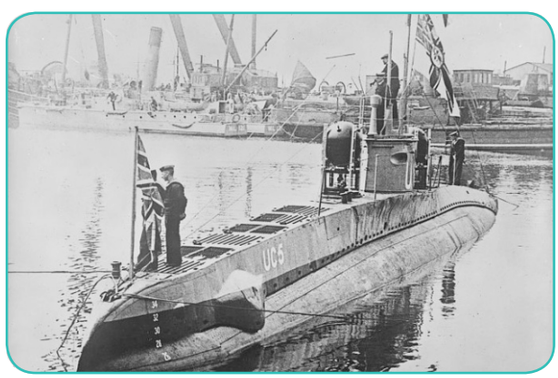

جرمن U بوٹ

نومبر 1940 میں جرمنی کی طرف سے روس پر حملہ کرنے کے لئے لیا جانے والا فیصلہ بلقان (اپریل) میں یگوسلاویہ اور یونان کے خلاف مہم کی وجہ سے مؤخر ہوا۔22 جون 1941 کو سوویت یونین پر حملہ شروع ہوا۔کئی فتوحات کے بعد، جرمن افواج لینین گراڈ اور ماسکو کے قریب پہنچ گئیں۔1941 میں یورپ میں ہٹلر کی سلطنت عروج پر پہنچ چکی تھی۔

جرمنی کی حکمرانی تمام شعبوں پر جبر، غیر انسانی سلوک اور استحصال کی بنیاد پر تھی ۔فرانس سے روس جانے والے سات لاکھ سے زیادہ یورپی باشندوں کو جرمنی میں جبری طور پر فوج میں لے جایا گیا تھا۔جرمنی کی جنگ کے ایک تہائی حصہ اخراجات کو مقبوضہ یورپ سے حاصل ہونے والے خراج کے ذریعہ پورا کیا گیا تھا۔نازیوں کی نسل پرستی کا رخ براہِ راست یہودیوں ، کمیونسٹوں اور خانہ بدوشوں کے خلاف تھا ۔ یہودیوں کو حراستی کیمپوں میں قید کیا گیا تھا اور ایک سرکاری نگرانی میں نسل کشی (genecide) میں یہودیوں کو قتل عام کے صنعتی طریقوں سے (جسے ہولوکاسٹ کہا جاتا ہے) میں قتل کیا گیا تھا۔

ایشیا اور بحرالکاہل میں جنگ :
The War in Asia and the Pacific

سوویت یونین میں جرمنی کی فتوحات نے جاپانی رہنماؤں کو جنوب مشرقی ایشیاء اور بحرالکاہل میں حملہ کرنے پر آمادہ کیا۔امریکہ کے ساتھ جنگ کا فیصلہ نومبر 1941 میں لیا گیا تھا۔7 ڈسمبر کو جاپانی طیاروں نے ہوائی جزیروں میں پیل بندرگاہ پر حملہ کیا جس سے امریکی بحرالکاہل کے بحری بیڑے کو شدید نقصان پہنچا۔اس کے بعد جاپان نے برما، ملایا، سنگاپور میں انگریزی نوآبادیاتی علاقوں پر قبضہ کیا (جہاں انگریزوں نے شرمناک پسپائی کرتے ہوئے مقامی آبادی کو جاپانیوں کے رحم وکرم پر چھوڑ دیا) اور ایسٹ انڈیا پر ڈچوں کا قبضہ تھا۔

پیرل بندرگاہ کا واقعہ اور اس کا انجام :
Pearl Harbour Incident and its Fallout

پرل ہاربر (بندرگاہ) پر جاپانی حملے نے امریکی عوام کے حوصلے پست کرنے کے بجائے ان کو شدید ردعمل کے لئے کھڑا کیا۔اس وقت تک امریکہ رائے عامہ کے نہ ہونے کی وجہ سے جنگ سے دور رہا، لیکن اب ریاست ہائے متحدہ امریکہ نے جاپان کے خلاف جنگ کا اعلان کیا، اس طرح اسے ایک مطلق عالمی جنگ بنا دیا۔ برطانیہ اور چین نے امریکہ میں شمولیت اختیار کی ۔قانون ادھار پٹہ (قرضہ کے نظام) کے تحت، صدر روز ویلٹ نے اٹلی اور جاپان کے جرمنی کے اتحاد میں شمولیت کے تناظر میں، پہلے ہی امریکی حکومت کو فسطائیت کے مخالفین کی مدد کرنے کا عہد کیا تھا۔امریکہ کی براہِ راست مداخلت نے اتحادی ممالک کے وسائل کو بہت وسعت دی جب امریکہ لڑنے والے دوسرے ممالک کے مقابلہ میں زیادہ گاڑیاں، بحری جہاز اور ہوائی جہاز لے کر آیا۔آگست 1942 میں، میک آرتھر (MacArthur) کی زیر قیادت امریکی فوجوں نے بحرالکاہل میں نمایاں کردار ادا کرنا شروع کیا۔ایڈمیرل یاماموتو (Admirel Yamamoto) کی منصوبہ بندی سے بحری جنگ کا نتیجہ جاپانیوں کی بڑی شکست کی شکل میں سامنے آیا۔

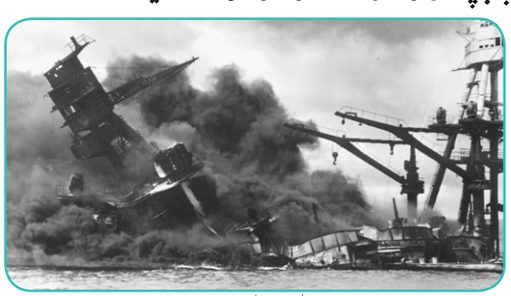

پیرل بندرگاہ پر حملہ

12th History 14 ipage
Saturday, May 01, 2021 6:15:29 PM

امریکی بحریہ نے میڈوے کی لڑائی میں جاپانی بحریہ کو(7-4 جون 1942) میں شکست دی جس سے اتحادیوں کے حق میں تائید کی لہر مڑ گئی۔ جزائر سلیمان میں گوادر نہر کی لڑائی (Battle of Guadalcanal) فوج اور بحریہ کی مشترکہ کارروائی تھی اور یہ کئی مہینوں تک (7 آگست 1942 - 9 فروری 1943) جاری رہی۔ اس جنگ نے بھی جاپانیوں کو ایک سخت شکست سے دوچار کیا لئے ایک بڑی شکست سے ختم ہوئی۔ اس کے بعد، امریکی افواج فلپائن پر دوبارہ قبضہ کرنے میں کامیاب ہوگئیں اور آہستہ آہستہ جاپانیوں کو ان کے بیشتر فتح کردہ علاقوں سے باہر نکال دیا گیا۔ 1944 میں، مشترکہ برطانوی اور ہندوستانی فوجیں جاپانیوں کو جنگ میں پسپا کرنے میں کامیاب ہوگئیں جنہوں نے ہندوستان کے شمال مشرق میں حملہ کرنے کی کوششیں کی تھیں۔ چینیوں کے ساتھ انہوں نے جاپانیوں کو برما سے باہر نکال دیا اور ملایا اور سنگاپور پر قبضہ کرلیا۔

اسٹالن گراڈ کی جنگ، 1942: The Battle of Statlngard 1942

جرمنی کے گرج دار حملوں کی حکمت عملی سوویت روس میں ابتدائی طور پر کامیاب تھی لیکن جرمن فوج ماسکو پہنچنے میں کامیاب نہیں ہوسکی، اس کو اسٹالن گراڈ میں عالمی تاریخ کی یادگار خونخوار لڑائیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ ہٹلر کا خیال تھا کہ اسٹالن گراڈ اسے ایک انعام کے طور پر حاصل کیا، کیونکہ وہ ایک بہت بڑا صنعتی شہر تھا جو اسلحہ (جنگی سامان) اور ٹریکٹر تیار کرتا تھا۔ وہ قفقاز (Caucasus) کے تیل سے بھرپور تیل والے ذخائر کو بھی حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اس کے علاوہ، سوویت رہنما جوزف اسٹالن کے نام سے مشہور اس شہر پر قبضہ کرنے سے ہٹلر کی ناموری میں مزید اضافہ ہوگا۔ لیکن اس بات کے واضح ہونے کے بعد بھی کہ جرمن فوج اسٹالن گراڈ کو نہیں حاصل کرسکتی ہے۔ ہٹلر نے (حکمت عملی) انخلا کی اجازت دینے سے انکار کردیا۔

اسے ڈر تھا کہ اسٹالن گراڈ سے انخلاء نازی کی حکمت عملی کے حملہ کو بہت حد تک متاثر کردے گا۔ اس طرح ہٹلر نے اپنی بہترین فوج کو سردی، بھوک اور موت کے حوالہ کردیا۔ یہاں تک کہ جب سوویت فوج نے بغیر مہلت دئے قومیت کے جذبہ سے بھرپور مقابلہ کیا۔ موسم گرما (1942) میں سوویت کے زبردست جوابی حملے نے سوویت یونین کے حق میں جنگ کا رخ موڑ لیا۔ بہت سے فوجی مؤرخین نے یہ استدلال کیا ہے کہ اسٹالن گراڈ میں جنگ کی تقدیر کا فیصلہ کیا گیا تھا۔

اس ''عظیم حب الوطنی کی'' میں فتح نے ریڈ آرمی کو برلن پر طوفان برپا کرنے کی راہ پر گامزن کردیا۔ برطانیہ، فرانس اور امریکہ کی اتحادی افواج کے ساتھ روس نے جرمن فوج کو شکست دے کر، یوروپ میں



اسٹالن گراڈ کی جنگ

دوسری جنگ عظیم کو مؤثر طریقہ سے ختم کیا۔

ایک اندازے کے مطابق، روسیوں کی ہلاکتوں کی کل تعداد 20 ملین تھی (13 ملین فوجی اور سات ملین شہری)

مسولینی کا زوال : Fall of Mussoline

1942 کے آخر میں شمالی افریقہ کے ایل الامین میں جرمنی کی پسپائی اتحادیوں کو امید دلانے والا پہلا واقعہ تھا۔ جرمنی نے مئی 1943 میں ایرون رومیل کی سربراہی میں اتحادی افواج کے خلاف شمالی افریقہ کے صحراء میں ایل الامین کی لڑائی میں ہتھیار ڈال دئے۔ اتحادی افواج نے اس کے بعد سسلی فتح کرلیا۔ ویکٹر ایمانوئل III (وہی بادشاہ تھا جس نے 1922 میں مسولینی کو اقتدار سونپا تھا) نے جنرل پوڈا گلیو (General Bodoglio) کے ساتھ دوبارہ اقتدار سنبھالا جس نے بعد میں سسلی پر حملہ کیا۔ امن کے لئے اقدامات کئے مسولینی کو نظر بند رکھا گیا تھا۔ جنرل پوڈگلیو کی حکومت نے 3 ستمبر 1943 کو سسلی میں باضابطہ ہتھیار ڈالنے پر دستخط کئے۔

1943 میں اتحادیوں نے دو سربراہی اجلاس کروائے۔ چرچل اور روزویلٹ کا جنوری میں کاسابلانکا میں ملاقات ہوئی، وہاں انہوں نے فرانس پر حملہ کرنے کے فیصلہ کو ملتوی کردیا۔ جو تقریباً چار سال 1940-1944 تک ایک جرمن صوبہ تھا۔ (فرانس پر قابض جرمنوں کی 60 فوجی ڈویژنیں تھیں) اسٹالین نے فارس کے تہران میں ہونے والی دوسری کانفرنس میں بھی شرکت کی۔ یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ برطانوی نژاد اتحادی فوج 6 جون 1944 کو فرانس پر حملہ کرے گی جیسا کہ وہاں منصوبہ کیا گیا۔ اتحادی افواج کا کمانڈر ان چیف امریکی جنرل آئزن ہاور تھا۔

12th History 14 ipage
Saturday, May 01, 2021 6:15:31 PM

اینگلوامریکی افواج کا حملہ اور ڈریسڈن پر بمباری :

Invasion of Anglo- American Forces and bombiag of Diesden

آئزن ہاور کی سربراہی میں اتحادی افواج نے فرانس میں نور منڈی (Normandy) پر حملہ کیا۔ نور منڈی کو جرمن افواج سے پاک کردیا گیا تھا اور 25 اگست 1944 کو پیرس کو آزاد کردیا گیا تھا۔ ستمبر کے آغاز تک اتحادیوں نے پورے ملک کا کنٹرول حاصل کرلیا۔ اور بلجیم پر بھی قبضہ کرلیا، جرمنی پر اتحادیوں کی بمباری 13-15 فروری 1945) نے جرمنی کے شہر ڈریسڈن (Dresden) کو تقریباً مکمل طور پر تباہ کردیا۔ چھاپے جرمنی کے خلاف ''دہشت گردی کی بمباری'' مہم کی علامت بن گئے۔ اس مدت کے دوران مجموعی طور پر 60,0000 جرمن شہری مارے گئے۔ آہستہ آہستہ، جرمن فوج کو زبردستی پیچھے بھیج دیا گیا لیکن جرمنوں نے مزاحمت کی اور جنگ ایک اور سال جاری رہی۔

1945 میں جرمنی پر ایک حتمی حملہ نے پورے جرمنی میں مغربی طاقتوں اور سوویت فوج کے ذریعہ مرکزی جرمنی میں آمنے سامنے کیا گیا۔ 30 اپریل 1945 کو سوویت افواج نے وسطی برلن میں ہٹلر کے کمانڈ بنکر کے قریب پہنچا۔ ہٹلر نے خودکشی کرلی۔ برلن 2 مئی کو سوویت یونین کے قبضے میں آگیا۔ سوویت فوج نے مشرقی یورپ اور پولینڈ کا بیشتر حصہ پہلے ہی قبضہ کرلیا تھا۔

ایٹم بموں کا گرانا اور دوسری جنگ عظیم کا خاتمہ:

Dropping of Atomic Bombs and the End of World war II

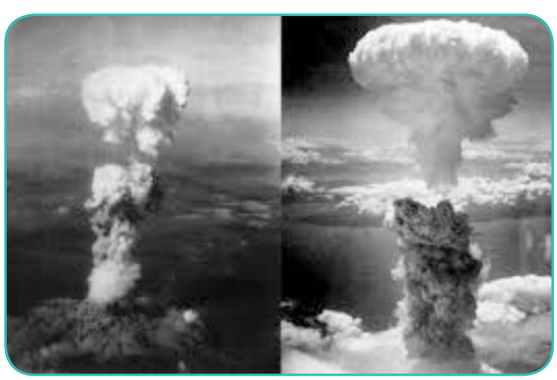

جاپان پر ایٹم بم کا حملہ

جرمنی کی شکست کے باوجود، جاپانی جرنیلوں نے ہتھیار ڈالنے سے انکار کردیا۔ آخر کار 6، اگست 1945 کو امریکہ نے ہیروشیما اور تین دن بعد (9 اگست) کو ناگاساکی پر ایٹم بم گرایا۔ ایٹم بم بنانے کی دوڑ میں، امریکہ نے جرمنی کو پیچھے چھوڑ دیا۔ جاپان نے فوری طور پر ہتھیار ڈال دئے اور اس طرح دوسری جنگ عظیم کا خاتمہ ہوا۔ ہیروشیما کے اوپر بم گرائے جانے پر فوری طور پر 60,000 سے 80,000 افراد تک ہلاک ہوگئے تھے اور ایک اندازے کے مطابق سال کے اختتام سے قبل ہی اس بم کے اثرات کی وجہ سے 140,000 افراد ہلاک ہوگئے تھے۔ اس کے نتیجہ میں دہائیوں میں اموات کی تعداد 200,000 سے زیادہ ہوگئی، کیونکہ لوگ کینسر (لیوکیمیا) اور خطرناک تابکاری سے منسلک دیگر بیماریوں سے مرتے تھے۔

مؤرخین جنگ کی وجوہات کی ان کی ترجمانی کرنے میں مختلف رائے رکھتے تھے۔ کچھ لوگ اس کا معاہدہ ورسائیل سے کرتے ہیں کہ اس کے شرائط سخت اور غصہ دلانے والے تھے، لہذا وہ معاہدے کی شرائط میں تبدیلی کے لئے جرمنی کی خواہش کا جواز پیش کرتے ہیں اور ایسے بھی لوگ ہیں جو برطانیہ اور فرانس کی اطمینان کی پالیسی کو موردالزام قرار دیتے ہیں۔ برطانیہ اور فرانس کی سوویت یونین کے ساتھ معاہدے تک پہنچنے میں چند ناکامی کو ختم کرنا۔ انہوں نے صرف سوویت یونین پر عدم اعتماد کیا بلکہ 1934 کے بعد پیش کی جانے والی اجتماعی سلامتی کی تجاویز کا جواب نہیں دیا۔ لیکن زیادہ تر مؤرخ جرمنی اور ہٹلر کو ذمہ دار سمجھتے ہیں۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ یہ ایک غیر متزلزل، بے رحمانہ اور جارحانہ پالیسیاں تھیں جو ایک متحد قوم پرستی اور نسلی (آریائی) پاکیزگی کے نظریہ پر مبنی تھیں جس نے دنیا کو چھ سال کی تباہ کن جنگ میں ڈبویا۔ دوسری جنگ عظیم ہٹلر کی جنگ تھی۔ اس نے اس کی منصوبہ بندی کی، اس کا آغاز کیا اور بالآخر اسے کھودیا۔

امن سازی: PeaceMaking

بحر اوقیانوس کے منشور (چارٹر)، صدر روز ویلٹ اور وزیر اعظم چرچل کی طرف سے جاری کردہ ایک بیان نے امن کے حل کی بنیاد کو تشکیل دیا۔

اس کے لازمی اصول مندرجۂ ذیل تھے۔

1۔ متعلقہ لوگوں کی رضامندی کے بغیر کوئی علاقائی تبدیلی نہیں۔
2۔ عوام کا حق ہے کہ وہ اپنی حکومت کی شکل منتخب کریں۔
3۔ تمام ریاستوں کو دنیا کی تجارت اور خام مال تک مساوی شرائط پر رسائی حاصل کرنے کی اجازت ہے۔
4۔ سمندری حدود میں بغیر کسی رکاوٹ کے سفر کرنے کی آزادی۔
5۔ جارحیت کی دھمکی دینے والے تمام ممالک کا تخفیف اسلحہ (ہتھیار)

12th History 14 ipage
Saturday, May 01, 2021 6:15:32 PM

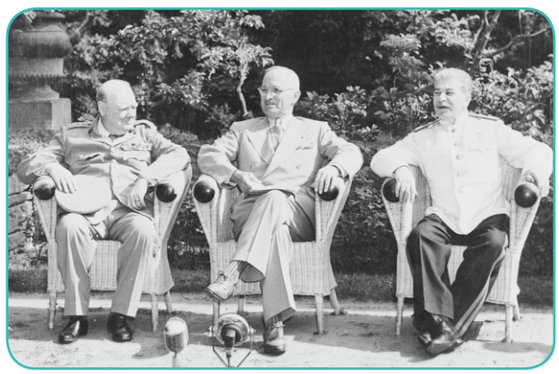

چرچل - اسٹالن - ٹرومن

چرچل،اسٹالن اورٹرومن کی تصاویر پوٹسڈیم میٹنگ (Postdan meet) میں برطانیہ،سوویت یونین اور امریکہ کی نمائندگی کرتے ہوئے، چرچل، اسٹالن اور ٹرومین نے پانچ طاقتوں کے وزرائے خارجہ کی ایک کونسل تشکیل دی۔ اتفاق رائے سے تین بڑے ملکوں امریکہ، برطانیہ، روس کے ساتھ چین اور فرانس شامل ہوئے تا کہ امن کے لئے ضروری تیاری کا کام جاری رکھیں وہ کونسل یوروپ میں قیام امن کے لئے اہم ادارہ بن گئی۔اس پر اتفاق رائے ہوا کہ اٹلی اور جرمنی کے ساتھ معاہدوں سے نمٹنے سے قبل اٹلی، ہنگری، بیلجیم اور رومانیہ کے ساتھ امن معاہدوں کو حتمی شکل دی جائے۔عظیم برطانیہ امریکہ، یو ایس۔ ایس آر اور فرانس اطالوی معاہدے کا مسودہ تیار کریں گے۔تینوں نے بڑے ملکوں نیتین بلقان کے معاہدوں کا مسودہ تیار کیا، برطانیہ اور سوویت یونین نے فن لینڈ کے لئے مسودہ تیار کیا پھر معاہدہ کے مسودوں پر ایک عام کانفرنس میں غور کیا گیا۔

امن کانفرنس، 1946 Peace Conference, 1946

21 ممالک سے 1500 مندوبین، 26 جولائی سے 15 اکٹوبر 1946 تک پیرس میں لکمبرگ پیلیس میں ملاقات کی۔ بڑے غور وخوض کے بعد وزرائے خارجہ کی کونسل نے کانفرنس کی سفارشات کا جائزہ لیا اور معمولی ترامیم کے بعد اسے اپنایا۔

اطالوی امن معاہدہ : (Italian Peace Treaty)

ٹریسٹ کا مسئلہ کئی سالوں سے گھسیٹا گیا۔اٹلی نے ٹریسٹ (Trieste) کا مطالبہ کیا۔سوویت یونین نے یوگوسلاویہ سے اس کا وعدہ کیا تھا۔آخر کار 1954 میں ٹریسٹ کو زون A اور زون B میں تقسیم کیا گیا (زون 'A' اٹلی کو چلا گیا، جب کہ زون 'B' یوگوسلاویہ کو دیا گیا۔اطالوی جنگی تاوان 260,000,000 ڈالر (اس میں بیشتر یونان اور یوگوسلاویہ جانے کے لئے) طے کی گئی تھی۔

روس کو دیا گیا تاوان : ہنگیری، بیلجیم اور فن لینڈ نے روس کو 100,000,000 ڈالر دینے تھے۔ بلغاریہ کو یوگوسلاویہ کو 25,000,000 ڈالر اور یونان کو 4,000,000 ادا کرنے تھے۔ رومانیہ نے 1919 میں حاصل کردہ بیسار بیہ (Bessarbia) اور روس کو بوکووینا (Bukovina) واپس دینے پر اتفاق کیا۔بیلجئم معاہدوں نے ڈینوب کی مفت جہاز رانی کی ضمانت دی۔لیکن روس نے اسے مسدود کر دیا۔ معاہدوں کو 15 ستمبر 1947 سے نافذ ہونا تھا لیکن دفعات کی یا تو خلاف ورزی کی گئی یا نظر انداز کر دیا گیا۔

آسٹریا : جنوبی کارنتھیا میں آسٹیریا کے علاقے کے ایک حصہ پر یوگوسلاویہ کے دعوٰی پر تنازعات پیدا ہو گئے۔یوگوسلاویہ نے تاوان کے طور پر 150,000,000 ڈالر کا مطالبہ بھی کیا۔جرمن اثاثوں کی و ضاحت کا مسئلہ حل نہیں ہو سکا حالانکہ اس مقصد کے لئے قائم کردہ کمیشن اجلاس کی میٹنگیں 85 اجلاسوں میں ہوئیں۔روس کو جنگی تاوان دینے کا معاملہ آسٹریا میں تیل اور شپنگ کی سہولیات کے حقوق میں سوویت توسیع اور جرمن اثاثوں کے بدلے چھ سال کے عرصہ میں 150,000,000 ڈالر کی نقد ادائیگی سے حل ہوا۔1938 میں جرمن کے ساتھ جبری اتحاد سے قبل آسٹریا جیسا تھا اس طرح اس کو ایک خود مختار، آزاد اور جمہوری ریاست کے طور پر دوبارہ تشکیل دیا گیا تھا۔ آسٹریا جرمنی کے ساتھ کسی بھی طرح کی سیاسی یا معاشی اتحاد میں داخل نہ ہونے پر راضی تھا۔

جرمنی : برلن کے قریب پوٹسڈم میں منعقدہ کانفرنس نے مندرجۂ ذیل باضابطہ اعلامیے جاری کئے۔ 1۔مشرقی پروشیا کو دو حصوں میں تقسیم کیا جائے۔شمالی حصہ سوویت، یونین میں اور جنوبی حصہ پولینڈ میں۔ 2۔ پولینڈ کو سابق آزاد شہر ڈینزگ کا استقبال کرنا ہے۔جرمنی کی فوجی طاقت کو مکمل طور پر ختم کرنا تھا اور جرمنی کو یو۔ایس۔ایس۔آر، برطانیہ، ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور فرانس کے زیر اقتدار چار قبضے والے علاقوں میں تقسیم کرنا تھا۔یوں جنگ سے پہلے کے جرمنی کے کافی حصے کو یو۔ایس۔ایس۔آر اور پولینڈ میں منتقل کر دیا گیا۔برلن روسی رخطے کے مرکز میں واقع ہے اور باقی ملک چار زونوں میں تقسیم تھا۔اپریل 1949 میں سوویت زون میں جرمنی آزاد جمہوریہ (German Democrate Repuplic) کا اعلان کیا گیا۔نیٹو (NATO) نے وفاقی جمہوریہ کا اعلان کیا۔ستمبر میں وفاقی جمہوریہ جرمنی کی نو منتخب پارلیمنٹ کا قیام عمل میں آیا۔

12th History 14 ipage
Saturday, May 01, 2021 6:15:34 PM

پولینڈ :

پولینڈ تقریباً 200 میل مغرب میں سوویت یونین کے حق میں تقریبا69,000مربع میل سے دست بردار ہوگیا تھا اور مغرب کی طرف جرمنی سے کچھ کم علاقہ حاصل کیا۔ یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ پولینڈ اپنے مشرقی صوبوں کو روس کے حوالے کردے گا اور پولینڈ کی موجودہ حکومت، پولینڈ میں جمہوری رہنماؤں کو شامل کرنے کے ساتھ روس کی قیادت میں اس کی تنظیم نو کی جائے گی۔

جاپان :

روز ویلٹ ، چرچل اور نیشنلسٹ چین کے جنرلسیمو چیانگ کائی شیک نومبر 1943 کی شروعات میں قاہرہ میں ملے اور جاپانی سلطنت کے معاملہ کا فیصلہ کیا۔چین سے چھینے ہوئے جاپان کے سارے علاقے چین کو واپس کئے جائیں سوائے کوریا کے کہ وہ آزاد خودمختار رہے گا۔ جاپان نے 1931 سے پہلے کی اپنی تمام فتوحات کو کھودیا۔ وہ فارمولہ (اب تائیوان) اور بحرالکاہل کے جزیروں کو بھی ترک کرنے کا پابند تھا جو اسے کئی دہائیوں پہلے حاصل ہوا تھا۔



چرچل - روزویلٹ - اسٹالن

کریمیا (فروری 1945) میں یلٹا میں ایک کانفرنس میں ملاقات کے بعد روز ویلٹ ، چرچل اور اسٹالن نے جرمنی اور اس کے اتحادیوں کو جنگ کے بعد کنٹرول کرنے کے طریقوں پر، اور اقوام متحدہ کے قیام پر، جرمنی کے غیر مشروط ہتھیار ڈالنے کے اپنے منصوبوں کا اعلان کیا۔امن کے تحفظ کے لئے تنظیم ، معاشی تنظیمیں ، جنہیں اجتماعی طور پر برٹین ووڈس سسٹم، ورلڈ بینک ، بین الاقوامی مالیاتی فنڈ اور تجارت اور محصولات کے بارے میں جنرل معاہدہ کیا گیا ہے تا کہ جنگ کے بعد تباہ ہونے والی معیشتوں کی جنگ کے بعد تعمیر نو کی جا سکے۔

جنگ عظیم اول کے بعد کے برعکس اس بار، روز ویلٹ کا عزم تھا کہ امریکہ کو عالمی امن تنظیم میں شامل ہونا چاہئے۔

دوسری جنگ عظیم کے نتائج :

Results of the Second World war

دوسری جنگ عظیم بے مثال مشکلات کا باعث بنی جس میں 60 ملین سے زیادہ افراد فوت ہوگئے اور وارسا، کیف، ٹوکیو اور برلن جیسے عظیم شہر ملبے کا ڈھیر رہ گئے ۔ یوروپ اور ایشیاء میں بہت سی بندرگاہیں ہیں تباہ ہوئیں یا بری طرح نقصان پہنچا۔ پل اُڑا دئے گئے تھے ، ریلوے انجنوں اور رولنگ اسٹاک غائب ہوگئے لاکھوں افراد اپنے گھروں سے محروم ہوگئے ۔ جرمنی نے ایک بڑی طاقت بننا چھوڑ دیا۔ یوروپ اپنی حیثیت ووقار کھو بیٹھا۔معیشت سازی ختم ہوگئی۔ یہ واضح ہوگیا کہ دنیا میں دو غالب طاقتیں امریکہ اور سوویت روس ہیں ۔ ان دونوں کے مابین نظریاتی اختلاف نے جنگ کے بعد تعاون کو ناممکن بنادیا، جیسا کہ ہم اگلے سبق میں پڑھیں گے۔

برطانیہ بہت سارے وقار کے ساتھ ابھر کر سامنے آیا لیکن دولت کم ہونے اور اس کی سلطنت کے بدلتے ہوئے ایک عالمی طاقت کی حیثیت سے اس کا مقام کم ہوا۔دوسری جنگ عظیم یوروپی بادشاہوں کے لئے مہلک ثابت ہوئی ، رومانیہ، یوگوسلاویہ، بلغاریہ اور اٹلی میں بادشاہت ختم کردی گئی۔ برطانیہ کے علاوہ، یہ بادشاہت صرف ڈنمارک ، ناروے ، سویڈن، ہالینڈ اور بیلجیم میں بچی تھی اور وہ بھی صرف آئینی بادشاہت کی حیثیت سے۔

دنیا فاشزم کو شکست دینے کی کوششوں میں ایک ساتھ رہی تھی جس نے عالمی امن کو خطرہ میں ڈال دیا تھا۔ جنگ کی کوششوں کے لئے عوامی حمایت کے ذریعہ اتحادیوں کی فتح کو محدود کردیا گیا تھا۔ فاشزم کے خلاف جدوجہد نے عام لوگوں کو بااختیار بھی بنایا۔ جنگ کے سالوں کے مشترکہ مصائب اور قربانیوں نے زیادہ تر جمہوریتوں میں اس یقین کو تقویت ملی کہ حکومتوں کا یہ فرض تھا کہ وہ تمام شہریوں کی بنیادی ضروریات کی دیکھ بھال کرے۔ جب 1945 کے موسم گرما میں اس کا انتخاب ہوا۔ مثال کے طور پر، برطانیہ میں لیبر حکومت تیزی سے ایک فلاحی ریاست کے قیام کے لئے آگے بڑھی ۔ حادثے، بیماری اور بڑھاپے اور بے روزگاری کے خلاف بیمہ فراہم کرنا برطانیہ میں حکومت کی ذمہ داری بن گئی۔خواتین کے حقوق نے بھی جنگی کوششوں میں ان

12th History 14 ipage
Saturday, May 01, 2021 6:15:36 PM

کی شراکت کے طور پر ایک بہت بڑا قدم آگے بڑھایا اور تکلیف میں ان کے حصے کو تسلیم کیا گیا، فرانس اور اٹلی میں بالآخر خواتین کو ووٹ ڈالنے کا حق حاصل ہو گیا۔

جنگ کا سب سے اہم نتیجہ کالونیوں میں رونما ہونے والی تبدیلیاں تھیں۔ جمہوریت کی لڑائی نے قوم پرست قوتوں کو اپنی آزادی کی جد وجہد تیز کرنے کی ترغیب دی۔ جنوب مشرقی ایشیاء میں جاپان کے ذریعہ مغربی ممالک کے مسلح افواج کی شکست اور اس کے ساتھ ہی جرمنی کے ہاتھوں جنگ میں برطانیہ اور فرانس کا ابتدائی دھچکا بھی واضح اشارہ ملا کہ گورے لوگوں اور ان کی ریاستوں کو شکست دی جا سکتی ہے۔ پرانی سلطنتوں کو بھی احساس ہوا کہ سلطنت کا دور یقینی طور پر اختتام پذیر ہو گیا، مثال کے طور پر، ڈچ کو انڈونیشیا کے بڑے جزیرے میں مناسب فوجی دستوں کو برقرار رکھنا مشکل ہو گیا۔ ہند چین میں فرانسیسیوں نے، جسے انگریزوں کی حمایت حاصل تھی اور بعد میں امریکہ کی بھی، اس کی آزادی کو روسلب کرنے کے لئے زبردست کوششیں ہوئیں۔ لیکن 1954 میں فرانسیسیوں کو شکست کا سامنا کرنا پڑا اور انہیں دستبرداری پر مجبور ہونا پڑا۔ برطانیہ اور فرانس نے 1956 میں سوئز بحران میں خود کو عالمی سامراجی طاقت کی حیثیت سے برقرار رکھنے کی کوششوں کو ناکام بنا دیا۔ بعد ازاں ویتنام کے خلاف امریکی جنگ شرمناک نکلی۔

14.2 چینی انقلاب 1949 : Chinese Revolution 1949

چین کی ایک لمبی تاریخ تھی اور بیشتر تاریخی اوقات یورپ میں یورپ سے زیادہ ترقی یافتہ تھا لیکن 1900 تک چین زیادہ تر محاذوں پر پیچھے رہ گیا تھا۔ اس کے زوال کی ایک خاص وجہ 1650 کے بعد سے منچو خاندان کی طویل بدعنوان اور نااہل حکمرانی تھی۔ گرے ہوئے شرفاء عالم افسران مینڈارن کہتے تھے جو قائم شدہ حکمرانی کا دفاع حق یافتہ مقام ومنصب کے ساتھ کرتے تھے۔ بڑی آبادی، کسانوں کی تھی جو ، زیادہ کرایے، زیادہ ٹیکس اور زمین کی قلت کا شکار تھے، زرعی پیداوار جمود کا شکار تھی۔ کاشت شدہ کے علاقے گنجان آباد تھے۔ ایک فارم کا اوسط سائز ایک ایکڑ سے بھی کم رہ گیا تھا۔ ایک فارم کی اوسط سائز ایکڑ سے بھی کم رہ گئی تھی۔ اگرچہ چین میں کوئلہ اور لوہے کی کثرت تھی۔ صنعتی ترقی بڑے پیمانے پر ست تھی۔



تائپنگ بغاوت

انیسویں صدی کے دوران جابرانہ سیاسی اور معاشی نظام نے متعدد بغاوتوں کو جنم دیا۔ سب سے زیادہ سنگین تائپنگ بغاوت (1850-1864) تھی۔ حکومت کو اس بغاوت کے کچلنے میں چودہ سال لگے۔ یہ حکومت کی کمزوری کا اشارہ تھا۔ بڑھتے ہوئے یوروپی دباؤ، پہلے انگریزوں اور پھر فرانسیسیوں، جرمنوں، روسیوں اور امریکیوں نے چین کو اپنی بندرگاہوں پر غیر ملکیوں کے لئے تجارتی حقوق کی فراہمی پر مجبور کیا۔ انگریز دو بار چین (افیم جنگ) کے خلاف جنگ میں شریک تھے۔ یہ غیر ملکیوں کے لئے سازگار وقت تھا کیونکہ چین تائپنگ بغاوت کا شکار تھا اور وہ کوئی مزاحمت پیش نہیں کر سکتا تھا۔ یوروپیوں کے زیر کنٹرول علاقے ہانگ گانگ سے پورٹ آرتھر تک پھیلے ہوئے تھے۔ شنگھائی خاص طور پر پھلنے پھولنے والی بندرگاہ بن گیا۔

تائپنگ : (جس کا مطلب عظیم امن ہے) بغاوت کا آغاز کسان بغاوت کے طور پر ہوا تھا لیکن جلد ہی اس نے ایک کسان خاندان سے تعلق رکھنے والے ایک اسکول کے استاد ہنگ شیوچوان کی سربراہی میں ایک انقلابی تحریک کی شکل اختیار کر لی۔ اس نے لوگوں کے مابین مساوات کی تبلیغ کی۔ زمین کی مساوی تقسیم پر زور دیا اور پرانے سماجی امتیاز کو ختم کیا۔ 1853 میں، تحریکوں کی رکنیت 20 لاکھ ہو گئی اور وہ تائنگ کو سنبھالنے اور 40 فی صد ملک کو اپنی ریاست کے طور پر سنبھالنے میں کامیاب ہو گئی لیکن تائپنگ قیادت نے کسانوں کی حیثیت کو بہتر بنانے کے لئے کچھ نہیں کیا۔ ایک برطانوی فوج کے افسر میجر گورڈن کے ماتحت برطانیہ اور فرانس کے ذریعہ فراہم کردہ جدید ہتھیاروں کے ساتھ ایک منظم شاہی فوج نے بغاوت کو ختم کر دیا۔ نانگنگ کو 1864 میں بازیافت کیا گیا۔

12th History 14 ipage
Saturday, May 01, 2021 6:15:37 PM



پہلی افیون جنگ

افیون کی جنگیں : پہلی افیون جنگ، چین کی غیر قانونی افیون کی تجارت کو دبانے کی کوششوں کا نتیجہ تھی، کیونکہ چینی نشے کی لت بہت مہلک اور خطرناک تھی۔ چین میں افیون کی فراہمی کا بنیادی ذریعہ برطانوی تاجر تھے۔ پہلی افیم جنگ (1842) کے اختتام پر نانکنگ کے معاہدہ پر برطانیہ کے لئے دروازے کھل گئے۔ چین نے ہانگ کانگ کا لالچ دیا اور معاوضہ ادا کیا۔

پہلی جنگ اس وقت شروع ہوئی جب چینی عہدیدار برطانوی رجسٹرڈ جہاز ایرو پر سوار ہوئے، وہ کینٹن (Canton) میں ڈوبا اور بحری قزاقی کے الزام میں گرفتار کیا گیا۔ جہاز چینیوں کا تھا، عملہ چینی تھا لیکن ہانگ کانگ حکومت کی اجازت کے سبب جہاز نے برطانوی پرچم لہرایا۔ اصل میں میعاد (اجازت کی) ختم ہوگئی تھی۔ بہر حال برطانوی حکومت، جو جنگ میں جانے کا بہانہ ڈھونڈ رہی تھی تاکہ وہ چین کو زیادہ تجارتی مراعات دینے پر مجبور کر سکے، اس کا جواب جنگی جہاز بھیج کر دیا گیا۔ لڑائی چھڑ گئی اور فرانس نے ایک فرانسیسی مشنری (فروری 1856) کے قتل کا بہانہ استعمال کرتے ہوئے، برطانیہ کے ساتھ شمولیت اختیار کر لی۔ اس بار برطانوی اور فرانسیسی فورس کے اجازت نامے نے پیکنگ کیگر ما کے محل (سمر پیلیس) کو تباہ کر دیا تھا۔ آخر کار 1860 میں چین برٹیش اعلی فوجی طاقت کے سامنے مطیع ہوگیا اور بیجنگ معاہدہ طے پایا۔ اس نے چینئی بندرگاہوں کو تجارت کے لئے کھول دیا۔ غیر ملکی جہازوں کو یانگسی (Yangtze) میں جانے کی اجازت دی اور چین کے اندر غیر ملکی مشنریوں کی آزادانہ نقل وحرکت کے ساتھ برطانوی افیون کو قانونی تجارت کی اجازت دے دی گئی۔

چین کی کمزوری اس وقت واضح ہوگئی جب نئے ترقی یافتہ جاپان نے 1894 میں اپنی جارحیت کی کارروائیوں کا آغاز کیا۔ 1895 کے امن معاہدے کے تحت، فارموسا جاپان کو مل گیا اور کوریا آزاد ہوا۔ اس کے بعد ہزاروں یورپی تاجروں نے چینی تجارت کا استحصال کرنا شروع کیا۔ مسیحی مشنری چین میں اترے اور انہوں نے اندرون ملک اپنے عقیدے کو پھیلانا شروع کیا۔ یوروپی سرگرمیوں اور مقامی انتظامیہ میں ان کی مداخلت نے چینی باشندوں کو غیر ملکیوں سے نفرت پیدا کر دی۔ 1900 میں غیر ملکیوں کی دراندازی کے نتیجہ میں عدم اطمینان کے بعد، فصلوں کی دو مسلسل ناکامیوں اور دریائے زرد (River Yellow) میں آئے تباہ کن سیلاب کے نتیجہ میں باکسر کی بغاوت چھڑ گئی۔



باکسر بغاوت

باکسر بغاوت (1901 تا 1899-): باکسر ایک ایسا نام تھا جو غیر ملکیوں نے ایک چینی خفیہ سماج کو دیا جس کو یحیقان (Yihequan) (راستباز اور ہم آہنگی کی مٹھی) کہا جاتا ہے۔ اگر چہ کہ باکسر معاشرے کے تمام طبقوں سے آئے تھے۔ بہت سارے کسان خاص طور پر شیڈونگ (Shandong) صوبے سے تعلق رکھنے والے تھے جو قدرتی آفات سے دوچار تھے۔ باکسر کا اصل مقصد منچو خاندان اور مغربی ممالک کی تباہی تھی، جنہوں نے چین میں ایک مراعات یافتہ مقام حاصل کیا۔ باکسر نے گرجا گھروں اور غیر ملکی رہائش گاہوں کو نذر آتش کیا اور مشتبہ چینی عیسائیوں کو دیکھتے ہی موقع پر ہی ان کا ہی قتل عام کیا۔ ایک ملٹی نیشنل فورس نے پیکنگ پر قبضہ کر لیا، جب مہارانی اور اس کی عدالت فرار ہوگئیں۔ قریب ایک لاکھ افراد ہلاک ہوگئے، ہلاک ہونے والوں میں بڑی تعداد عام شہریوں کی تھی جن میں ہزاروں چینی عیسائی اور 200 سے 250 غیر ملکی شہری (زیادہ تر عیسائی مشنری) شامل تھے۔

12th History 14 ipage
Saturday, May 01, 2021 6:15:39 PM

باکسر بغاوت کا باضابطہ طور پر خاتمہ باکسر پروٹوکول پر دستخط 7 ستمبر 1901 کے ذریعہ ہوا۔ معاہدے کی شرائط کے مطابق ، بیجنگ کو تحفظ فراہم کرنے والے قلعوں کو تباہ کیا جانا تھا۔ اس بغاوت میں شامل باکسر اور چینی سرکاری عہدیداروں کو سزا دی جاتی تھی۔ غیر ملکی سفیر کو اپنے دفاع کے لئے بیجنگ میں فوجی دستے رکھنے کی اجازت دی گئی تھی۔ چین کو دو سال تک اسلحہ (ہتھیاروں) کی درآمد پر پابندی عائد تھی اور اس پر متعلقہ غیر ملکی ممالک کو 330 ملین ڈالر سے زیادہ کے تاوان کی ادائیگی کرنے پر اتفاق کیا گیا تھا۔

اکتوبر 1911 میں ووچنگ (Wuchang) میں فوج کے مابین بغاوت پھیل گئی۔ اس کو انقلاب کا باقاعدہ آغاز سمجھا جاتا ہے۔ بغاوت کرنے والوں نے جلد ہی ووچنگ ٹکسال اور اسلحہ خانہ پر قبضہ کرلیا اور ایک شہر کے بعد منچو دوسرے شہر نے خلاف جنگ کا اعلان کیا۔ یانگس کی وادی میں انقلاب پھیل گیا اور جلد ہی وسطی اور جنوبی چین کے زیادہ حصوں میں پھیل گیا۔ نئے سال کے دن 1912 میں ، بغاوت میں شامل صوبوں نے نانکنگ میں اس کے دار الحکومت کے ساتھ ایک جمہوریہ کا اعلان کیا گیا۔ یہ خبر سنتے ہی سن یات سین شنگھائی پہنچا اور فوری طور پر نئی چینی جمہوریہ کا عارضی صدر منتخب ہوا۔ یوان شاہ کائی ، جو اس سے قبل منچو انتظامیہ میں وزیر کی حیثیت سے خدمات انجام دے چکا تھا، اس سے نائب ریاست کی جانب سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ بچہ بادشاہ کے نمائندہ انقلاب کو دبانے کی ذمہ داری قبول کرے۔ لیکن لوگوں کے مزاج کا اندازہ لگاتے ہوئے یوآن نے بادشاہت کو چھوڑنے کا مشورہ دیا۔

12 فروری 1912 کو ایک عہد نامہ جاری کیا گیا اور منچو خاندان (کنگ) چینی سیاسی مرحلے سے مٹ گیا۔ اگلے مہینہ میں، سن یت سین نے اتحاد کے مفاد کی خاطر یوآن کے حق میں استعفیٰ دے دیا، اس کے بعد سے فوج پر مکمل کنٹرول یوآن کا تھا۔

یوآن شاہ کائی کی غیر مقبولیت :

Yuan Shih- kai's Unpopularity

اس کی انتظامیہ کے چار سالوں میں یوان شاہ کائی نے یہ ثابت کردیا کہ وہ جمہوریت اور جمہوریہ دونوں کا مخالف تھا۔ یوآن نے نیشنلسٹ پارٹی کو ومنتانگ (Kuomintang) پر پابندی عائد کرنے اور اس کے زیر اقتدار صوبوں پر قبضہ کرنے کی کوششیں کیں۔ 10 اکٹوبر 1913 کو، یوآن نے جمہوریہ کے مکمل صدر کے طور پر عہدہ سنبھالا۔

سن یات-سین (1866-1925)



ایک غریب خاندان میں پیدا ہوئے ، ڈاکٹر سن۔ یات۔سین ایک مشن اسکول میں تعلیم حاصل کرکے میڈیکل ڈاکٹر بن گئے تھے۔ سیاست میں ان کی دلچسپی کی وجہ سے انہوں نے 1895 میں کنگ حکومت کے خلاف بغاوت میں شامل ہوگئے۔ اس بغاوت کے پھوٹ پڑنے کے ساتھ ہی سن یات سین کو اگلے سولہ سال جلا وطنی میں گزارنے پڑے۔ انہوں نے اپنا وقت چینی طلباء اور تارکین وطن چینیوں تک اپنے انقلابی خیالات کو پھیلانے میں صرف کیا۔ انہوں نے سیاسی جماعت جو 1905 میں ٹوکیو میں بنائی تھی ، وہ کومنٹیانگ یا نیشنل پبلز پارٹی کے نام سے مشہور ہوئی۔

سن۔یات۔سین نے تین نظریات پر زور دیا۔ نیشلزم، جمہوریت اور سوشلزم ، سن ۔ یات سین نے 1894 میں چینی بحالی سوسائٹی (China revival socity) ایشن کی تشکیل کی جس نے غیر مساوی معاہدوں کو مستثنیٰ قرار دیا تھا، کیونکہ چینیوں نے غیر ملکی طاقتوں کے ذریعہ چین پر مجبور دو معاہدوں کو قرار دیا تھا۔ معاشرے نے ترقی کی اور نوجوانوں کو راغب کیا۔ 1912 تک اس نے اپنا نام بدل کر کیومن ٹانگ رکھ لیا تھا۔ تنظیم کا متاثر کن سن۔یات۔سین آئین بادشاہت کے نہیں بلکہ جمہوریہ کا خواہاں تھے۔

ٹھیک تین ماہ بعد، اس نے قومی اسمبلی کو تحلیل کردیا اور اس کی جگہ ایک ''پولیٹیکل کونسل'' بنا دی جس نے صدر کو آمرانہ اختیارات دینے کے لئے آئینی معاہدہ کا مسودہ تیار کیا۔ یوآن کو تاحیات صدر بنایا گیا۔ یوان یہ اس وقت غیر مقبول ہوگیا جب اس نے مانچوریہ اور شانتونگ پر اقتصادی کنٹرول رکھنے کے جاپانی مطالبہ سے اتفاق کیا۔ 1916 میں یو آن کی وفات پر، ایک نیا صدر مقرر کیا گیا۔ اگلے بارہ سال تک حکومت صرف برائے نام ہی مرکزی کررہی تھی ۔ یہ عارضی دو بے ترتیب ہنگاموں کا تھا۔ اس وقت کے آس پاس، چین کے شمال میں شنگھائی اور کینٹن کے درمیان ساحلی شہروں میں سن۔ یات۔سین کی سرگرمیوں کے متوازی مارکسسٹ نظریات کی حمایت حاصل ہورہی تھی۔

12th History 14 ipage
Saturday, May 01, 2021 6:15:40 PM

چین کی کمیونسٹ پارٹی:

The Communist Party of China

پہلی جنگ عظیم کے دوران یوآن شاہ کائی کی موت کے بعد، ملک کو مختلف طاقتوں کے حمایت یافتہ چینی جرنیلوں نے تقسیم کیا ، بہت سارے دانشوروں کو اس صورت حال کو ختم کرنے کے لئے امریکی لبریل ازم پر اعتماد تھا۔لیکن انہوں نے محسوس کیا جیسے غیر متوقع صورت حال واقع نہیں ہوگی ۔ اس مایوسی کو لاکھوں لوگوں نے ریلیوں اور مظاہروں کے ذریعہ ختم کیا جس میں طلباء نے بھر پور حصہ لیا ۔ 1917 کے روسی انقلاب کے بعد ، مارکس اور لینین کی تحریریں اور تقریریں دانشوروں میں مقبول ہوگئیں ۔ مارکسزم میں دلچسپی اس وقت بڑھ گئی جب چین کے ابھرے ہوئے صنعتی مزدور طبقے نے طاقت حاصل کی اور ہڑتالوں اور بائیکاٹ کے ذریعہ اس کا مظاہرہ کیا۔ 1918 میں پیکنگ یونیورسٹی میں ایک سوسائٹی آف اسٹڈی مارکسزم تشکیل دی گئی ۔ طلباء میں شامل ہونے والوں میں ایک نوجوان اسسٹنٹ لائبریرین بھی شامل تھا جس کا نام ماؤسی ٹنگ تھا۔

1922ء میں چین نے ہڑتالوں کا ایک سلسلہ شروع کیا، ہانگ کانگ میں تقریباً 2,000 ملاح، مارشل قانون نفاذ کے بعد سے ہڑتال رہے ۔ یہ جلد ہی 120000 کارکنوں کی ایک عام ہڑتال میں تبدیل ہوگئی جس سے ملازموں کو امن کے انتخاب کرنے پر مجبور کیا گیا۔ ہانگ کانگ میں برطانوی پولیس اور کارکنوں کے مابین جھڑپوں کا نتیجہ اختتام

ماؤسی ٹنگ (1893-1976)

ماؤ جنوب مشرقی چین کے ہونان میں پیدا ہوئے تھے ان کے والد ایک متمول کسان اور منچو خاندان کے پختہ حامی تھے۔ ماؤ انقلاب کے سال (1911) میں چانگشا کے جونیئر کالج میں داخل ہوئے ۔ ماؤ انقلابی فوج میں شامل ہوگئے لیکن جلد ہی وہاں سے چلے گئے اور چانگشا کے اساتذہ کی ٹریننگ کالج میں داخلہ لیا۔ وہ 1918 تک لائبریری میں طویل گھنٹے گزارتے تھے۔ اس کے بعد وہ پیکنگ میں منتقل ہوگئے اور پیکنگ یونیورسٹی میں اسسٹنٹ لائبریرین کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ اگلے ہی سال میں ماؤ نے ہونان کے منتظم کی حیثیت سے اپنی بھر پور سیاسی گرمیاں شروع کیں اور ایک کٹر کمیونسٹ بن کر ابھرے۔

پذیر ہوا جس میں ایک جنگجو نے ریل کے 35 کارکنوں کو گولی مار کر ہلاک کر دیا اور یونین یونٹ کے سکریٹری کو پھانسی دی گئی۔

اس طرح کے سخت اقدامات نے مزدور طبقہ کی تحریک کے مارچ کو روک دیا مگر مزاحمت کی روح کو ختم نہ کیا جاسکا۔ اس کے برخلاف اس کے نتیجہ میں طبقاتی شعور میں زیادتی ہوئی۔ اب تک سن ۔ یات ۔ سین نے ایک آئینی حکومت قائم کر لی تھی لیکن اس کی پوزیشن کمزور تھی ۔ لہذا اس نے اپنے کومنتانگ کو منظم کرنے کے لئے یو ایس ایس آر کی مدد لی۔ یو ایس آر نے مائیکل بوروڈین کو چین بھیجا ۔ بطور ایک تجربہ کار کمیونسٹ کے بوروڈین نے کومنتانگ کو ایک مرکزی جماعت کی حیثیت سے تنظیم نو کی انقلابی فوج بنانے میں مدد کی ۔ ویمپو ملٹری اکیڈمی کی تشکیل کینٹین کے قریب سوویت افسران کی مدد سے کی گئی تھی ۔ اس کے پہلے ڈائریکٹر چیانگ کائی شیک تھے ۔ سیاسی سرگرمیوں کے انچارج چواین لائی تھے، کیونکہ چینی کمیونسٹ پارٹی اور کومنتانگ کے مابین اس سے اتحاد قائم ہوا تھا۔

کومنٹانگ اور چیانگ کائی-شیک :

Kuonintang and Chiang kai. Shek



چیانگ کائی شیک

1925 میں سن ۔ یات ۔ سین کی موت کے بعد کومنٹانگ کو کمیونسٹ خطوط پر منظّم کیا گیا تھا، لیکن اس نے کمیونسٹ پالیسیاں اختیا رنہیں کیں جب کہ کومنٹانگ کی قیادت چیانگ کائی شیک نے کی تھی۔ کمیونسٹ پارٹی ماؤسی اور چواین لائی کے تحت تھی ۔ نسٹوں نے مزدوروں اور کسانوں میں اپنا اثر و رسوخ بڑھایا اور اپنی فوج میں بھرتی کئے ۔ کومنٹانگ زمین داروں اور سرمایہ داروں کے مفادات کی نمائندگی کرتا تھا۔

چیانگ کائی شیک نے اپنے مارچ کا آغاز کینٹن سے کیا ''ناردن مہم'' کے نام سے معروف ہے اور 1925 کے آخر تک اس نے ہنکو پر قبضہ کر لیا تھا۔ مارچ 1927 تک، جب یہ مہم شنگھائی کے قریب پہنچ رہی تھی ، ایک عام ہڑتال شروع ہوئی جس میں 600,000 کارکنان شامل تھے اور یونینوں نے اس شہر کا کنٹرول سنبھال لیا تھا۔ چیانگ کائی شیک نے پہلے ہی متعدد کمیونسٹ کارکنوں کو گرفتار کر کے اور یونینوں کو ہراساں کر کے کینٹن میں مزدوروں کی تحریک کو کچل دیا تھا، شنگھائی میں، فتح یافتہ باغی فوجیوں کو اس کے قبضہ کرنے کی اجازت دینے کے بعد،

12th History 14 ipage
Saturday, May 01, 2021 6:15:42 PM

اس نے غداری کے ساتھ مالدار، چینی تاجروں کی ملی بھگت میں مجرم گروہوں کا بندوبست کیا اور غیر ملکی طاقتوں کے نمائندے مرکزی بائیں بازو کی یونینوں کے دفاتر پر صبح سویرے حملہ کرنے کے لئے کارکنوں کو بھیجے۔ مزدوروں کے محافظ سپاہی غیر مسلح تھے اور ان کے قائدین کو گرفتار کرلیا گیا۔ مظاہرہ کرنے والوں پر مشین گنوں سے فائرنگ کی گئی اور لڑتے لڑتے ہزاروں کارکن ہلاک ہوگئے۔ دولت مند بیوپاریوں اور مالی اعانت کاروں کے اشارے پر، چیانگ کائی شیک نے تمام کمیونسٹوں کو منٹانگ پارٹی سے نکال دیا۔ 1928 میں وہ پیکنگ پر قبضہ کرنے میں کامیاب رہا۔ ایک بار پھر چین میں مرکزی حکومت بنی لیکن اگلے 18 سالوں میں ان کی حکومت بدعنوانی اور غنڈہ گردی کی وجہ سے بدنام ہوئی۔

ماؤ جانتے تھے کہ شہروں پر کومنٹانگ کی پکڑ بہت مضبوط ہے۔ لہذا کسانوں کو منظّم کرنے پر اپنی توانائیوں کو مرکوز کیا۔ وہ کیانگسی (Kiangsi) اور نوہان صوبوں کے درمیان سرحد پر جنگلی پہاڑوں میں پیچھے ہٹ گیا۔ یہاں ماؤ اور اس کے ہمدرد ساتھی اگلے سات سال تک رہے۔ چونکہ ماؤ کی فوج آہستہ آہستہ بڑھتی جارہی تھی، پانچ اکھاڑ پھینکنے مہموں کے باوجود کومنتانگ کبھی بھی کامیابی کے ساتھ پہاڑوں میں داخل نہیں ہوسکے۔ کمیونسٹوں کے نئے اڈوں میں، انہیں چیانگ کائی شیک کے حملوں سے تحفظ حاصل تھا، اور جاپان کی طرف سے مستقل خطرہ سے نمٹنے اور جنگی رہنماؤں کے حملوں سے بھی فائدہ حاصل تھا۔

طویل مارچ 1934 : (The Long March - 1934)



طویل مارچ

چونکہ چیانگ کائی شیک نے کمیونسٹ پوزیشنوں کے آس پا مضبوط قلعوں کا ایک دائرہ بنالیا تھا۔ ماؤ محفوظ علاقوں کی طرف نوہان سے باہر جانا چاہتے تھے لہذا کمیونسٹ فوج نے 1934 میں لانگ مارچ کے نام سے جانے والی کوششوں کا آغاز کیا۔ مارچ کرنے والوں کو مسلسل ہراساں کیا جاتا رہا۔ کومنتانگ فورسز کے ذریعہ مقامی جنگجوؤں اور غیر دوستانہ قبائلیوں کے ذریعہ، کومنتانگ دستوں کی مشین گن فائر اور دریا کے بہاؤ والی دہاڑ نے آگے بڑھنے والوں کو خوف زدہ کردیا۔ وہاں جانے والے 100,000 میں سے صرف 20,000 آخر کار 1935 کے آخر میں 6000 میل عبور کرنے کے بعد شمالی شینی (Shen) پہنچے۔ جلد ہی ان میں دوسری کمیونسٹ فوجوں نے بھی شمولیت اختیار کرلی اور 1937 میں ماؤ سی ٹنگ (10 ملین سے زیادہ) لوگوں کا حکمران بن گیا۔ ماؤ نے شینی اور کیتو گاؤں میں مزدوروں اور کسان کونسلوں کو منظّم کیا اور وہاں چین کی فتح کے لئے ایک اڈہ قائم کیا گیا۔

جاپانی جارحیت اور اس کا خاتمہ : Japanese aggression and its Fall out

منچوریا کو ملٹری بیس کی حیثیت سے ترقی کرتے ہوئے جاپانیوں نے شمالی صوبوں پر قبضہ کرنا جاری رکھا۔ ماؤ کا خیال تھا کہ چیانگ کائی شیک کو جاپانیوں سے لڑنے کے لئے کچھ وقت کے لئے کومنتانگ کو اکٹھا کرنا ضروری تھا، اس عملی پالیسی کے نتیجہ میں، کمیونسٹوں پر حملے آہستہ آہستہ خطرے سے نکل گئے تاہم، جاپانی توسیع کی طرف روک لگانے کے لئے ایک مضبوط موقف اپنایا گیا، پھر بھی جاپانیوں نے دوسری جنگ عظیم کے دوران پورے مشرقی نصف چین پر قبضہ کرلیا تھا، کیونکہ کومنتانگ فوجیں آسانی سے گرگئیں۔ چیانگ کائی شیک کا دارالحکومت جونکنگ کو منتقل کرنا پڑا۔

کمیونسٹیوں کی جیت :

ہیروشیما اور ناگاساپر بمباری کے بعد 1945 میں جاپانیوں نے ہتھیار ڈالنے کے اعلان کے ساتھ ہی چین میں دونوں گروہوں نے جاپانی علاقوں پر قبضہ کرنے کے لئے فوری اقدامات اٹھائے۔ اس دوڑ کے دوران، امریکہ نے دونوں فریقوں کو بات چیت کا مشورہ دیا۔ 1946 کے دوران جنرل جارج مارشل نے دوبار جنگ بندی پر بات چیت کی، لیکن دونوں کی مرتبہ بات چیت ناکام رہی۔ کومنتانگ حکومت نے انتظامیہ، بندرگاہوں اور مواصلات کے نظام کو امریکہ کی طرف سے فراہم کردہ بڑے پیمانے پر حمایت کے پیش نظر کنٹرول کیا لیکن کومنتانگ فوجی



ماؤ

12th History 14 ipage
Saturday, May 01, 2021 6:15:43 PM

بنیادی طور پر کسانوں میں سے تیار کردہ تھی وہ مایوسا سی کا شکار ہو گئے، دوسری طرف، ماؤ کے پاس ایک فوج تھی جس میں حوصلہ اور بہتر نظم وضبط تھا۔ جب خانہ جنگی شروع ہوئی تو چیانگ کائی شیک کی فوج نے جدوجہد کرنا شروع کر دیا۔ جرنیلوں نے اپنے رخ بدلے۔ ایک ایک کر کے شہر ہاتھ سے چلے گئے۔ 1949 کے آخر تک چیانگ کائی شیک ملک سے فرار ہو کر تائیوان پہنچ گیا۔ عوامی جمہوریہ چین کا قیام 1949 میں ہوا تھا۔

14.3 انڈونیشیا اور فلپائن میں آزادی کی جدوجہد
Liberation Struggles in Indonesia & Plillippies

ہندوستان کی آزادی کے بعد ماؤ کی فتح نے یہ پیغام بھیجا کہ نو آبادیات میں سامراج کو شکست دی جا سکتی ہے لیکن جنوب مشرقی ایشیاء خاص طور پر فلپائن اور انڈونیشیا میں، قوم پرستی اس نوخیز مرحلہ میں تھی اور 20 ویں صدی کی صبح طلوع ہونے تک خودمختار حکومت کے حصول کی طرف کوئی خاطر خواہ پیش رفت نہیں ہو سکی تھی۔ ساڑھے تین سال جاپانی قبضے کے نتیجہ میں یوروپی نوآبادیاتی طاقتوں نے اپنے وقار کو کھو دیا۔ قوی تحریکیں ابھر کر سامنے آئیں، لیکن 1945 میں جاپان کی شکست کے بعد مغربی طاقتوں نے اپنے علاقوں میں واپس جانے کی کوششیں کیں لیکن حکمرانی کے ایک مختصر عرصہ نے یہ ثابت کر دیا کہ یہ غیر حقیقت پسندانہ ہے۔ اس کے نتیجہ میں ہالینڈ اور امریکی کوششیں اقتدار کو دوستانہ، اعتدال پسند قوم پرست حکومتوں کے حوالے کرنے کی کوششیں ہوئیں جو کمیونزم کے عروج کو روک سکتی تھیں جو عالمی جنگ کے اختتام کے بعد عروج پر تھی۔

ایسٹ انڈیز (انڈونیشیا) The East Indies (Indonesia)

تقریباً 1640 کے بعد سے ڈچوں نے جاوا اور سماترا پر قبضہ کر لیا تھا۔ انیسویں صدی کے دوسرے نصف حصہ میں انہوں نے ایسٹ انڈیز کے بیرونی جزیروں کو فتح کیا۔ انیسویں صدی کے دوران ڈچ بنیادی طور پر معاشی (نہ کہ سیاسی) کنٹرول میں دلچسپی رکھتے تھے۔ زیادہ تر آبادی ماہی گیری اور زراعت پر انحصار کرتی تھی۔ بہت سے لوگوں نے یوروپی چینی، تمباکو، چائے اور کافی کے باغات پر کام کیا۔ ان باغات میں بھاری سرمایہ کاری اور تیل کی دریافت (1900) اور اس کے نتیجہ میں برآمدات اور درآمدات میں اضافہ کی وجہ سے دیگر خدشات نے اس علاقہ کو ڈچ کے لئے قیمتی کالونی بنا دیا۔



ڈچ کلونیل رول

فلپائن کے مقابلہ میں قوم پرست تحریک ایسٹ انڈیز کے اندر بہت بعد میں شکل اختیار کی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ڈچ مغربی تعلیم متعارف کروانے میں سست تھے۔ فلپائن میں یوریشی باشندوں نے اپنے آپ کو آبائی مقصد کے طور پر پہچانا اور قوم پرست تحریک کے قائد بن گئے۔ اس کے برعکس، ڈچوں نے بڑے پیمانے پر نسلی تعصب سے پاک، مقامی لوگوں کے ساتھ شادیاں کیں اور اپنے معاشرے میں یوریشی باشندوں کو قبول کیا۔ یوریشی باشندے اپنے مفادات کو ڈچ کی طرح سمجھتے تھے۔

قومی پرستی کا عروج: Rise of Nationalism

ایسٹ انڈیز میں قوم پرستی کا پہلا واضح اظہار 1908 میں ہوا تھا۔ جب پہلا آبائی سیاسی سماج بوڈی اوٹومو (اعلیٰ کوششیں) کا انعقاد کیا گیا تھا۔ اس سوسائٹی کی بنیاد پہلے ڈچ میڈیکل اسکول کے طلباء نے اپنے سینئر واحد ین سوڈیرہوسوڈو (Sudhirohusoedo) کے کہنے پر کی تھی۔ خیال یہ تھا کہ دیسی دانشوروں کو ملک کی تعلیمی ترقی کے لئے کام کرنے میں سبکدوش ہونا چاہئے۔ یہ ایک ثقافتی ادارہ نکلا جس میں جاوا سے تعلق رکھنے والے سرکاری ملازمین اور طلباء شامل تھے۔ بوڈی اوٹو موجلد ہی منقطع ہو گیا اور ایک مقبول سیاسی سماج سریکات اسلام (مسلم یونین) کا ابھرنا شروع ہوا۔

سریکات اسلام کو بنیادی طور پر چینی معاشی طاقت کے خلاف لڑنے کے لئے تشکیل دیا گیا تھا لیکن یہ آہستہ آہستہ ایک سوشلسٹ اور قوم پرست ادارہ بن گیا۔ 1916 میں اس نے خودحکومت کا مطالبہ کرتے ہوئے ایک قرارداد منظور کی۔ دو سالوں میں اس کی رکنیت 350,000 سے بڑھ کر ڈھائی ملین ہو گئی۔ 1917 کے روسی انقلاب کی

12th History 14 ipage
Saturday, May 01, 2021 6:15:45 PM

طرف سے حوصلہ افزائی کرکے سیریکات اسلام کے اندر کمیونسٹوں نے تحریک پر قابو پانے کی کوششیں کیں، جیسے ہی وہ ناکام ہوگئے وہ وہاں سے چلے گئے اور 1919 میں انڈونیشیائی کمیونسٹ پارٹی تشکیل دی۔

پارٹی سیاست: Party Politics

مقامی حکومتوں کو اختیارات تفویض کرنے کی کوششیں پہلے ہی 1903ء میں ایک دی سنٹرلایزیشین قانون (decentralisation Law) کی منظوری کے ساتھ ہی شروع کردی گئیں۔لیکن انڈونیشیوں نے حکومت میں کوئی حصہ نہیں لیا۔ بڑھتے ہوئے قوم پرست مظاہرے کے پیش نظر، ڈچ حکومت نے ویلٹورڈین میں عوامی پارلیمنٹ، ولکسراد (1918) تشکیل دی۔ باتویہ (جکارتہ) جاوا، اور یہ 1942 تک کام کرتا رہا۔

1920 کی دہائی کے دوران، کمیونسٹوں اور سریکات اسلام نے ایک دوسرے کے ساتھ قوم پرست تحریک پر غلبہ حاصل کرنے کا عزم کیا۔، قیادت کی اس دشمنی میں کمیونسٹ کامیاب رہے۔انہوں نے ہڑتالیں منعقد کیں جس سے مغربی جاوا اور سماترا، میں (1926 - 1927) میں ہونے والی بڑی بغاوت کا خاتمہ ہوا۔اسے فوراً کچل دیا گیا۔ ہزاروں افراد کو قید کردیا گیا اور اس کی وجہ سے کمیونسٹ پارٹی کو عارضی دھچکا لگا۔

اس وقت کے آس پاس ''سکارنو'' نامی ایک نوجوان انجینئر نے انڈونیشین نیشنلسٹ پارٹی کا اہتمام کیا۔ملک کی اس تیسری پارٹی کو منظم کیا۔ ملک کی اس تیسری پارٹی کی مغربی سیکولر مڈل کلاس نے حمایت کی لیکن 1931 میں پولیس نے اس پارٹی کے صدر مقام پر چھاپہ مارا سکارنو کو قید کردیا گیا اور جس پارٹی کی اس نے بنیاد رکھی اس کو تحلیل کردیا گیا۔


سکارنو

ڈچ کا تشدد اور جاپانی جارحیت : Dutch Repression ans Japanese Aggressim

1930ء کی دہائی کے دوران، اقتصادی زوال کے نتیجہ میں بے روزگاری، اجرت میں کمی اور مظاہروں میں اضافہ ہوا، حکومت نے قوم پرستی کو روکنے کے لئے جبر اور پریس سنسرشپ کا سہارا لیا۔سکارنو اور دیگر قوم پرست رہنما 1942 تک جیل میں بند تھے۔ مارچ 1942 میں ڈچ نے ایسٹ انڈیز میں جاپانیوں کے سامنے ہتھیار ڈال دئے، کچھ نے جاپانیوں کی مخالفت کی اور خفیہ مزاحمت کو منظّم کیا۔سکارنو اور ہٹا کی قیادت میں لوگوں کا خیال تھا کہ آزادی کے حصول کا بہترین طریقہ جاپانیوں کی حمایت کرنا ہے۔ جنگ کے آخری مرحلہ میں جاپانیوں نے انڈونیشیا کے رہنماؤں کے ساتھ آزادی کی شرائط پر بات چیت کرنے کا فیصلہ کیا۔

آزادی کی آمد: (Coming of Indepenence)

لیکن جاپانی انخلا کے بعد، پوٹسڈم (Potsdam) کانفرنس کے فیصلوں کے مطابق، برطانوی افواج ستمبر 1945 میں ایسٹ انڈیز میں اتریں۔انہوں نے تقریباً 200,000 جنگی قیدیوں کو رہا کیا۔خاص طور پر ڈچ۔کو ڈچوں نے سکورنو کے زیر اقتدار جاوا اور سماترا کے علاوہ مشرقی ہند کے تقریباً تمام جزیروں پر دوبارہ قبضہ کرلیا تھا۔ڈچوں نے سکورنو کی حکمرانی کو تسلیم کرنے سے انکار کردیا۔اس کے باوجود انہوں نے صدر کے عہدے سے دستبرداری سے انکار کردیا چنانچہ برطانوی قابض فوج نے مذاکرات کا اہتمام کیا جس کے نتیجہ میں ڈچ انڈونیشیا کا معاہدہ ہوا۔اس کے نتیجہ میں جاوا اور سماترا کو آزاد جمہوریہ کے طور پر ڈچ نے تسلیم کرلیا جس کے نتیجہ میں باقی جزیروں کے انضمام کا آغاز ہوا جس کے تحت ریاستہائے متحدہ انڈونیشیا کے نام سے جانا ہوا ایک فیڈریشن تشکیل پایا۔اس کے نتیجہ میں ڈچ نے دوبارا انڈونیشیا میں امن کو خراب کرنے کی کوششیں کیں لیکن جواہر لال نہرو کے ساتھ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے ذریعہ عالمی رائے عامہ کے دباؤ کے آخر میں انڈونیشیا کے موافق ایک تصفیہ ہوا۔ایک گول کانفرنس کا انعقاد ہیگ (Hague) میں ہوا جس میں انڈونیشیا کی آزاد ریاست کے لئے ایک آئین منظور کیا گیا۔ دسمبر 1949 میں انڈونیشیا ایک آزاد ریاست بن گیا۔


Signing of the Peace Treaty

12th History 14 ipage
Saturday, May 01, 2021 6:15:47 PM

فلپائن : The Philippines

کنگ چارلس پنجم کے بیٹے ہسپانوی شہزادہ فلپ کے نام سے منسوب 7000 جزیرے فلپائن کی تشکیل کے لئے آئے تھے۔ایسٹ انڈیز کی طرح فلپائن میں بھی سولہویں صدی سے ہی یوروپی حکمرانی کا سامنا رہا۔ ہسپانوی نوآبادیات کا آغاز فروری 1565 میں میگوئل لوپیز ڈی لیاز کی مہم سے ہوا۔اس کے بعد اسپین نے 300 سے زیادہ سال تک فلپائن پر حکومت کی۔اس نے اپنی زبان، ثقافت اور مذہب کو مقامی آبادی پر مسلط کیا۔فلپائن کے مابین قوم پرستی کا آغاز پہلے ہی سے تھا۔اس وحشیانہ طریقہ سے کیوئٹ کی بغاوت (20 جنوری 1872) کو ہوئی جس میں 200 کیپائٹ ہتھیاروں میں فلپائنی فوج اور کارکن شامل تھے۔ان کو کچل کر قوم پرست مقصد کو فروغ دینے کے لئے استعمال کیا گیا۔متعدد فلپائنی دانشوروں کو گرفتار کیا گیا اور مختصر مقدمہ کی سماعت کے بعد تین پجاریوں (جوزبرگوس، جنیٹو زمورا اور ماریانو گومز) کو سرعام پھانسی دے کر شہید مارڈالا۔



ہسپانوی-امریکی جنگ

کیوبا میں امریکہ کی دلچسپی کے سبب پیدا ہونے والے امریکہ اور اسپین کے مابین تنازعہ نے ہسپانوی امریکی جنگ کا آغاز کردیا۔داخلی طور پر بڑھتے ہوئے دباؤ کے پیش نظر، اسپین نے پہلے ہی کیوبا کو خود مختاری کے محدود اختیارات دینے کا فیصلہ کیا تھا۔لیکن امریکی کانگریس نے جلد ہی جزیرے سے اسپین کی مسلح افواج کے انخلا کا مطالبہ کیا۔ کانگریس نے اس انخلاء کو محفوظ ومضبوط بنانے کے لئے طاقت کے استعمال کا اختیار دیا جیسا کہ اسپین کو چکما دیا گیا۔25 اپریل 1898 کو امریکہ نے جنگ کا اعلان کردیا۔اسپین نے نہ تو اپنی فوج اور نہ ہی اس کی بحری فوج کو ریاست ہائے متحدہ کی مضبوط طاقت کے ساتھ جنگ کے لئے تیار کیا تو یہ امریکہ کے لئے آسان فتح تھی۔معاہدہ پیرس کے ذریعہ (10 دسمبر 1898 کو دستخط شدہ) اسپین نے کیوبا سے متعلق تمام دعوے کو ترک کردیا۔گوام اور پورٹو ریکو کو ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے حوالے کردیا اور فلپائن پر خودمختاری کو ریاست ہائے متحدہ منتقل کردیا۔



ایمی لیوا گونیالڈو

اگونیالڈو اور دیگر کیویٹ باغیوں نے ہسپانوی فوج کا مقابلہ کرتے ہوئے، بہت سی لڑائیوں میں بڑی فتوحات حاصل کیں، جنہوں نے 28 مئی 1898 کو ہسپانوی فوج کو ہرادیا۔اگینالڈو نے 18,000 کے قریب افراد کی فوج جمع کی اور الیوان، اموس، کیویٹ میں ہسپانوی فوج کے ایک چھوٹے دستے کے خلاف لڑی۔الاپن میں فتح کے بعد، اگینالڈو نے پہلی بار فلپائن کا جھنڈا لہرایا اور اس کا پائٹ نیویو (موجودہ کاویٹ سٹی) کے ٹیسٹرو کیویٹو میں فلپائنی انقلابیوں کے سامنے لہرایا اور 300 سے زائد فوجیوں نے ہسپانوی فوجیوں کو گرفتار کرلیا۔ایمیلیو اگینا لڈو ملولوس آئین کے اعلان کے ساتھ ہی نئی جمہوریہ کا پہلا صدر منتخب ہوا ۔فلپائنی جمہوریہ 23 مارچ 1901 کو امریکی افواج کے ذریعہ ایمیلیو اگینالڈو کی گرفتاری تک برقرار رہی، جس کے نتیجہ میں جمہوریہ کو تحلیل کردیا گیا۔

فلپائن کے قوم پرستوں کا خیال تھا کہ امریکہ کے لئے مسئلہ کیوبا ہے لیکن جلد ہی پتہ چلا کہ انہوں نے صرف ایک ماسٹر کا تبادلہ دوسرے ماسٹر سے کیا ہے۔ ہسپانوی امریکی جنگ کے نتائج سے مایوس ہوکر انہوں نے گوریلا جنگ کا سہارا لیا۔امریکی حکومت کے خلاف قوم پرست حزب اختلاف کی (امریکہ میں ایک لابی نے حوصلہ افزائی کی اور اس وجہ سے حکومت ابتدائی تاریخ میں نمائندہ اداروں کی تشکیل پر پابند محسوس ہوئی۔امریکی حکمرانی (1902) کے بعد، بیشتر بنیادی نوآبادیاتی ادارے مضبوطی سے قائم ہوئے تھے۔انگریزی زبان کا تعلیمی نظام، ایک امتحان پر مبنی سول سروس، صوبائی عدالتوں کے ساتھ ایک عدالتی نظام، انتخابات پر مبنی بلدیاتی اور صوبائی حکومتوں کا ایک نظام اور آخر میں ایک منتخب قومی اسمبلی 80 رکنی اسمبلی کے لئے ہوئے انتخابات میں نیشنلسٹ پارٹی نے اکثریت حاصل کی۔

12th History 14 ipage
Saturday, May 01, 2021 6:15:48 PM

تاہم ،نیشنلسٹ پارٹی ،خودحکومت کا مطالبہ کرتی رہی ، پارٹی کے رہنما ،کوئزن نے کہا ''ہمیں جنت میں دوسروں کی حکمرانی میں رہنے کے بجائے جہنم میں خود کی حکومت قائم کرنے کو ترجیح دینی چاہئے''۔ 1930 کی دہائی میں ،اقتصادی بحران کے سالوں کے دوران ، بائیں بازو کی بغاوتوں کا سلسلہ دیکھنے کو ملا۔امریکی نو آبادیاتی حکام نے 1930 میں قائم کردہ پارٹوڈوکومورستا این پیلپیناس (PKP) کو غیر قانونی قرار دیا تھا پھر بھی کمیونسٹ دباؤ نے ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی حکومت کو داخلی خودمختاری کو منظور کرنے پر راضی کیا۔

پارٹڈوکومونسٹ این پی پیپناس (فلپائن کی کمیونسٹ پارٹی) اور ہوک بغاوت : اگرچہ اس کو امریکی حکومت کی طرف سے غیر قانونی قرار دے دیا تھا،اس کے بعد پارٹیوکومونسٹ این پی پیپناس نے اپنی قانونی حیثیت دوبارہ حاصل کی اور وہ جاپانی جارحیت کے خلاف عوامی فوج، ہکبالیپ Hukbalahap کے ماتحت تھا وہ ایک مضبوط گوریلا تنظیم تھی اور واپس آنے والی امریکی افواج کے ذریعہ فلپائن پر دوبارہ فتح کے ساتھ PKP اور کمیونسٹ کسان (جسے ہکس کہا جاتا ہے) اپنے قیاس کردہ جنگ کے حلیفوں نے خود پر حملہ کیا۔حکومت کے علاقوں پر سرکاری فوج نے بمباری کی اور اس کے نتیجہ میں پی کے پی نے گوریلا جنگ کا سہارا لیا۔ پہلے انہوں نے اسے دفاعی طور پر اپنایا لیکن 1950 میں پارٹی نے اقتدار پر قبضہ کے لئے اس حکمت عملی کو اپنایا تاہم 1950 کی دہائی کے وسط تک ''ہوک بغاوت'' کو فلپائن کی حکومت نے کچل دیا تھا،جس کی مدد امریکی صدر نے کی تھی۔

1934 میں ٹائیڈنگس میک ڈولی ایکٹ (فلپائنی آزادی ایکٹ) نے فلپائنس میں اقتدار کی منتقلی کے لئے دس سال کی مدت فراہم کی۔ اس عرصہ کے دوران امریکہ فلپائن میں فوجی اڈے برقرار رکھ سکتا تھا اور خارجہ پالیسی پر قابو پا سکتا تھا۔اس قانون کی منظوری 1935 میں ایک مبینہ طور پر کی گئی تھی۔1935 سے 1941 تک کوئزون فلپائن کا صدر رہا۔پیرل بندرگاہ پر حملہ کے فوراً بعد



Quezon

ہی جاپان نے فلپائن پر حملہ کر دیا۔جاپان کے ذریعہ فلپائن کی فتح کو اکثر امریکی تاریخ کی بدترین فوجی شکست سمجھا جاتا ہے۔ تقریباً 23,000 امریکی فوجی اہلکار مارے گئے یا انہیں گرفتار کر لیا گیا، جب کہ فلپائنی افواج کے تقریباً 100,000 ہلاک یا گرفتار ہوئے۔



فلپائن کی آزادی

جاپان کی جارحیت ختم ہونے کے بعد امریکہ نے اس ایکٹ میں دئے گئے اپنے وعدے کو سراہا۔اپریل 1946 میں انتخابات ہوئے اور 4 جولائی 1946 کو فلپائن آزاد ہوا۔ امریکہ نے فلپائن چھوڑ دیا لیکن 1946 سے 1954 کے درمیان ہکس کے خلاف فوجی تربیت اور مالی مدد فراہم کی۔اس پورے عرصہ میں یہ ملک امریکہ کا سب سے وفادار حلیف تھا۔یہ ملک صرف تین ایشیائی ریاستوں میں سے ایک تھا جو 1954 میں امریکہ کے زیر اثر جنوبی وسطی ایشیائی معاہدہ تنظیم (SEATO) میں شامل ہوا۔

خلاصہ

- ورسیلس امن معاہدے کی غیر منصفانہ نوعیت، لیگ آف نیشنس کی ناکامی،1930 کی دہائی کی معاشی بحران، اٹلی، جرمنی اور جاپان جیسی فاشسٹ طاقتوں کی توسیع پسندانہ پالیسیاں ،دوسری جنگ عظیم کے پھوٹ میں کردار ادا کرنے پر تبادلہ خیال کیا گیا ہے۔
- پیرل بندرگاہ پر جاپان کے حملے ،اسٹالن گراڈ کی لڑائی اور ڈریسڈن پر بمباری ، ہیروشیما اور ناگاساکی پر ایٹم بم گرائے جانے کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔

12th History 14 ipage
Saturday, May 01, 2021 6:15:50 PM

- محوری طاقتوں اوران کے اتحادیوں کے ساتھ امن تصفیہ، یو۔این ۔او کے قیام اور جنگ کے کل نتائج کا تجزیہ کیا گیا۔
- چینی کسانوں کی پریشانیوں اور منچو حکمرانوں کے ذریعہ کھلے دروازے کی پالیسی (Open Door Policy) کا نتیجہ، جس کے نتیجہ میں چین کو برطانیہ اور فرانس جیسی غیر ملکی طاقتوں کے اثر و رسوخ کے دائرہ کار کے طور پر تشکیل دیا گیا ہے۔
- عیسائیت کے پھیلاؤ اور چینی انتظامیہ میں غیر ملکیوں کی مداخلت اور چینی علاقوں پر جاپانی جارحیت نے چینیوں کے قوم پرست جذبات کو بھڑکایا اور انہیں بغاوت پر اکسایا۔
- منچو خاندان کے خلاف چینیوں کو متحرک کرنے اور لوگوں کی حکومت قائم کرنے میں سن۔ یات۔سین اور ماؤسی ٹنگ کے کردار کو بیان کیا گیا ہے۔
- ماؤ کے لانگ مارچ اور اس کے نتیجہ میں چین میں کمیونسٹ حکمرانی کے قیام کی پیش رفت کے واقعات کی وضاحت کی گئی ہے۔
- آزادی کی جدو جہد کی تاریخ جس میں خاص طور پر انڈونیشیا اور فلپائن کی آزادی کا ذکر ہے۔
- تین سال سے زیادہ عرصہ تک ان دونوں خطوں پر جاپانی قبضہ اور اس کے نتیجہ میں انڈونیشیا اور فلپائن میں نوآبادیاتی حکومتوں کا تختہ الٹنے والی قوم پرست تحریکوں کا اختتام ہوا۔

مشق

I۔ صحیح جواب منتخب کیجئے:

1۔دوسری جنگ عظیم شروع ہونے کا سبب مندرجۂ ذیل میں سے کون سا نہیں تھا؟

(a) جرمنی کے ساتھ امن کی شرائط کی غیر منصفانہ نوعیت

(b) لیگ آف نیشنس کی ناکامی

(c) 1930 کا اقتصادی زوال

(d) کالونیوں میں قومی آزادی کی تحریکیں

2۔ کیلوگ۔برائنٹ معاہدے پر.....سال میں دستخط ہوئے تھے

(a) 1927 (b) 1928

(c) 1929 (d) 1930

3۔ دعویٰ (A): لیگ آف نیشنز کے ذریعہ جنیوا میں اسلحہ سے پاک ایک کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔

سبب (R): یہ معاملہ فرانس کے ساتھ مساوی ہونے پر جرمنی کا دوبارہ مسلح ہونے کے بارے میں غور وفکر کا منصوبہ تھا۔

(a) A اور R درست ہیں A,R کی وضاحت کرتا ہے۔

(b) A اور R درست ہیں A,R کی وضاحت نہیں کرتا ہے۔

(c) A درست ہے لیکن R غلط ہے۔

(d) A غلط ہے لیکن R درست ہے۔

4۔ کس سال جاپان نے منچوریا پر حملہ کیا اور چین کے قبضہ سے نکالا؟

(a) 1931 (b) 1932

(c) 1933 (d) 1934

5۔ .....انیسویں صدی کے آخر میں براعظم یوروپ میں سب سے زیادہ طاقت ور صنعتی ملک بن کر ابھرا۔

(a) فرانس (b) اسپین

(c) جرمنی (d) آسٹریا

6۔ معاہدہ ورسیلیس کی شرائط کے تحت جنوری 1935 میں ایک کے مقام..... پر رائے شماری کا انعقاد ہوا تھا۔

(a) سڈئین لینڈ (b) رائن لینڈ

(c) سار (d) السیس

7۔ دعویٰ (A): دوسری جنگ عظیم کے دوران جنگ کے طریق کار بدل گئے۔

سبب (R): خندق کی جنگ کی جگہ ہوائی بمباری نے لے لیا۔

(a) A اور R درست ہیں A,R کی وضاحت کرتا ہے۔

(b) A اور R درست ہیں A,R کی وضاحت نہیں کرتا ہے۔

(c) A درست ہے لیکن R غلط ہے۔

(d) A غلط ہے لیکن R درست ہے۔

8۔ جرمنی نے 1939 میں ملک کے ساتھ جارحیت نہ کرنے کے معاہدے پر دستخط کئے۔

(a) آسٹریا (b) اٹلی

(c) روس (d) برطانیہ

12th History 14 ipage
Saturday, May 01, 2021 6:15:51 PM

9۔ .....نے پرل ہاربر پر جاپانی حملہ کی منصوبہ بندی کی۔

(a) یاماموتو (b) شوشینگ

(c) قیصرولیمII (d) ہیرپیئو

10۔صدر روزویلٹ کے ذریعہ متعارف کرایا گیا لینڈ لیز سسٹم..... میں مددگار تھا۔

(a) فاشسٹ قوتوں سے لڑنے والے ممالک میں اضافی فوجی مہیا کرنا

(b) ہٹلر کی فوج کے قاتلانہ حملوں سے یہودیوں کی حفاظت کرنا۔

(c) اتحادیوں کے وسائل میں توسیع ،اسلحہ اور گولہ بارود کی فراہمی

(d) دوسری جنگ عظیم میں زخمی ہونے والوں کو طبی خدمات فراہم کرنا۔

11۔ اگست 1942 میں بحرالکاہل میں امریکی فوجوں کی کمانڈ اور قیادت .....نے کی۔

(a) میک آرتھر (b) آئزن ہاور

(c) جنرل ڈی گولے (d) جارج مارشل

12۔ امریکی بحریہ نے جاپانی بحریہ کو .....جنگ میں شکست دے دی

(a) برطانیہ (b) نہرگواڈال

(c) ال امین (d) میڈوے

13۔ جرمنی افواج کو .....پر اپنی پہلی الٹی کارروائی کا سامنا کرنا پڑا

(a) پوٹسڈیم (b) ال الامین

(c) اسٹالن گراڈ (d) میڈوے

14۔ مندرجۂ ذیل میں سے کون سا پوٹسڈیم کانفرنس کا اعلان نہیں تھا؟

(a) مشرقی پروشیا کو دو حصوں میں تقسیم کیا جائے۔
شمالی حصہ سوویت یونین میں اور جنوبی حصہ پولینڈ میں

(b) پولینڈ کا سابق آزاد شہر ڈنزگ کا استقبال کرنا

(c) جرمنی کو یو ایس اس آر، برطانیہ، ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور فرانس کے زیر اثر چار پیشہ کے زون میں تقسیم کیا جانا تھا۔

(d) ٹرمسٹے کو زون A اور زون B میں تقسیم کیا جانا تھا۔
زون اے اٹلی کو ملا جب کہ زون بی یوگوسلاویہ کو دیا گیا۔

15۔ مندرجۂ ذیل میں کون سا دوسری جنگ عظیم کا نتیجہ نہیں تھا؟

(a) دوسری جنگ عظیم متعدد یوروپی بادشاہتوں کے لئے خاتمہ کا باعث ہوئی۔

(b) برطانیہ میں لیبر پارٹی کی حکومت نے فلاحی ریاست قائم کی۔

(c) فاشزم کے خلاف جدوجہد سامراجیت ازم کی فتح میں اختتام پذیر ہوئی۔

(d) امریکہ اور سویت روس دنیا میں دو سوپر طاقتوں کے طور پر ابھرے۔

16۔ مندرجۂ ذیل میں سے کون سا جوڑ صحیح ہے۔

1۔ جنرل ڈی گاؤلے	فرانس
2۔ ہیل سیلس	ایتھوپیا
3۔ جنرل یاڈوگلیو	جاپان
4۔ ایڈمرل یاماموتو	اٹلی

(a) 1اور 2 (b) 2 اور 3

(c) 3اور4 (d) سب درست ہیں

17۔فرانس کو دوسری افیون جنگ میں شمولیت اختیار کی۔

(a) جنگ میں برطانیہ کی مدد کرنے کے لئے

(b) فرانس پر اثر ورسوخ کا ایک الگ دائرہ کار پیش کرنے کے لئے

(c) مذہبی سرگرمیوں کی اجازت حاصل کرنے کے لئے

(d)افیون کی تجارت میں فرانسیسی حقوق حاصل کرنے لئے

18۔ منچو خاندان کا خاتمہ.....سال میں ہوا؟

1908 (a) 1911 (b)

1912 (c) 1916 (d)

19۔ 1898 میں جو تنازعہ ہسپانوی امریکی جنگ کا باعث بنا تھا وہ .....کے متعلق تھا

(a) کیوبا (b) فلپائن

(c) پورٹوریکو (d) باتاویا

20۔ دعویٰ(A) : 4 جولائی 1946 کو فلپائن آزاد ہوا۔

سبب (R):فلپائن نے امریکہ کے زیر اقتدار جنوب مشرقی ایشائی معاہدہ تنظیم میں شمولیت اختیار کی۔

(a) Aاور Rدرست ہیں A,R کی وضاحت کرتا ہے۔

(b) Aاور Rدرست ہیں A,R کی وضاحت نہیں کرتا ہے۔

(c) A درست ہے لیکن R غلط ہے۔

(d) A غلط ہے لیکن R درست ہے۔

12th History 14 ipage
Saturday, May 01, 2021 6:15:52 PM

II۔ مختصر ترین جواب دیں :

1۔کیلوگ برائنٹ معاہدے کی اہمیت کو اجاگر کریں۔

2۔ جرمنی نے 1933 میں لیگ آف نیشنس سے کیوں کنارہ کشی اختیار کی؟

3۔ روم برلن محور کے قیام کا پس منظر کیا تھا؟

4۔ میونچ معاہدے کے عناصر کیا ہیں؟

5۔ آپ ڈنکرک انخلاء کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟

6۔ پیل (Pearl) بندرگاہ پر جاپانی حملہ کی اہمیت کو اجاگر کریں؟

7۔ بحراوقیانوس کے منشور (Atlantic Charter) کے لازمی اصولوں کی فہرست بنائیں۔

8۔ معاہدہ نانکنگ کی اہمیت کا جائزہ لیں۔

9۔ 1902 میں فلپائن میں قائم امریکی حکمرانی کے فوری نتائج کی وضاحت کریں۔

10۔کیوبٹ بغاوت کی اہمیت کا اندازہ لگائیں؟

III۔مختصر جواب لکھیں:

1۔ ہٹلر اسٹالن گراڈ پر قبضہ کرنے کا خواہاں کیوں تھا؟ اس کی نشاندہی کریں اس کا منصوبہ اس کی آخری شکست کیسے ثابت ہوا۔

2۔ جرمنی پر اتحادیوں کی بم باری دہشت گردی کی بم باری مہم کی علامت بن گئی۔ واضح کریں

3۔ ہوک بغاوت کی اہمیت کو سامنے لائیں۔

4۔ دوسری جنگ عظیم کے اہم نتائج کو اجاگر کریں۔

5۔ چین میں باکسر بغاوت کا محاسبہ کریں؟

6۔ چین کی قوم پرست سیاست میں کومنٹیانگ پارٹی کے کردار پر تبادلہ خیال کریں؟

7۔ انڈونیشیا کی آزادی میں سکارنو کی شراکت (کوششوں) کا اندازہ لگائیں۔

IV۔ ذیل کے سوالوں کے جوابات تفصیل سے دیں:

1۔ معاہدۂ ورسیلاس میں دوسری عالمی جنگ کے بیج بوئے گئے تھے اس کی وجہ پر بحث کیجئے؟

2۔ اس بات کا جائزہ لیں کہ جرمنی اور ہٹلر دوسری عالمی جنگ کے بھڑکنے کے لئے کس حد تک ذمہ دار تھے؟

3۔ چین میں کمیونسٹ حکومت کے قیام میں ماؤسی تنگ کے شراکت کی وضاحت کریں؟

4۔ انڈونیشیا اور فلپائن کی آزادی کی جدوجہد میں مشترک اور مختلف خصوصیات کا تقابلی تجزیہ کریں۔

V۔سرگرمیاں:

1۔ اساتذہ پرل ہاربر فلم کا ٹائٹل (عنوان) یہاں سے ہمیشہ کے لئے اسکرین پر پیش کرنے کا بندوبست کریں گے۔

2۔ ''کیا امریکہ کے لئے دوسری عالمی جنگ کے دوران جاپان پر ایٹم بم گرائے کا جواز حاصل تھا''؟۔طلباء اس پر مباحثہ کریں۔

3۔ اساتذہ طلباء کی عالمی نقشہ میں دوسری جنگ عظیم کے مقامات کی نشاندہی کے سلسلہ میں رہنمائی کریں۔

4۔ طلباء یوآن شی کائی، میک آرتھر، جارج مارشل، جنرل بڈوگلیو، نیز باغی رقوم پرست رہنماؤں جیسے ہنگ شیو چوان، اور ایگینالڈو جیسے اہم جرنیلوں کی سوانح حیات پڑھنے کی کوشش کریں۔

حوالہ جات

- H.A. Davies, *An Outline History of the World,* Oxford University Press, 2006.
- Edward McNall Burns, *Western Civilizations*, vol. 2, W.W. Norton, New York, 1972
- R.D. Cornwell, *World History in the Twentieth Century,* Longman, 1972.
- Richard Overy (ed.), *Complete History of the World*, Harper Collins, 2007
- Amry Vandebosch, "Nationalism in Netherlands East Indies," *Pacific Affairs* , vol.4, no. 12, 1931.
- Eric Hobsbawm, *Age of Extremes: The Short Twentieth Century 1914-1991,* Abacus, 1994.
- Chris Harman, A *People's history of the World*, Orient Longman, 2007.
- *Encyclopaedia Britannica*

12th History 14 ipage
Saturday, May 01, 2021 6:15:54 PM

فرہنگ الفاظ

reparation	payments made by a defeated nation after a war to pay for damages it caused to another nation	تاوان جنگ
disarmament	reduction of military forces and weapons	فوجی طاقت کو کم کرنا
breach	go against the treaty, violate	معاہدہ توڑنا
appeasement	conciliation	صلح کرنا
evacuation	removing a person or persons from a place.	انخلاء
embolden	give the courage to do something	کسی کام کے لئے ہمت افزائی کرنا
concentration camp	a place where large numbers of people are kept as prisoners in extremely bad condition	اذیت گاہ
vindictive	revengeful	بدلہ لینے والا مزاج
belligerent	one eager to fight; aggressive	جنگ کرنے والا، جھگڑالو
unprecedented	never done, never known before	جس کی مثال پہلے موجود نہ ہو
quell	crush, suppress	کچلنا، دباؤ ڈالنا
indemnity	obligation of an individual or a nation to bear the losses of another incurred in a war.	تلافی، تاوان جنگ
crew	staff who work on board a ship or aircraft	جہاز کا عملہ
treacherously	in a disloyal and faithless manner	غداری
manifestation	appearance or demonstration	اظہار، طرز عمل
languish	to exist in an unpleasant condition	کمزور ہو جانا
dodge	to trick to evade	وار سے بچنے کے لئے پینترا بدلنا
persuade	convince someone to do something through reasoning or argument.	باور کرانا، قائل کرانا
seizure	capture, takeover, annexation	تسلط، قبضہ میں آنا

12th History 14 ipage
Saturday, May 01, 2021 6:15:54 PM

ICT CORNER

دوسری جنگ عظیم کا آغاز اور نوآبادیاتی طاقتوں پر اس کے اثرات

Outbreak of World War II and its Impact in Colonies

اس کارروائی کے ذریعہ تم دوسری جنگ عظیم کے ٹائم لائن کے واقعات کو تصویری شکل میں دیکھو گے۔



مرحلہ 1 : براؤزر کھولئے، دئے گئے URL کو ٹائپ کیجئے یا QR کوڈ کو اسکین کیجئے۔

مرحلہ 2 : map میں کلک کر کے نیچے دئے گئے ٹائم لائن اور مقام کو سلیکٹ کر کے ہونے والے واقعات کے بارے میں جانکاری حاصل کیجئے۔ (مثال 1939)

مرحلہ 3 : box کو سلیکٹ کر کے دوسری جنگ عظیم سے متعلق مزید واقعات معلوم کیجئے۔



Step1



Step2

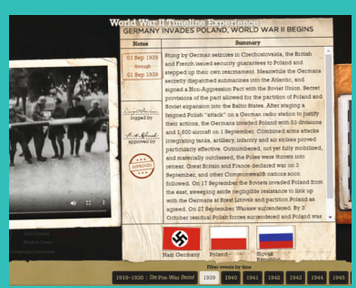

Step3

Web URL: https://www.abmc.gov/sites/default/files/interactive/interactive_files/WW2/index.html

- Pictures are indicative only
- If browser requires, allow Flash Player or Java Script to load the page

12th History 14 ipage
Saturday, May 01, 2021 6:15:57 PM

اکائی 15

دوسری جنگِ عظیم کے بعد کی دنیا

(The World after World War II)

TXF0A

سیکھنے کے مقاصد

خود کی واقفیت کے لئے

- دوسری جنگِ عظیم کے بعد کے دور میں دو قطبی دنیا کا ظہور
- امریکہ کے ساتھ سرد جنگ کا آغاز یوروپ کی جنگ کے بعد تعمیرِ نو کے لئے مالی مدد۔
- نظریاتی طور پر مختلف کیمپ کی تشکیل کے لئے فوجی پیک : امریکہ کی سربراہی میں NATO اور USSR کی سربراہی میں وارسا معاہداتی ممالک۔
- غیر جانبدار تحریک اور تیسری دنیا کے ممالک
- اقوام متحدہ اور عالمی تنازعات کو حل کرنے میں اس کا کردار
- یوروپی یونین کی تشکیل اور استحکام۔
- سوویت یونین کا بکھرنا اور سرد جنگ کا خاتمہ۔

تعارف

دوسری جنگِ عظیم (1939-1945) اتحادی اور محوری طاقتوں کے مابین لڑی گئی تھی۔ برطانیہ، فرانس اور روس نے اتحادی کیمپ قائم کیا۔ 1941 میں پیال بندرگاہ پر حملہ کے بعد امریکہ اس اتحاد میں شامل ہوا۔ جرمنی، اٹلی اور جاپان محوری طاقت تھے۔ اتحادیوں کے مابین نظریاتی اختلاف کے باوجود، یہ جرمنی کا فسطائیت اور جنگی جنون والا رویہ تھا۔ جس نے انھیں مل کر کام کرنے پر مجبور کیا۔ ریاستِ ہائے متحدہ امریکہ اور برطانیہ کے کمیونسٹ طرز حکومت سے راضی نہیں تھے اس لئے ان کا اس کے ساتھ جوڑ نہیں تھا۔

دوسری جنگ عظیم کے اختتام پر، USSR اور امریکہ سوپر پاؤر کے طور پر ابھر کر سامنے آئے۔ نظریاتی بالادستی حاصل کرنے کی کوشش میں انھوں نے باہمی شکوک و شبہات اور عدم اعتقاد کا مقابلہ کیا۔ دونوں ممالک نے طاقت کے زور پر یا لالچ دے کر اپنے نظریہ کو عام کرنے کی کوشش کی۔ نئی ابھرتی ہوئی دو قطبی دنیا میں، بیشتر ممالک کو یا تو امریکہ سے اتحاد کرنا پڑا یا تو USSR کے ساتھ اتحاد کرنا پڑا۔ بہت سارے آفریقی ایشین ممالک، جن میں بھارت شامل تھا، نے غیر جانبدار رہنے کا فیصلہ کیا۔ ان ممالک نے اکٹھا ہو کر غیر جانبدار تحریک (NAM) کی تشکیل کی۔

دوسری جنگِ عظیم کے نتیجے میں ہونے والی تباہی اور نقل مکانی پہلی جنگِ عظیم کے مقابلے میں کہیں زیادہ تھی۔ اور اسلئے عالمی رہنماؤں کو مستقبل میں کسی جنگ کو روکنے کے لئے عالمی تنظیم کی ضرورت کا احساس ہوا۔ اس کے نتیجے میں، اقوامِ متحدہ کی تنظیم (UNO) کا قیام 1945 میں عمل آیا۔ اقوام متحدہ نے ممبر ممالک کے مابین تنازعات کے حل کے لئے اپنا کردار ادا کیا۔ لیکن سرد جنگ کی صورتِ حال نے اقوام متحدہ کو آزادانہ اور موثر طریقے سے کام کرنے سے روک دیا۔ اس جنگ نے یوروپی معیشت کو تباہ اور مغربی یوروپ کے متعدد شہروں کو تباہ کر دیا تھا۔ بکھری ہوئی معیشت کی تعمیرِ نو کے مقصد کے لئے یوروپی ریاستوں کو ابتدائی طور پر اکٹھا ہونا پڑا، اور وقت کے ساتھ ساتھ اس کے ارتقا کی راہ بھی ہموار ہو گئی۔

12th History 15 ipage
Saturday, May 01, 2021 8:07:11 PM

اس باب میں ہم دونوں پاور بلاکس اوران کی طرف سے اپنائی جانے والی حکمت عملیاں جن کے ذریعہ سے وہ اپنا اثر ورسوخ بڑھا رہی تھیں، NAM کے ظہور، تنازعات کے حل میں UNO کے کردار، یوروپ میں جنگ کے بعد تعمیر نو اور یوروپی یونین کے قیام، اور آخر کار سوویت یونین کے خاتمے کے ساتھ سرد جنگ کے خاتمہ کے بارے میں تبادلہ خیال کریں گے۔

15.1 یوروپ میں جنگ کے بعد کے حالات :

دوسری جنگِ عظیم پہلی جنگِ عظیم سے زیادہ تباہ کن تھی۔ زیادہ سے زیادہ 60 ملین سے زیادہ شہری ہلاک ہوئے۔ ایک منصوبہ بند نسل کشی میں نازیوں نے 60 لاکھ یہودیوں کو ہلاک کیا۔ لاکھوں لوگ بے گھر اور پناہ گزیں ہوگئے۔ جنگ نے فیکٹریوں اور کھیتوں کی زمینیں تباہ کردی تھیں۔ وارسا، کیو(Kiev)، ٹوکیو، اور برلن جیسے عظیم شہر مکمل طور پر تباہ ہوگئے۔ برطانیہ اور فرانس جنھوں نے جنگ سے قبل بین الاقوامی سیاست میں وقار کا لطف اٹھایا تھا، بُری طرح سے زخمی ہوئے۔ جنگ کے بعد یوروپ کی حالت اشیاء خوردونوش اور خام مال کی قلت کے ساتھ سنگین صورتِ حال اختیار کر گئیں۔ بے روزگاری کی شرح بہت زیادہ تھی۔

جنگ کے بعد کے مادی حالات نے سرمایہ دارانہ ممالک کے حکومت کی عدم مداخلت کو چیلنج کیا۔ بہت سے یوروپی ممالک اپنے شہروں کے حالات کو بہتر بنانے کے لئے پر عزم سماجی بہبود والی ریاستوں میں تبدیل ہوگئے۔ حکمرانی کرنے والی حکومتوں کے اقدامات سے عوام مطمئن نہیں تھے، پریشان عوام سوشلسٹ تحریکوں کی حمایت کرتے تھے۔ یہ خاص طور پر یونان اور ترکی میں تھا جہاں کمیونسٹ تحریک سرگرم تھی۔ USSR نے پارٹیوں اور تحریکوں کی حمایت کی جو بائیں جھکاؤ والی تھیں۔ سن 1948 تک روس نے مشرقی یوروپ کے ممالک میں خاص طور پر رومانیہ، بلغاریہ اور ہنگری میں بائیں بازو کی حکومتیں قائم کر لی تھیں۔ یوگوسلاویہ میں ہونے والے انتخابات کا نتیجہ ٹیٹو (Tito) کے تحت ایک کمیونسٹ ریاست کے قیام کا نتیجہ بن چکا تھا۔ مشرقی یوروپ پر جیسے ہی کمیونزم نے اپنی گرفت مضبوط کی، تو امریکیوں اور برطانویوں نے مغربی یوروپ میں سوویت سے متاثرہ فریقوں کے اقتدار میں آنے کے خطرے سے نمٹنے کے بارے میں فکر کرنا شروع کر دیا تھا۔

ایک دوبَروی دنیا کا خروج:

جرمنی کی شکست کے بعد، اسٹالن (Stalin)، ٹرومین (Truman) اور چرچل (Churchill)، بعد میں کلیمنٹ اَٹلی (Clement Attlee) کی جگہ لینے پر، جرمنی کے مستقبل پر تبادلہ خیال کرنے کیلئے جولائی 1945 میں برلن کے قریب پوٹسڈیم (Postdam) میں ملے۔ میٹنگ کے دوران ٹرومن (Truman) نے چرچل کو ایٹم بم کی ایجاد سے آگاہ کیا۔ اس کانفرنس کے کچھ دن بعد، امریکہ نے جاپانی شہروں ہیروشیما اور ناگاساکی پر ایٹم بم گرائے۔ جاپانی شہروں پر بمباری کے ساتھ، جاپانی شہنشاہ ہیرویتو (Hirohito) نے اپنے ملک کو غیر مشروط طریقہ پر ہتھیار ڈالنے کا اعلان کیا۔ USSR کو بتائے بغیر جاپان پر بمباری کرنیکے اس فعل سے دونوں ممالک کے مابین سفارتی تعلقات کالعدم ہوئے۔ USSR نے 1949 میں ایٹم بم تیار کیا۔


جارج کینن

دریں اثنا، امریکہ اور سوویت یونین کے مابین ورلڈ بینک اور بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کے قیام پر اختلاف رائے پیدا ہوا تھا۔ 22 جنوری 1946 کو جارج کینن، ماسکو میں امریکی چارج d معاملات نے، محکمہ خارجہ کو 8,000 الفاظ کے ٹیلی گرام میں، جسے طویل ٹیلی گرام' کے نام سے جانا جاتا تھا۔ اس میں انھوں نے زور دے کر یہ کہا کہ سوویت یونین کو طویل المیعاد پر امن بقائے باہمی کا امکان سرمایہ دارانہ دنیا کے ساتھ نہیں سوچنا چاہئے اور تجویز پیش کی کہ بہترین حکمت عملی یہ ہے کہ وہ پوری دنیا میں کمیونسٹ توسیع کو'' قابو'' میں رکھے۔

مارچ 1946 میں چرچل، جسے مسوری (Missouri) کے فلٹن (Fulton) میں تقریر کرنے کے لئے مدعو کیا گیا تھا۔ اس نے مشرقی یوروپی خطے میں کمیونسٹ حکومتیں قائم کرنے کے سوویت اقدام کی مذمت کی۔ انھوں نے اعلان کیا کہ'' بالٹک کے اسٹیٹن سے ایڈریٹک (Adriatic) کے ٹریسٹی تک ایک آہنی پردہ پورے براعظم پر پڑ گیا ہے۔'' اس نے مغربی اتحاد کا مطالبہ کیا جو کمیونزم کے خلاف ڈٹ جائے۔ چرچل کی تقریر سرد جنگ کے آغاز کا اشارہ سمجھا گیا۔ اسٹالن نے چرچل کو بطور (جنگ پر اکسایا گیا) تنقید کا نشانہ بناتے

12th History 15 ipage
Saturday, May 01, 2021 8:07:12 PM

ہوئے اسے جنگ کا سوداگر بتایا۔ چرچل کے آہنی پردے کی تقریر کے بعد، USSR نے مشرقی یوروپ پر اپنی گرفت مضبوط رکھی۔ 1947 کے آخر تک زیوسلواکیہ (Czechoslovakia) کے سوا باقی سارا علاقہ کمیونسٹ حکمرانی کے تحت لایا گیا۔



چرچل فلٹن میں

برلن کی ناکہ بندی اور مشرقی جرمنی اور مغربی جرمنی کی تشکیل:

یلٹا (Yalta) اور پوٹسڈم (potsdam) کانفرنس کے معاہدوں کے ذریعہ، جرمنی، کے ساتھ اس کے دارالحکومت برلن کو چار زونوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ یعنی امریکی زون، برطانوی زون اور روسی زون۔ 1948 کے اوائل تک تینوں مغربی علاقوں کو ایک ساتھ ملا دیا گیا اور مارشیل پلان کے ساتھ ان زونوں میں تیزی سے ترقی اور نشو نما ہوئی۔ USSR کا جواب تھا کہ مغربی برلن اور مغربی جرمنی کے درمیان مواصلات پر دباؤ ڈالا جائے۔ جون 1948 میں روسیوں نے مغربی برلن اور مغربی جرمنی کے درمیان سڑک اور ریل کے راستے روک دئے تھے۔ مغربی طاقتوں نے برلن کے ساتھ ہوائی اڈّے کے ذریعہ رابطے برقرار رکھنے کا فیصلے کیا۔ تقریباً گیارہ مہینوں تک مغربی برلن کو فضائی راستہ سے ضروری اشیاء کی فراہمی کی گئی اور بے تحاشا قیمتوں پر بڑی مقدار میں سامان بہایا گیا۔ مئی 1949 میں USSR نے لینڈ ٹریفک پر پابندی ختم کر دی۔ اور بحران ختم ہو گیا۔ مغربی طاقتوں نے اب آگے بڑھا اور اگست 1949 میں وفاقی جمہوریہ جرمنی کا قیام عمل میں لایا۔ (ایف آر جی، جو مغربی جرمنی کے نام سے مشہور ہے) اور یو ایس ایس آر نے اکتوبر 1949 میں جرمنی ڈیموکریٹک ریپبلک قائم کیا۔ (جی ڈی آر جو کہ مشرقی جرمنی کے نام سے مشہور ہے)۔ اگر تقسیمِ سرد جنگ کا اصل شروعات کا اشارہ تھا تو 1990 میں جرمنی نے سرد جنگ کے کاتمے کا اشارہ کر دیا تھا۔



Berlin Blockade and Airlift

15.2 سرد جنگ

16 اپریل 1947 کو امریکی صدارتی مشیر برنارڈ بروچ (Bernard Baruch) نے کولمبیا میں اسٹیٹ ہاؤس میں تقریر کرتے ہوئے، ''سرد جنگ'' کی اصطلاح استعمال کی تھی (اس لفظ کی تخلیق پہلے ایک عظیم انگریز مصنف (اینیمل فارم کے مصنف) جارج اورول نے کیا تھا)۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور سوویت یونین کے مابین تعلقات یہ جنگ ہتھیاروں کے بغیر ہوتی ہے، سرد جنگ دراصل نظریات کی جنگ ہے۔

1945 اور 1991 کے درمیان، سرد جنگ نے اعلیٰ طاقتوں کی خارجہ پالیسی کو متعین کیا۔ اس عرصے کے دوران دونوں طاقتیں مستقل طور پر فوجی تیاریوں میں لگی ہوئی تھیں، امریکہ اپنے سامانوں کے لئے آزاد بازار کو فروغ دینا چاہتا تھا۔ اور کمیونزم کے پھیلاؤ کو روکنا چاہتا تھا۔ دوسری طرف USSR کمیونزم کو پھیلانا چاہتا تھا اور اپنے آس پاس کے ان ممالک کے ساتھ دوستی بنانا چاہتا تھا جو ایک ہی قدر کے نظام میں مشترک ہیں۔ ان طاقتوں نے اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے چھ بڑی حکمت عملیاں اپنائیں: معاشی امداد، فوجی معاہدات، پروپیگنڈا، جاسوسی، دہانہ گیری شپ، قائم مقام جنگیں۔

سرد جنگ کی حکمت عملیاں:

(a) معاشی امداد:

ٹرومن پلان:

1945 میں یونان میں خانہ جنگی شروع ہوئی۔ برطانیہ جس نے برسوں سے یونان کی حمایت کی تھی، اب خود ہی اپنی معاشی پریشانیوں کے پیش نظر دستبرداری کا فیصلہ کیا۔ چند دنوں بعد ترکی میں بھی پریشانی شروع ہو گئی اس لئے کہ وہاں کمیونسٹ اپنا کنٹرول رکھنا چاہتا تھا۔

12th History 15 ipage
Saturday, May 01, 2021 8:07:13 PM

1947 برطانیہ نے امریکہ کو بتایا کہ وہ اب یونان اور ترکی میں کمیونسٹ باغیوں کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتا ہے اس لئے اب وہ ، 31 مارچ تک چھوڑنے کا فیصلہ کر چکا ہے۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ نے عمل کرنے کا انتخاب کیا۔ صدر ہیری ایس ٹرومن (Harry S.Truman) نے یونان اور ترکی کی حمایت میں مداخلت کا فیصلہ کیا۔ اس نے ان ممالک کو مالی اور فوجی امداد فراہم کرنے کا عزم کیا جہاں کمیونزم عروج پر تھا۔ اس نے کمیونزم پر مشتمل امریکی پالیسی کا فریم ورک وضع کیا، جسے ٹرومین نظریہ کے نام سے پہچانا جاتا ہے جسے سرد جنگ کے اختتام تک غلبہ حاصل تھا۔



ترومن اور مارشل

مارشل منصوبہ :

یونان اور ترکی میں اپنے تجربے سے، امریکہ کمیونزم پر مشتمل امریکی ڈالر کی قیمت کو سمجھ گیا۔ لہذا اس نے اسی سمت آگے بڑھنے کا فیصلہ کیا۔ جون 1947 میں، صدر ٹرومین کے ماتحت سیکرٹری خارجہ، جارج سی مارشل ان تمام یورپی ممالک کے لئے ایک بنا بنایا معاشی منصوبہ لے کر آیا (جو جنگ سے متاثر تھے)۔ انھوں نے اسے یورپی بازیافت کا پروگرام قرار دیا۔ مارشل نے اعلان کیا، ''ہماری پالیسی کسی ملک یا نظریہ کے خلاف نہیں بلکہ بھوک، غربت، مایوسی اور انتشار کے خلاف ہے''۔ یورپی ریاستوں کو مالی اعانت فراہم کی گئی۔ اگلے چار سالوں میں مارشل پلان کے نام پر مغربی یوروپ میں 13,000 ملین ڈالر بہائے گئے۔ 1948 تک سولہ یورپی ریاستوں اور جرمنی کے تین مغربی زونوں نے یورپی اقتصادی تعاون تنظیم (OEEC) قائم کی۔ مارشل امداد چار سال (1948-1952) تک جاری رہی۔ سوویت وزیر خارجہ مولوٹوف نے مارشل پلان کو ڈالر کی سامراجیت قرار دیا۔ سوویت کے خیال میں، مارشل پلان درحقیقت امریکی اثر ورسوخ پھیلانے کی ایک چال تھی۔

مولوٹوف (Molotov) منصوبہ :

مارشل پلان کے جواب میں، USSR نے ستمبر 1947 میں دی کامن فارم (communist information bureau) قائم کیا۔ یہ ایک ایسی تنظیم تھی جس میں تمام یوروپی کمیونسٹ پارٹیوں کی نمائندگی ہو رہی تھی۔ اس نے غیر کمیونسٹ ممالک کے مابین تجارتی رابطے کی حوصلہ شکنی کی اور اپنے ممبر ممالک کے ساتھ نظریاتی اور مادی روابط استوار کرنے کی کوشش کی۔ 1949 میں، USSR اپنے معاشی پیکیج کے ساتھ سامنے آیا جس کو مولوٹو و پلان (molotov plan) کے نام سے جانا جاتا ہے۔ ایک اور تنظیم، جسے کم کون comecon (باہمی معاشی امداد کی کونسل کے نام سے جانا جاتا ہے)، کو USSR اور اس کے سیٹلائیٹ ریاستوں کی معاشی پالیسیوں میں ہم آہنگی کیلئے تشکیل دیا گیا تھا۔



جوسف سٹالن اور مولوٹو

(b) فوجی معاہدات :

فوجی معاہدہ پر دستخط کر کے لشکر کشی کے محاذ کو قائم کرنا ایک اور قابل ذکر حکمت عملی تھی جو دونوں طاقتوں نے اپنے اپنے کیمپوں کو وسعت دینے کے لئے استعمال کی۔ 1948 میں Czechoslovakia زیکوسلواکیہ مشرقی یوروپ کی واحد جمہوری ریاست تھی اور وہ سرمایہ دارانہ بلاک اور سوویت یونین بلاک کے مابین حد فاصل تھی۔ مئی 1948 کے انتخابات میں کمیونسٹ پارٹی نے انتخابات میں تیزی لائی۔ اس سے مغربی طاقتیں کو مزید خوف ناک ہو گئیں۔

شمالی اٹلانٹک معاہدہ کی تنظیم (NATO) :

امریکہ کی دوستی کے باوجود مغربی یوروپی ممالک اپنے آپ کو غیر محفوظ محسوس ہوئے۔ زیکوسلواکیہ میں کمیونسٹوں کی فتح نے ان کے خوف میں مزید اضافہ کیا۔

12th History 15 ipage
Saturday, May 01, 2021 8:07:14 PM

یکم نومبر 1952 کو، امریکہ نے بحرالکاہل کے مارشل جزیرے میں ایلجلیب اٹول (Elugelab Atoll) پر ''مائک'' نامی دنیا کے ہائڈروجن بم کو، کامیابی کے ساتھ برسایا۔ تین سال بعد، 22 نومبر 1955 کو، سوویت یونین نے اپنا پہلا ہائڈروجن بم کا دھماکہ کیا۔

مغربی یوروپی ممالک اب سلامتی کے اجتماعی حل پر غور کرنے کو تیار تھے۔ برطانیہ، فرانس، بیلجیم، نیدرلینڈز اور لکسمبرگ (Luxembourg) کے نمائندوں نے برسلز (Brussels) میں ملاقات کی اور مارچ 1948 میں ایک معاہدہ پر دستخط کیا۔ جس میں فوجی، سیاسی، معاشی اور ثقافتی تعاون کو فروغ دیا گیا۔ کچھ عرصے کے بعد امریکہ، اٹلی، کنیڈا، آئس لینڈ، ڈنمارک، ناروے، آئرلینڈ اور پرتگال، برسلز کے پانچ معاہداتی طاقتوں میں شامل ہوگئے، جس کے نتیجے میں نیٹو (NATO) کا قیام عمل میں آیا۔ نیٹو (NATO) کے تحت، تمام ممبر ممالک نے ان سب میں سے کسی ایک پر حملہ کو تمام پر حملہ قرار دیا۔ اور اپنی دفاعی افواج کو مشترکہ نیٹو (NATO) کمانڈ آرگنائزیشن کے تحت رکھا۔ اس اجتماعی دفاعی انتظامات کا اطلاق صرف ان حملوں پر کیا جاتا تھا۔ جو یوروپ یا شمالی امریکہ میں ہوئے۔ اور نوآبادیاتی علاقوں میں ہونے والے تنازعات اس میں شامل نہیں تھے۔ 1952 میں، یونان اور ترکی کو نیٹو میں داخل کرایا گیا اور 1955 میں مغربی جرمنی شامل ہوگیا۔



1950 میں NATO اجلاس

وارسا معاہدہ تنظیم: Warsaw Treaty Organisation

جب مغربی جرمنی NATO کا رکن بن گیا، تو USSR نے اسے براہ راست خطرہ سمجھا اور فیصلہ کیا کہ اس کا جوابی بندوبست کرنا چاہئے۔ مئی 1955 میں ''باہمی دوستی، باہمی مدد اور تعاون کے لئے سوویت یونین اور اس کے سات یوروپی اتحادیوں کے دستخط ہوئے تھے۔ اسے پولینڈ کے دارالحکومت 'وارسا معاہدہ' کے نام سے موسوم کیا گیا تھا۔ سوویت یونین، البانیہ، پولینڈ، رومانیہ، ہنگیری، مشرقی زیکوسلاواکیہ، جرمنی اور بلغاریہ اس کے ممبران تھے۔ اس معاہدے میں رکن ممالک سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ اگر کسی بیرونی طاقت نے حملہ کیا تو وہ کسی بھی رکن کے دفاع میں آجائے۔ ایک متحدہ فوجی کمانڈ و ویت یونین کے مارشل ایوان ایس کونیو (Ivan S. Konev) کے تحت قائم کیا گیا تھا۔ وارسا معاہدہ سوویت یونین کے خاتمہ کے سال 1991 تک مستحکم رہا۔

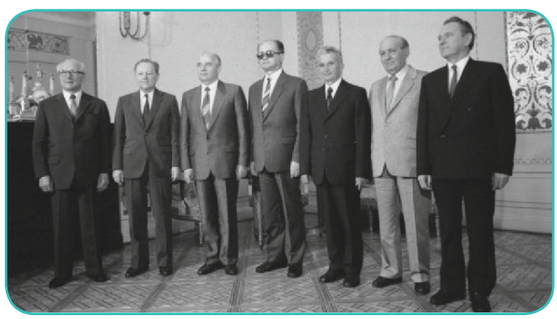

وسطی اور مشرقی یوروپین ممالک کا اجلاس

جنوب مشرقی ایشیائی معاہدہ تنظیم (SEATO) :

South East Asian Treaty Organisation (SEATO)

1949 میں چین ماؤ کی قیادت میں ایک کمیونسٹ ریاست میں تبدیل ہوگیا۔ چین سے کوریا تک کمیونزم پھیل رہا تھا۔ ایشیائی خطہ میں کمیونزم کے پھیلاؤ سے آگاہ ہوکر ستمبر 1951 میں امریکہ، آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے مابین ایک سہ فریقی فوجی اتحاد پر دستخط ہوا، جس کو ANZUS معاہدہ کہا جاتا ہے۔ 1954 میں امریکہ نے نیشنلسٹ چین (تائیوان) کے ساتھ باہمی دفاعی معاہدے پر دستخط کئے۔ جس کے تحت کمیونسٹ، چین کے حملے یا حملہ کی صورت میں امریکی حمایت تائیوان کو فراہم ہوئی۔

ستمبر 1954 میں، امریکہ، فرانس، برطانیہ، نیوزی لینڈ، آسٹریلیا، فلپائن، تھائی لینڈ اور پاکستان نے جنوب مشرقی ایشیا معاہداتی تنظیم (SEATO) تشکیل دی۔ سیٹو (SEATO) کو نیٹو (NATO) کا ایشیائی بحرالکاہلی ترجمہ (Asian -pecific version) کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ صرف دو جنوبی مشرقی ایشیائی ممالک، فلپائین اور تھائی لینڈ نے اس کی رکنیت حاصل کی تھی اور باقی ممالک نے اس کا حصہ بننے سے انکار کردیا تھا۔ اس اتحاد کا صدر مقام بینگ کاک ہے۔

12th History 15 ipage
Saturday, May 01, 2021 8:07:15 PM

سیٹو صرف مشاورت کے لئے موجود تھا، جس سے ہر رکن ملک کو اندرونی خطرات سے انفرادی طور پر نمٹنے کے لئے چھوڑ دیا گیا تھا۔ سیٹو (SEATO) نیٹو (NATO) کے برابر مقبول نہیں تھا۔ ویتنام (Vietnam) جنگ کے خاتمے کے ساتھ ہی (SEATO) کو 1977 میں ختم کر دیا گیا۔



منیلا Manila میں SEATO کانفرنس

مرکزی معاہدہ تنظیم CENTO :

فروری 1955 میں، عراق اور ترکی نے بغداد میں ''باہمی تعاون کے معاہدے'' پر دستخط کئے۔ رکنیت خطے کے تمام ممالک کیلئے کھلی تھی۔ اپریل میں، برطانیہ اس معاہدہ میں شامل ہوا، اس کے بعد پاکستان اور ایران کا معاہدہ ہوا۔ مقصد کمیونسٹ اثر و رسوخ کو روکنا تھا۔ 1958 میں مشرق وسطی میں واقعات کا ایک سلسلہ رونما ہوا جس سے علاقائی استحکام خطرے میں پڑا: مصر و شام یونین، عراق میں انقلاب اور لبنان میں شہری بدامنی۔ ان پیش رفتوں کے جواب میں، امریکہ نے لبنان میں مداخلت کی۔ بغداد معاہدے کے ارکان نے سوائے عراق کے امریکی مداخلت کی حمایت کی۔ عراق معاہدہ سے الگ ہو گیا۔ اس کے نتیجے میں، بغداد معاہدے کے دیگر دستخط کنندگان نے مرکزی معاہدہ تنظیم (CENTO) تشکیل دی، جس کا صدر دفتر ترکی کے شہر انقرہ (Ankara) کو منتقل ہو گیا۔ ریاست ہائے متحدہ نے اپنی حمایت تنظیم کے ساتھ ایک شریک کی طرح جاری رکھی، لیکن ایک ممبر کی حیثیت سے نہیں۔ 1979 میں، ایرانی انقلاب شاہ کو ختم کرنے کا سبب بنا اور ایران کو (CENTO) سے علحدہ کر دیا گیا۔ تنظیم کے فعال کردار ادا کرنے سے باز آجانے کے بعد، اسی سال پاکستان بھی الگ ہو گیا۔ 1979 (CENTO) کو میں باضابطہ طور پر ختم کر دیا گیا تھا۔

(c) نشر و اشاعت: (پروپیگنڈا)

سرد جنگ کے دوران، امریکہ اور سوویت یونین دونوں نے اپنے نظریہ کو شہرت دینے کے لئے نشر و اشاعت کو موثر اوزار کے طور پر استعمال کیا، جبکہ مخالفین کی اقدار اور نظریات پر تنقید کی۔ امریکی حامی امریکی اقدار کو فلم، ٹیلی ویژن، موسیقی، ادب اور آرٹ میں فروغ دیا کرتے تھے جس سے سرمایہ داری کے نظریہ کو فروغ ملا، امریکہ کی طرف سے ایک سیاسی نظریہ اور ایک معاشرتی اور معاشی نظام کی حیثیت سے کمیونزم کی مذمت کی گئی۔ USSR میں پروپیگنڈہ کو اس انداز سے تیار کیا گیا تھا کہ سوشلسٹ فریم کے اندر اجتماعی کام اور اجتماعی قیادت کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ استحصالی سرمایہ داری کو نقاب پوش کرنے کیے لئے جمہوریت اور مارکیٹ معیشت کا نام رکھا گیا۔

(d) جاسوسی اور مخبری :



CIA کا صدرِ مقام

جاسوسی یا مخبری کے ذریعہ فوجی رازوں اور سرکاری ریکارڈ تک رسائی حاصل کرنے کی دونوں سوپر طاقتوں نے پوری کوشش کی۔ سرد جنگ کے دوران دونوں سوپر طاقتوں نے خبر اکٹھا کرنے والی مضبوط فراست کو برقرار رکھا۔ ریاستِ ہائے متحدہ میں Central Intelligence Agency (CIA) 1947 میں قائم ہوئی تھی۔ اور سوویت یونین کی (KBG) (Komitet Gosudarstvennoy Bezopasnosti)، یا ''کمیٹی برائے قومی سلامتی'' 1954 میں تشکیل دی گئی تھی۔ اور جاسوسی کی جنگوں نے بہت سارے شبہات اور نفرتوں کو جنم دیا، اور مشہور فلموں اور ناولوں کی ایک بہت بڑی رقم خرچ ہوئی، جس میں جاسوس کو ہیرو کے طور پر دکھایا گیا اور ساتھ میں ولن ہوتے تھے۔ مثالکے طور پر جیمس بانڈ کی فلمیں۔



KGB دفتر

12th History 15 ipage
Saturday, May 01, 2021 8:07:16 PM

(e) دہانہ گیری : Brinkmanship

دہانہ گیری ایک اصطلاح تھی جو سرد جنگ کے دوران مستقل طور پر مستعمل تھی۔ یہ لفظ امریکی وزیر خارجہ جان فوسٹر ڈولس کا ہے۔ جو اس نے 1956 میں لائف کو دئے گئے ایک انٹرویو میں استعمال کیا تھا، اس نے دعوی کیا تھا کہ، سفارت کاری میں، ''اگر آپ 'جنگ' کے دہانے پر جانے سے خوفزدہ ہیں تو، آپ ہار گئے ہیں۔'' اس پالیسی کی ایک مثال 1962 میں تھی۔ جب سوویت یونین نے کیوبا میں جوہری میزائل رکھے تھے۔ اس سے قریب قریب ایٹمی جنگ ہوئی۔ امریکہ نے کیوبا کے اردگرد بحری ناکہ بندی لگا کر جواب دیا۔ آخر کار، بہت طویل گفتگو کے بعد، میزائل کیوبا سے ہٹا دئے گئے۔

دہانہ گیری ایک عمل ہے جس سے خطرناک واقعات کو فعال تنازعہ کے دہانے پر ڈال کر فائدہ مند نتائج کے حصول کی کوشش کرنا ہے۔ یہ بین الاقوامی سیاست، خارجہ پالیسی، اور فوجی حکمت عملی میں ہوتا ہے۔ اور جوہری ہتھیاروں کا خطرہ بھی اس میں شامل ہوسکتا ہے۔

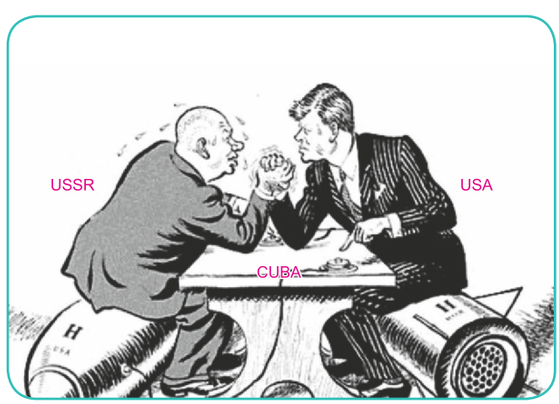

کیوبا کے میزائل کا بحران

(f) قائم مقام جنگیں (Surrogate Wars) :

امریکہ اور (USSR) سرد جنگ کی حکمت عملی کے تحت قائم مقام یا پراکسی جنگوں میں مصروف تھے۔ 1950-1953 کی کورین جنگ اور 1955-1975 کی ویتنام جنگیں Vietnam کلاسیکی دور کی سرد جنگوں کا نمونہ تھیں۔ دونوں ہی معاملات میں سوویت یونین نے شمالی کوریا اور شمالی ویتنام میں کمیونسٹ حکومت کی حمایت کی اور امریکہ نے جنوبی کوریا اور جنوبی ویتنام کی حمایت کی۔ اس کے نتیجے میں بہت زیادہ جانی و مالی نقصان ہوا۔ اور خانہ جنگی بھی ہوئی۔ ان جنگوں میں بین الاقوامی رائے مستحکم ہوگئی۔ اور ویتنام مخالف مظاہروں سے امریکہ اور مغربی یوروپ کی سیاست، معاشرے اور ثقافت پر گہرا اثر مرتب ہوا۔

15.3 تیسری دنیا کے ممالک اور غیر جانبداری:

دوسری جنگ عظیم کے بعد بہت سے ایشیائی، افریقی اور لاطینی امریکی نوآبادیاتی ممالک کو سامراجی حکومت سے آزادی ملی۔ نوآزاد ممالک امریکہ اور USSR کی سرد جنگ کی حکمت عملی سے پریشان تھے۔ وہ اقتدار کے حصوں کو سامراج کی ایک اور شکل کے طور پر دیکھتے تھے۔ اور اس لئے اس طرح کی سیاست سے دور رہنے کا فیصلہ کیا۔ لہذا اپنے آپ کو تیسری دنیا کے ممالک کہلائے اور یہ اصطلاح 1952 میں فرانسیسی ماہر مصنف اور تاریخ دان الفرڈ سووی کی تشکیل کردہ تھی، انھوں نے اپنی خارجہ جانبدارانہ پالیسی پر عمل کرنے کا فیصلہ کیا۔

غیر صف بندی کی تحریک



بنڈنگ Bandung کانفرنس

1955 میں پہلی آفریقی ایشین کانفرنس انڈونیشیاء کے بانڈنگ شہر میں ہوئی تھی۔ جہاں 29 ریاستیں، زیادہ تر نئی آزاد ریاستیں، جن میں مصر، انڈونیشیاء، ہندوستان، عراق اور عوامی جمہوریہ چین شامل ہیں، نوآبادیات، رنگ و نسل کے امتیاز اور سرد جنگ کی وجہ سے بڑھتی ہوئی کشیدگی کی مذمت کے لئے اکٹھے ہوئے۔ اس کانفرنس میں 'عالمی امن اور تعاون کے فروغ کے سلسلہ میں اعلامیہ اپنایا گیا۔ جس میں نہرو کے پنچیل اور سرد جنگ میں غیر جانب دار رہنے کا ایک اجتماعی عہد بھی شامل تھا۔ بینڈونگ Bandung کے دس اصول بعد میں ''NAM'' کے رہنما اصول بن گئے۔ اصطلاح ''non-alignment'' V.K.

12th History 15 ipage
Saturday, May 01, 2021 8:07:17 PM

Krishna Menon نے 1953 میں اقوام متحدہ میں تشکیل دی تھی۔

بانڈونگ Bandung کے دس اصولوں کی بنیاد پر، NAM کا پہلا سربراہی اجلاس 1961 میں یوگوسلاویہ کے دارالحکومت بلگریڈ belgrade میں ہوا تھا۔ NAM کی بنیاد ڈالنے میں پانچ ممبروں نے نمایاں کردار ادا کیا۔ ہندوستان کے جواہر لال نہرو، انڈونیشیاء کے سکرنو sukarno، مصر کے جمال عبدالناصر، گھانا کے کووامے کرومہ kwame nkrumah اور یوگوسلاویہ کے Josip Broz Tito جو سیپ بروز ٹائٹو۔ NAM کا مقصد ''عالمی سیاست میں ایک آزاد راہ پیدا کرنا تھا۔ سب سے اہم مقاصد میں سامراج اور استعمار کا خاتمہ، بین الاقوامی امن وسلامتی اور تخفیف اسلحہ کا فروغ، نسل پرستی اور نسلی امتیاز کا خاتمہ شامل ہیں۔'' Belgradé بیلگرڈ کانفرنس کے اختتام پر جاری کردہ بیان میں کسی بھی بڑی طاقت کے ساتھ فوجی معاہدہ کرنے یا کسی بھی سوپر پاور کو ان کے حدود میں فوجی اڈے بنانے کی اجازت دینے کے بارے میں توثیق تھی۔



پہلی غیر خوبصورت کانفرنس۔ بلگریڈ Belgrade

مندرجہ ذیل اہداف اور مقاصد کو 1955 کے Bandung بینڈنگ کانفرنس میں یکجہتی تحریک کے حامیوں نے طے کیا تھا:

- بنیادی انسانی حقوق اور اقوام متحدہ کے منشور کے مقاصد اور اصولوں کا احترام۔
- تمام قوموں کی خودمختاری اور علاقائی سالمیت کا احترام۔
- سبھی نسلوں کے مابین مساوات اور تمام ممالک کے مابین مساوات کا اعتراف، بڑے اور چھوٹے دونوں کے ساتھ۔
- کسی دوسرے ملک کے اندرونی معاملات میں عدم مداخلت۔
- اقوام متحدہ کے منشور کے مطابق انفرادی یا اجتماعی طور پر ہر قوم کے اپنے دفاع کے حق کا احترام کریں۔
- کسی بھی بڑی طاقت کے مخصوص مفادات کو فائدہ پہنچانے کے لئے اجتماعی دفاعی معاہدوں کا استعمال نہ کریں۔
- کسی بھی ملک کی علاقائی سالمیت یا سیاسی آزادی کے خلاف جارحیت کی کاروائیوں کے خطرات اور طاقت کے استعمال سے پرہیز کرنا۔ کسی بھی ملک کی طرف سے دوسرے ممالک کے خلاف دباؤ کا استعمال نہ کرنا۔
- اقوام متحدہ کے منشور کے مطابق، بین الاقوامی تنازعات کو پرامن ذرائع سے، جیسے مذاکرات، صلح، ثالثی یا عدالتی تصفیہ کے ساتھ ساتھ فریقین کی اپنی پسند کے دیگر پرامن ذرائع سے حل کرنا۔
- باہمی دلچسپی اور تعاون کو فروغ دینا۔
- انصاف اور بین الاقوامی ذمہ داریوں کا احترام۔

سرد جنگ کے دوران میں، NAM نے پاور بلاک سیاست کے متبادل کے طور پر کام کیا۔ سوویت یونین کے ٹوٹنے سے، NAM غیر متعلق ہوگیا۔

پنچ شیل کے اصول، نہرو کی پالیسی میں :

1۔ ایک دوسرے کی علاقائی سالمیت اور خودمختاری کے لئے باہمی احترام، 2۔ باہمی عدم جارحیت 3۔ داخلی معاملات میں باہمی عدم مداخلت 4۔ مساوات اور باہمی فائدہ 5۔ پرامن بقائے باہمی

12th History 15 ipage
Saturday, May 01, 2021 8:07:17 PM

15.4 اقوام متحدہ اور عالمی تنازعات :
UNO and Global Distutes

دوسری جنگ عظیم نے ثابت کیا کہ لیگ آف نیشن ایک نا کام ادارہ تھا۔ عالمی رہنماؤں کو ایک اور جنگ روکنے کے لئے ایک موثر تنظیم کی تشکیل کی ضرورت کا احساس ہوا۔ جارج ٹاؤن، واشنگٹن میں واقع ڈمبرٹن اوکس، ایک حویلی میں چین، سوویت یونین، ریاست ہائے متحدہ اور برطانیہ کے نمائندوں نے (21 اگست تا 7 اکٹوبر 1947) ملاقات کی اور عالمی تنظیم کے لئے تجاویز مرتب کیں۔ ماسکو کے 1943 کے اعلامیے میں، بین الاقوامی تنظیم کی لیگ آف نیشنس کی جگہ لینے کی ضرورت کو تسلیم کیا گیا۔ اس کے بعد، فروری 1945 میں منعقدہ یلٹا کانفرنس میں، سلامتی کونسل میں ووٹنگ کے نظام کے بارے میں فیصلے اور کچھ دیگر امور اٹھائے گئے۔ اپریل، 1945 میں منعقدہ سان فرانسسکو کانفرنس میں تبادلہ خیال اور مذاکرات کے بعد، اقوام متحدہ کے منشور کو حتمی شکل دی گئی۔



یالٹا کانفرنس

24 اکتوبر 1945 کو UNO 51 ممبروں کے ساتھ وجود میں آیا۔ اقوام متحدہ کے مرکزی اعضاء جنرل اسمبلی، سلامتی کونسل، معاشی اور معاشرتی کونسل، بین الاقوامی عدالت انصاف اور اقوام متحدہ کے سکریٹریٹ ہیں۔ ناروے کا وزیر خارجہ Trygve Lie کوشش کرنے والا پہلا UNO



Trygve Lie

سکریٹری جنرل منتخب ہوا۔ اس کے اہم اعضاء کے علاوہ یو این او کے پاس فی الحال 15 خصوصی نمایاں ایجنسیاں۔ بین الاقوامی لیبر آرگنائزیشن (ILO-Geneva) فوڈ اینڈ اگری کلچر آرگنایزیشن (FAO-Rome)، بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (IMF-Washington D.C)، اقوام متحدہ کی تعلیمی، سائنسی اور ثقافتی تنظیم (UNESCO-Paris)، ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن (WHO-Geneva) اور ورلڈ بینک (Washington-D.C)۔

اقوام متحدہ کا کردار عالمی تنازعات کو حل کر رہا ہے:

''چونکہ لوگوں کے ذہنوں میں جنگیں شروع ہوتی ہیں۔ لہذا لوگوں کے ذہن میں یہ ہے کہ امن کی حفاظت کی جانی چاہیے''۔ (UNO کے آئین کی پیش کش)۔

اقوام متحدہ کا صدر دفتر :



اقوام متحدہ کا صدر دفتر، نیویارک

UNO کی پیدائش سرد جنگ کے آغاز کے ساتھ ہی تھی۔ اس عرصہ کے دوران اقوام متحدہ نے جنگوں کی روک تھام میں اہم کردار ادا کیا۔ لیکن سلامتی کونسل کے مستقل ممبروں سے متعلق تنازعات میں UNO خاموش تماشائی تھا۔ اقوام متحدہ کے پاس ایک ایسی فوج ہے جسے اقوام متحدہ کے امن کو برقرار رکھنے والی فورس کے نام سے جانا جاتا ہے۔ ممبر ممالک اس فورس میں فوجیوں کا تعاون کرتے ہیں۔ اقوام متحدہ کی فوجیوں کو ہلکے نیلے ہیلمٹ کی وجہ سے بلیو ہیلمٹ کہا جاتا ہے۔

فلسطین کا مسئلہ :

دوسری جنگ عظیم کے بعد یہودیوں نے فلسطین میں آبائی وطن کا مطالبہ کیا۔ عربوں نے اس مطالبے کی مخالفت کی۔ اور معاملہ اقوام متحدہ

12th History 15 ipage
Saturday, May 01, 2021 8:07:18 PM



عرب مہاجرین

کے حوالے کر دیا گیا۔ مئی 1947 میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے تحقیقات اور سفارشات دینے کے لئے فلسطین سے متعلق اقوام متحدہ خصوصی کمیٹی (UNSCOP) کے قیام کے بارے میں ایک قرارداد منظور کی ۔ یو این اے سی او پی کی رپورٹ کے مطابق ، تقریباً 85% اراضی پر عربوں کا قبضہ تھا۔ اور صرف 5.8 فیصد یہودیوں کی ملکیت تھی۔ ان حقایق کے باوجود، UNSCOP کی سفارش یہ تھی کہ فلسطین کو دو ریاستوں میں تقسیم کیا جانا چاہیے، اکثر عربوں نے یہودیوں کی نئی ریاست کے معاملہ میں ہتھیار ڈال دیا۔ اس تجویز کے تحت 45% اراضی عرب ریاست کے لئے ہوگی، جب کہ یہودی ریاست کے لئے 55% ، 14 مئی 1948 کو اسرائیل Israel کے نام سے ایک نئی ریاست تشکیل دی گئی۔

قوم پرست چین کی پہچان :



Chiang Kai-shek with
Roosevelt and Churchill

1949 میں، ماؤسی تنگ Mao Tse Tung نے سرزمین چین میں کمیونسٹ حکومت تشکیل دینے کے تناظر میں، چیانگ کائی شیک Chiang Kai-shek، جزیرہ فارموسہ کی طرف بھاگ گئے جہاں انھوں نے نیشنلسٹ حکومت کی سربراہی کی۔ اس کے بعد USSR نے تجویز پیش کی کہ کمیونسٹ چین کا نمائندہ سلامتی کونسل میں نیشنلسٹ چین کے نمائندے کی جگہ لے لے۔ سلامتی کونسل کے بارے میں چونکہ یہ قبول نہیں کیا گیا تھا۔ اس لئے یو ایس ایس آر USSR نے سلامتی کونسل اور اقوام متحدہ کے دیگر تمام اعضاء کا بائکاٹ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ عوامی جمہوریہ چین صرف 1971 سے ہی سلامتی کونسل میں مستقبل رکن بنا ہوا ہے۔

کورئین جنگ (1950-1953):

1910 سے جاپان پر حکومت کرنے والی کوریا کو، 1945 میں 38 ویں متوازی دو حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ شمالی زون، آبادی کا ایک تہائی اور زیادہ تر صنعت، پر سوویت یونین کا قبضہ تھا۔ جنوبی زون جو دو تہائی آبادی اور بیشتر کاشتکاری والے علاقوں پر مشتمل ہے، اسکو امریکہ نے کنٹرول کیا۔ یو این او کی زیر نگرانی ہونے والے انتخابات میں، جنوبی کوریا میں Syngman Rhee صدر بنے۔ شمالی کوریا میں، USSR نے ایک کمیونسٹ حکومت، پیپل ڈیموکریٹک ریپبلک قائم کی، جس کی سربراہی، Kim II Sung نے کی۔ جلد ہی، روسیوں اور امیریکیوں نے اپنی فوجیں واپس بلا لیں۔ جنوبی کوریا کے صدر نے طاقت کے ذریعہ پورے ملک کو متحد کرنے کے اپنے عزائم کا کھل کر اعلان کیا۔ کھلی جنگ 25 جون 1950 کو اس وقت شروع ہوئی جب شمالی کوریا نے جنوبی کوریا پر حملہ کیا۔



کورئین جنگ

سلامتی کونسل کا فوری اجلاس ہوا۔ USSR کی غیر موجودگی میں، اس نے لڑائی ختم کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے ایک قرارداد منظور کی۔ اقوام متحدہ کے ممبروں سے اس معاملے میں مدد کرنے کو کہا گیا۔ سولہ ممبران نے افواج کا تعاون کیا، اور 45 ممالک نے کسی نہ کسی شکل

12th History 15 ipage
Saturday, May 01, 2021 8:07:19 PM

میں امداد دی۔امریکی جنرل میک آرتر Mac Arthur نے اقوام متحدہ کے افواج کی کمان سنبھالی۔اگست 1950 میں USSR کی سلامتی کونسل میں واپسی کے ساتھ، امریکہ کی پہل پر جنرل اسمبلی نے 'اتحاد کے لئے امن' قرارداد منظور کی۔اس سے یہ واضح طور پر نظیر قائم ہو گئی۔کہ اگر سلامتی کونسل کسی بحران میں مداخلت کے معاہدے تک نہیں پہنچ سکتی ہے۔تو جنرل اسمبلی کو ہنگامی اجلاس کرنا چاہیے۔اور اگر ضروری ہوا تو مسلح طاقت کے استعمال کی سفارش کی جائے۔USSR نے اس قرارداد کو غیر قانونی قرار دیا تھا۔یہ لڑائی جولائی 1953 میں ایک عارضی صلح پر دستخط کے ساتھ ختم ہوگئی۔اس جنگ نے جنرل اسمبلی کی اہمیت کو بڑھا دیا تھا۔

سوئز بحران 1956 :



سوئز نہر

نہر سویز بحیرۂ احمر کو بحیرہ روم کے سمندر سے جوڑتی ہے۔اس کی تعمیر مصری پاشاہ سے اجازت حاصل کرنے کے بعد، ایک فرانسیسی آدمی Ferdinand de Lesseps نے کی تھی۔جلد ہی یہ ملکیت انگریزوں کے حوالے ہوگئی۔ایشیاء اور یوروپ کے مابین یہ بنیادی کڑی تھی۔جولائی 1956 میں، مصر کے صدر جمال عبدالناصر نے سوئز نہر کو قومی بنا دیا۔جو اس وقت تک نجی طور پر اینگلو فرانسیسی سویز نہر کارپوریشن کی ملکیت تھا۔29 اکتوبر کو اسرائیلی فوج نے جزیرہ نما سینا Sinai Peninsula پر حملہ کیا۔اگلے ہی دن فرانسیسی اور برطانوی ہوائی جہازوں نے مصری فضائی اڈوں پر بمباری کی۔5 نومبر 1956 کو، برطانوی اور فرانسیسی فوجی مصری شہر کی بندرگاہ پر اترے۔یہ مسئلہ سلامتی کونسل نے اٹھایا تھا لیکن برطانیہ اور فرانس نے اس قرارداد کو رد کر دیا۔جنرل اسمبلی، امریکہ کے اقدام پر سوویت حملہ کو خدشہ بنا کر ہنگامی اجلاس طلب کیا اور اس حملے کی مذمت کی۔اسرائیل، برطانیہ اور فرانس نے لڑائی بند کر دی اور اپنی افواج مصر سے واپس لینے کا فیصلہ کیا۔جنرل اسمبلی نے اقوام متحدہ کی ایمرجنسی فورس بنانے کے لئے ووٹ دیا، جسے UNEF کہا جاتا ہے۔یہ فورس لڑنے والی فوج نہیں تھی، لیکن ایک امن فورس دونوں فریقوں کی رضامندی کے ساتھ بھیجی گئی ہے۔22 دسمبر کو اقوام متحدہ نے برطانوی اور فرانسیسی فوج کو نکالا اور اسرائیلی فوج مارچ 1957 میں واپس چلی گئی۔پان عرب Pan- Arab اور مصری قوم پرستی کی خاطر ناصر ایک فاتح اور ہیرو بن کر سامنے آئے۔

ہنگیری کا بحران 1956:

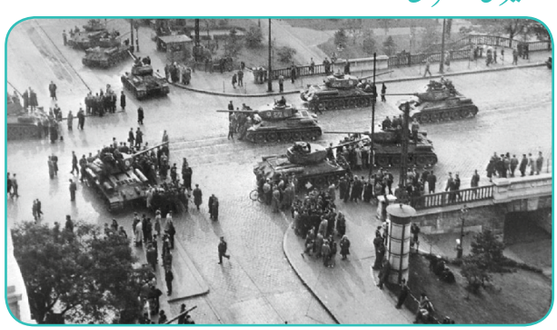

ہنگیری کا انقلاب

اسٹالن کے دور حکومت میں وزیر اعظم کے طور پر ہنگری کے رہنما راکوس Rakosi کو 1953 میں برخاست کر دیا گیا تھا۔اس کے نتیجے میں امرے ناگی Imre Nagy کا وزیر اعظم منتخب ہوا تھا۔لیکن ناگی کو نہ تو اپنی حکومت اور نہ ہی روسیوں کی طرف سے حمایت حاصل تھی، راکوسی Rakosi نے کمیونسٹ پارٹی پر قابو پالیا۔مصنفین اور دانش وروں نے احتجاج کی قیادت کرتے ہوئے، راکوسی کے استعفیٰ کا مطالبہ کیا۔اگرچہ راکوسی کو جولائی 1956 میں اقتدار سے ہٹا دیا گیا تھا، لیکن مخالفت جاری رہی۔23 اکتوبر کو بوڈاپسٹ Budapest میں چند دانشوروں کے زیر اہتمام بغاوت کا آغاز ہوا۔اگرچہ یہ ایک پرامن مظاہرے کے طور پر شروع ہوا۔تو یہ جلد ہی ہنگری میں سوویت روس اور اسکی کٹھ پتلی حکومت کے خلاف قومی عروج کے طور پر نکلا۔26 اکتوبر کو روسیوں نے ناگی کے دوبارہ وزیر اعظم بننے پر اتفاق کیا۔اپنے اقتدار کو سنبھالنے پر اس نے کثیر الجماعتی نظام متعارف کروانا شروع کیا۔اور مخلوط حکومت تشکیل دی۔اس ترقی سے مشتعل، ہو کر سوویت روس نے 4 نومبر کو اپنی فوج ہنگری بھیج دی اور اس بغاوت کو کچل دیا۔

ہنگیری کی بغاوت اور سویز معاملے میں مصر پر اینگلو فرانسیسی اسرائیلی حملہ دونوں ایک ہی وقت ہوئے تھے۔اس معاملہ کو سلامتی کونسل میں لے جایا گیا۔جس کے نتیجے میں ہنگری سے روسی افواج کے فوری

12th History 15 ipage
Saturday, May 01, 2021 8:07:20 PM

طور پر ہٹانے کا مطالبہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ روسیوں نے سلامتی کونسل کی قرارداد کو رد کر دیا اور اسی وجہ سے اسمبلی نے بھی یہی قرارداد منظور کی۔ لیکن قرارداد سے کچھ نہیں ہوسکا۔ ہنگری میں USSR کے اقدامات پر اثر انداز ہونے میں اقوام متحدہ کی ناکامی نے یہ ظاہر کیا کہ اگر کوئی عظیم طاقت UNO کی مخالفت کرنے کا عزم رکھتی ہے اور اسے پورا کرنے کی طاقت رکھتی ہے تو اقوام متحدہ بے بس رہ جاتی ہے۔

خروش شیف کی خفیہ تقریر کے افشاء کے ساتھ ہی اس کا بین الاقوامی کمیونسٹ انداز میں بہت بڑا اثر پڑا، بڑی تعداد میں (خصوصاً ادیبوں اور دانشوروں) نے پوری دنیا میں کمیونسٹ پارٹیوں سے استعفیٰ دے دیا۔

عرب اسرائیلی جنگ:

جب نومبر 1947 میں اقوام متحدہ نے فلسطین کو یہودی ریاست اور ایک عرب ریاست میں تقسیم کرنے کے حق میں ووٹ دیا تو، فلسطین میں یہودیوں اور عربوں کے مابین تقریباً فوراً ہی تنازعہ شروع ہو گیا۔ برطانوی افواج کے (15 مئی 1948) کے موقع پر، اسرائیل نے آزادی کا اعلان کیا۔ یہ جنگ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی مداخلت کے ساتھ ہی ختم ہوئی، 1947 سے لیکر 1948 تک کی جنگ میں فلسطینی پناہ گزینوں کے اپنے گھروں کو واپس جانے اور اپنے نقصانات کی تلافی پانے کا حق دیا گیا۔ اگلے سال اسرائیل اقوام متحدہ میں شامل ہوا۔ شروع سے ہی، جب اسرائیل تشکیل دیا گیا تھا تو سیاسی فیصلہ کرنے میں اقوام متحدہ کی بہت کم شمولیت تھی۔ اقوام متحدہ کی امن فوج اسرائیلی اور مصری سرحد پر قائم تھی، اور اقوام متحدہ کی جانب سے مہاجرین کے لئے کام کرنے والی ایجنسی (UNRWA) قائم کی گئی تھی تا کہ وہ وطن واپس آنے تک مہاجرین کے لئے مدد فراہم کریں۔

سن 1966 تک امریکہ نے جدید ترین طیاروں اور میزائیلوں کی فراہمی سے اسرائیل کا آغاز کیا۔ سرد جنگ مشرقی وسطی میں آ چکی تھی۔ اور اقوام متحدہ اس منظر سے باہر تھا۔ اگلے چند ماہ کے دوران، اسرائیل اور آس پاس کی ریاستوں کے مابین کشیدگی بڑھ گئی۔ اپریل 1967 میں اسرائیل اور شام کے درمیان توپ خانہ کا تبادلہ ہوا۔ امریکی چھٹا بیڑا شام کے ساحل سے دور رہا۔ مصری صدر ناصر نے علامتی طور پر اقوام متحدہ سے اپنی فوج اور مبصرین کو، پھر مصری سرزمین کے اندر، اسرائیلی سرحد میں منتقل کرنے کو کہا۔ اقوام متحدہ نے ناصر کو بتایا کہ وہ اقوام متحدہ کے فوجی دستوں کی نقل و حرکت کا مطالبہ نہیں کر سکتے ہیں، چنانچہ ان کے لئے ایک ہی راستہ رہ گیا تھا کہ وہ اقوامِ متحدہ کے دستوں کی مکمل واپسی کا مطالبہ کریں۔ 23 مئی کو مصر نے آبنائے تران کو اسرائیلی جہاز کے لئے بند کر دیا۔ جون کے اوائل میں اسرائیل نے مصر پر حملہ کیا، اور قاہرہ کی فضائیہ کو عملی طور پر تباہ کر دیا۔



عرب اور اسرئیل جنگ

چھٹے روز کی جنگ کے اختتام پر اسرئیل نے فلسطین کے باقی حصوں، مغربی کنارے West Bank، غزہ کی پٹی The Gaza Strip اور مشرقی یروشلم East Jerusalem کے علاوہ شام کی گولان کی پہاڑیوں اور مصری سینا پر قبضہ کیا۔ مزید دو لاکھ پچاس ہزار فلسطینیوں کو جلا وطنی پر مجبور کیا گیا، اور ایک ملین مزید اسرائیلی فوجی قبضے میں اب بھی باقی ہیں۔ پناہ گزینوں کے تناظر میں صرف فلسطینیوں کا حوالہ دیتے ہوئے، ان کے قومی حقوق کی توثیق کرنے کی بجائے، اقوام متحدہ کی قرار داد میں مقبوضہ علاقوں سے اسرائیلی مسلح افواج کے نخلا کا مطالبہ کیا گیا۔ یہ قرارداد بڑی حد تک سلامتی کونسل کے چار طاقتوں (ملکوں) نے تیار کی تھی۔ فلسطینیوں کے حقوق کا محدود حوالہ اس کارروائی پر امریکی اثر و رسوخ کی عکاسی تھی۔

1967 کی جنگ کے بعد برسوں تک، اقوام متحدہ نے ایک بین الاقوامی امن کانفرنس کے حق میں بار بار ووٹ دیا۔ اسکے زیر اثر، تمام فریقوں کے ساتھ تنازعہ ہوا جس میں فلسطین لبریشن آرگنازیشن نے یاسر عرفات کی سربراہی میں)، ایک بار اسرائیل اور فلسطین تنازعہ کے ہمیشہ کے حل کی کوشش کی۔ لیکن امریکہ نے ہمیشہ اسے ویٹو کیا، سرد جنگ کے تناظر میں، ماسکو اور واشنگٹن نے توخطے میں تناؤ کو بڑھاوا دینے میں ایک بڑا کردار ادا کیا۔

12th History 15 ipage
Saturday, May 01, 2021 8:07:21 PM

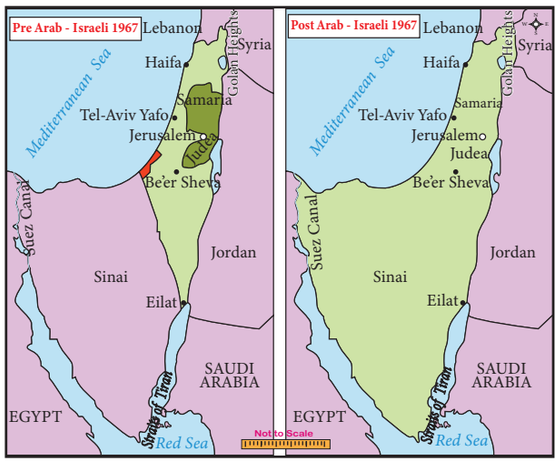

فلسطین لبریشن آرگنائزیشن (PLO) کی تشکیل 1964 میں مختلف فلسطین گروہوں کے وفاق کے لئے کی گئی تھی، جو اس سے قبل خفیہ مزاحمتی تحریکوں کے طور پر کام کرتی تھیں۔ جون 1967 کی عرب اسرائیلی جنگ کے بعد یہ منظر عام میں آ گئے۔ PLO س تنظیم 1990 کی دہائی میں امن مذاکرت میں داخل ہونے سے قبل سن 1980 کی دہائی تک اسرائیل کے خلاف طویل گوریلا جنگوں میں مصرف تھی۔ یاسر عرفات اس کے نمایاں قائد تھے۔

15.5 یکجہتی اور یورپی برادری کی توسیع:
Consolidation and Expansion of European Community

کمیونزم پر قابو پانے کی اس کی پالیسی کے تعاقب میں، جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں، امریکہ جنگ زدہ یورپی ممالک کو اپنی معشیت کی تشکیل نو کے سلسلہ میں پانے آپ کو معاون ثابت کرنے کے لئے ٹرومین نظریے اور مارشل پلان کے ساتھ نکلا ہے۔ یورپی بحالی پروگرام (ERP) کے زیر اہتمام مارشل ایڈ کی فراہمی کی نگرانی کے لئے اپریل 1948 میں ایک تنظیم، OEEC (تنظیم برائے یوروپی اقتصادی تعاون) تشکیل دی گئی تھی۔ OEEC نے اپنے سولہ ممبر ممالک کو امداد فراہم کی۔ امریکہ چاہتا تھا کہ OEEC اپنے درمیان مالی محصولات کی رکاوٹیں دور کرے۔ تاکہ امریکی کمپنیوں کے لئے کاروبار کرنا آسان ہو جائے۔ OEEC نے مزید مالی امداد کے حصول کے لئے 1949 میں آزاد تجارت کا پابند کیا اور اس کی پیروی کی۔ امریکی امداد کے ساتھ، سن 1950 تک، مغربی یورپی ممالک اپنی جنگ سے پہلے کی پیداوار میں واپس آ چکے تھے۔ اس کامیابی نے انہیں آگے بڑھایا، اور OEEC نے 1961 میں خود کو OECD (تنظیم برائے اقتصادی تعاون اور ترقی) میں تبدیل کر دیا، جس سے ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور کینیڈا کو مغربی یوروپی ممالک کی اصل رکنیت میں شامل کیا گیا۔ جاپان 1964 میں شامل ہوا۔

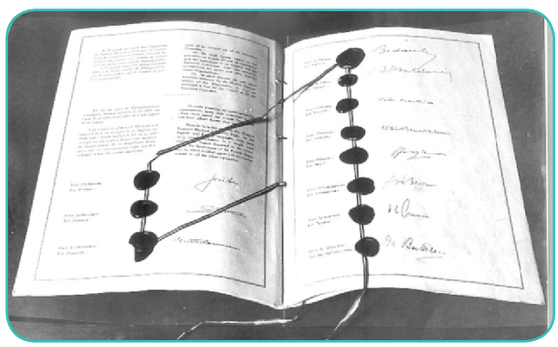

اوای ای سی چارٹر

آج پوری دنیا سے اوای سی ڈی OECD میں سینتیس (37) ممبر ممالک ہیں۔ ان میں سے بیشتر ترقی یافتہ ممالک ہیں، وہ سب آزاد بازار کی معیشت اور جمہوریت کے تصور پر کاربند ہیں۔ اس کا صدر دفتر پیرس میں ہے۔

یوروپی یونین کی طرف:

یورپ کی کونسل:

دوسری جنگ عظیم کے بعد کے ایک اہم فیصلے میں مغربی یورپ کی ریاستوں کو ضم کرنا تھا۔ مئی 1949 میں دس ممالک نے لندن میں ملاقات کی اور یوروپ کی کونسل بنانے کے لئے دستخط کئے۔ اسٹراسبرگ (Strasbourg) میں صدر مقام والی یورپ کونسل کا قیام ممبر ممالک کے وزرائے خارجہ کی ایک کمیٹی اور خارجہ ممالک کی پارلیمنٹ سے تیار کردہ ایک مشاورتی اسمبلی کے ساتھ کیا گیا تھا۔

یوروپی کوئلہ اور اسٹیل برادری (ECSC)



کونراڈ



چھومان

12th History 15 ipage
Saturday, May 01, 2021 8:07:22 PM

فرانسیسی وزیر خارجہ رابرٹ شمان(Robert Scuman) نے محسوس کیا کہ فرانس اور جرمنی کے مابین مفاہمت دونوں ملکوں کے لئے جنگوں کے بعد اور یورپ کی تعمیر نو کے لئے بہتر ہے۔ انھوں نے 9 مئی 1950 کو شمون پلان Scuman کے نام جانا جاتا ایک منصوبہ پیش کیا۔ اس مناسبت سے، انھوں نے تجویز پیش کی کہ دونوں ممالک میں کوئلہ اور اسٹیل کی مشترکہ پیداوار کو ایک مضبوط، اعلیٰ سطحی ڈھانچے، ہائی اتھارٹی کے دائرہ کار میں رکھا جائے۔ سیکٹرل معاشی انضمام کے اس منصوبہ سے باہمی مفادات پیدا ہوئے اور خود بخود دونوں ممالک کو جوڑ دیا گیا۔ مغربی جرمنی کے چانسلر کونراڈ ایدنوئر Konrad Adenauer نے مغربی دنیا کے قریب آنے کے منصوبہ کا خیر مقدم کیا ہے۔



ECSC ممبران

18 اپریل 1951 کو فرانس، مغربی جرمنی، اٹلی، نیدرلینڈ، بیلجیم اور لکسمبرگ Luxembourg نے پیرس میں یورپی کوئلے اور اسٹیل برادری (ECSC) کے قیام کے لئے ایک معاہدے پر دستخط کئے۔ چھ کے درمیان کوئلہ، آئرن اور اسٹیل کی تجارت پر پابندی عائد کر دی گئی۔ ECSC یورپی سالمیت کی طرف پہلا قدم تھا۔ برطانیہ نے ECSC میں شامل ہونے سے انکار کر دیا۔ کیونکہ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ اپنی صنعتوں کا کنٹرول بیرونی اقتدار کے حوالے کر دے۔ ای سی ایس سی ECSC کے پہلے پانچ سالوں کے دوران اسٹیل کی پیداوار میں تقریباً 50 فیصد کا اضافہ ہوا۔ کامیابی نے انہیں تمام سامانوں کی تیاری میں شامل کرنے کوشش کی۔ Spaak، بلجیم کے وزیر خارجہ، چاہتے تھے کہ تمام کسٹم ڈیوٹیوں اور کوٹے کو بتدریج ہٹایا جائے تاکہ آزادانہ مقابلہ ہو اور ایک مشترکہ منڈی ہو۔ ای سی ایس سی (ECSC) سے تعلق رکھنے والے چھ ممالک نے روم کے معاہدہ پر دستخط کئے جس نے یورپی معاشی برادری (ECC) یا یورپی مشترکہ مارکیٹ قائم کی۔ اس کا ہیڈکوارٹرز برسل میں تھا، برطانیہ ای سی ایس سی میں شامل نہیں ہوا۔

یوروپی معاشی برادری (EEC):



EEC اجلاس میں

ای ای سی EEC نے سامان، خدمات، سرمائے، اور مزدوری کی نقل وحرکت میں رکاوٹوں کے خاتمے میں مدد فراہم کی۔ اس نے عوامی پالیسیوں یا نجی معاہدوں پر بھی پابندی عائد کر دی تھی جس سے مارکیٹ کا مقابلہ محدود ہوتا ہے۔ ایک مشترکہ زرعی پالیسی (CAP) اور مشترکہ بیرونی تجارتی پالیسی تیار کی گئی۔ 1960 میں، برطانیہ نے ایک حریف عضو کا انعقاد کیا جسے یورپی فری ٹریڈ ایسوسیایشن European Free Trade (EFTA) کے نام سے جانا جاتا ہے، بطورِ ممبر برطانیہ، ڈنمارک، ناروے، سویڈن، سویٹزرلینڈ، آسٹریا اور پرتگال کے ساتھ مل کر وہ اسوسی ایشن قائم رہا۔ لیکن EFTA کمزور تھا۔ کیونکہ وہاں مشترکہ معاشی پالیسیاں نہیں تھیں اور نہ ہی ریاستوں کے اندرونی معاملات میں مداخلت کا کوئی اختیار تھا۔

1961 میں برطانیہ نے EEC میں شمولیت کا فیصلہ کیا لیکن فرانسیسی صدر چارلس ڈی گولے Charles de Gaulle نے اس داخلے کی مخالفت کی کیونکہ برطانیہ کی معیشت کمزور تھی۔ اس کے استعفیٰ کے بعد برطانوی وزیر اعظم ایڈورڈ ہیتھ Edward Heath نے اپنی ہنرمندانہ سفارت کاری سے برطانیہ کو بالآخر 1 جنوری 1973 کو آئرلینڈ اور ڈنمارک کے ساتھ داخل کیا۔

واحد یورپی ایکٹ: Single European Act (SEA)

واحد یورپی ایکٹ، جو یکم (1 جولائی 1987 کو عمل میں آیا) نے ای ای سی EEC کے دائرہ کار میں مزید وضاحت کی۔ اس میں رکن ممالک کے مابین خارجہ پالیسی میں مزید گہری ہم آہنگی کا مطالبہ کیا گیا۔ ایس ای اے SEA کے مطابق، ملک کی آبادی کے لحاظ سے ہر ممبر کو متعدد ووٹ دئے گئے تھے۔ قانون سازی کی باقاعدہ منظوری سے تمام

12th History 15 ipage
Saturday, May 01, 2021 8:07:23 PM

ممبروں کے ووٹوں کا تقریبا دو تہائی حصہ۔اس نئے طریقہ کار سے یوروپی پارلیمنٹ کی طاقت میں اضافہ ہوا، جو1952 کے بعد سے چلا آرہا تھا۔خاص طور پر، پارلیمنٹ کے ذریعے مسترد کردہ قانون سازی کی تجاویز کو متفقہ ووٹ کے ذریعہ وزراء کی کونسل منظور کرسکتی ہے۔

متحدہ یورپ(EU):



یوروپی اتحاد کا پرچم - یوروپی سکّہ

دسمبر 1991 میں EC کے ممبروں نے اکٹھا ہوکر ماسٹر چکٹ Maastricht کے معاہدے پر دستخط کئے۔ جس کے ذریعہ 1993 میں ایک ہی منڈی کے ساتھ یورپی یونین کا قیام عمل میں آیا۔ یوروپی یونین کے قیام کے ساتھ، ممبران نے خارجہ پالیسی اور داخلی سلامتی جیسے دیگر شعبوں پر کام کیا۔ اس معاہدے کے نتیجے میں یورو (Euro) کے واحد کرنسی کی تشکیل کا راستہ ہموار ہوا۔ 2017 میں، برطانیہ نے (برطانوی ایکزٹ جسے ''Brexit'' کہا جاتا ہے) سے باہر نکلنے کے لئے ووٹ دیا۔ آج یوروپی یونین کے 28 ممبر ممالک ہیں، اور اسکے صدر دفاتر برسلز، بیلجیم میں ہیں۔

سرد جنگ کا خاتمہ: (End of cold War)

امریکہ اور سوویت یونین نے دو قطبی بین الاقوامی ڈھانچہ تشکیل دیا تھا۔ ابتداء میں سوویت فوجی صلاحیتیں کمزور تھیں۔ لیکن 1969 تک یو ایس ایس آر USSR نے جوہری صلاحیت کے معاملے میں امریکہ کی برابری کر لی تھی۔ باہمی یقین کی تباہی (MAD) کے خطرہ نے دونوں طاقتوں میں خوف پیدا کر دیا۔ مزید یہ کہ ایٹمی دوڑ مہنگی پڑتی تھی اور ان کی بھاری لاگت آتی تھی۔ دفاع کے ان کے بحث کے بڑے حصوں کی آمدنی بحران کی وجہ سے ہے۔ یورپ میں اسلحے کی مضبوط تحریکوں نے بھی حکمران حکومتوں پر دباؤ ڈالا۔ اس نے ایک سپر پاور تباد کۂ خیال کے جدول کی طرف دھکیل دیا۔

سن 1960 کی دہائی کے آخر سے لے کر 1970 کی دہائی کے اول اواخر تک کے دورانیے کو (دشمنی کو عارضی طور پر روکنے) کی مدت کے طور پر جانا جاتا ہے۔ اس دوران نے امریکہ اور سوویت یونین کے مابین تجارت اور تعاون میں اضافہ دیکھا گیا۔ حکمت عملی اسلحہ کی حد بندی کی بات چیت (سالٹ 1972 اور 1979) اور بعد میں حکمت عملی برائے تخفیف اسلحہ کمی (START,1991) معاہدوں نے بقائے باہمی اور تعاون کے دور کا آغاز کیا۔



امریکی سربراہ اجلاس میں رونالڈ ریگن کے ساتھ گورباچیف

مارچ 1985 میں میخائل گوریا چیف Mikhail Gorbachev کو USSR کے صدر منتخب ہونے کے بعد، سوویت یونین میں غیر معمولی سیاسی اور معاشرتی تبدیلیاں آئیں۔ گوریا چیف Gorbachev نے اصلاحات کیلئے خود کو مصروف عمل کیا۔ فروری 1986 میں انہوں نے کمیونسٹ پارٹی کانگریس میں تقریر کرتے ہوئے سیاسی اور معاشی تنظیم نو یا پیرا اسٹرویکا کی ضرورت کو واضح کرتے ہوئے شفافیت اور کھلے پن، یا گلوسنوسٹ کھلی پالیسی کے نئے دور کا مطالبہ کیا۔ پیرسٹرویکا گورباچیف Perestroika Gorbachev نے متعدد اداروں کے مرکزی اختیار کو ڈھیل دیا، جس سے کاروباری لوگوں، کسانوں اور کارخانہ دار کو مالکان کو یہ فیصلہ کرنے کا موقع ملا کہ کون سی مصنوعات بنائیں، کتنا تیار کیا جائے، اور ان سے کتنا معاوضہ لیا جائے۔ کھلی پالیسی (Glasnost) کو گورباچیو Gorbachev کے ذریعہ سوویت یونین کے حکمرانی ڈھانچے کو جمہوری بنانے کے لئے قائم کیا گیا تھا۔ سوویت یونین کے سیاسی ڈھانچے میں بنیادی تبدیلیاں رونما ہوئیں: کمیونسٹ پارٹی کی طاقت میں کمی، اور اسمبلی کی رکنیت کیلئے کثیر الشان انتخابات، کھلی پالیسی (Glasnost) نے سرکاری عہدایداروں پر تنقید کی بھی اجازت دی اور میڈیا کو آزادانہ خبروں اور

12th History 15 ipage
Saturday, May 01, 2021 8:07:23 PM

لوگوں کو اپنی آزادانہ رائے کا اظہار کرنے کی اجازت دی۔ کھلی پالیسی (Glasnost) کے ساتھ، سوویت شہروں کو اب ریاست کے خلاف منفی رائے ظاہر کرنے پر گرفتاری اور جلاوطنی کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ ان خیالات نے سوویت یونین میں لبرل ازم کی انقلابی لہر کو جنم دیا۔ اسی کے ساتھ، آخر کار اس کا نتیجہ سوویت یونین کے ٹکڑے ٹکڑے کا باعث بنا۔



بورس ایلٹسین



جمی چارٹر

سرد جنگ کے زمانے میں 1989 فاصل آب (watershed) سال تھا۔ پولینڈ میں آزادانہ انتخابات کروائے گئے۔ پولینڈ کی یکجہتی تحریک نے انتخابات جیت کر کمیونسٹوں کا مقابلہ کیا۔ جولائی میں گورچیف نے، کونسل آف یورپ میں تقریر کرتے ہوئے، ریمارکس دئے کہ انہوں نے بریزنیف Brezhnev نظریہ کو مسترد کر دیا: ''ملکی اندرونی معاملات میں کسی بھی مداخلت اور ریاستوں، دونوں دوست اور اتحادیوں یا کسی دوسرے کی خودمختاری پر پابندی لگانے کی کسی بھی کوشش کو نا قابل قبول سمجھا جاتا ہے۔'' نومبر 1989 میں، سرد جنگ کی سب سے مشہور علامتوں میں سے ایک ، برلن دیوار (Berlin Wall) کا ڈھانا تھا۔ اواخر نومبر 1989 میں مغربی جرمنی کے چانسلر ہیلمٹ کوہل Helmut Kohl نے اتحادیوں کے ساتھ بغیر مشورے لئے اچانک مشرقی جرمنی میں آزادانہ انتخابات اور اس کے نتیجے میں ''جرمنی اتحاد'' کا مطالبہ کیا۔ 1989 کے اختتام تک مشرقی یورپ میں ایک مقبول بغاوت شروع ہوگئی۔ اور زیادہ تر رہنما بلغاریہ کے سوا سب اقتدار سے بے دخل ہو گئے۔ آہستہ آہستہ مشرقی یورپ نے کمیونزم کے ساتھ اپنی وابستگی کاٹ ڈالی۔ اسے بہت ساری سوویت جمہوریہ نے ایک اشارے کے طور پر لیا۔ اور 1990 کے وسط تک ان میں سے بہت سے لوگوں نے خود کو آزاد ریاستوں کے طور پر اعلان کیا۔ 8 دسمبر 1991 کو سوویت یونین ٹوٹ گیا۔ 25 دسمبر کو گورباچیف Gorbachev نے استعفیٰ دے دیا۔ بورس یلٹسن Boris Yeltsin روسی جمہوریہ کے صدر بن گئے۔ یو ایس ایس آر USSR کے ٹکڑے ہونے کے ساتھ ہی سرد جنگ کا خاتمہ ہو گیا۔

بورس یلتسین Boris Yeltsin (1931-2007): 1961 میں کمیونسٹ پارٹی میں شامل ہونے کے بعد، یلسن Yeltsin سن 1968 میں پارٹی میں کل وقتی کارکن بن گئے۔ ستر کی دہائی میں وہ ایک مشہور شخصیت کے طور پر ابھرے اور پارٹی میں اہم عہدوں پر قبضہ کرنا شروع کیا۔ گوریاچیو Gorbachev کے اقتدار میں آنے کے بعد، انہوں نے ماسکو پارٹی کی تنظیم میں بدعنوانی کے خاتمے کے لئے یلٹسین Yeltsin (1985) کا انتخاب کیا۔ 1986 میں یلٹسن Yeltsin کو پولٹ بیورو politburo (سوویت یونین کی اعلیٰ ترین پالیسی ساز ادارہ) میں شامل کیا گیا۔ جلد ہی انھیں ماسکو کا میئر بنا دیا گیا۔ یلتسین Yeltsin نے جب پارٹی کے اجلاسوں میں اصلاحات کی سست رفتار کو دیکھا تو گورباچیف پر تنقید کی۔ لوگوں میں ان کی مقبولیت اس وقت بڑھتی گئی۔ جب انہوں نے جمہوری طرز حکمرانی اور معاشی اصلاحات کی حمایت کی۔ وہ مارچ 1989 میں یو ایس ایس آر USSR کانگریس عوام کی نمائندگی (نئی سوویت پارلیمنٹ) میں ایک نشست جیتنے میں کامیاب ہوئے۔ ایک سال بعد، 29 مئی 1990 کو، سوویت پارلیمنٹ نے گوریاچیف کی خواہش کے خلاف انہیں روسی جمہوریہ کا صدر منتخب کیا۔ وہ سوویت یونین کے خاتمے کے بعد 1991 میں پہلے مقبول طور پر منتخب رہنما بنے۔

خلاصہ

- دوسری جنگ عظیم کے بعد مغربی یورپ کی تباہ حال معیشت اور امریکہ اور سوویت یونین کی شکل میں دو قطبی دنیا کا عروج اور سپر پاور کے طور پر ابھرتے ہوئے اس کی وضاحت کی گئی ہے۔
- معاشی امداد اور فوجی معاہدہ کے اقدامات کے ذریعہ تسلط قائم کرنے کے لئے مسابقتی سوپر پاور طاقتوں کی حکمت عملیوں پر تبادلہ خیال کیا گیا ہے۔
- امریکہ کے مارشل پلان اور یو ایس ایس آر کے مولوٹو پلان کے جواب کے طور پر، نیٹو کی تشکیل اور وارسا معاہدہ پر سوویت یونین کے ذریعہ اس کے ہم خیال ممالک کے ساتھ سابقہ کی جارحیت کا مقابلہ کرنے کے لئے روشنی ڈالی گئی ہے۔

12th History 15 ipage
Saturday, May 01, 2021 8:07:24 PM

- تیسری دنیا کے ممالک اور ان کی غیر جانبداری پالیسی کو بیان کیا گیا ہے۔
- UNO اور کوریا کی جنگ نہر سوئز کا بحران، عرب اسرائیلی جنگوں پر توجہ دینے کے ساتھ عالمی تنازعات کے حل میں اس کے کردار سے نمٹا گیا ہے۔
- یوروپی اتحاد کا ارتقاء جس کا اختتام یوروپی یونین میں تبدیل ہونے والی یوروپی معاشی برادری کے قیام میں ہوا۔
- سوویت یونین کے خاتمے کے ساتھ سرد جنگ کے خاتمے کا تجزیہ کیا گیا ہے۔



مشق

I۔ صحیح جواب کا انتخاب کیجئے:

1۔ مشرقی یوروپ میں سوویت اثر ورسوخ سے 1947 کے آخر تک سوویت یونین کے اثر ورسوخ میں رہنے والا واحد ملک.....تھا۔

(a) مشرقی جرمنی

(b) زیکوسلوسا کیا Czechoslovakia

(c) یونان (d) ترکی

2۔دعوی: (A) اسٹالن نے چرچل کو جنگ جو کہہ کر تنقید کا نشانہ بنایا۔

سبب :(R) چرچل نے اس سے قبل کمیونزم کے خلاف مغربی اتحاد کا مطالبہ کیا تھا۔

(a) A اور R دونوں صحیح ہیں۔A،R کی وضاحت کرتا ہے۔

(b) A اور R دونوں صحیح ہیں۔A،R کی وضاحت نہیں کرتا ہے۔

(c) A صحیح ہے R غلط ہے۔

(d) A غلط ہے R صحیح ہے۔

3۔''سرد جنگ'' کی اصطلاح.....نے بنائی تھی۔

(a)۔برنارڈ باروچ (b)۔جارج اورول (c) جارج کینن (d) چرچل

4۔دعوی(A): سوویت وزیر خارجہ نے مارشل پلان کو'' ڈالر سامراج '' کے نام سے موسوم کیا۔

سبب (R) : سوویت کے خیال میں، مارشل پلان درحقیقت امریکی اثر ورسوخ بڑھانے کا بہانہ تھا۔

(a) A اور R دونوں صحیح ہیں۔A،R کی وضاحت کرتا ہے۔

(b) A اور R دونوں صحیح ہیں۔A،R کی وضاحت نہیں کرتا ہے۔

(c) A صحیح ہے R غلط ہے۔

(d) A غلط ہے R صحیح ہے۔

5۔ مارشل امداد..... کے مقصد کے لئے تھی۔

(a) یورپ کی معاشی تعمیر نو

(b) سرمایہ دارانہ کاروباری اداروں کے تحفظ

(c) یورپ میں امریکی تسلط قائم کرنے

(d) سوویت روس کے خلاف فوجی اتحاد تشکیل دینے

6۔ ٹرومین نظریہ.....کی وکالت کرتا ہے۔

(a) کمیونزم کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے مالی اعانت

(b) کالونیوں میں باغیوں کو اسلحہ کی فراہمی

(c) مشرقی یورپی ممالک کے اندرونی معاملات میں مداخلت

(d) امریکی کمانڈر کے ماتحت اقوام متحدہ میں مستقل فوج

7۔ مندرجۂ ذیل کو تاریخ وار ترتیب سے جوڑیئے۔

1۔ وارسا معاہدہ 2۔ CENTO

3۔SEATO 4۔ NATO

(a) 4,2,3 , 1 (b) 1,3,2,4

(c) 4,3,2, 1 (d) 1,2,3,4

8۔ بغداد معاہدے کا مقصد .....تھا

(a) مشرقی وسطی میں انگلینڈ کی قیادت کی حفاظت کرنا

(b) خطے میں تیل کے وسائل سے فائدہ اٹھانا

(c) کمیونسٹ اثر ورسوخ کو روکنا

(d) عراق میں حکومت کو غیر مستحکم کرنا

9۔ لبنان میں امریکی مداخلت کی مخالفت.....نے کی۔

(a) ترکی (b) عراق

(c) ہندوستان (d) پاکستان

12th History 15 ipage
Saturday, May 01, 2021 8:07:25 PM

10۔ ''تیسری دنیا'' کی اصطلاح ..... نے وضع کی تھی۔

(a) الفرڈ سووی (b) مارشل

(c) مولوٹوف (d) ہیری ٹرومین

11۔ ملاحظہ کیجئے: اور نیچے دئے گئے کوڈ سے صحیح جواب کا جوڑ لگایئے:

(a) انڈونیشیاء	ا۔ جواہر لال نہرو
(b) مصر	2۔ ٹیٹو Tito
(c) گھانا	3۔ کوامے نکرومہ Kwame Nkrumah
(d) یوگوسلاویہ	4۔ جمال عبدالناصر
(e) ہندوستان	5۔ سوکارنور

	A	B	C	D	E
(a)	5	3	4	2	1
(b)	1	3	2	4	5
(c)	5	4	3	2	1
(d)	1	2	3	4	5

12۔ NAM کا پہلا سربراہ اجلاس ..... میں منعقد ہوا۔

(a) بلگریڈ (b) بیجنگ

(c) بنڈنگ Bandung (d) پالی

13۔ دعویٰ : (A) دوسری عالمی جنگ نے یہ ثابت کر دیا کہ نیشنل لیگ ایک ناکام لیگ تھی۔

سبب : (R) عالمی رہنماؤں کو ایک آئندہ جنگ کی روک تھام کیلئے ایک اور موثر تنظیم کی تشکیل کی ضرورت کا احساس ہوا۔

(a) Aاور Rدونوں صحیح ہیں۔R،A کی وضاحت کرتا ہے۔

(b) Aاور Rدونوں صحیح ہیں۔R،A کی وضاحت نہیں کرتا ہے۔

(c) A صحیح ہے R غلط ہے۔

(d) A غلط ہے R صحیح ہے۔

14۔ 24، اکٹوبر 1945 کو UNO..... کے ساتھ وجود میں آیا۔

(a) 100 ارکان (b) 72 ارکان

(c) 51 ارکان (d) 126 ارکان

15۔ مندرجۂ ذیل میں سے کون سا بیان یا بیانات صحیح ہیں؟

(a) بیان I : UNO کا آغاز سرد جنگ کے آغاز کے ساتھ ہی تھی۔

(b) بیان II : سرد جنگ روک تھام کے دوران، UNO نے جنگوں میں اہم کردار ادا کیا۔

(c) بیان III: لیکن سلامتی کونسل کے مستقل ممبروں کے آپسی تعلق تنازعات میں، UNO خاموش تماشائی تھا۔

(a) I, II (b) II, III

(c) I,III (d) ان میں سے سبھی

16 ۔ نہر سوئز..... کے ذریعہ بحر احمر کے ساتھ مربوط ہے

(a) خلیج عدن (b) خلیج کمبھٹ

(c) بحرہ روم (d) بحرۂ عرب

17۔ UNO کے پہلے سکریٹری جنرل ٹریگ وی لی (Trygve Lie) کا تعلق..... سے تھا۔

(a) برما (b) جاپان

(c) سنگاپور (d) ناروے

18۔ دعویٰ: (A)۔2017 میں، برطانیہ نے یورپی یونین سے باہر نکلنے کے لئے ووٹ دیا۔

سبب : (R) برطانیہ کے باہر جانے کو بریکسٹ کے نام سے جانا جاتا ہے۔

(a) Aاور Rدونوں صحیح ہیں۔R،A کی وضاحت کرتا ہے۔

(b) Aاور Rدونوں صحیح ہیں۔R،A کی وضاحت نہیں کرتا ہے۔

(c) A صحیح ہے R غلط ہے۔

(d) A غلط ہے R صحیح ہے۔

19۔ کھلی پالیسی اشارہ کرتی ہے۔

(a) شفافیت اور کھلا پن

(b) کمیونسٹ پارٹی آف سوویت کا جمہوری بنانا

(c) سوویت فیڈریل اسمبلی کی تنظیم نو

(d) کمیونزم کی بحالی

20۔ سوویت یونین..... میں ٹوٹ گیا۔

(a) 17 نومبر 1991 (b) 8 دسمبر 1991

(c) 1 مئی 1991 (d) 17/ اکٹوبر 1991

12th History 15 ipage
Saturday, May 01, 2021 8:07:25 PM

II۔ مختصر ترین جوابات حل کیجئے:

1۔ USA، اور USSR جاسوس ایجنسیوں کی شناخت کیجئے۔

2۔ کمیونزم پر قابو پانے کے تصور کی وضاحت کیجئے۔

3۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی جانب سے منظور شدہ ''امن کے لئے متحد ہونے'' کی قرارداد کی اہمیت کی نشاندہی کیجئے۔

4۔ انقلابی جماعت (cominform) کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

5۔ سرد جنگ کے دور میں قائم مقام جنگوں کی مثالیں پیش کریں؟

6۔ ہنگیری کے بحران کا پس منظر کیا تھا؟

7۔ کومان پلان کیا تھا؟

8۔ معاشی نظام (perestroika) کے تصور کا خاکہ کھینچئے؟

III۔ مختصر جوابات لکھیں:

1۔ وارسا معاہدہ سوویت یونین کی طرف سے امریکہ کے زیر اختیار NATO کے ردعمل میں تھا۔ وضاحت کیجئے؟

2۔ اقوام متحدہ کے منشور (چارٹر) کو مضبوط اختیار کرنے میں مختلف مراحل کے بارے میں لکھیں۔

3۔ NATO کی تشکیل کے پس منظر کا پتہ لگائیں؟

4۔ نہر سوئز کے بحران (Suez Canal Crisis) کے متعلق ایک مختصر سا بیان دیں۔

5۔ سیٹو (SEATO)، نیٹو (NATO) کے مقابلہ میں کیوں مقبول نہیں ہوا ؟

IV۔ مندرجۂ ذیل سوالات کے جوابات تفصیل سے لکھئے:

1۔ غیر جانبدار تحریک کے اہداف (نشانہ) اور مقاصد پر روشنی ڈالئے۔

2۔ عرب اسرائیلی تنازعہ کی اصلیت پر تبادلہ خیال کریں اور بتائیں کہ اس کے بعد کی پیشرفت نے 1967 میں دونوں کے مابین بڑی جنگ کیوں کرائی؟

3۔ سلامتی کونسل کے مستقل ممبروں سے متعلق تنازعات میں، UNO خاموش تماشائی تھا، سرد جنگ کے تجربات سے اس بیان کی وضاحت کیجئے۔

4۔ بورس یلسن Boris Yetlsin کے سیاسی مقام کا خاکہ بنائیں، جس سے سوویت یونین کے خاتمے پر روشنی پڑے؟

V۔ لسانی سرگرمیاں:

1۔ یو این او ڈے (24 اکتوبر) کو طلبہ سے جنرل اسمبلی کے اجلاس کی تقلید کرنے اور اس سبق میں تفصیلاً کسی بھی تنازعہ پر بحث کرائیے؟

2۔ طلباء کو دو گروہوں میں تقسیم کر کے سرمایہ داری کے خلاف بحث و مباحثہ کرائیے:

3۔ اساتذہ اور طلبہ اقوام متحدہ کی جانب سے 10 دسمبر 1948 کو منظور کردہ انسانی حقوق کے بین الاقوامی منشور کے بارے میں جائزہ لیں۔

حوالہ جات

- Dan Stone (ed.), *The Oxford Handbook of Post-War European History,* 2012.
- Norman Lowe, *Mastering Modern World History,* Palgrave Master Series, 2013.
- Peter Calvocoressi, *World Politics Since 1945,* Longman, 2008.
- Hans J. Morgenthau, *Politics among Nations: The Struggle for Power and Peace,* McGraw-Hill, 1993.
- Arjun Dev & Indira Arjun Dev, *History of the World,* Orient BlackSwan, 2009.
- *Encyclopaedia Britannica.*

12th History 15 ipage
Saturday, May 01, 2021 8:07:25 PM

فرہنگ

warmonger	a person who advocates war or aggression towards other countries	جنگ کا حامی شخص ایسا شخص جو جنگ کرنے کی خواہش رکھتا ہے
enticement	attraction, temptation	ورغلانا پھسلانا
devastated	destroyed, ruined	تباہ کرنا، اجاڑنا
shattered	exhausted, smashed	ہائیں ہائیں کر دینا، ختم کر دینا
catastrophic	disastrous, terrible, dreadful	تباہ کن، خطرناک
genocide	mass slaughter, indiscriminate killing	نسل کشی
bombardment	a continuous attack with bombs, shells or other missiles	بمباری
espionage	surveillance; the practice of using spies for close observation of an enemy or enemy country.	جاسوسی۔مخبری
brinkmanship	the practice of trying to achieve an advantageous outcome by pushing a dangerous event to the brink of active conflict.	خطرناک راستے پر نقصان سے پہلے تک چلنا
surrogate	substitute; represent on behalf of others	قائم مقام
insurgency	violent struggle of a group of people who refuse to accept their government's power	دہانہ گیری
chaos	complete disorder and confusion	افراتفری .....
detonate	explode	پھٹنا.....دھماکہ کرنا
tripartite	involving three parties or consisting of three parts	سہ فریقی.....جس میں تین جماعتیں شامل ہوں یا تین حصے ہوں۔
ploy	tactic or trick, action intended for turning a situation to one's own advantage	چال
demographer	a person who engages in population studies.	ڈیموگرافر۔۔۔وہ شخص جو آبادی کے مطالعہ میں مصروف ہو۔مردم نگار
reconciliation	the process of making two opposite sides agree	مفاہمت۔۔۔۔دو متضاد فریقین کا رائے سے اتفاق کرنا۔
earmark	keep for a particular purpose	ایک خاص مقصد کے لئے رکھیں۔
hegemony	dominance, supremacy	تسلط .....غلبہ بالادستی

12th History 15 ipage
Saturday, May 01, 2021 8:07:26 PM

ICT کارنر

دوسری جنگ عظیم کے بعد دنیا
The World after World War II

اس کاروائی کے ذریعہ سرد جنگ کی تاریخ میں پیش آنے والے حالات سے واقف ہو سکتے ہیں۔



مرحلہ 1 : براؤزر کھولئے اور URL ٹائپ کریں یا QR کوڈ اسکین کیجئے۔

مرحلہ 2 : اوپر کے حصہ زبان بدلیں اور مینو کے سرچ باکس میں Cold War ٹائپ کریں۔

مرحلہ 3 : سرد جنگ کے تاریخی واقعات کو دیکھنے کے لئے ٹائم لائن بار اسکیل کو نیچے کی جانب کھینچیں۔

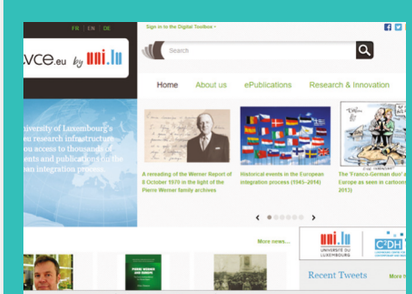

Step1

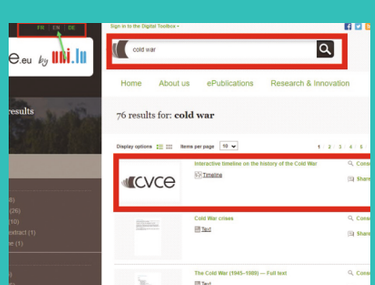

Step2



Step3

Web URL:

https://www.cvce.eu/en

P4HGS

If browser requires, allow Flash Player or Java Script to load the page

12th History 15 ipage
Saturday, May 01, 2021 8:07:27 PM

TIME LINE ٹائم لائن

1 unit = 10 years ایک اکائی = 10 سال

Important Events of Indian National Movement (1900-1950)

ہندوستانی قومی تحریک (1900-1950) کے اہم واقعات

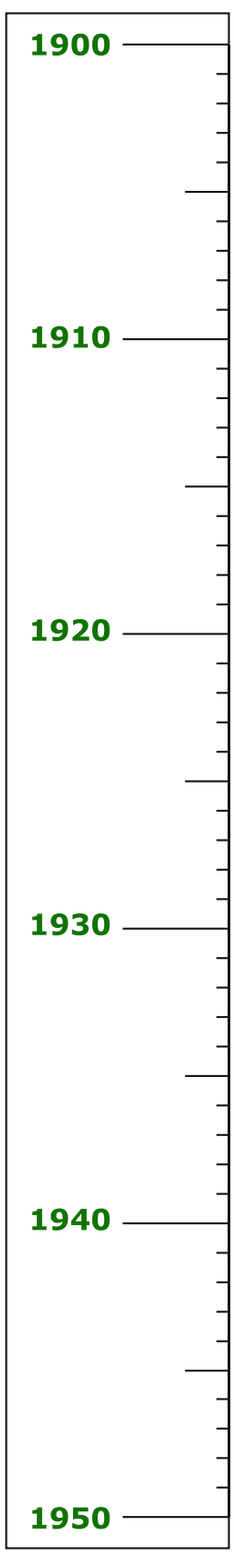

1905 - Partition of Bengal / Swadeshi Movement بنگال کی تقسیم / سودیشی تحریک
1906 - Muslim League مسلم لیگ
1907 - Surat Split سورت کی تقسیم

1909 - Minto-Morely Reforms منٹو مارلے اصلاحات

1911 - Ashe Murder

ہردوار میں پہلی ہندو مہاسبھا کی کانفرنس
1915 - The First Hindu Mahasabha conference held at Haridwar
1916 - Home Rule League / Lucknow Pact ہوم رول لیگ/لکھنؤ معاہدہ
1917 - Champaran Movement چمپارن تحریک

مونٹیگو چمس فورڈ اصلاحات/ رولٹ ایکٹ/ جالیان والا باغ کا سانحہ
1919 - Montagu-Chelmsford Reforms / Rowlatt Act / Jalianwalah Bagh Massacre
1920 - Non-Cooperation Movement عدم تعاون تحریک
1921 - Malabar Rebellion ملبار بغاوت
1922 - Chauri Chaura incident چوراچوری کا سانحہ

1930 - Dandi March ڈنڈی مارچ
1931 - Gandhi-Irwin Pact گاندھی ارون معاہدہ
1932 - Communal Award / Poona Pact فرقہ وارانہ انعام/ پونا پیکٹ

1937 - First Congress Ministry in Provinces پہلی کانگریس وزارت کا قیام

1940 - August Offer / Lahore Resolution آگسٹ کی پیشکش/ لاہور قرارداد

1942 - Cripps Mission / Quit India Movement
کرپس مشن / ہندوستان چھوڑو تحریک
واولن پلان / شملہ کانفرنس
1945 -Wavell Plan / Simla Conference
کابینہ مشن/براہ راست ایکشن/ عارضی حکومت/ RIN بغاوت
1946 - Cabinet Mission / Direct Action / Interim Government / RIN Revolt
1947 - India becomes Independence ہندوستان آزاد ہوا

1950 - India becomes Republic ہندوستان جمہوری ملک بنا

12th History 15 ipage
Saturday, May 01, 2021 8:07:27 PM

TIME LINE ٹائم لائن

1 unit = 10 years ایک اکائی = 10 سال

Important Events of World History (1900-1950)

دنیا کی تاریخ کے اہم واقعات (1900-1950)

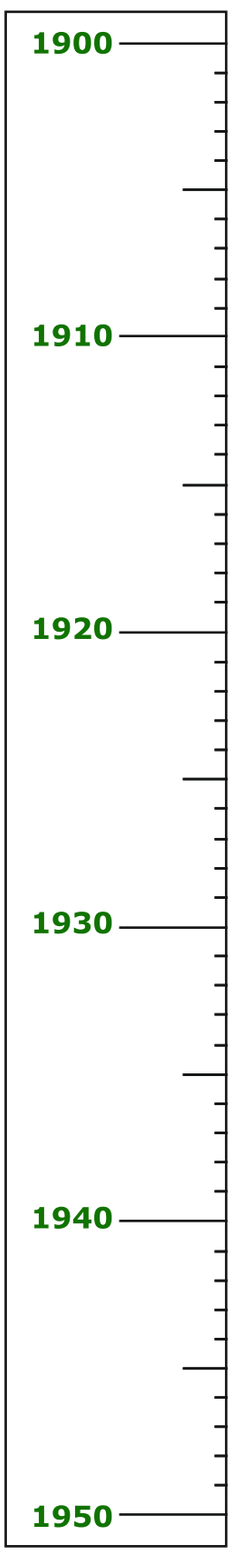

1914 - Outbreak of World War I پہلی جنگ عظیم کا آغاز

1916 - Battle of Somme / Battle of Verdun / Battle of Jutland سوم/ وردن/ جٹ لینڈ کی جنگ
1917 - Russian Revolution / Battle of Cambrai روسی تحریک/ کمبرائے کی جنگ
1918 - Treaty of Brest-Litovsk / End of World War I برسٹ-لٹوسک کا معاہدہ/ پہلی جنگ عظیم کا اختتام
1919 - Paris Peace Conference / Treaty of Versailles پیرس امن معاہدہ / ورسائلس کا معاہدہ
1920 - Establishment of League of Nations لیگ آف نیشنس کا قیام

1928 - Kellogg-Briand Pact کیلوگ-بریانڈ کا معاہدہ
1929 - The Great Depression / The Lateran Treaty عظیم اقتصادی زوال / لیٹرن کا معاہدہ

1933 - Disarmament Conference اسلحہ کم کرنے کی کانفرنس

1938 - Munich Agreement میونخ معاہدہ
1939 - The Nazi-Soviet (Non-aggression) Pact / Outbreak of World War II نازی سوویت معاہدہ/ دوسری جنگ عظیم کا آغاز
1940 - Dunkirk Evacuation ڈن کرک کا انخلاء
1941 - Pearl Harbour Incident پیرل ہاربر کا سانحہ
1942 - Battle of Midway / Battle of Stalingrad مڈوے کی جنگ / سٹالن گراڈ کی جنگ
1943 - Battle of El Alamein / Fall of Mussolini الامین کی جنگ/ مسولنی کا زوال
1945 - End of World War II / Establishment of United Nations Organisation دوسری جنگ عظیم کا اختتام / اقوام متحدہ کا قیام
1946 - Paris Peace Conference پیرس امن معاہدہ

1949 - Chinese Revolution چینی انقلاب

12th History 15 ipage
Saturday, May 01, 2021 8:07:27 PM

Higher Secondary - Class XII - History Urdu Medium تاریخ برائے بارھویں جماعت

List of Translators and Reviewers

Translators :

S. Mohammed Jabir
B.T. Asst., Govt. Girls' Hr. Sec. School,
Denkanikottai, Krishnagiri District.

R. Gulnaz Begum
B.T. Asst., Govt. Urdu Hr. Sec. School, Hosur,
Krishnagiri District.

Sayeera Jabeen
B.T. Asst., Govt. Urdu Hr. Sec. School, Hosur,
Krishnagiri District.

Mohamed Jaweed Akram
P.G. Asst., Islamiah Boys' Hr. Sec. School, Vaniyambadi,
Tirupattur District

Reviewer

Ashrafunnisa .K,
P. G. Assistant, Govt. Hobart Muslim Girls'
Hr. Sec. School, Royapettah, Chennai-14.

Abrarul Haq .H
B.T. Asst., Islamiah Boys' Hr. Sec. School, Vaniyambadi,
Tirupattur Dt.

Academic Head and Co-ordinator:

Dr. Mrs. S. Shameem,
Deputy Director, SCERT, Chennai.

Co-ordinators :

Dr. R. Anbazhagan
Principal, DIET, Ranipet District.

M. Suresh Kumar
Lecturer, DIET Ranipet

A. Sivakumar
Lecturer, DIET Ranipet

Mohamed Jaweed Akram
P.G. Asst. , Islamiah Boys' Hr. Sec. School,
Vaniyambadi, Tirupattur District.

Urdu DTP and Layout

TAJ Printers, Vaniyambadi

Ths book has been printed on 80 GSM
Elegant Maplitho paper

Printed by Offset at :

مترجمین

یس۔محمد۔جابر
بی.ٹی.اسسٹنٹ، گورنمنٹ گرلس ہائرسکنڈری اسکول، دکنی کوٹہ، ضلع کرشن گری

آر۔گلناز بیگم
بی.ٹی.اسسٹنٹ، گورنمنٹ اردو ہائرسکنڈری اسکول، ہسور، ضلع کرشن گری

سائرہ جبین
بی.ٹی.اسسٹنٹ، گورنمنٹ اردو ہائرسکنڈری اسکول، ہسور، ضلع کرشن گری

محمد جاوید اکرم
پی..جی.اسسٹنٹ، اسلامیہ بائس ہائرسکنڈری اسکول، وانم باڑی، ضلع تر پاتور

نظر ثانی

اشرف النساء۔کے
پی..جی.اسسٹنٹ، گورنمنٹ ہوبارٹ مسلم ہائرسکنڈری اسکول، رائی پیٹھ، چنئی

ابرارالحق۔ایچ
بی۔ٹی۔اسسٹنٹ، اسلامیہ بائس ہائرسکنڈری اسکول، وانم باڑی، ضلع تر پاتور۔

تعلیمی سربراہ اور معاون

ڈاکٹر مسز یس۔شمیم
ڈپٹی ڈائرکٹر، یس.سی.ای.آر.ٹی، چنئی۔

معاونین

ڈاکٹر آر. انبو گن
پرنسپال، DIET، رانی پیٹ

یم.سریش کمار
اسسٹنٹ پروفیسر، DIET، رانی پیٹ

اے۔ سوا کمار
اسسٹنٹ پروفیسر، DIET، رانی پیٹ

محمد جاوید اکرم،
پی..جی.اسسٹنٹ، اسلامیہ بائز ہائرسکنڈری اسکول،
وانم باڑی، ضلع تر پاتور

ترتیب وتزئین

تاج پرنٹرس ، وانم باڑی۔

12th History 15 ipage
Saturday, May 01, 2021 8:07:28 PM

NOTES

12th History 15 ipage
Saturday, May 01, 2021 8:07:28 PM